انتخابِ مشکوٰۃ

اس کتاب میں مشکوٰۃ شریف کے ان چند ابواب کا ترجمہ کیا گیا ہے جس میں
دُنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی ترغیب دی گئی ہے۔

مُترجم
محمد حسین صدیقی
استاد حدیث جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی

انتخاب مشکوٰۃ

اس کتاب میں مشکوٰۃ شریف کے ان چند ابواب کا ترجمہ کیا گیا ہے جس میں
دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی ترغیب دی گئی ہے

مترجم
محمد حسین صدیقی
استاد حدیث جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی

زمزم پبلشرز
اردو بازار کراچی
فون نمبر: ۲۷۶۰۳۷۴

کتاب کا نام ـــــ انتخاب مشکوٰۃ
تاریخ اشاعت ـــــ جولائی ۲۰۰۵ء
باہتمام ـــــ احباب زمزم پبلشرز
کمپوزنگ ـــــ فاروق اعظم کمپوزرز کراچی
سرورق ـــــ احباب زمزم پبلشرز
مطبع ـــــ
ناشر ـــــ زمزم پبلشرز کراچی

شاہ زیب سینٹر نزد مقدس مسجد، اُردو بازار کراچی
فون: 021-2760374 - 021-2725673
فیکس: 021-2725673
ای میل: zamzam01@cyber.net.pk
ویب سائٹ: http://www.zamzampub.com

ملنے کے دیگر پتے

- دارالاشاعت، اُردو بازار کراچی
- قدیمی کتب خانہ بالمقابل آرام باغ کراچی
- صدیقی ٹرسٹ، لسبیلہ چوک کراچی۔
- مکتبہ رحمانیہ، اُردو بازار لاہور

ضروری گزارش

ایک مسلمان، مسلمان ہونے کی حیثیت سے قرآن مجید، احادیث اور دیگر دینی کتب میں عمداً غلطی کا تصور نہیں کرسکتا۔ سہواً جو اغلاط ہوگئی ہوں اس کی تصحیح واصلاح کا بھی انتہائی اہتمام کیا ہے۔ اسی وجہ سے ہر کتاب کی تصحیح پر ہم زرِ کثیر صرف کرتے ہیں۔

تاہم انسان، انسان ہے۔ اگر اس اہتمام کے باوجود بھی کسی غلطی پر آپ مطلع ہوں تو اسی گزارش کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہوسکے۔ اور آپ "تعاونوا علی البرّ و التقوٰی" کے مصداق بن جائیں۔

جزاکم اللّٰہ تعالٰی جزاءً جمیلاً جزیلاً

منجانب
احباب زمزم پبلشرز

Available in United Kingdom

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121 Halliwell Road, Bolton Bl1 3NE
Tel/Fax : 01204-389080
Mobile: 07930-464843

AL-FAROOQ INTERNATIONAL
36,Rolleston Street Leicestor
LE5-3SA
Ph: 0044-116-2537640
Fax: 0044-116-2628655
Mobile: 0044-7855425358

فہرست مضامین

بسم الله الرحمن الرحيم

اجمالی فہرست

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریظ

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب دامت برکاتہم

شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی

حدیث ایک مقدس فن ہے حدیث کی بقاء دنیا کی بقاء کے ساتھ لازم ملزوم ہے قیامت تک حدیث کی تازگی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

علماء نے احادیث کو اپنے اپنے مخصوص نقطۂ نظر کے ساتھ ترتیب دیا ہے۔ مثلاً:

امام بخاری حدیث میں اپنے اجتہاد کو بیان کرتے ہیں۔

امام مسلم ایک حدیث کے متعدد فرق کو بیان کرتے ہیں۔

امام احمد مسند احمد میں ایک باب میں جس قدر احادیث مروی ہوتی ہیں ان سب کو جمع کرتے ہیں۔

بہرحال حدیث کی کتاب کی ایک امتیازی اور انفرادی خصوصیت ہوتی ہے اس احادیث کے مجموعہ میں سے ایک مجموعہ مشکوٰۃ شریف کا بھی ہے۔ جس کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ صرف صحاح ستہ ہی کو نہیں بلکہ دیگر مستند کتب احادیث کو جمع کرتے ہیں۔

مشکوٰۃ شریف کو جو عظمت و رفعت حاصل ہے اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ جس وقت سے یہ کتاب لکھی گئی ہے اس وقت سے عوام و خواص دونوں میں معروف و مشہور ہے۔ ہمارے مدرسہ کے استاد حدیث حضرت مولانا محمد حسن صدیقی نے بھی اس کتاب کے ان چند ابواب کا ترجمہ کیا ہے جس کی اہل عرب اور علماء کرام تبلیغ و دعوت کے اہم فریضہ میں نکلنے کے زمانے میں اس کی تعلیم کرتے ہیں ان احادیث میں اعمال کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ مولانا موصوف نے ان ابواب کا ترجمہ کیا ہے تاکہ عوام بھی اس سے مستفید ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کی اس سعی کو قبول فرمائیں۔ مزید کتابیں لکھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

محمد نعیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

"لقد منّ اللّٰه على المومنين اذ بعث فيهم رسولا من انفسهم يتلوا عليهم اياته ويزكيهم ويعلمهم الكتاب والحكمة."

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے جو مقاصد قرآن مجید میں بیان کئے ہیں وہ تین ہیں:

(۱) تلاوت قرآن پاک (۲) تزکیہ نفوس (۳) کتاب وحکمت کی تعلیم۔

کتاب وحکمت کا مطلب۔ کتاب سے مراد قرآن مجید ہے۔ اور حکمت سے مراد احادیث مبارکہ ہیں۔ چنانچہ حافظ ابن کثیر وغیرہ فرماتے ہیں:

"حتى الحكمة يعنى السنة قال الحسن وقتادة ومقاتل ابن حيان وابومالك وغيرهم."

(تفسیر ابن کثیر)

حکمت سے مراد سنت یعنی احادیث ہیں جیسے کہ حسن بصری، قتادہ مقاتل بن حیان اور ابوملاک وغیرہ فرماتے ہیں۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"الحكمة هى السنة باتفاق السلف." (کتاب الروح)

سلف صالحین کا اتفاق ہے کہ حکمت سے مراد سنت یعنی احادیث ہیں۔

قرآن اور حدیث لازم وملزوم ہیں

اس کی وجہ علماء یہ فرماتے ہیں کہ جس طرح قرآن پر عمل کرنا ضروری ہے اسی طرح احادیث نبویہ پر بھی عمل کرنا ضروری ہے اور ہدایت کا ذریعہ ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لوگ اس وقت تک ہدایت پر قائم رہتے ہیں جب تک ان میں علم حدیث حاصل کرنے والے موجود رہیں گے جب حدیث کو چھوڑ دیں گے تو ان میں بگاڑ اور فساد پیدا ہو جائے گا۔ (میزان للشعرانی)

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے امام زہری رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ: علماء سلف فرمایا کرتے تھے کہ احادیث کو مضبوطی سے تھامنے ہی میں نجات ہے۔ (وجوب العمل بسنة)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ہم حدیث کو یاد کرتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تو یاد کرنے ہی کے لئے ہے۔ (مقدمہ مسلم)

اسی وجہ سے احادیث کو جمع کرنے کا اس امت نے شروع ہی سے اہتمام کیا تاکہ احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم ضائع نہ ہو جائیں۔

ان ہی مجموعہ میں سے ایک بہترین مجموعہ مشکوٰۃ شریف کے نام سے معروف و مشہور ہے۔

اس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے بڑی قبولیت عطا فرمائی جو اہل علم پر پوشیدہ نہیں عوام وخواص دونوں میں یہ کتاب صدیوں سے مقبول چلی آ رہی ہے۔ برصغیر (پاک و ہند) میں صحاح ستہ کے درس سے پہلے مشکوٰۃ شریف کا ہی درس ہوتا رہا ہے۔

مشکوٰۃ شریف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں درجے کا ایک ایسا خوب صورت مجموعہ ہے جس میں ایمان، عقائد، عبادات، معاملات، معاشرات، اخلاق ترغیب و ترہیب سب ہی جمع ہیں۔ ذیل میں مشکوٰۃ شریف کی چند خصوصیات بیان کی جاتی ہیں۔

مشکوٰۃ شریف کی خصوصیات

❶ صاحب مشکوٰۃ نے ایسی عام فہم احادیث کو جمع کیا ہے جس کو سمجھنے میں پڑھنے والے کو دشواری نہیں ہوتی۔

❷ مشکوٰۃ شریف میں ایسی احادیث جمع کی گئی ہیں جس سے پڑھنے والوں کو علمی وعملی دونوں لحاظ سے فائدہ ہوتا ہے۔

❸ اس میں ایسی احادیث ہیں جن کا تعلق شب و روز پیش آنے والی زندگی سے ہے۔

❹ جس طرح مصائب و مشکلات میں اکابرین کا ختم بخاری کا اہتمام ہوتا ہے اسی طرح ختم مشکوٰۃ کا اہتمام بھی مصائب و مشکلات کو رفع کرنے کے لئے مفید سمجھا جاتا رہا اسی وجہ سے حضرت سید احمد بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حلقہ احباب میں مشکوٰۃ شریف کے درس کا اہتمام ہوتا تھا۔

بہرحال اس کتاب کی اہمیت کے پیش نظر حضرت مولانا الیاس دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ (بانی تبلیغی جماعت) تبلیغ میں چلنے والے عرب اور اہل علم (علماء) کے لئے فرماتے تھے کہ مشکوٰۃ کے ان ابواب کی تعلیم کروایا کریں۔

وہ ابواب یہ ہیں ① کتاب الایمان ② کتاب العلم ③ کتاب الجہاد ④ کتاب الاداب ⑤ کتاب الرقاق ⑥ کتاب الفتن۔

ان ابواب میں زیادہ تر اعمال کی ترغیب دی گئی ہے جس سے آدمی میں عمل کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے اور آخرت سے رغبت پیدا ہوتی جاتی ہے۔ اور دنیا سے نفرت پیدا ہوتی جاتی ہے۔

اس اہمیت کے پیش نظر بعض احباب نے بندے کی توجہ اس کی طرف دلائی اور حکم فرمایا کہ ان ابواب کا اردو میں بھی ترجمہ کیا جائے تاکہ اردو پڑھنے والے بھی مستفید ہوسکیں بندے نے اس حدیث کی خدمت کو اپنے لئے سعادت سمجھ کر ممکن ہے کہ اس گناہ گار کے لئے ہی ذریعہ نجات بن جائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ مشکوٰۃ شریف کی طرح اس ترجمہ کو بھی اپنے دربار عالی میں قبول و مقبول فرمالیں۔

صلی اللّٰہ تعالٰی علی خیر خلقه محمد واله واصحابه اجمعین.

فقط

محمد حسین صدیقی

جامعہ بنوریہ۔ ۳ جنوری ۲۰۰۳ء

کتاب الایمان

الفصل الاول

٢ - (١) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ، حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِسْلَامِ. قَالَ: «اَلْاِسْلَامُ: اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَ تُقِيْمَ الصَّلٰوةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا». قَالَ: صَدَقْتَ. فَعَجِبْنَا لَهٗ يَسْاَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ! قَالَ: فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ. قَالَ: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ، وَمَلٰٓئِكَتِهٖ، وَكُتُبِهٖ، وَرُسُلِهٖ، وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ». قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ. قَالَ: «اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ، فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ

پہلی فصل

ترجمہ: ”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز ہم رسول خدا ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص حاضر ہوا جس کے کپڑے نہایت سفید تھے بال نہایت سیاہ اس پر سفر کا کوئی اثر نہ تھا اور نہ ہم میں سے کوئی اس کو جانتا تھا وہ رسول اللہ ﷺ کے زانو سے زانو ملا کر بیٹھ گیا اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لئے اور عرض کیا، محمد! اسلام کی حقیقت سے آگاہ فرمایئے۔ آپ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو اس امر کا اعتراف کرے اور شہادت دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد خدا کے رسول ہیں اور (پھر) تو نماز کو ادا کرے، زکوٰۃ دے، رمضان کے روزے رکھے اور خانہ کعبہ کا حج کرے اگر تجھ کو زادِ راہ میسر ہو۔ اس شخص نے (سن کر) عرض کیا آپ نے سچ فرمایا۔ ہم لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہ شخص دریافت بھی کرتا ہے اور تصدیق بھی کرتا ہے پھر اس نے پوچھا ایمان کی حقیقت بیان فرمایئے۔ آپ نے فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اور رسولوں پر، قیامت کے دن پر اور تقدیر کی بھلائی پر (یقین) ایمان رکھ۔ یہ سن کر اس شخص نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر پوچھا احسان کے متعلق کچھ فرمایئے۔ آپ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو خدا کی عبادت اس طرح یعنی یہ سمجھ کر کرے گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے (یعنی

يَرٰكَ». قَالَ: فَأَخْبِرْنِىْ عَنِ السَّاعَةِ. قَالَ: «مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ». قَالَ: فَأَخْبِرْنِىْ عَنْ اَمَارَاتِهَا. قَالَ: «اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا، وَ اَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّآءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ». قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ لِىْ: «يَا عُمَرُ اَتَدْرِىْ مَنِ السَّائِلُ»؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: «فَاِنَّهٗ جِبْرَئِيْلُ اَتٰكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

اس کے حضور میں حاضر ہے) اور ایسا نہ ہو (یعنی اتنا حضور قلب نہ ہو) تو اتنا ضروری ہے گویا خدا تجھ کو دیکھ رہا ہے۔ پھر اس شخص نے پوچھا قیامت سے آگاہ فرمائیے۔ آپ نے فرمایا قیامت کے متعلق میرا علم تم سے زیادہ نہیں پھر دریافت کیا قیامت کی (کچھ) نشانیاں ہی بتلا دیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک تو یہ ہے کہ لونڈی اپنے مالک یا آقا کو جنے گی (یعنی کثرت سے بچے پیدا ہوں گے جو اپنی ماؤں کے مالک و آقا بنیں گے) اور دوسری نشانی یہ ہے کہ برہنہ پا، برہنہ جسم مفلس وفقیر اور بکریاں چرانے والے لوگوں کو تو (عالی شان) مکانات وعمارات میں فخر وغرور کی زندگی بسر کرتے ہوئے دیکھے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد وہ شخص چلا گیا اور میں تھوڑی دیر تک خاموش بیٹھا رہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ''عمر! تم اس سائل کو جانتے ہو؟'' میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ شخص جبرئیل تھے جو تم کو تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔'' (مسلم)

٣ - (٢) وَرَوَاهُ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، مَعَ اخْتِلَافٍ، وَفِيْهِ: «وَاِذَا رَأَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ، مُلُوْكَ الْاَرْضِ فِىْ خَمْسٍ لَّا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ. ثُمَّ قَرَأَ: ﴿اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ﴾ الْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تَرجَمَہ: ''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جو حدیث منقول ہے اس میں چند الفاظ کا اختلاف ہے یعنی اس میں یہ الفاظ ہیں کہ جب تو برہنہ پا، برہنہ جسم بہروں اور گونگوں کو زمین کا بادشاہ دیکھے (اور یہ الفاظ بھی ہیں کہ) پانچ باتوں کا علم صرف خدا ہی کو ہے اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ، الخ یعنی قیامت کا حال خدا ہی کو معلوم ہے کہ کب ہوگی اور بارش کا حال خدا ہی کو معلوم ہے کہ کب برسے گی۔'' (بخاری ومسلم)

٤ - (٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

تَرجَمَہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ، وَرَسُوْلُهٗ، وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ، وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: ① اس امر کی گواہی دینا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ خدا کے بندے اور رسول ہیں۔ ② نماز پڑھنا۔ ③ زکوٰۃ دینا۔ ④ حج کرنا اور ⑤ رمضان کے روزے رکھنا۔" (بخاری ومسلم)

٥ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً، فَاَفْضَلُهَا: قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ، وَاَدْنٰهَا: اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایمان کی ستر سے اوپر شاخیں ہیں ان سب میں سب سے اعلیٰ اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور سب سے کم درجہ کا ایمان کسی تکلیف واذیت دینے والی چیز کا راستہ سے دور کرنا ہے اور (شرم وحیا) بھی ایمان کی شاخ ہے۔" (بخاری ومسلم)

٦ - (٥) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ، وَالْمُهَاجِرُمَنْ هَجَرَ مَانَهَى اللّٰهُ عَنْهُ» هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ. وَفِي الْمُسْلِمِ قَالَ: اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ؟ خَيْرٌ قَالَ: «مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ».

ترجمہ: "عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پورا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھوں سے مسلمان محفوظ ومامون ہوں اور مہاجر وہ ہے جس نے ان تمام چیزوں کو چھوڑ دیا ہو جن سے خدا نے منع فرمایا (یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم کے یہ الفاظ ہیں کہ) ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا مسلمانوں میں سب سے اچھا کون شخص ہے آپ نے فرمایا وہ شخص جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔" (بخاری ومسلم)

٧ - (٦) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يُؤْمِنُ اَحَدٌ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کے نزدیک میں (یعنی حضور ﷺ) باپ، بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں۔" (بخاری ومسلم)

٨ - (٧) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ: مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَّا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ، وَمَنْ يَّكْرَهُ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں وہ پائی جائیں اس کو ایمان کا مزا اور لطف حاصل ہوگا: ① وہ شخص جو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ عزیز و محبوب رکھتا ہو۔ ② وہ شخص جو بندہ سے صرف خدا کی خوشنودی و رضا مندی کے لئے محبت کرے۔ ③ وہ شخص جس کو خدا نے کفر کی تاریکی سے نکال کر اسلام کی نورانیت عطا فرمائی ہو اور وہ پھر کفر کی طرف واپس جانا ایسا ہی برا جانتا ہو جیسا کہ اس امر کو برا سمجھتا ہے کہ اس کو آگ کے اندر ڈال دیا جائے۔'' (بخاری و مسلم)

٩ - (٨) وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا، وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے خدا کو اپنا رب، اسلام کو اپنا دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا رسول مان لیا، اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا۔'' (مسلم)

١٠ - (٩) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ، لَايَسْمَعُ بِيْ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، يَهُوْدِيٌّ وَّلَا نَصْرَانِيٌّ، ثُمَّ يَمُوْتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖ، اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے کہ اس امت میں سے جو شخص بھی خواہ وہ یہودی ہو یا نصرانی میری (رسالت کی) خبر کو سنے اور خدا کا جو پیام میں لایا ہوں اس پر ایمان نہ لائے اور مرجائے، وہ یقیناً دوزخی ہے۔'' (مسلم)

١١ - (١٠) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ثَلٰثَةٌ لَّهُمْ اَجْرَانِ: رَجُلٌ مِّنْ

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین شخصوں کو دوہرا اجر یا دوگنا ثواب ملے گا۔ ① اس اہل کتاب کو جو (پہلے) اپنے نبی پر ایمان لایا (اور

اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ، وَّالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَ حَقَّ مَوَالِيْهِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ يَطَأُهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَادِيْبَهَا، وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا، ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا، فَلَهٗ اَجْرَانِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پھر) محمد ﷺ پر۔ ② اُس غلام کو جو کسی کی ملکیت میں ہو اور خدا کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کے حق کو بھی ادا کرتا ہو۔ ③ اس شخص کو جس کے پاس کوئی لونڈی ہو وہ اس سے مباشرت بھی کرتا ہو اور اس کو ادب بھی سکھاتا ہو پھر وہ اس کو اچھی طرح ادب سکھا کر اور اچھی تعلیم دے کر (یعنی علم دین سکھا کر) آزاد کرے اور اس سے نکاح کر لے اس کو بھی دو اجر ملیں گے۔" (بخاری ومسلم)

۱۲ - (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ. فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِلَّا اَنَّ مُسْلِمًا لَمْ يَذْكُرْ: «اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ».

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اس وقت تک لوگوں سے لڑوں جب تک کہ وہ اس امر کا زبان سے اقرار نہ کرلیں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ خدا کے رسول ہیں اور پھر وہ نماز پڑھیں اور زکوۃ ادا کریں۔ پھر جب وہ ایسا کرنے لگیں تو وہ مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو بچالیں گے اور صرف اسلام کا حق اُن پر رہے گا اور ان کا حساب خدا کے ذمہ ہے۔ (بخاری ومسلم) اور مسلم میں اس حدیث کے اندر الفاظ "اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ" یعنی ان پر اسلام کا حق رہے گا کا ذکر نہیں ہے۔"

۱۳ - (۱۲) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا، وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا، وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ، فَلَا تُخْفِرُوااللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهٖ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص ہماری جیسی نماز پڑھے ہمارے قبلہ کی طرف رُخ کرے اور ہمارے ذبح کئے ہوئے (جانور کو) کھائے وہ مسلمان ہے اور وہ خدا اور خدا کے رسول کے عہد وامان میں ہے۔ پس خدا نے جس کو اپنی امان میں لیا ہے تم اس کے عہد کو نہ توڑو (یعنی اس شخص کو نہ ستاؤ کہ اس سے خدا کا عہد ٹوٹ جائے گا۔" (بخاری)

۱٤ - (۱۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ

قَالَ: اَتٰى اَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقَالَ: دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُه، دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ: «تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَّتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ، وَتُؤَدِّيْ الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ». قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا وَّلَا اَنْقُصُ مِنْهُ، فَلَمَّا وَلّٰى، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ سَرَّه، اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا۔ آپ مجھے کوئی ایسا عمل (کام) بتلایئے کہ میں اس کو کروں اور جنت میں داخل ہوجاؤں۔ آپ نے فرمایا اللہ کی عبادت کر، کسی کو اس کا شریک نہ بنا، فرض نماز کو ادا کر، فرض زکوٰۃ کو ادا کر، اور ماہِ رمضان کے روزے رکھ۔ دیہاتی نے یہ سن کر کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نہ تو اس پر کچھ زیادہ کروں گا اور نہ اس میں کچھ کم۔ جب یہ اعرابی چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی جنتی آدمی کو دیکھنے کی (عزت و) مسرت حاصل کرنا چاہے وہ اس شخص (اعرابی) کو دیکھ لے۔'' (بخاری ومسلم)

١٥ - (١٤) وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قُلْ لِّيْ فِي الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَّا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا بَعْدَكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ: غَيْرَكَ قَالَ: «قُلْ: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ، ثُمَّ اسْتَقِمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت سفیان رضی اللہ عنہ بن عبداللہ ثقفی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اسلام کے متعلق مجھ کو کوئی ایسی بات بتلا دیجئے کہ پھر آپ کے بعد میں اس کے متعلق کسی سے کچھ دریافت نہ کروں۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر آپ کے علاوہ کسی سے دریافت نہ کروں۔ آپ نے فرمایا زبان (اور دل) سے اس امر کا اقرار کر کہ میں خدا پر ایمان لایا اور پھر اس اعتراف پر قائم رہ۔'' (مسلم)

١٦ - (١٥) وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ، ثَائِرَ الرَّاْسِ، نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ، حَتّٰى دَنَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ. فَقَالَ

ترجمہ: ''حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ بیان کرتے ہیں کہ نجد کا ایک شخص رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اُس کے سر کے بال پراگندہ تھے اس کی آواز تو ہمارے کانوں میں آتی تھی لیکن بات سمجھ میں نہ آتی تھی۔ (جب) وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب پہنچ گیا تو ہم نے سنا کہ وہ (فرائض) اسلام کو دریافت کررہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ رات اور دن میں پانچ نمازیں (فرض)

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: «خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ». فَقَالَ: ھَلْ عَلَیَّ غَیْرُ ھُنَّ! فَقَالَ: «لَا، اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ» قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: «وَصِیَامُ شَھْرِ رَمَضَانَ» قَالَ: ھَلْ عَلَیَّ غَیْرُہٗ؟ قَالَ: «لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ». قَالَ: وَذَکَرَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الزَّکَاۃَ، فَقَالَ: ھَلْ عَلَیَّ غَیْرُھَا؟ فَقَالَ: «لَا! اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ» قَالَ: فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَھُوَ یَقُوْلُ: وَاللّٰہِ لَا اَزِیْدُ عَلٰی ھٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْہُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: «اَفْلَحَ الرَّجُلُ اِنْ صَدَقَ». مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۱۷ - (۱۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا، قَالَ: اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَیْسِ لَمَّا اَتَوُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: «مَنِ الْقَوْمُ؟ اَوْ: مَنِ الْوَفْدُ؟» قَالُوْا: رَبِیْعَۃُ. قَالَ: «مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ. اَوْ: بِالْوَفْدِ غَیْرَ خَزَایَا وَلَا نَدَامٰی». قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنَّا لَا نَسْتَطِیْعُ اَنْ نَّاْتِیَکَ اِلَّا فِی الشَّھْرِ الْحَرَامِ، وَبَیْنَنَا وَبَیْنَکَ ھٰذَا الْحَیُّ مِنْ کُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرُ بِہٖ مَنْ وَّرَآءَ نَا وَنَدْخُلُ بِہِ الْجَنَّۃَ، وَسَاَلُوْہُ عَنِ الْاَشْرِبَۃِ. فَاَمَرَھُمْ بِاَرْبَعٍ، وَّنَھَاھُمْ عَنْ اَرْبَعٍ:

ہیں۔ اس نے عرض کیا۔ ان کے سوا بھی مجھ پر کیا اور نمازیں فرض ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں مگر نفل (نمازیں) پڑھنے کا تجھ کو اختیار ہے۔ پھر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اور ماہِ رمضان کے روزے (فرض) ہیں۔ اس نے کہا کچھ اور روزے بھی ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں مگر نفلی روزوں کا تجھ کو اختیار ہے۔ طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس کے سامنے زکوٰۃ کا ذکر کیا۔ اس نے پوچھا کیا اس (زکوٰۃ) کے سوا بھی مجھ پر کچھ اور فرض ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں مگر صدقہ ونفل کا تجھ کو اختیار ہے طلحہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اس کے بعد وہ (نجدی) یہ کہتا ہوا چلا گیا۔ خدا کی قسم میں نہ تو اس پر کچھ زیادہ کرونگا اور نہ اس سے کچھ کم کروں گا یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر اس شخص نے یہ سچ کہا ہوتو کامیاب ہوگیا۔" (بخاری ومسلم)

تَرجَمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عبد القیس کی ایک جماعت آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا یہ جماعت یا وفد کونسے قبیلہ کا ہے؟ ان لوگوں نے عرض کیا ہم قبیلہ ربیعہ میں سے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تمہاری جماعت یا وفد کو مرحبا، نہ تو تم (کبھی) رُسوا ہو اور نہ پشیمان۔ ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے اور آپ ﷺ کے درمیان چونکہ قبیلہ مضر کے کفار حائل ہیں اس لئے ہم جلد جلد حاضر نہیں ہوسکتے ہیں۔ مگر صرف اشہرِ حرام (ذیقعد، ذی الحجہ، محرم اور رجب) میں حاضر ہونے کا موقع ملتا ہے اس لئے آپ ہم کو (حق وباطل میں) فیصلہ کن احکام وہدایات سے متمتع فرمایئے۔ تا کہ ان لوگوں کو ہم ان سے آگاہ کردیں جن کو ہم گھروں پر چھوڑ

اَمَرَ هُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَه، قَالَ: «اَتَدْرُوْنَ مَاالْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَه؟» قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُه اَعْلَمُ. قَالَ: «شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ، وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ».

وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ: عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ، وَالنَّقِيْرِ، وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ: «اِحْفَظُوْهُنَّ وَاَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَّرَاءَ كُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُه، لِلْبُخَارِيِّ.

آئے ہیں اور ان پر عمل کرنے سے ہم جنت میں داخل ہوجائیں۔ اس کے بعد ان لوگوں نے پینے کے برتنوں کے متعلق بھی ہدایات طلب کیں۔ آپ نے اس جماعت کو چار باتوں کا حکم دیا اور چار باتوں سے منع فرمایا۔ چنانچہ آپ نے ان کو ایک خدا پر ایمان لانے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: تم جانتے ہو ایک خدا پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا (خدا پر ایمان لانے کے معنی) اس امر کی شہادت دینا ہے کہ خدا کے سوائی کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ خدا کے رسول ہیں اور نماز پڑھنا اور زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور مالِ غنیمت میں سے پانچواں حصہ دنیا۔ پھر آپ نے ان کو چار قسم کے برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا (یعنی) لاکھ کیے ہوئے مرتبان یا ٹھلیوں سے، کدو کے تونبوں سے، درختوں کی جڑوں کو کھوکھلا کر کے بنائے ہوئے برتنوں سے اور رال کیے ہوئے برتنوں سے اس کے بعد آپ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا ان باتوں کو یاد رکھو اور ان لوگوں کو آگاہ کردو جن کو تم پیچھے چھوڑ آئے ہو (یعنی گھروں پر)۔ (بخاری ومسلم) (اس حدیث کے الفاظ بخاری کے ہیں)۔"

۱۸ - (۱۷) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيهِ وَسَلَّمَ، وَحَوْلَه، عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ: «بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَّلَا تَسْرِقُوْا، وَلَا تَزْنُوْا، وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَ كُمْ، وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَه، بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ

ترجمہ: "حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس جماعت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جو آپ کے گرد جمع تھی (مخاطب کر کے) فرمایا اس امر پر مجھ سے بیعت کرو یعنی میرے سامنے اس بات کا عہد کرو کہ تم خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے، چوری نہ کرو گے، زنا نہ کرو گے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے، کسی پر خود ساختہ بہتان نہ باندھو گے اور نیک کاموں میں

وَاَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُوْا فِيْ مَعْرُوْفٍ. فَمَنْ وَّفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ، وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ: اِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ، وَاِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ» فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

نافرمانی نہ کرو گے پس جس شخص نے تم میں سے (اپنے) اس عہد کو پورا کیا، اس کا اجر خدا کے ذمہ ہے اور جس نے اس کے کچھ خلاف کیا اور دنیا میں اس کو اس کی سزا مل گئی تو یہ سزا اس کا کفارہ ہے اور جس نے ان میں سے کچھ باتوں کے خلاف عمل کیا اور خدا نے اس کی پردہ پوشی کی تو اس کا معاملہ خدا کے ہاتھ میں ہے وہ خواہ اس کو معاف کردے خواہ اس کو سزا دے۔ عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ ہم سب لوگوں نے اس پر بیعت کی۔'' (بخاری و مسلم)

۱۹ - (۱۸) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَضْحٰى اَوْفِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى، فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ، فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! تَصَدَّقْنَ، فَاِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ» فَقُلْنَ: وَبِمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ، مَارَأَيْتُ مِنْ نَّاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدَا كُنَّ». قُلْنَ: وَمَانُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «اَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ؟». قُلْنَ: بَلٰى قَالَ: «فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا. قَالَ: اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ؟». قُلْنَ: بَلٰى. قَالَ: «فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عید قربان یا عید فطر کے دن رسول اللہ ﷺ عیدہ گاہ کو تشریف لے چلے اور عورتوں کے ایک گروہ کے قریب سے گزرتے ہوئے آپ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا ''اے عورتوں کی جماعت! تم صدقہ اور خیرات کرو کیوں کہ مجھ کو یہ دکھایا گیا ہے کہ تم میں سے اکثر دوزخی ہیں۔'' عورتوں نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! اس کا سبب؟ آپ نے فرمایا: تم لعن (طعن) بہت کرتی ہو۔ خاوند کی ناشکری کرتی ہو اور تم میں سے کوئی بھی ایسی نہیں ہے جو باوجود عقل اور دین میں ناقص ہونے کے ہوشیار مرد کو بیوقوف نہ بنادیتی ہو اور اس کی عقل ضائع نہ کردیتی ہو۔ عورتوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ہمارے دین اور عقل میں کیا نقصان (اور کمی) ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا! کیا ایک عورت کی گواہی مرد کے مقابلہ میں آدھی نہیں ہے؟ عورتوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ تو ٹھیک ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو تمہاری عقل کا نقصان ہے اور جب تم حیض کی حالت میں ہو، تو نہ نماز پڑھ سکتی ہو اور نہ روزہ رکھ سکتی ہو۔ عورتوں نے عرض کیا یہ بھی درست ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ تمہارے دین کا

نقصان ہے۔" (بخاری و مسلم)

۲۰ - (۱۹) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: كَذَّبَنِي بْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ، وَشَتَمَنِيْ ولَمْ يَكُنْ لَه' ذٰلِكَ فَاَمَّا تَكْذِيْبُه' اِيَّایَ فَقَوْلُه': لَنْ يُعِيْدَنِيْ كَمَا بَدَأَنِيْ، وَلَيْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ اِعَادَتِهٖ. وَاَمَّا شَتْمُه' اِيَّایَ: فَقَوْلُهُ: اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا، وَاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدُ وَلَمْ يَكُنْ لِّيْ كُفُوًا اَحَدٌ».

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خداوندِ بزرگ و برتر نے فرمایا ہے کہ آدم علیہ السلام کا بیٹا مجھ کو جھٹلاتا ہے اور یہ اس کے شایان شان نہیں۔ اور مجھ کو بُرا کہتا ہے اور یہ اس کے لئے مناسب نہیں اور اس کا مجھے جھٹلانا اس کا یہ کہنا کہ جس طرح خدا نے مجھ کو پیدا کیا ہے وہ مرنے کے بعد اسی طرح مجھ کو دوبارہ ہرگز زندہ نہ کرے گا حالانکہ اس کا پہلی بار پیدا کرنا مجھ کو دوبارہ پیدا کرنے کی نسبت زیادہ آسان ہے اور اس کا برا کہنا یہ ہے کہ وہ یہ کہتا ہے کہ خدا نے اپنا بیٹا بنایا ہے (جیسا کہ مسیحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں) حالانکہ میں یکتا و تنہا اور بے پرواہوں نہ مجھ کو کسی نے جنا اور نہ میں نے کسی کو جنا اور نہ کوئی میرا کفو (یعنی ہمسر، مساوی اور برابری کے لائق) ہے۔

۲۱ - (۲۰) وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا «وَّ اَمَّاشَتْمُه' اِيَّایَ فَقَوْلُه': لِيْ وَلَدٌ، وَّسُبْحَانِيْ اَنْ اَتَّخِذَ صَاحِبَةً اَوْوَلَدًا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: "اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے جو روایت منقول ہے اُس میں یہ الفاظ ہیں کہ انسان کا مجھ کو برا کہنا یہ ہے کہ وہ میری نسبت یہ کہتا ہے کہ خدا کا بیٹا ہے حالانکہ میں بیوی یا بیٹا بنانے سے پاک ہوں۔" (بخاری)

۲۲ - (۲۱) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يُؤْذِيْنِي ابْنُ اٰدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ، وَاَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِيْ الْاَمْرُ، اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدم کا بیٹا (یعنی انسان) زمانہ کو برا کہہ کر مجھ کو تکلیف دیتا ہے حالانکہ زمانہ میں ہی ہوں میرے ہی ہاتھ میں سب کچھ ہے۔ میں ہی رات اور دن کو بدلتا رہتا ہوں۔" (بخاری و مسلم)

۲۳ - (۲۲) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ

ترجمہ: "حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد

اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَاۤ اَحَدٌ اَصْبَرُ عَلٰى اَذًى يَّسْمَعُهٗ مِنَ اللّٰهِ، يَدَّعُوْنَ لَهُ الْوَلَدَ، ثُمَّ يُعَافِيْهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اذیت رساں باتوں کو سن کر بہت صبر کرنے والا خدا کے سوا کوئی نہیں کہ لوگ خدا کے لئے بیٹا قرار دیتے ہیں (وہ سنتا ہے، صبر کرتا ہے اور) پھر وہ ان کو عافیت سے رکھتا اور رزق دیتا ہے۔" (بخاری و مسلم)

٢٤ - (٢٣) وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِمَارٍ، لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ اِلَّا مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ، فَقَالَ: «يَا مُعَاذُ! هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ؟ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ؟» قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: «فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا، وَّحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يُعَذِّبَ مَنْ لَّا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفَلَا اُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ؟ قَالَ: «لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: "حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں گدھے کے اوپر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوار تھا اور آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور میرے اور آپ کے درمیان صرف زین کی لکڑی تھی (اس حالت میں آپ نے فرمایا: معاذ! تو جانتا ہے بندوں پر خدا کا اور خدا پر بندوں کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی اس سے خوب واقف ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بندوں پر خدا کا حق یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور خدا پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جو شخص اس کی ذات میں کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائے وہ اس کو عذاب نہ دے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ سن کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں لوگوں کو اس کی اطلاع کر دوں (کہ وہ سن کر خوش ہو جائیں) آپ نے فرمایا (نہیں) ایسا کرنے سے لوگ سست ہو جائیں گے اسی پر بھروسہ کر لیں گے اور عمل کرنا چھوڑ دیں گے۔"

٢٥ - (٢٤) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمُعَاذٌ رَدِيْفُهٗ عَلَى الرَّحْلِ، قَالَ: «يا معاذ!» قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ: «يَا معاذ!» قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ! «يَا معاذ!»

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ سواری پر سوار تھے اور معاذ رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے تھے آپ نے فرمایا "معاذ!" معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں حاضر ہوں یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ آپ نے (پھر) فرمایا "معاذ!" معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا حاضر ہوں یا

قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلٰثاً قَالَ: قَالَ: «مَا مِنْ اَحَدٍ يَّشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ». قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفَلَا اُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا؟ قَالَ: اِذاً يَّتَّكِلُوْا». فَاَخْبَرَ بِهَامُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهٖ تَاَثُّمًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

رسول اللہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں (تین مرتبہ) آپ نے فرمایا جوشخص سچے دل سے اس امر کی شہادت دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد خدا کے رسول ہیں اس پر خداوند تعالیٰ دوزخ کی آگ حرام کردیتا ہے۔ معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (یہ سن کر میں نے عرض کیا) یا رسول اللہ! کیا میں اس سے لوگوں کو خبردار کردوں؟ کہ وہ اس بشارت کو سن کر خوش ہوجائیں۔ آپ نے فرمایا (نہیں) یہ سن کر وہ اسی پر بھروسہ کرلیں گے۔ مرنے کے وقت گنہگار ہونے کے خیال سے معاذ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو بیان کردیا تھا۔'' (بخاری ومسلم)

۲٦ - (۲۵) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ اَبْيَضُ، وَهُوَ نَائِمٌ، ثُمَّ اَتَيْتُه' وَقَدِ اسْتَيْقَظَ، فَقَالَ: «مَامِنْ عَبْدٍ قَالَ: لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ». قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: «وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ» قُلْتُ: «وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: «وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ». قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: «وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ عَلٰى رَغْمِ اَنْفِ اَبِیْ ذَرٍّ». وَّكَانَ اَبُوْ ذَرٍّ اِذَاحَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ: وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِیْ ذَرٍّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک (روز) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اُس وقت) سفید کپڑا اوڑھے ہوئے سورہے تھے میں واپس چلا گیا۔ دوبارہ حاضر ہوا تو آپ جاگ رہے تھے آپ نے (مجھ کو دیکھ کر) فرمایا۔ جس شخص نے (سچے دل سے) لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اور اسی پر اس کا خاتمہ ہوا (یعنی زندگی کے آخری لحہ تک اس عقیدہ میں تبدیلی نہ ہوئی) تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ خواہ وہ شخص زنا اور چوری کرے؟ آپ نے فرمایا خواہ وہ زنا کرے اور چوری کرے۔ میں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگرچہ وہ شخص زانی ہو اور چوری کرے؟ آپ نے فرمایا اگرچہ وہ زانی ہو اور چوری کرے۔ میں نے پھر (تیسری مرتبہ) عرض کیا اگر چہ وہ زنا اور چوری کرے؟ آپ نے فرمایا ہاں اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے، ابوذر رضی اللہ عنہ کی ناک خاک آلود ہو۔ ابوذر رضی اللہ عنہ جب اس حدیث کو بیان کرتے تھے تو رسول

اللہ ﷺ کا یہ جملہ بھی کہ ''ابوذر رضی اللہ عنہ کی ناک خاک آلود ہو'' بیان کرتے تھے۔'' (بخاری و مسلم)

٢٧ - (٢٦) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَه' لَاشَرِيْكَ لَه' وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُه'، وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُه' وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُه' اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ، وَرُوْحٌ مِّنْهُ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَاكَانَ مِنَ الْعَمَلِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس امر کی گواہی دے (یعنی خلوصِ دل کے ساتھ زبان سے اقرار کرے) کہ خدائے واحد کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ خدا کے بندے اور خدا کے رسول ہیں اور یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بندے، خدا کے رسول، خدا کی لونڈی کے بیٹے اور خدا کا کلمہ ہیں جن کو خدا نے مریم علیہ السلام کی جانب ڈالا اور خدا کی بھیجی ہوئی روح ہیں اور یہ کہ بہشت اور دوزخ حق ہیں۔ خدا اس شخص کو جنت میں داخل کریگا خواہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں۔'' (بخاری و مسلم)

٢٨ - (٢٧) وَعَنْ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اُبْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلْاُبَايِعكَ، فَبَسَطَ يَمِيْنَه'، فَقَبَضْتُ يَدِيْ، فَقَالَ: «مَالَكَ يَاعَمْرُو؟» قُلْتُ: اَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِطَ. فَقَالَ: «تَشْتَرِطُ مَاذَا؟» قُلْتُ: اَنْ يُّغْفَرَلِيْ. قَالَ: «اَمَاعَلِمْتَ يَاعَمْرُو! اَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَاكَانَ قَبْلَه'، وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَاكَانَ قَبْلَهَا، وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَاكَانَ قَبْلَه'؟!» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا (یا رسول اللہ) آپ اپنا ہاتھ پھیلایئے کہ میں آپ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کروں (یعنی اسلام لے آؤں) رسول اللہ نے اپنا سیدھا ہاتھ بڑھا دیا۔ معًا میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ آپ نے فرمایا عمرو کیا ہوا (یعنی اپنا ہاتھ کیوں کھینچ لیا) میں نے عرض کیا، میں کچھ شرط کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہو کیا شرط کرنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ میرے (ان) گناہوں کو (جو اسلام سے پہلے میں نے کئے ہیں) بخش دیا جائے۔ آپ نے فرمایا عمرو! کیا تجھ کو یہ معلوم نہیں ہے کہ اسلام ان تمام باتوں (گناہوں) کو مٹا دیتا ہے جو اسلام لانے سے پہلے کے ہوں اور ہجرت ان تمام چیزوں کو دور کر دیتی ہے جو اس سے پہلے کی ہوں۔ اور حج ان تمام معاصی کو

وَالْحَدِيْثَانِ الْمَرْ وِيَّانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: «قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ

الشِّرْكِ» وَالْاٰخَرُ: «اَلْكِبْرِيَآءُ رِدَائِيْ» سَنَذْكُرُ هُمَا فِيْ بَابِ الرِّيَآءِ وَالْكِبْرِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

مٹادیتا ہے جو حج سے پہلے کے ہوں۔'' (مسلم)

الفصل الثاني

۲۹ - (۲۸) عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُّدْخِلُنِيَ الْجَنَّةَ، وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ. قَالَ: «لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ، وَاِنَّهٗ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَّسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ: تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَّ تُقِيْمُ الصَّلٰوةَ، وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ» ثُمَّ قَالَ: «اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَّالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَآءُ النَّارَ. وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ» ثُمَّ قَرَأَ ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ حَتّٰى بَلَغَ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا ﴿يَعْمَلُوْنَ﴾ ثُمَّ قَالَ: «اَلَا اُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ وَذُرْوَةِ سَنَامِهٖ؟» قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ، وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ، وَذُرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ». ثُمَّ قَالَ: «اَلَا اُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ؟» قُلْتُ: بَلٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ فَقَالَ: «كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا» فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ!

دوسری فصل

ترجمہ: ''حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا کہ آپ مجھ کو کوئی ایسا عمل (کام) بتلادیں جو مجھ کو جنت میں لے جائے اور (دوزخ) کی آگ سے دور رکھے۔ آپ نے فرمایا (معاذ) تو نے ایک بڑی بات پوچھی ہے لیکن یہ (امراہم) اس شخص پر آسان ہے جس کو خدا اس کی توفیق دے اور اس پر اس کو آسان کردے۔ تو صرف خدا کی عبادت کر کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرا۔ نماز پڑھ۔ زکوۃ دے۔ رمضان کے روزے رکھ اور خانہ کعبہ کا حج کر۔ حضرت معاذ کہتے ہیں اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھ کو نیکی کے دروازے (طریقے) بھی بتلادوں (سن) روزہ ڈھال ہے (جو دوزخ کی آگ کے حملوں سے بچاتی ہے) اور صدقہ (خیرات) گناہوں کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے (اور اسی طرح) رات میں انسان کا نماز پڑھنا (یعنی تہجد ادا کرنا گناہوں کو بجھا دیتا ہے) معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَعْمَلُوْنَ ط﴾ تک پڑھی (جس میں تہجد پڑھنے والوں کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں) اور اس کے بعد فرمایا (معاذ) کیا میں تجھ کو (اس) امر کا سر ستون اور کوہان کی بلندی بھی بتادوں؟ میں نے عرض کیا۔

وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ؟ قَالَ: «ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ! وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ، اَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ، اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ؟». رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا (اس) امر (اہم) کا سر (یعنی اصل وبنیاد) اسلام ہے اور ستون نماز ہے اور کوہان کی بلندی جہاد ہے اس کے بعد آپ نے فرمایا (معاذ) کیا میں تجھ کو ان باتوں کی جڑ (اصل وبنیاد) نہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے اپنی زبان مبارک پکڑی اور فرمایا، تو اس کو قابو میں رکھ۔ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ! کیا ہم (ان الفاظ) کے بھی جواب دہ ہوں گے جو اپنی زبان سے بولتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ معاذ! تجھ کو تیری ماں گم کرے لوگوں کو دوزخ کے اندر منہ یا ناک کے بل نہیں ڈالا جائے گا مگر ان کی بدزبانی کی وجہ سے۔" (مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۳۰ - (۲۹) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ، وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ، وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس شخص نے محبت کی خدا کے واسطے اور بغض رکھا خدا کے واسطے اور کسی کو (کچھ) دیا خدا کے واسطے اور منع کیا خدا کے واسطے (یعنی جو کام بھی کیا خدا کے لئے کیا) اس نے اپنے ایمان کو کامل کرلیا (ابوداؤد)

۳۱ - (۳۰) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَعَ تَقْدِيْمٍ وَتَاْخِيْرٍ، وَفِيْهِ: «فَقَدِ اسْتَكْمَلَ اِيْمَانَهٗ».

ترجمہ: "اور ترمذی میں (یہی حدیث) جو معاذ بن انس سے مروی ہے اس کے الفاظ میں کچھ تقدیم وتاخیر ہے اور اس کے آخری الفاظ یہ ہیں۔ پس یقیناً اس نے کامل کیا اپنے ایمان کو۔"

۳۲ - (۳۱) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے خدا کے لئے محبت کرنا اور خدا کی راہ میں بغض رکھنا بہترین اعمال میں سے ہے۔" (ابوداؤد)

۳۳ - (۳۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِن لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ، وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَآئِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ (و مامون) رہیں۔ اور مؤمن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جانوں اور مالوں کو مامون سمجھیں۔'' (ترمذی ونسائی)

٣٤ - (٣٣) وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ». بِرِوَايَةِ فُضَالَةَ: «وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ، وَالْمُهَاجِرُمَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوْبَ».

ترجمہ: ''اور بیہقی نے اپنی کتاب ''شعب الایمان'' میں فضالہ سے جو روایت نقل کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں۔ اور مجاہد وہ ہے جس نے خدا کی عبادت میں اپنے نفس سے جہاد کیا اور مہاجر وہ ہے جس نے چھوٹے اور بڑے گناہوں کو ترک کر دیا۔''

٣٥ - (٣٤) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِلَّا قَالَ: لَاۤ اِيْمَانَ لِمَنْ لَّآ اَمَانَةَ لَهٗ، وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ.

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ہمارے سامنے کوئی خطبہ پڑھا ہو (کوئی تقریر کی ہو) اور اس میں یہ نہ فرمایا ہو کہ جو شخص امین و دیانت دار نہ ہو اس کا ایمان کامل نہیں ہے اور جو شخص عہد کا پابند نہ ہو اس کا دین کامل نہیں ہے۔'' (بیہقی)

الفصل الثالث

تیسری فصل

٣٦ - (٣٥) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص (زبان اور دل سے) اس امر کی شہادت دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد ﷺ خدا کے رسول ہیں، اس پر دوزخ کی آگ حرام ہے (یعنی اس پر اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ کو حرام کر دیتا ہے)۔'' (مسلم)

٣٧ - (٣٦) وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: ''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مرے اور وہ اس امر کا یقین رکھتا ہو کہ خدا

«مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّه، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸ - (۳۷) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «ثِنْتَانِ مُوْجِبَتَانِ». قَالَ رَجُلٌ: يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَاالْمُوْجِبَتَانِ؟ قَالَ: «مَنْ مَّاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ. وَمَن مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹ - (۳۸) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا قُعُوْدًا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ نَفَرٍ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ اَظْهُرِنَا، فَاَبْطَأَ عَلَيْنَا، وَخَشِيْنَا اَنْ يُّقْتَطَعَ دُوْنَنَا، فَفَزِعْنَا فَقُمْنَا، فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ، فَخَرَجْتُ اَبْتَغِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى اَتَيْتُ حَائِطاً لِلْاَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَّارِ، فَدُرْتُ بِهٖ، هَلْ اَجِدُ لَه، بَاباً؟ فَلَمْ اَجِدْ، فَاِذَا رَبِيْعٌ يَّدْخُلُ فِيْ جَوْفِ حَائِطٍ مِّنْ بِيْرٍ خَارِجَةٍ وَّالرَّبِيْعُ الْجَدْوَلُ قَالَ: فَاحْتَفَزْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: «اَبُوْهُرَيْرَةَ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «مَاشَأْنُكَ؟» قُلْتُ: كُنْتَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا فَقُمْتَ فَاَبْطَأْتَ

کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔" (مسلم)

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ دو باتیں ہیں جو جنت اور دوزخ کو واجب کرتی ہیں۔ ایک شخص نے پوچھا کونسی چیزیں جنت اور دوزخ کو واجب کرتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص شرک کی حالت میں مرے وہ دوزخ میں داخل ہوگا اور جو شخص اس حال میں مرے کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ سمجھتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔" (مسلم)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے گرد بیٹھے ہوئے تھے اور ہماری جماعت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے کہ رسول اکرم ﷺ ہمارے درمیان سے اُٹھے اور باہر تشریف لے گئے اور جب واپس آنے میں دیر کی تو ہم ڈرے کہ کہیں ہماری عدم موجودگی میں آپ کو کوئی ایذاء نہ پہنچائے (یہ خیال آتے ہی) ہم گھبرا گئے اور سب سے پہلا شخص میں تھا جو گھبرا کر اٹھا پھر ہم سب رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلے۔ میں آپ کو ڈھونڈتا ہوا قبیلہ بنی نجار انصار کے باغ کے پاس پہنچا۔ میں باغ کے چاروں طرف دروازہ کی تلاش میں پھرا لیکن کوئی دروازہ نہ ملا اچانک میری نظر ایک نالی پر پڑی جو باہر کے کنویں سے باغ کے اندر گئی تھی۔ میں سمٹا اور نالی کے ذریعہ باغ کے اندر داخل ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف رکھتے تھے آپ نے مجھ کو (دیکھ لیا) فرمایا۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا تیرا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا۔ آپ ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے۔ پھر

عَلَيْنَا، فَخَشِيْنَا اَنْ تُقْتَطَعَ دُوْنَنَا، فَفَزِعْنَا، فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ، فَاَتَيْتُ هٰذَا الْحَائِطَ، فَاَحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ، وَهٰؤُ لَاءِ النَّاسُ وَرَآئِيْ. فَقَالَ: «يَااَبَا هُرَيْرَةَ!» وَاَعْطَانِيْ نَعْلَيْهِ، فَقَالَ: «اِذْهَبْ بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ، فَمَنْ لَّقِيَكَ مِنْ وَّرَآءِ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُه، فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَكَانَ اَوَّلُ مَنْ لَقِيْتُ عُمَرَ فَقَالَ: مَا هَاتَانِ النَّعْلَانِ يَااَبَا هُرَيْرَةَ؟ فَقُلْتُ: هَاتَانِ نَعْلَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِيْ بِهِمَا، مَنْ لَّقِيْتُ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُه، بَشَّرْتُه بِالْجَنَّةِ، فَضَرَبَ عُمَرُ بِيَدِهٖ بَيْنَ ثَدْيَيَّ، فَخَرَرْتُ لِاِسْتِيْ. فَقَالَ: اِرْجِعْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! فَرَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْهَشْتُ بِالْبُكَآءِ، وَرَكِبَنِيْ عُمَرُ، وَاِذَا هُوَعَلٰى اَثَرِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَالَكَ يَااَبَاهُرَيْرَةَ؟» فَقُلْتُ: لَقِيْتُ عُمَرَ فَاَخْبَرْتُه بِالَّذِيْ بَعَثْتَنِيْ بِهٖ، فَضَرَبَ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ضَرْبَةً خَرَرْتُ لِاِسْتِيْ. فَقَالَ: اِرْجِعْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا عُمَرُ! مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ؟» قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ، اَبَعَثْتَ اَبَاهُرَيْرَةَ بِنَعْلَيْكَ،

آپ ﷺ اُٹھے اور چلے گئے اور واپس آنے میں دیر فرمائی۔ ہم کو یہ اندیشہ تھا کہ کہیں ہماری عدم موجودگی میں آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے (یہ خیال کر کے) ہم گھبرا گئے اور سب سے پہلا شخص میں تھا جو گھبرا کر اٹھا اور اس باغ میں آیا، میں لومڑی کی طرح سمٹا اور باغ میں داخل ہوگیا اور وہ لوگ میرے پیچھے آرہے ہیں۔ آپ ﷺ نے (یہ سن کر) مجھ کو اپنی دونوں جوتیاں عنایت فرمائیں اور پھر ارشاد فرمایا۔ میری ان جوتیوں کو لے جاؤ اور جو شخص اس باغ کے باہر ملے اور وہ اس امر کی (زبان ودل سے) شہادت دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور دل سے اس کا یقین بھی رکھتا ہو اس کو جنت کی بشارت دے دو (واپسی میں باغ کے باہر) سب سے پہلے مجھ کو عمر رضی اللہ عنہ ملے اور مجھ سے پوچھا ”ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ جوتیاں کیسی ہیں؟ میں نے کہا یہ جوتیاں رسول اللہ ﷺ کی ہیں اور ان کو میرے حوالے کر کے رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ کو ملے اور وہ اس بات کی گواہی دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور دل سے اس کا یقین بھی رکھتا ہوں تو میں اس کو جنت کی بشارت دیدوں (یہ سن کر) عمر رضی اللہ عنہ نے میری چھاتی پر (ہاتھ) مارا کہ میں سرینوں کے بل گر پڑا اور پھر کہا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ واپس چلے جاؤ۔ میں واپس چلا آیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر زاروقطار رونے لگا۔ حضرت عمر بھی میرے پیچھے ہی تھے (مجھ کو روتا دیکھ کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (کیا ہوا) تیرا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا (راستہ میں) مجھ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملے میں نے (ان کو) اس خبر سے آگاہ کیا جس پر آپ نے مجھ کو مامور فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

مَنْ لَقِيَ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ، فَاِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ يَّتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا فَخَلِّهِمْ يَعْمَلُوْنَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَخَلِّهِمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(میرے الفاظ سن کر) میرے سینے پر (ہاتھ) مارا کہ میں پشت کے بل گرا اور پھر مجھ سے کہا کہ واپس چلے جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے (یہ سن کر) ارشاد فرمایا۔ عمر رضی اللہ عنہ تو نے ایسا کیوں کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کیا آپ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو جوتیاں دے کر یہ پیام بھیجا تھا کہ جو شخص راستہ میں ملے، اور اس بات کی گواہی دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور دل سے اس کا یقین بھی رکھتا ہو، تو اس کو جنت کی بشارت دیدے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا (یا رسول اللہ ﷺ) ایسا نہ کیجئے مجھ کو اندیشہ ہے کہ لوگ اسی پر بھروسہ کرلیں گے (اور سست ہوجائیں گے) آپ ان کو عمل کرنے دیجئے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اچھا (ان کو) عمل کرنے کے لئے چھوڑ دو۔'' (مسلم)

٤٠ - (٣٩) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَفَاتِيْحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

ترجمہ: ''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا ﷺ نے مجھ سے یہ فرمایا کہ اس امر کی گواہی دینا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بہشت کی کنجی ہے۔'' (احمد)

٤١ - (٤٠) وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ حَزِنُوْا عَلَيْهِ، حَتّٰى كَادَ بَعْضُهُمْ يُوَسْوِسُ قَالَ عُثْمَانُ: وَكُنْتُ مِنْهُمْ، فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ مَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ، وَسَلَّمَ فَلَمْ اَشْعُرْ بِهٖ، فَاشْتَكٰى عُمَرُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، ثُمَّ اَقْبَلَا حَتّٰى سَلَّمَا عَلَيَّ

ترجمہ: ''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات پر آپ کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کئی لوگ نہایت غمگین تھے اور بعض کے دلوں میں (طرح طرح کے) وسوسے پیدا ہورہے تھے اور میں بھی ان ہی لوگوں میں تھا (اسی حال میں) بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے اور سلام کیا لیکن (محویت میں) مجھ کو خبر نہ ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (میری اس بے رُخی کی) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے

جَمِيْعًا، فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: مَّا حَمَلَكَ عَلٰى اَنْ لَّا تَرُدَّ عَلٰى اَخِيْكَ عُمَرَ سَلَامَه‘؟ قُلْتُ: مَا فَعَلْتُ. فَقَالَ عُمَرُ: بَلٰى، وَاللّٰهِ لَقَدْ فَعَلْتَ: قَالَ: قُلْتُ: وَاللّٰهِ مَاشَعَرْتُ اَنَّكَ مَرَرْتَ وَلَا سَلَّمْتَ. قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: صَدَقَ عُثْمَانُ، قَدْ شَغَلَكَ عَنْ ذٰلِكَ اَمْرٌ. فَقُلْتُ: اَجَلْ. قَالَ: مَا هُوَ؟ قُلْتُ: تَوَفَّى اللّٰهُ تَعَالٰى نَبِيَّه‘ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ نَسْأَلَه‘ عَنْ نَجَاةِ هٰذَا الْاَمْرِ. قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: قَدْ سَاَلْتُه‘ عَنْ ذٰلِكَ. فَقُمْتُ اِلَيْهِ وَقُلْتُ لَه‘: بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ، اَنْتَ اَحَقُّ بِهَا. قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا نَجَاةُ هٰذَا الْاَمْرِ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ قَبِلَ مِنِّي الْكَلِمَةَ الَّتِيْ عَرَضْتُ عَلٰى عَمِّيْ فَرَدَّهَا فَهِيَ لَه‘ نَجَاةٌ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

شکایت کی اور پھر دونوں میرے پاس آئے اور دونوں نے مجھ کو سلام کیا اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ عثمان کیا بات ہے تم نے اپنے بھائی عمر رضی اللہ عنہ کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا۔ میں نے تو ایسا نہیں کیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں خدا کی قسم تم نے ایسا ہی کیا ہے۔ میں نے کہا خدا کی قسم نہ تو مجھ کو تمہارا اِدھر سے جانا یاد ہے اور نہ تمہارے سلام کرنے کا خیال ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا (عمر رضی اللہ عنہ) عثمان رضی اللہ عنہ نے سچ کہا۔ عثمان رضی اللہ عنہ تم کو کسی شغل نے جوابِ سلام سے باز رکھا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کس خیال میں تھے؟ میں نے کہا کہ خداوند تعالیٰ نے اپنے نبی کو وفات دی اس سے پہلے کہ ہم ان سے اس امر سے (یعنی خطرات ووساوس سے) نجات کا کوئی راستہ دریافت کرتے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرلیا ہے (یہ سن کر) میں کھڑا ہوگیا اور کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ اس امر کو پوچھنے کے ہر طرح مستحق تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اس امر سے نجات کا کیا ذریعہ ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمارے اس کلمہ کو قبول کرلے جس کو میں نے اپنے چچا (ابوطالب) کے سامنے پیش کیا تھا اور انہوں نے اس کو قبول کرنے سے انکار کردیا تھا تو وہی کلمہ اس کے لئے نجات کا ذریعہ ہے۔'' (احمد)

٤٢ - (٤١) وَعَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّه‘ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ (وجه) الْاَرْضِ

ترجمہ: ''حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ زمین پر کوئی کچا گھر یا خیموں کا گھر ایسا باقی نہ رہے گا جس میں اسلام کا کلمہ داخل نہ ہو۔ اللہ اس

بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ للّٰهُ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ، بِعِزِّ عَزِيْزٍ وَّذُلِّ ذَلِيْلٍ اِمَّا يُعِزُّهُمُ اللّٰهُ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ اَهْلِهَا، اَوْيُذِلُّهُمْ فَيَدِيْنُوْنَ لَهَا» قُلْتُ: فَيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهُ لِلّٰهِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ.

کلمہ کو (ہر گھر میں) عزیز کو عزت دے کر اور ذلیل کو ذلت دے کر داخل کرے گا یعنی اللہ تعالیٰ جن کو عزیز قرار دے گا وہ اس کلمہ کے اہل ہوں گے اور جن کو ذلت دیگا وہ اس کلمہ کے ماتحت رہیں گے۔ میں نے (یہ سن کر) کہا پھر تو سارا دین خدا ہی کے واسطے ہوگا۔'' (احمد)

٤٣ - (٤٢) وَعَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قِيْلَ لَهُ: اَلَيْسَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ: قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحٌ اِلَّا وَلَهُ اَسْنَانٌ، فَاِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهُ اَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ، وَاِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ.

ترجمہ: ''حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ جنت کی کنجی نہیں ہے (یعنی جنت میں جانے کے لئے کیا صرف یہی اعتراف کافی نہیں ہے) انہوں نے کہا ہاں لیکن کوئی کنجی ایسی نہیں ہوتی جس میں دندانے نہ ہوں۔ پس اگر تم دندانے دار کنجی لے کر آؤ گے تو جنت کا دروازہ تمہارے لئے کھولا جائے گا اور دندانے دار کنجی نہ لائے تو دروازہ نہیں کھولا جائے گا۔'' (بخاری)

٤٤ - (٤٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهُ، فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَّعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ، بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَّعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے اسلام لانے کو اچھا بنائے گا (یعنی اسلام کے کاموں کو صدق اور خلوص سے ادا کریگا) اس کی ہر ایک نیکی کا اجر دس گنا لکھا جائے گا۔ یہاں تک کہ اُس کی ایک نیکی سات سو نیکیوں کے برابر ہوگی اور ہر ایک بدی اپنے مثل لکھی جائے گی یعنی ایک ہی بدی سمجھی جائے گی۔ یہاں تک کہ وہ خدا کے پاس چلا جائے۔'' (بخاری)

٤٥ - (٤٤) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاالْاِيْمَانُ؟ قَالَ: «اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ، وَسَآئَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ». قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَمَا الْاِثْمُ؟ قَالَ: «اِذَا حَاكَ

ترجمہ: ''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ایمان (کی علامت) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جب تیری نیکی تجھ کو بھلی معلوم ہو اور تیری بدی تجھ کو بُری محسوس ہو، تب تو مؤمن ہے (پھر اُس نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ گناہ کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جب کوئی چیز تیرے دل

فِیْ نَفْسِكَ شَیْءٌ فَدَعْهُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

میں تردّد پیدا کرے اور مشتبہ معلوم ہو تو اس کو چھوڑ دے۔'' (احمد)

٤٦ - (٤٥) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَن مَّعَكَ عَلٰی هٰذَا الْاَمْرِ؟ قَالَ: «حُرٌّ وَعَبْدٌ». قُلْتُ: مَاالْاِسْلَامُ؟ قَالَ: «طِیْبُ الْكَلَامِ، وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ». قُلْتُ: مَاالْاِیْمَانُ؟ قَالَ: «الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ». قَالَ: قُلْتُ: اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ». قَالَ قُلْتُ: اَیُّ الْاِیْمَانِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «خُلُقٌ حَسَنٌ». قَالَ: قُلْتُ: اَیُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «طُوْلُ الْقُنُوْتِ». قَالَ: قُلْتُ: اَیُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «اَنْ تَهْجُرَ مَاكَرِهَ رَبُّكَ». قَالَ: فَقُلْتُ: فَاَیُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «مَنْ عُقِرَجَوَادُهٗ وَاُهْرِیْقَ دَمُهٗ» قَالَ: قُلْتُ: اَیُّ السَّاعَاتِ اَفْضَلُ؟ قَالَ؟ «جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

تَرْجَمَۃ: ''حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ کے ساتھ (آغازِ اسلام میں) اس امر (دین) میں کون تھا؟ آپ نے فرمایا۔ ایک آزاد اور ایک غلام۔ پھر میں نے پوچھا اسلام (کی نشانی) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا پاکیزہ کلام اور (لوگوں کو) کھانا کھلانا۔ اس کے بعد میں نے پوچھا ایمان کی علامت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا صبر اور سخاوت۔ پھر میں نے پوچھا سب سے بہتر اسلام کس کا ہے؟ آپ نے فرمایا اس شخص کا جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ پھر میں نے پوچھا نماز میں سب سے بہتر کونسی چیز ہے؟ فرمایا دیر تک قیام کرنا۔ پھر میں نے پوچھا سب سے بہتر ہجرت کونسی ہے؟ فرمایا ان کاموں کو چھوڑ دینا جن سے تیرا رب ناخوش ہو یا جو تیرے رب کو پسند نہ ہوں۔ اس کے بعد میں نے پوچھا جہاد کرنے والوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ فرمایا وہ شخص جس کا گھوڑا لڑائی میں مارا جائے اور خود بھی شہادت پائے۔ پھر میں نے پوچھا ساعتوں میں کونسی ساعت بہتر ہے (یعنی دن اور رات میں سب سے بہتر کونسا وقت ہے؟) فرمایا آدھی رات کا آخری حصہ۔'' (احمد)

٤٧ - (٤٦) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: «مَنْ لَّقِیَ اللّٰهَ لَایُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا، وَّیُصَلِّی الْخَمْسَ، وَیَصُوْمُ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهٗ» قُلْتُ: اَفَلَا اُبَشِّرُهُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟

تَرْجَمَۃ: ''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جو شخص (دنیا سے رخصت ہوکر) خدا سے جا ملے اور اپنی زندگی کے آخری لمحوں تک (اس نے) خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو، پانچوں وقت کی نماز پڑھی ہو اور رمضان کے روزے رکھے ہوں اس کو بخش دیا جائے گا میں

قَالَ: «دَعْهُمْ يَعْمَلُوْا». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

٤٨ - (٤٧) وَعَنْهُ، أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيْمَانِ؟ قَالَ: «أَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ، وتُبْغِضَ لِلّٰهِ، وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ». قَالَ: وَمَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «وَأَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَاتُحِبُّ لِنَفْسِكَ، وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَاتَكْرَهُ لِنَفْسِكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں یہ خوش خبری لوگوں تک پہنچادوں۔ آپ نے فرمایا (نہیں) ان کو عمل کرنے دو۔" (احمد)

ترجمہ: "حضرت معاذ جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایمان کی بہترین خصلتوں کا سوال کیا آپ نے (جواب میں) فرمایا تو (صرف) خدا کے واسطے محبت کر اور خدا ہی کے لئے تو دشمنی اور بغض رکھ اور خدا ہی کی یاد میں زبان کو گویا رکھ۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اور کیا؟ آپ نے فرمایا اور یہ کہ تو جس چیز کو اپنے لئے بہتر سمجھتا ہے دوسروں کے لئے بھی اس کو بہتر سمجھ اور جس کو اپنے لئے برا خیال کرتا ہے دوسروں کے لئے بھی برا خیال کرے۔" (احمد)

(۱) باب الکبائر وعلامات النفاق

کبیرہ گناہوں اور نفاق کی علامتوں کا بیان

الفصل الأول

پہلی فصل

٤٩ - (١) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ». قَالَ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: «اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ». قَالَ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: «اَنْ تَزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ». فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَهَا: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ، وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ﴾ (الْاٰيَةَ). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول خدا ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کون سا گناہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا ہے آپ نے فرمایا (سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ) جس خدا نے تجھ کو پیدا کیا ہے تو کسی کو اس کا شریک ٹھہرائے پھر (اس شخص نے پوچھا) اس کے بعد کونسا بڑا گناہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تو اپنی اولاد کو اس خیال سے مار ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی (یعنی تجھ کو اسے کھلانا پڑے گا) پھر اس نے پوچھا اور اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا کہ تو اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرے (اس کے بعد آپ نے فرمایا) اور اللہ تعالیٰ نے (اس مسئلہ کے متعلق یہ) ارشاد فرمایا ہے کہ جو لوگ خدا کے سوا کسی دوسرے کو معبود قرار نہیں دیتے اور اس جاندار کو نہیں مارتے جسے خدا نے حرام ٹھہرایا ہے۔ مگر کسی حق کی بنا پر (مثلاً قصاص یا کسی شرعی حد کی بنا پر) اور زنا نہیں کرتے (تا آخر آیت)۔“ (بخاری ومسلم)

٥٠ - (٢) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍورَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْكَبَائِرُ: اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ.

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بڑے گناہ یہ ہیں: کسی کو ① خدا کا شریک ٹھہرانا۔ والدین ② کی نافرمانی۔ کسی ③ کو (بلاوجہ شرعی) مار ڈالنا۔ اور جھوٹی ④ قسم کھانا۔ (بخاری)

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٥١ - (٣) وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، «وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ» بَدَلَ: «الْيَمِيْنِ الْغَمُوْسِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں جھوٹی قسم کے بجائے جھوٹی گواہی دینا پایا جاتا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

٥٢ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِجْتَنِبُو السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ» قَالُوْا: وَمَا هُنَّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «الشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ، وقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ، وَاَكْلُ الرِّبَا، وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ، وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ سات ہلاک کردینے والی باتوں سے بچو! لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ وہ کونسی باتیں ہیں؟ فرمایا ① کسی کو خدا کا شریک ٹھہرانا۔ ② جادو کرنا۔ ③ اس جان کو جس کو مار ڈالنا خدا نے حرام قرار دیا ہے، مار ڈالنا مگر شرعی حق کے طور پر مار ڈالنا جائز ہے۔ ④ سود کھانا۔ ⑤ یتیم کا مال کھانا۔ ⑥ لڑائی کے روز پشت دکھانا (یعنی میدانِ جہاد سے بھاگ جانا) ⑦ پاک دامن مؤمنہ اور بے خبر عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔'' (بخاری ومسلم)

٥٣ - (٥) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَ لَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ فِيْهَا اَبْصَارَ هُمْ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَغُلُّ اَحَدُكُمْ حِيْنَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاِيَّاكُمْ فَاِيَّاكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اکرم ﷺ نے زانی زنا کے وقت پورا مؤمن نہیں رہتا اور چوری کرنے والا چوری کے وقت پورا مؤمن نہیں رہتا اور شراب پینے والا شراب پینے کے وقت مؤمنِ کامل نہیں رہتا اور رہزن یا لوٹ مار کرنے والا جب کہ اس کو لوٹتے ہوئے لوگ دیکھ رہے ہوں پورا مؤمن نہیں رہتا اور تم میں سے جو شخص خیانت کرتا ہے وہ خیانت کے وقت مؤمنِ کامل نہیں رہتا۔ پس تم لوگ ان تمام باتوں سے بچو۔'' (بخاری ومسلم)

٥٤ - (٦) وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، «وَلَا يَقْتُلُ حِيْنَ يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ»

ترجمہ: ''اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں اور قاتل جس وقت کہ کسی کو قتل کرتا ہے مؤمن نہیں رہتا۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ

قَالَ عِكْرَمَةُ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: كَيْفَ يُنْزَعُ الْإِيْمَانُ مِنْهُ؟ قَالَ هٰكَذَا، وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ ثُمَّ اَخْرَجَهَا، قَالَ فَاِنْ تَابَ عَادَ اِلَيْهِ هٰكَذَا، وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ. وَقَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ. لَا يَكُوْنُ هٰذَا مُؤْمِنًا تَامًّا، وَّلَا يَكُوْنُ لَهٗ نُوْرُ الْاِيْمَانِ. هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

راوی کا بیان ہے کہ یہ روایت سن کر میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ایمان کس طرح (لوگوں کے دلوں سے) نکال لیا جاتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر اور کھینچ کر بتایا اور فرمایا اس طرح ایمان کھینچ لیا جاتا ہے اس کے بعد ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور جب آدمی ان تمام گناہوں سے توبہ کرلیتا ہے تو اسی طرح ایمان دلوں میں واپس چلا جاتا ہے اور ابو عبداللہ (یعنی امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ) کہتے ہیں کہ قاتل (اور اسی طرح دوسرے گناہوں کا مرتکب) پورا مؤمن نہیں ہوتا اور نور ایمان اس میں نہیں رہتا۔ (یہ الفاظ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہیں۔)''

٥٥ - (٧) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ زَادَ مُسْلِمٌ: «وَّاِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ» ثُمَّ اتَّفَقَا: «اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ، وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ».

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں اور مسلم کی روایت میں ان الفاظ کے بعد یہ لفظ ہیں کہ اگرچہ وہ شخص روزہ رکھتا ہو، نماز پڑھتا ہو اور اپنے مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہو (اور اس میں ان علامتوں میں سے کوئی علامت پائی جائے تب بھی وہ منافق ہی ہے) اس کے بعد بخاری اور مسلم دونوں کے متفقہ الفاظ یہ ہیں: بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو خلافِ وعدہ کرے، کوئی امانت اس کے پاس رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔'' (بخاری ومسلم)

٥٦ - (٨) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «اَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَّمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا: اِذَا

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص میں چار باتیں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان چاروں باتوں میں سے کوئی ایک بات پائی جائے اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی۔ جب تک کہ وہ ان باتوں کو یا ان میں سے جو بات اس میں پائی جائے اس کو ترک نہ

اُؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

کرے (اور وہ چار باتیں یہ ہیں) ① امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔ ② بات کرے تو جھوٹ بولے۔ ③ عہد کرے تو اس کو توڑ دے ④ اور کسی سے لڑے تو گالیاں بکے۔" (بخاری ومسلم)

٥٧ - (٩) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيْرُ إِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً وَإِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا منافق کی مثال اس بکری کی مانند ہے جو نر کی خواہش مند ہو اور اس خواہش کو پوری کرنے کے لئے کبھی اس ریوڑ کی طرف دوڑتی ہو اور کبھی اس ریوڑ کی جانب۔" (مسلم)

الفصل الثاني

دوسری فصل

٥٨ - (١٠) عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِّصَاحِبِهٖ: اِذْهَبْ بِنَا إِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ: لَا تَقُلْ: نَبِيٌّ، إِنَّهٗ لَوْ سَمِعَكَ لَكَانَ لَهٗ أَرْبَعُ أَعْيُنٍ فَأَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَاهُ عَنْ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَّلَا تَسْرِقُوْا، وَلَا تَزْنُوْا، وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِيْءٍ إِلٰى ذِيْ سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهٗ، وَلَا تَسْحَرُوْا، وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبٰو، وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً، وَّلَا تُوَلُّوْا لِلْفِرَارِ يَوْمَ

ترجمہ: "حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے اپنے یہودی دوست سے کہا آؤ اس نبی کے پاس چلیں۔ اس دوست نے کہا اس کو نبی نہ کہو، وہ اگر تمہارے ان الفاظ کو سن لے گا تو اس کی چار آنکھیں ہوجائیں گی (یعنی وہ بہت خوش ہوگا) پس وہ دونوں یہودی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے (وہ نو) کھلی ہوئی نشانیاں پوچھیں (جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے) آپ نے ارشاد فرمایا: ① کسی کو خدا کا شریک قرار نہ دو۔ ② چوری نہ کرو۔ ③ زنا نہ کرو۔ ④ ناحق کسی کو قتل نہ کرو۔ ⑤ کسی بے گناہ کو کسی الزام میں ماخوذ کرکے حاکم کے پاس نہ لیجاؤ کہ وہ اس کو قتل کی سزا دیدے۔ ⑥ جادو نہ کرو۔ ⑦ سود نہ کھاؤ۔ ⑧ کسی پاک دامن پر تہمت نہ لگاؤ۔ ⑨ اور کفار سے جہاد کے دن نہ بھاگو۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: "اور اے یہود!

الزَّحْفِ، وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً نِ الْيَهُوْدَ اَنْ لَّا تَعْتَدُوْا فِي السَّبْتِ». قَالَ: فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ، وَقَالَا: نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ. قَالَ: «فَمَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ؟» قَالَا: اِنَّ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَعَارَبَّه، اَنْ لَّا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِيٌّ، وَّاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاكَ اَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

تمہارے لئے یہ خاص حکم ہے کہ تم ہفتہ کے دن زیادتی نہ کرو (یعنی ہفتہ کے روز شکاروغیرہ نہ کھیلو)۔'' راوی کا بیان ہے کہ آنحضرت ﷺ کے مذکورہ بالا الفاظ سن کر دونوں یہودیوں نے آپ کے ہاتھوں اور پاؤں کو چوم لیا اور عرض کیا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی (برحق) ہیں آپ نے فرمایا۔ تم میری اطاعت کیوں نہیں قبول کر لیتے؟ انہوں نے عرض کیا (ہمارے نبی) داؤد علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی کہ نبی ہمیشہ ان کی اولاد میں سے رہے اس لئے ہم کو اندیشہ ہے کہ اگر ہم آپ کی اطاعت قبول کرلیں گے تو یہود ہم کو ماڈالیں گے۔'' (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

۵۹ - (۱۱) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ثَلٰثٌ مِّنْ اَصْلِ الْاِيْمَانِ: اَلْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، لَا تُكَفِّرْهُ بِذَنْبٍ، وَّلَا تُخْرِجْهُ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ. وَّالْجِهَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِيَ اللّٰهُ اِلٰى اَنْ يُّقَاتِلَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الدَّجَّالَ، لَا يُبْطِلُه، جَوْرُ جَائِرٍ، وَّلَا عَدْلُ عَادِلٍ، وَّالْاِيْمَانُ بِالْاَقْدَارِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تین چیزیں ایمان کی بنیاد ہیں: ① جس شخص نے اپنی زبان سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا ہے تو اس کو تو کسی گناہ کے سبب کافر قرار نہ دے اور نہ اسلام سے خارج ٹھہرا۔ ② خداوند تعالیٰ نے جب سے مجھ کو مامور کر کے بھیجا ہے (اُس وقت سے) جہاد ہمیشہ جاری رہنے والا ہے یہانتک کہ اس امت کا آخری (شخص یا گروہ) دجال کو قتل کردے نہ تو کوئی ظلم کرنیوالا ظالم اس کو ترک کرے اور نہ انصاف کرنے والا منصف۔ ③ اور تقدیروں پر کامل ایمان رکھنا۔'' (ابوداؤد)

٦٠ - (۱۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِيْمَانُ، فَكَانَ فَوْقَ رَأْسِهٖ كَالظُّلَّةِ، فَاِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَمَلِ رَجَعَ اِلَيْهِ الْاِيْمَانُ». رواه الترمذى رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب بندہ زنا کرتا ہے تو ایمان (اس کے جسم سے) نکل کر سر پر سایہ کی طرح قائم رہتا ہے اور جب وہ اس عمل بد سے فارغ ہوجاتا ہے تو ایمان واپس چلا آتا ہے۔'' (ابوداؤد)

الفصل الثالث

٦١ - (١٣) عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَوْصَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ، قَالَ: «لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّإِن قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ، وَلَا تَعُقَّ وَالِدَيْكَ وَإِنْ أَمَرَاكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ، وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّدًا فَإِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ، وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَإِنَّه رَأْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ، وَّإِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ، وَإِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَإِنْ هَلَكَ النَّاسُ، وَإِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَّأَنْتَ فِيْهِمْ فَاثْبُتْ، وَأَنْفِقْ عَلٰى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ، وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَدَبًا وَأَخِفْهُمْ فِي اللّٰهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

٦٢ - (١٤) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّمَا النِّفَاقُ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْيَوْمَ، فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ، أَوِ الْإِيْمَانُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

ترجمہ: ”حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے مجھ کو دس باتوں کی وصیت فرمائی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ: ① کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہرا اگرچہ تجھ کو مار ڈالا جائے اور جلا دیا جائے۔ ② ماں باپ کی نافرمانی نہ کر اگرچہ وہ تجھ کو یہ حکم دیں کہ تو اپنے اہل (بیوی) کو اور مال ودولت کو چھوڑ دے۔ ③ قصداً فرض نماز کو ترک نہ کر، کیونکہ جس شخص نے فرض نماز کو جان کر ترک کر دیا خدا اس سے بری الذمہ ہے۔ ④ شراب نہ پی کہ شراب تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ ⑤ گناہوں سے خود کو بچا کیونکہ گناہ کے ساتھ (ہی) خدا کا غضب نازل ہوتا ہے۔ ⑥ جہاد میں خود کو بھاگنے سے بچا اگرچہ لوگ لڑائی میں مر رہے ہوں۔ ⑦ جب لوگوں میں بیماری پھیلے اور تو ان لوگوں میں موجود ہو تو موت کے خوف سے نہ بھاگ اور وہیں ٹھہرا رہ۔ ⑧ اور اپنے کنبے پر مقدور بھر خرچ کر۔ ⑨ اور اپنے اہل وعیال کو ادب سکھا اگرچہ اس کے لئے مارنے کی بھی ضرورت پڑے۔ ⑩ خوف دِلا اُن کو خدا سے یعنی بُری باتوں سے اُن کو بچا۔“ (احمد)

ترجمہ: ”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نفاق رسول اللہ ﷺ کے زمانے تک تھا اور اب تو کفر ہے اور یا ایمان۔“ (بخاری)

(۲) باب فی الوسوسة

وسوسہ کا بیان

الفصل الأول

پہلی فصل

٦٣ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِیْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا، مَالَمْ تَعْمَلَ بِهٖ اَوْتَتَكَلَّمْ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

تَرْجَمَہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے دل میں جو وسوسے پیدا ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف فرما دیا ہے جب تک کہ (انسان) ان وسوسوں کے مطابق عمل نہ کرے یا زبان سے کچھ نہ کہے۔“ (بخاری ومسلم)

٦٤ - (٢) وَعَنْهُ قَالَ: جَآءَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلُوْهُ: اِنَّا نَجِدُ فِیْ اَنْفُسِنَا مَا یَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا اَنْ یَّتَكَلَّمَ بِهٖ! قَالَ: «اَوَقَدْ وَجَدْتُّمُوْهُ؟» قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: «ذَالِكَ صَرِیْحُ الْاِیْمَانِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تَرْجَمَہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ (یا رسول اللہ ﷺ) ہمارے دلوں میں (بعض وقت) ایسی باتیں ہوتی ہیں کہ ہم میں سے کوئی ان کو زبان پر لانے کا روادار نہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا واقعی تم زبان سے ان کا ادا کرنے کو برا جانتے ہو؟ عرض کیا ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا عین یہ ایمان ہے (یعنی یہ ایمان کی علامت ہے)۔“ (مسلم)

٦٥ - (٣) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «یَاْتِی الشَّیْطٰنُ اَحَدَكُمْ، فَیَقُوْلُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ حَتّٰی یَقُوْلَ: مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ؟ فَاِذَا بَلَغَهٗ فَلْیَسْتَعِذْ

تَرْجَمَہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے (کسی) کے پاس شیطان آ کر یہ کہتا ہے کہ (مثلاً یہ آسمان) کس نے پیدا کیا اور یہ (زمین) کس نے پیدا کی؟ یہاں تک کہ وہ یہ کہتا ہے کہ تیرے رب کو کس نے پیدا

بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

کیا؟ پس جب (تیرے دل میں) اِس قسم کے وسوسے پیدا ہوں تو خدا سے پناہ مانگ اور اس خیال کو دل سے دور کردے۔'' (بخاری ومسلم)

٦٦ - (٤) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاْلُوْنَ حَتّٰى يُقَالَ: هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ، فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟ فَمَنْ وَّجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ لوگ ہمیشہ سوالات کرتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ (جب ان سے) کہا جائے گا کہ (ساری) مخلوقات کو خدا نے پیدا کیا ہے تو (کہیں گے کہ) خدا کو کس نے پیدا کیا ہے؟ پس جس شخص کے دل میں اس قسم کا وسوسہ پیدا ہو تو وہ فوراً یہ کہے میں کہ خدا تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا (اور ان وسوسوں سے توبہ کی)۔'' (بخاری ومسلم)

٦٧ - (٥) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَامِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهٗ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ». قَالُوْا: وَاِيَّاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَاِيَّايَ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ، فَلَا يَأْمُرُنِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کا کوئی ہمنشین یا مصاحب جن اور ملائکہ میں سے مقرر نہ کیا گیا ہو۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے یہ سن کر پوچھا اور یا رسول اللہ آپ کے لئے بھی؟ فرمایا ہاں میرے لئے بھی لیکن اللہ نے اس پر مجھ کو (اپنی مدد سے) غلبہ بخشا ہے میں اس سے محفوظ رہتا ہوں اور وہ مجھ کو (ہمیشہ) بھلائی کی ہدایت کرتا ہے۔'' (مسلم)

٦٨ - (٦) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ شیطان انسان کی رگوں میں اس طرح جاری وساری ہے جس طرح خون جاری وساری ہے۔'' (بخاری ومسلم)

٦٩ - (٧) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آدم کا کوئی بیٹا (ایسا) پیدا نہیں کیا گیا جس

«مَا مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مَوْلُوْدٌ اِلَّا یَمَسُّهُ الشَّیْطٰنُ حِیْنَ یُوْلَدُ، فَیَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِّن مَّسِّ الشَّیْطٰنِ، غَیْرَ مَرْیَمَ وَابْنِهَا». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

کو پیدا کئے جانے کے وقت شیطان نے نہ چھوا ہو۔ پس جس وقت شیطان اس کو چھوتا ہے وہ (تکلیف سے) چیختا ہے مگر مریم علیہ السلام اور ان کے بیٹے کو شیطان نے نہیں چھوا۔" (بخاری و مسلم)

۷۰ - (۸) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «صِیَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِیْنَ یَقَعُ نَزْغَةٌ مِنَ الشَّیْطَانِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پیدائش کے وقت بچہ کا چیخنا اور چلانا شیطان کے کچوکے دینے سے (یعنی اس کی کوکھ میں انگلی مارنے کے سبب سے) ہے۔" (بخاری و مسلم)

۷۱ - (۹) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ اِبْلِیْسَ یَضَعُ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ یَبْعَثُ سَرَایَاهُ یَفْتِنُوْنَ النَّاسَ، فَاَدْنٰهُمْ مِّنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً یَّجِیْءُ اَحَدُ هُمْ فَیَقُوْلُ: فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا. فَیَقُوْلُ: مَاصَنَعْتَ شَیْئًا. قَالَ: ثُمَّ یَجِیْءُ اَحَدُ هُمْ فَیَقُوْلُ: مَاتَرَكْتُهٗ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ امْرَأَتِهٖ. قَالَ: فَیُدْنِیْهِ مِنْهُ، وَیَقُوْلُ: نِعْمَ اَنْتَ». قَالَ الْاَعْمَشُ: اُرَاهُ قَالَ: «فَیَلْتَزِمُهٗ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شیطان اپنا تخت پانی (یعنی سمندر) پر بچھاتا ہے (اور اس پر بیٹھ کر) اپنی فوجوں کو حکم دیتا ہے کہ آدمیوں میں جا کر ان کو گمراہ کریں اور فتنہ میں ڈالیں۔ شیطان کی اس جماعت میں ادنیٰ سا شیطان وہ ہے جو انتہا درجہ کا فتنہ پرداز ہو، ان میں سے ایک شیطان اپنے سردار کے پاس آ کر کہتا ہے کہ میں نے ایسا ایسا کیا، سردار کہتا ہے تو نے کچھ نہیں کیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "ایک شیطان آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے انسان کا پیچھا اُس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک کہ اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان تفرقہ نہ ڈالدیا۔ آنحضرت ﷺ نے اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ (شیطان اعظم) یہ سن کر اس کو اپنے قریب جگہ دیتا ہے اور کہتا ہے تو نے بہت اچھا کام کیا۔ اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ روای کہتے ہیں کہ میرا یہ خیال ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ کہے ہیں کہ یہ (سن کر) شیطان اس کو گلے سے لگا لیتا ہے۔"

۷۲ - (۱۰) وَعَنْهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ الشَّیْطٰنَ قَدْ اَیِسَ مِنْ

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ شیطان اس امر سے مایوس ہوگیا ہے کہ مصلی

اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(مؤمن) جزیرۂ عرب میں اس کی عبادت کریں (یعنی بت پرستی میں مبتلا رہیں) اور اسی وجہ سے وہ ان کے درمیان لڑائی جھگڑا پیدا کرتا رہتا ہے۔" (مسلم)

الفصل الثانی

دوسری فصل

٧٣ - (١١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: «اِنِّيْ اُحَدِّثُ نَفْسِيْ بِالشَّيْءِ لَاَنْ اَكُوْنَ فَحْمَةً اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَتَكَلَّمَ بِهٖ. قَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ اَمْرَهُ اِلَى الْوَسْوَسَةِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرے دل میں ایسی باتیں (وسوسے) پیدا ہوتی ہیں کہ میں ان کو زبان سے ادا کرنے کے بجائے یہ بہتر سمجھتا ہوں کہ (جل کر) کوئلہ ہو جاؤں آپ نے فرمایا۔ اس بزرگ و برتر خدا کا شکر ہے جس نے اس کی بات کو وسوسہ کی طرف منتقل کر دیا۔" (ابوداؤد)

٧٤ - (١٢) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ لِلشَّيْطٰنِ لَمَّةً بِابْنِ اٰدَمَ، وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً: فَاَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطٰنِ فَاِيْعَادٌ بِالشَّرِّ، وَتَكْذِيْبٌ بِالْحَقِّ. وَاَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَاِيْعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْحَقِّ. فَمَنْ وَّجَدَ ذٰلِكَ فَلْيَعْلَمْ اَنَّهُ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ، وَمَنْ وَّجَدَ الْاُخْرٰى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ». ثُمَّ قَرَاَ: ﴿اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: "حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیطان ابنِ آدم پر تصرف رکھتا ہے اور فرشتہ بھی انسان پر تصرف رکھتا ہے۔ شیطان کا تصرف تو یہ ہے کہ وہ انسان کو برائی کا وعدہ دیتا ہے اور حق کے جھٹلانے پر آمادہ کرتا ہے اور فرشتہ کا تصرف یہ ہے کہ وہ بھلائی کا وعدہ دیتا اور حق کی تصدیق کراتا ہے پس جس کے دل میں بھلائی کا خیال پیدا ہو اس کو خدا کی جانب سے سمجھنا چاہئے اور اس پر خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے اور جس کے دل میں برائی کا وسوسہ پیدا ہو تو اس کو شیطانِ رجیم کی طرف سے سمجھ کر خدا کی پناہ طلب کرنی چاہئے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: ﴿اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الخ﴾ شیطان تم کو افلاس و فقر کا وعدہ دیتا ہے اور بری باتوں کا حکم دیتا ہے (ترمذی) ترمذی نے اس حدیث کو غریب لکھا ہے۔"

۷۵ - (۱۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لا یَزَالُ النَّاسُ یَتَسَأَلُوْنَ، حَتّٰی یُقَالَ: هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ، فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟ فَاِذَا قَالُوْا ذٰلِكَ فَقُوْلُوْا؟ اَللّٰهُ اَحَدٌ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ، وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ، ثُمَّ لْیَتْفُلْ عَنْ یَّسَارِهٖ ثَلٰثاً، وَّلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ. وَسَنَذْكُرُحَدِیْثَ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ فِیْ بَابِ خُطْبَةِ یَوْمِ النَّحْرِ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی.

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا رسولِ خدا ﷺ نے لوگ ہمیشہ ایک دوسرے سے سوالات کرتے رہیں گے یہاں تک کہ (ایک روز یہ) کہا جائے گا۔ یہ تمام مخلوق خدا نے پیدا کی ہے۔ پس خدا کو کس نے پیدا کیا ہے۔ پس جب لوگ کہیں تو یہ کہو کہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے، نہ کسی نے اس کو جنا اور نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ کوئی اس کے برابر ہے۔ پھر یہ کہہ کر تین بار بائیں جانب کو تھتکار دے اور شیطانِ رجیم کے فریب سے خدا کی پناہ طلب کرے۔'' (ابوداوٗد)

ترجمہ: ''ہم عمرو بن الاحوص کی حدیث انشاء اللہ تعالیٰ باب خطبہ یوم النحر میں ذکر کریں گے۔''

الفصل الثالث

تیسری فصل

۷٦ - (۱٤) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «لَنْ یَّبْرَحَ النَّاسُ یَتَسَأَلُوْنَ، حَتّٰی یَقُوْلُوْا: هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ، فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ؟». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ. وَفِی الْمُسْلِمِ: «قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اِنَّ اُمَّتَكَ لَا یَزَالُوْنَ یَقُوْلُوْنَ: مَا كَذَا؟ مَاكَذَا؟ حَتّٰی یَقُوْلُوْا: هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ الْخَلْقَ، فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ.

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگ ہمیشہ ایک دوسرے سے پوچھا پاچھی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ لوگ یہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے پس بزرگی اور عزت والے خدا کو کس نے پیدا کیا ہے۔ (بخاری) اور مسلم میں یہ ہے کہ ارشاد فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ تیری امت ہمیشہ یہ کہتی رہے گی کہ یہ کیا ہے، یہاں تک کہ (ایک روز) لوگ یہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے اس تمام مخلوقات کو پیدا کیا ہے، پس اللہ عزوجل کو کس نے پیدا کیا ہے؟''

۷۷ - (۱۵) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ

ترجمہ: ''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن ابی العاص کہتے ہیں کہ میں نے (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ سے یہ عرض کیا کہ یارسول اللہ

الشَّیْطٰنَ قَدْ حَالَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ صَلٰوتِیْ وَبَیْنَ قِرَآءَ تِیْ یَلْبِسُهَا عَلَیَّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «ذَاكَ شَیْطَانٌ یُّقَالُ لَهٗ خَنْزَبٌ، فَاِذَآ اَحْسَسْتَهٗ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ، وَ اتْفُلْ عَلٰی یَسَارِكَ ثَلٰثًا» فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَهُ اللّٰهُ عَنِّیْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور جب میں قرأت کرتا ہوں تو مجھ کو شبہ میں ڈال دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ (وہ) شیطان ہے جس کو "خنزب" کہا جاتا ہے پس جب تو اپنے دل میں اس کے وسوسہ سے کوئی چیز محسوس کرے تو خدا سے پناہ طلب کر اور تین بار بائیں جانب تھوک دے عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ایسا ہی کیا اور اللہ نے اس قسم کے وسوسہ کو دور کر دیا۔" (مسلم)

۷۸ - (۱۶) وَعَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلاً سَاَلَهٗ فَقَالَ: اِنِّیْ اَهِمُ فِیْ صَلٰوتِیْ فَیُكْثِرُ ذٰلِكَ عَلَیَّ، فَقَالَ لَهٗ: اِمْضِ فِیْ صَلٰوتِكَ، فَاِنَّهٗ لَنْ یَّذْهَبَ ذٰلِكَ عَنْكَ حَتّٰی تَنْصَرِفَ وَاَنْتَ تَقُوْلُ: مَا اَتْمَمْتُ صَلٰوتِیْ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

ترجمہ: "قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے دریافت کیا کہ مجھ کو اپنی نماز میں وہم پیدا ہو جاتا ہے اور یہ بات مجھ پر گراں ہو جاتی ہے۔ میں نے کہا تو اپنی نماز برابر پڑھے جا اور یہ وہم تجھ سے کبھی دور نہیں ہوگا جبتک تو یہ کہتا ہوا نماز سے فارغ نہ ہو جائے کہ میں نے اپنی نماز پوری نہیں کی۔" (مالک)

(۳) باب الایمان بالقدر

تقدیر پر ایمان رکھنے کا بیان

الفصل الاول

پہلی فصل

۷۹ - (۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ» قَالَ: وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس پہلے مخلوقات کی تقدیروں کو لکھا ہے۔ جب کہ اس کا عرش (تخت) پانی پر تھا۔'' (مسلم)

۸۰ - (۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتّٰى الْعَجْزِ وَالْكَيْسِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر چیز تقدیر پر موقوف ہے یہاں تک کہ نادانی اور دانائی (بھی)۔'' (مسلم)

۸۱ - (۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى عِنْدَ رَبِّهِمَا، فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى قَالَ مُوْسٰى: اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِيْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ، وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ، وَاَسْجَدَ لَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ، وَاَسْكَنَكَ فِيْ جَنَّتِهٖ، ثُمَّ اَهْبَطْتَّ النَّاسَ بِخَطِيْئَتِكَ اِلَى الْاَرْضِ؟ قَالَ

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (عالم ارواح میں) اپنے رب کے سامنے جھگڑا چھیڑا اور حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غلبہ حاصل کر لیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم وہی آدم ہو جن کو خدا نے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا اپنی روح تمہارے اندر پھونکی تھی ملائکہ سے تم کو سجدہ کرایا تھا اور جنت میں تم کو رکھا پھر تمہارے اپنے گناہوں کی

اٰدَمُ: اَنْتَ مُوْسَى الَّذِيْ اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ، وَاَعْطَاكَ الْاَلْوَاحَ فِيْهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ، وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا، فَبِكَمْ وَجَدْتَّ اللّٰهَ كَتَبَ التَّوْرَاةَ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ؟ قَالَ مُوْسٰى: بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا. قَالَ اٰدَمُ: فَهَلْ وَجَدْتَّ فِيْهَا ﴿وَعَصٰى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى﴾ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: اَفَتَلُوْمُنِيْ عَلٰى اَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ اَنْ اَعْمَلَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِيْ بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً؟» قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

بدولت تم نے لوگوں کو زمین پر اُتار دیا۔ آدم علیہ السلام نے کہا اور تم وہی موسیٰ علیہ السلام ہو جن کو خدا نے اپنی رسالت کا منصب دیکر برگزیدہ کیا تھا اپنے کلام سے نوازا تھا اور تم کو وہ تختیاں دیں، جن میں ہر چیز کا بیان تھا۔ پھر تم کو خدا نے سرگوشی کی عزت بخشی تھی۔ پس تم نے تورات کو میرے پیدا ہونے سے کتنی مدت پہلے لکھا ہوا پایا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا تورات تمہارے پیدا ہونے سے چالیس سال پہلے لکھی گئی تھی۔ آدم علیہ السلام نے پوچھا کیا تم نے تورات میں یہ الفاظ دیکھے تھے۔ وَعَصٰى اٰدَمُ الخ (یعنی آدم علیہ السلام نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور بہک گیا) موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہاں (یہ الفاظ تورات میں موجود تھے) آدم علیہ السلام نے کہا پھر تم مجھ کو ایسی بات پر کیوں ملامت کرتے ہو جس کے کرنے پر میں خدا کے لکھنے سے مجبور تھا اور خدا نے میرے پیدا کرنے سے چالیس برس پہلے اس کو لکھ دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس طرح آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام پر غلبہ حاصل کرلیا۔" (مسلم)

۸۲ - (٤) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ: «اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا نُطْفَةً. ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَهٗ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَهٗ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ الْمَلَكَ فَيُؤْذَنُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ: فَيَكْتُبُ عَمَلَهٗ، وَاَجَلَهٗ وَرِزْقَهٗ، وَشَقِيٌّ اَمْ وَسَعِيْدٌ،

ترجمہ: "حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو سچے ہیں اور سچے کئے گئے ہیں، ہم سے یہ بیان کیا کہ تم میں سے ہر ایک کی پیدائش کی صورت یہ ہے کہ چالیس دن نطفے کو پیٹ کے اندر رکھا جاتا ہے (پھر یہ نطفہ) جمے ہوئے خون کی شکل میں تبدیل ہوکر چالیس دن تک رہتا ہے۔ پھر چالیس دن گوشت کا لوتھڑا رہتا ہے اس کے بعد خداوند تعالیٰ اس مضغہ کے پاس ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو (اس کی لوحِ تقدیر پر) اس کے اعمال، موت کا وقت، ذریعہ رزق اور اس کا بدبخت یا نیک بخت ہونا

ثُمَّ يَنْفَخُ فِيهِ الرُّوحَ، فَوَالَّذِيْ لَآاِلٰهَ غَيْرُه' اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَه' وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا، وَ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَايَكُوْنُ بَيْنَه' وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْ خُلُهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

لکھتا ہے۔ پھر اس (مضغہ) میں روح پھونکی جاتی ہے پس قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ تم میں سے ایک شخص جنتیوں کے سے کام کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ہاتھ بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اس کا نوشتہ تقدیر اس پر غالب آتا ہے اور وہ دوزخیوں کے سے کام کرنے لگتا ہے اور تم میں سے کوئی شخص دوزخیوں کے سے کام کرتا ہے حتٰی کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ہاتھ بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اس کا نوشتہ تقدیر اس پر غلبہ حاصل کرتا ہے اور وہ جنتیوں کے سے کام کرنے لگتا ہے اور جنت میں داخل ہوجاتا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

٨٣ - (٥) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّه' مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّه' مِنْ اَهْلِ النَّارِ، وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بندہ دوزخیوں کے سے کام کرتا ہے اور وہ (درحقیقت) جنتی ہوتا ہے اور (اسی طرح) وہ جنتیوں کے سے کام کرتا ہے اور (درحقیقت) وہ دوزخی ہوتا ہے۔ پس اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے۔'' (بخاری ومسلم)

٨٤ - (٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! طُوْبٰى لِهٰذَا، عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ، لَمْ يَعْمَلِ السُّوْءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ. فَقَالَ: «اَوَغَيْرَ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ! اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلاً، خَلَقَهُمْ لَهَاوَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَآءِهِمْ، وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلاً، خَلَقَهُمْ

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ کو ایک انصاری بچہ کے جنازہ پر بلایا گیا۔ میں نے آپ سے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ خوشخبری ہے اس بچہ کے لئے یہ تو جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے جس نے نہ تو کوئی بُرا کام کیا اور نہ بُرائی (کی حد) تک وہ پہنچا (یہ سن کر) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عائشہ کیا تمہارا خیال یہی ہے (یعنی تمہارا خیال درست نہیں ہے) اس کے بعد آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جنت اور دوزخ کے لئے لوگوں کی ایک جماعت پیدا کی ہے جب

لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَآءِ هِمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

کہ وہ اپنے آباء کی پشت میں تھے۔'' (مسلم)

٨٥ - (٧) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَامِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُه، مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُه، مِنَ الْجَنَّةِ» قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ؟ قَالَ: «اِعْمَلُوْ فَكُلٌّ مُّيَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَه، اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ، فَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُ لَعَمَلِ الشَّقَاوَةِ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى.﴾ اَلْاٰيَة». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کا ٹھکانا لکھا نہ گیا ہو۔ یعنی یا تو اس کا ٹھکانا دوزخ میں ہوگا یا جنت میں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! تو پھر ہم اپنے نوشتہ تقدیر ہی پر بھروسہ نہ کرلیں اور اعمال چھوڑ دیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا عمل کرو اس لئے کہ جو شخص جس چیز کے لئے پیدا کیا گیا ہے وہ چیز اس کے لئے آسان کی گئی ہے (یعنی جو شخص نیک بخت ہے اس کے لئے نیک بختی کے کام آسان کردیئے جاتے ہیں اور جو شخص بدبخت ہے اس کے لئے بدبختی کے کام سہل کردیئے جاتے ہیں) اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی الخ یعنی جس شخص نے بخشش کی، پرہیزگاری اختیار کی اور عملِ خیر کو اچھا سمجھا، الخ۔''
(بخاری و مسلم)

٨٦ - (٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلٰى ابْنِ اٰدَمَ حَظَّه، مِنَ الزِّنَا، اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ، فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ، وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ، وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے انسان کی تقدیر میں زنا کا جتنا حصہ لکھ دیا ہے وہ ضرور اس سے عمل میں آئے گا۔ پس آنکھ کا زنا تو یہ ہے کہ کسی نامحرم کی طرف دیکھے اور زبان کا زنا نامحرم عورتوں سے باتیں کرنا ہے (یعنی شہوت انگیز باتیں کرنا) اور نفس (یعنی جان) آرزو اور خواہش کرتا ہے اور شرم گاہ (اس آرزو اور خواہش کو سچا کرتی ہے یا جھوٹا بناتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: «كُتِبَ عَلٰى ابْنِ اٰدَمَ نَصِيْبُه، مِنَ الزِّنَامُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ! فَالْعَيْنَانِ زِنَا هُمَا النَّظَرُ، وَالْاُذُنَانِ:

اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انسان پر اس کے زنا کا حصہ (تقدیر میں) لکھا گیا ہے جس کو وہ ضرور عمل میں لائے گا۔ دونوں آنکھوں کا زنا (نامحرم)

زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ، وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ، وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ، وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا، وَالْقَلْبُ يَهْوِيْ وَيَتَمَنَّى، وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهٗ».

عورت کو (بری نظر سے) دیکھنا ہے اور کانوں کا زنا (نامحرم عورت کی شہوت انگیز باتوں کا) سننا ہے اور زبان کا زنا اس سے (شہوت انگیز) باتیں کرنا ہے اور ہاتھ کا زنا (عورت کو بُرے ارادے سے) چھونا (اور مساس کرنا) ہے اور پاؤں کا زنا (بدکاری کے لئے) ان کا جانا ہے اور دل خواہش اور آرزو کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔"

۸۷ - (۹) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُّزَيْنَةَ قَالَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ مَايَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُوْنَ فِيْهِ؟ اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ قَدْ سَبَقَ، اَوْ فِيْمَا يُسْتَقْبَلُوْنَ بِهٖ مِمَّا أَتَاهُمْ بِهٖ نَبِيُّهُمْ وَ ثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ؟ فَقَالَ: «لَا، بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا﴾». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: "حضرت عمران رضی اللہ عنہ بن حصین سے روایت ہے کہ (قبیلہ) مزینہ کے دو آدمیوں نے (آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر) عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم کو اس امر سے آگاہ فرمایئے کہ جو کچھ لوگ آجکل کررہے ہیں اور (اس کے حصول میں) محنت برداشت کرتے ہیں کیا یہ وہ چیز ہے جو ان کے مقدر میں لکھ دی گئی ہے اور ان کی تقدیر میں سے گزر چکی ہے (یعنی جو کچھ لوگ کرتے ہیں یا کرچکے ہیں وہ سب مقدر میں پہلے لکھا ہوا ہے) یا وہ چیز ہے جو آیندہ ہونے والی ہے اور جس کو ان کا نبی لایا ہے (یعنی یا وہ چیز ہے جو ازل میں مقدر نہیں ہوئی۔ بلکہ اب نبی لایا ہے) اور دلیل سے ان پر یہ امر ثابت ہوچکا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں (یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے) بلکہ وہی چیز ہے جو مقدر ہوچکی ہے اور ان پر گزر چکی ہے اور اس کی تصدیق کتاب اللہ کی اس آیت سے ہوتی ہے "وَنَفْسٍ وَّمَاسَوّٰهَا" یعنی قسم ہے نفس (جان) اور اس ذات کی جس نے نفس کو برابر اور یکساں پیدا کیا۔ پھر اس کے دل میں برائی اور بھلائی ڈالی۔" (مسلم)

۸۸ - (۱۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ رَجُلٌ شَابٌّ، وَّ

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں جوان آدمی

اَنَا اَخَافُ عَلٰی نَفْسِیْ الْعَنَتَ، وَلَا اَجِدُ مَا اَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَآءَ، كَاَنَّهٗ يَسْتَأْذِنُهٗ فِي الْاِخْتِصَآءِ، قَالَ: فَسَكَتَ عَنِّيْ، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَسَكَتَ عَنِّيْ، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّيْ، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلٰی ذٰلِكَ اَوْذَرْهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ہوں اور مجھ کو اندیشہ ہے کہ کہیں میں زنا میں مبتلا نہ ہو جاؤں اور نہ میرے پاس کچھ مال ہے کہ میں اس سے کسی عورت کو نکاح میں لے آؤں۔ گویا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنا عذر بیان کر کے اس امر کی اجازت طلب کی تھی کہ اپنے خصیوں کو نکلوا کر نامرد بن جائیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے اس عذر کو سن کر خاموش ہو رہے اور کوئی جواب نہیں دیا میں نے دوبارہ پھر یہی عرض کیا اب کی مرتبہ بھی آپ خاموش رہے۔ تیسری بار پھر میں نے یہی عرض کیا لیکن آپ خاموش رہے جب چوتھی دفعہ میں نے اپنے الفاظ کو دُہرایا تو آپ نے فرمایا جو کچھ تجھ کو پیش آنے والا ہے قلم (اس کو لکھ کر) خشک ہو چکا اب خواہ تو نامرد بن یا نہ بن۔'' (بخاری)

۸۹ - (۱۱) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ قُلُوْبَ بَنِيْ اٰدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَّاحِدٍ، يُصَرِّفُهٗ كَيْفَ يَشَآءُ» ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تَرجَمَۃ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمام انسانوں کے دل ایک دل کی طرح خداوند تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں وہ اپنی انگلیوں سے جس طرح چاہتا ہے قلوب کو گردش میں لاتا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: ''اے دلوں کو پھیرنے والے خدا! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت وبندگی کی طرف پھیر دے (یعنی ہم کو اطاعت وبندگی کی طرف توفیق مرحمت فرما۔'' (مسلم)

۹۰ - (۱۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ، كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَآءَ. هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا

تَرجَمَۃ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو بچہ پیدا ہوتا ہے اس کو فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے (یعنی اس میں دینِ حق کو قبول کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے پس اس کے ماں باپ یا تو اس کو یہودی بنا دیتے ہیں یا نصرانی یا مجوسی۔ جس طرح ایک چارپایہ جانور کامل چارپایہ بچہ دیتا ہے کیا تم اس میں کوئی

مِنْ جَدْعَآءَ؟ ثُمَّ يَقُوْلُ: ﴿فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ.﴾ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

نقصان پاتے ہو اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی "خدا کی فطرت یہی ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ خدا کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں یا مخلوقات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی اور یہی دین درست اور حق ہے۔" (بخاری ومسلم)

۹۱ - (۱۳) وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى الاشعرى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ، وَلَا يَنْبَغِىْ لَهُ اَنْ يَّنَامَ، يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ، يُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ، وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ، حِجَابُهُ النُّوْرُ. لَوْكَشَفَهُ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ مَاانْتَهٰى اِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهٖ.» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: "حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے درمیان رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور پانچ باتوں کا ذکر کیا۔ چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سوتا نہیں اور اس کا سونا مناسب (بھی) نہیں (وہ) ترازو (رزق) کو جھکاتا (بھی) ہے اور بلند (بھی کرتا ہے) اس کے پاس لے جائے جاتے ہیں رات کے عمل دن کے کام (شروع ہونے) سے پہلے اور دن کے عمل رات کے کام (شروع ہونے) سے پہلے اسکا حجاب (پردہ) نور ہے اگر وہ اپنے حجاب کو اٹھا دے تو اس کی ذات کا نور جہاں تک اس کی مخلوقات کی نگاہ پہنچے سب کو جلادے۔" (مسلم)

۹۲ - (۱٤) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَدُاللّٰهِ مَلْاٰى لَا تَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ، سَحَّاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، اَرَاَيْتُمْ مَّا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ؟ فَاِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِىْ يَدِهٖ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ، وَبِيَدِهِ الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خدا کا ہاتھ (لانہایت خزانہ سے) بھرا ہوا ہے خرچ کرنے سے اُس میں کمی نہیں ہوتی، رات اور دن وہ برابر خرچ کرتا اور دیتا رہتا ہے تم نے دیکھا جب سے اس نے آسمان وزمین کو پیدا کیا ہے اس نے کس قدر خرچ کیا ہے لیکن اس کے خزانہ میں کمی نہیں ہوئی اور اس کا تخت پانی پر تھا اور اس کے ہاتھ میں (رزق کی) ترازو ہے وہی اس کو اونچا اور نیچا (کم وبیش) کرتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: «يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْاٰى قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مَلْاٰنُ سَحَّآءُ لَا يَغِيْضُهَا شَىْءٌ نِ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ».

اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ خدا کا سیدھا ہاتھ بھرا ہوا ہے اور ابن نمیر راوی نے جو مسلم کے استاد ہیں یہ الفاظ نقل کئے

ہیں کہ خدا کا ہاتھ (خزانہ) بھرا ہوا ہے وہ ہمیشہ دینے اور خرچ کرنے والا ہے، اس میں رات دن خرچ کرنے سے کوئی کمی نہیں ہوتی۔"

٩٣ - (١٥) وَعَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ، قَالَ: «اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے مشرکوں کے بچوں کے بارے میں سوال کیا گیا تھا آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ خوب جانتا ہے اس چیز کو جو اُن کے ساتھ ہونے والا ہے۔" (بخاری و مسلم)

الفصل الثانی

دوسری فصل

٩٤ - (١٦) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ اَوَّلَ مَاخَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ، فَقَالَ لَهُ: اُكْتُبْ فقَالَ: مَا اَكْتُبُ؟ قَالَ: اُكْتُبِ الْقَدْرَ. فَكَتَبَ مَاكَانَ وَمَا هُوَكَائِنٌ اِلَى الْاَبَدِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا.

ترجمہ: "حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے جو چیز خدا تعالیٰ نے پیدا کی وہ قلم ہے (اس کو پیدا کر کے خدا نے) اس سے کہا لکھ۔ قلم نے عرض کیا: کیا لکھوں؟ (خدا نے) ارشاد فرمایا: تقدیر کو لکھ۔ چنانچہ قلم نے لکھا جو کچھ (آنحضرت ﷺ کے عہد تک) ہو چکا تھا اور جو آیندہ ہونے والا ہے۔"

٩٥ - (١٧) وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: ﴿وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ﴾ الْاٰيَةَ، قَالَ عُمَرُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْئَالُ عَنْهَا فَقَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِيْنِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً، فَقَالَ: خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ، وَبِعَمَلِ

ترجمہ: "مسلم بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب سے اس آیت کا مطلب پوچھا گیا وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کا مطلب (لوگوں کو) پوچھتے ہوئے سنا ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ خداوند تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا پھر ان کی پشت پر اپنا داہنا ہاتھ پھیرا پھر اس میں سے (یعنی پشت آدم علیہ السلام سے) اولاد نکالی اور فرمایا کہ میں نے ان کو جنت کے لئے پیدا کیا یہ جنتیوں کے کام

اَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ، ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَه‘ بِيَدِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً، فَقَالَ: خَلَقْتُ هٰؤُلَآءِ لِلنَّارِ، وَبِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ». فَقَالَ رَجُلٌ: فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ اللّٰهَ اِذَاخَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَه‘ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَه‘ بِهِ الْجَنَّةَ، وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَه‘ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَه‘ بِهِ النَّارَ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

کریں گے پھر (دوبارہ آدم علیہ السلام کی پشت پر ہاتھ پھیرا پھر اس میں سے اور اولاد نکالی۔ پھر فرمایا پیدا کیا میں نے ان کو دوزخ کے لئے (یہ لوگ) دوزخیوں کے کام کریں گے۔ آپ ﷺ کا یہ ارشاد سن کر ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ پھر عمل کرنے سے کیا فائدہ؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خداوند تعالیٰ جب جنت کے لئے اپنے کسی بندہ کو پیدا کرتا ہے تو اس سے جنتیوں ہی کے کام کراتا ہے یہاں تک کہ وہ مرنے کے وقت تک جنتیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے اور خدا اس کے ان اعمال کے سبب اس کو جنت میں داخل کردیتا ہے (اسی طرح) جب کسی بندہ کو دوزخ کے لئے پیدا کرتا ہے تو اس سے دوزخیوں کے کام کراتا ہے، یہاں تک کہ مرنے کے وقت تک وہ دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے اور خدا اس کے کاموں کے سبب اس کو دوزخ میں داخل کردیتا ہے۔“
(مالک۔ ترمذی، ابوداؤد)

۹۶ - (۱۸) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِيْ يَدَيْهِ كِتَابَانِ، فَقَالَ: «اَتَدْرُوْنَ مَاهٰذَانِ الْكِتَابَانِ؟» قُلْنَا: لَا، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى: «هٰذَا كِتَابٌ مِّن رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ، فِيْهِ اَسْمَآءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاَسْمَآءُ اٰبَآئِهِمْ وَقَبَآئِلِهِمْ، ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ، فَلَا يُزَادُفِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا». ثُمَّ قَالَ لِلَّذِيْ فِيْ شِمَالِهٖ: «هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ کے ہاتھوں میں دو کتابیں تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ دونوں کتابیں کیسی ہیں؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم کو معلوم نہیں ہے، آپ فرمائیں تو معلوم ہو۔ آپ نے سیدھے ہاتھ کی کتاب کی طرف اشارہ کرکے فرمایا ”یہ کتاب پروردگارِ عالم کی طرف سے ہے اس میں جنتیوں کے نام ان کے آباء کے نام اور ان کے قبیلوں کے نام درج ہیں اور اور ان کے آخر میں ان کی جمع بندی (یعنی میزان) کی گنتی ہے اب اس میں کچھ بڑھایا جاسکتا ہے اور نہ گھٹایا جاسکتا ہے“ اس کے بعد اپنے اُلٹے ہاتھ کی کتاب کی طرف

الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَآءُ اَهْلِ النَّارِ، وَاَسْمَآءُ اٰبَآئِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ، ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا». فَقَالَ اَصْحٰبُهُ: فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ؟ فَقَالَ «سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ عَمِلَ اَىَّ عَمَلٍ. وَاِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَىَّ عَمَلٍ». ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا، ثُمَّ قَالَ: «فَرَغَ رَبُّكُمْ مِّنَ الْعِبَادِ ﴿فَرِيْقٌ فِى الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِى السَّعِيْرِ﴾» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

اشارہ کر کے فرمایا ”یہ کتاب (بھی) پروردگار عالم کی طرف سے ہے اس میں دوزخیوں کے نام ان کے باپوں اور قوموں کے نام درج ہیں اور آخر میں جمع بندی کی گئی ہے۔ اب اس میں کچھ زیادہ کیا جا سکتا ہے اور نہ کم۔“ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے یہ سن کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! جب سب کچھ لکھ دیا گیا ہے تو عمل سے کیا فائدہ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اعمال کو درست کرو اور راہِ حق کو مضبوط پکڑ لو اور خدا کی قربت کو تلاش کرو اس لئے کہ جنتی کے آخری (حصہ عمر) عہد کے کام جنتیوں کے سے ہوں گے اگرچہ وہ (ساری عمر) کیسے ہی (اچھے برے) کام کرتا رہا ہو۔ اور جہنمی کے آخری (حصہ عمر) عہد کے کام جہنمیوں کے سے ہوں گے اگرچہ وہ (ساری عمر) کیسے ہی (اچھے برے) کام کرتا ہو۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے دونوں ہاتھوں کو حرکت دی اور کتابوں کو رکھ دیا اور فرمایا تمہارا رب بندوں کے کام سے فارغ ہو چکا (یعنی حکم لگا چکا کہ ایک جماعت جنت میں جائے گی اور ایک گروہ دوزخ میں۔“ (ترمذی)

۹۷ - (۱۹) وَعَنْ اَبِىْ خُزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيْهَا، وَدَوَاءً نَتَدَاوٰى بِهٖ، وَتُقَاةً نَتَّقِيْهَا، هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا؟ قَالَ: «هِىَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: ”ابو خزامہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، حضور ﷺ یہ تو بتلائیے کہ جو منتر ہم پڑھواتے ہیں اور جو دَوا دارُو کرتے ہیں اور اپنے بچاؤ کی جو تدبیریں (مثلاً جنگ میں ڈھال وزرہ وغیرہ کا استعمال) ہم کرتے ہیں کیا یہ (چیزیں) خدا کی تقدیر کو بدل دیتی ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ چیزیں بھی تقدیر ہی میں شامل ہیں۔“ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۹۸ - (۲۰) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ،

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ مسئلہ

قالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدْرِ، فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُه، حَتّٰى كَاَنَّمَا فُقِيءَ فِيْ وَجْنَتَيْهِ حَبُّ الرُّمَّانِ، فَقَالَ: «أَبِهٰذَا أُمِرْتُمْ؟ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ؟ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوْا فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ، عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ، عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تَنَازَعُوْا فِيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

تقدیر پر بیٹھے گفتگو کر رہے تھے کہ رسول خدا ﷺ تشریف لے آئے (اور ہماری گفتگو کو سن کر) غصہ سے آپ کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ اتنا سرخ گویا انار کے دانوں کا پانی آپ کے رخساروں میں نچوڑ دیا گیا ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم کو یہی حکم دیا گیا ہے کیا میں تمہارے درمیان اسی لئے بھیجا گیا ہوں تم سے پہلے جو قومیں گزری ہیں جب انہوں نے اس مسئلہ پر بحث و مباحثہ کیا تو ان کو ہلاک کردیا گیا میں تم کو قسم دیتا ہوں اور مکرر قسم دیتا ہوں کہ تم (آئندہ) اس مسئلہ میں جھگڑا نہ کرنا (اور کوئی بحث و گفتگو نہ کرنا)۔'' (ترمذی)

۹۹ - (۲۱) وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَه، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ.

ترجمہ: ''اور ابن ماجہ نے اِس قسم کی حدیث عمرو بن شعیب سے روایت کی ہے جس کو انہوں نے اپنے باپ اور دادا سے نقل کیا ہے۔''

۱۰۰ - (۲۲) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَرْضِ، فَجَاءَ بَنُوْ اٰدَمَ عَلٰى قَدْرِ الْاَرْضِ، مِنْهُمُ الْاَحْمَرُ وَالْاَبْيَضُ وَالْاَسْوَدُ وَبَيْنَ، ذٰلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ، وَالْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ایک مٹی (خاک) سے پیدا کیا، جس کو تمام زمین میں سے لیا گیا تھا پس آدم علیہ السلام کی اولاد زمین کے موافق پیدا ہوئی (یعنی جس قسم کی مٹی تھی اسی قسم کی) بعض ان میں سرخ، بعض سفید اور بعض سیاہ اور بعض (ان رنگوں کے) درمیان اور بعض ان میں سے نرم مزاج اور بعض سخت مزاج اور بعض ان میں سے ناپاک اور بعض پاک۔'' (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

۱۰۱ - (۲۳) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا پھر اس پر اپنا نور ڈالا۔ پس جس پر اس

خَلْقَه، فِیْ ظُلْمَةٍ، فَاَلْقٰی عَلَیْهِمْ مِنْ نُوْرِهٖ، فَمَنْ اَصَابَه، مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ اهْتَدٰی، وَمَنْ اَخْطَأَهٗ ضَلَّ، فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ: جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰی عِلْمِ اللّٰهِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ.

نور کی روشنی پڑی اس کو راہِ ہدایت نصیب ہوئی اور جس کو وہ روشنی نہ پہنچی وہ گمراہ ہوا۔ اسی بناء پر میں یہ کہتا ہوں کہ (سب کچھ لکھنے کے بعد) قلم خدا کے علم پر خشک ہوگیا۔'' (احمد، ترمذی)

۱۰۲ - (۲٤) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُكْثِرُ اَنْ یَّقُوْلَ: «یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ» فَقُلْتُ: یَا نَبِیَّ اللّٰهِ! اٰمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهٖ، فَهَلْ تَخَافُ عَلَیْنَا؟ قَالَ: «نَعَمْ اِنَّ الْقُلُوْبَ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ، یُقَلِّبُهَا كَیْفَ یَشَآءُ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے کہ ''اے دلوں کو پھیرنے والے خدا میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ۔'' میں نے ایک مرتبہ عرض کیا۔ اے خدا کے نبی ﷺ! ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اور جو کچھ (احکام) آپ ﷺ لے کر آئے اُن پر بھی ہمارا ایمان ہے کیا ایسی حالت میں بھی آپ ہمارے معاملہ میں خوف زدہ ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں (بندوں کے) قلوب خدا کی دو انگلیوں کی گرفت میں ہیں جس طرح اس کا جی چاہتا ہے ان کو حرکت میں لاتا ہے۔'' (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

۱۰۳ - (۲۵) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «مَثَلُ الْقَلْبِ كَرِیْشَةٍ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ یُقَلِّبُهَا الرِّیْحُ ظَهْرًا لِّبَطْنٍ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دل پر کی مانند ہے جو کھلے میدان میں پڑا ہو اور جس کو ہوائیں اُلٹ پلٹ کر رہی ہوں۔'' (احمد)

۱۰٤ - (۲٦) وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ: یَّشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ، وَیُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ، وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَیُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ ان چار باتوں کا یقین نہ رکھے۔ ① اس امر کی شہادت دینا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں خدا کا رسول ہوں مجھ کو خدا نے حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ ② موت کو حق جانے ③ مرنے کے بعد جی اٹھنے (دوبارہ زندہ ہونے) کو سچ مانے۔ ④ اور تقدیر پر ایمان

رکھے۔" (ترمذی، ابن ماجہ)

١٠٥ - (٢٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِيْ لَيْسَ لَهُمَافِي الْإِسْلَامِ نَصِيْبٌ: اَلْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صحيح.

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ارشاد فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری امت میں دو ایسے فرقے ہیں جن کو اسلام میں کچھ نصیب نہ ہوگا، (ایک تو) مرجئہ (اور دوسرا) قدریہ (ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)۔"

١٠٦ - (٢٨) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «يَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ، وَذٰلِكَ فِى الْمُكَذِّبِيْنَ بِالْقَدَرِ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَه'.

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ میری امت میں خَسف (زمین میں دھنسا) اور مسخ (صورت بدل جانا) دونوں عمل ہوں گے اور اُس میں وہ لوگ مبتلا ہوں گے جو تقدیر کا انکار کریں گے۔ (ابوداؤد) اور ترمذی نے بھی اس قسم کی روایت بیان کی ہے۔"

١٠٧ - (٢٩) وَعَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «اَلْقَدَرِيَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، إِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ، وَإِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرقہ قدریہ اس امت کے مجوس ہیں، پس اگر وہ بیمار ہوں تو تم ان کی عیادت نہ کرو اور مرجائیں تو ان کے جنازہ پر نہ جاؤ۔" (احمد، ابوداؤد)

١٠٨ - (٣٠) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَاتُجَالِسُوْا أَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوْهُمْ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قدریوں کے پاس نہ بیٹھو اور نہ ان سے (کسی معاملے میں) فیصلہ چاہو۔"

١٠٩ - (٣١) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چھ قسم کے آدمی ہیں جن پر میں لعنت کرتا ہوں اور خدا نے بھی ان پر لعنت کی ہے اور ہر نبی کی دُعا

نَبِيٍّ يُجَابُ: الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ، وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيُعِزَّ مَنْ اَذَلَّهُ اللّٰهُ وَيُذِلَّ مَنْ اَعَزَّهُ اللّٰهُ، وَالْمُسْتَحِلُّ لِحُرُمِ اللّٰهِ، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «الْمَدْخَلِ» وَرَزِيْنٌ فِي كِتَابِهٖ. وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اَيْضاً فِي كِتَابِ الْقَدَرِ.

قبول ہوتی ہے (ایک تو) وہ شخص جو خدا کی کتاب میں زیادتی کرے (دوسرا) خدا کی تقدیر کو جھٹلانے والا اور (تیسرا) زبردستی غلبہ حاصل کرنے والا جو اس شخص کو ذلیل کرے جس کو خدا نے عزت دی ہے اور اس شخص کو عزت دے جس کو خدا نے ذلیل کیا ہے اور (چوتھا) خدا کے حرام کو حلال بنانے والا اور (پانچواں) میری اولاد میں اس چیز کو جس کو خدا نے حرام قرار دیا ہے حلال جاننے والا۔ اور (چھٹا) جس نے میری سنت کو ترک کردیا ہو۔ (بیہقی، رزین اور ترمذی نے بھی اس کو کتاب القدر میں بیان کیا ہے۔)۔"

١١٠ - (٣٢) وَعَنْ مَطَرِبْنِ عُكَامِسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «اِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ يَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ اِلَيْهَا حَاجَةً». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: "حضرت مطر بن عکامس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب خداوند تعالیٰ کسی شخص کی موت کو کسی زمین پر مقدر کردیتا ہے تو اس زمین کی طرف اس کی حاجت کو بھی پیدا کردیتا ہے۔ (تاکہ وہ وہاں جانے پر مجبور ہو اور وہاں جاکر موت کا شکار ہو)۔" (احمد، ترمذی)

١١١ - (٣٣) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! ذَرَارِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ فَقَالَ: هُمْ «مِنْ اٰبَائِهِمْ». فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِلَا عَمَلٍ؟ قَالَ: «اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ». قُلْتُ: فَذَرَارِيُّ الْمُشْرِكِيْنَ؟ قَالَ: «مِنْ اٰبَائِهِمْ». قُلْتُ: بِلَا عَمَلٍ؟ قَالَ: «اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! مؤمنوں کی اولاد کا کیا حکم ہے فرمایا وہ اپنے آباء کے تابع ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ عمل کے بغیر؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے جو یہ بچے کرنے والے تھے۔ پھر میں نے عرض کیا مشرکوں کے بچے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ (بھی) اپنے باپوں کے تابع ہیں۔ میں نے عرض کیا کسی عمل کے بغیر؟ آپ نے فرمایا خدا خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرنے والے تھے۔" (ابوداود)

١١١ - (٣٤) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ

ترجمہ: "حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْوَائِدَةُ وَالْمَوْئُوْدَةُ فِي النَّارِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد.

ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ زندہ بچی کو گاڑنے والی عورت اور وہ جس (کی بچی) کو گاڑا گیا دونوں دوزخ میں ہیں۔'' (ابوداود)

الفصل الثالث

تیسری فصل

۱۱۳ - (۳۵) عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَرَغَ اِلٰى كُلِّ عَبْدٍ مِّنْ خَمْسٍ: مِّنْ اَجَلِهٖ، وَعَمَلِهٖ، وَ مَضْجَعِهٖ، وَاَثَرِهٖ، وَرِزْقِهٖ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

ترجمہ: ''حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے اپنے ہر ایک بندہ کے متعلق پانچ باتوں سے فراغت (حاصل) کر لی ہے (یعنی ان پانچ باتوں کو اس کی تقدیر میں لکھ چکا ہے)۔ اس کی موت (یعنی عمر)، اس کا (نیک وبد) عمل، اس کے رہنے کی جگہ، اس کی واپسی کی جگہ، اور اس کا رزق۔'' (احمد)

۱۱٤ - (۳٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَنْ تَكَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْقَدَرِ سُئِلَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَمَنْ لَّمْ يَتَكَلَّمْ فِيْهِ لَمْ يُسْاَلْ عَنْهُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: ''حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص مسئلہ تقدیر پر کچھ بحث وگفتگو کرے گا اس سے قیامت کے دن اس کی باز پرس ہوگی اور جو شخص (اس معاملہ میں) خاموش رہیگا اس سے کچھ دریافت نہیں کیا جائے گا۔'' (ابن ماجہ)

۱۱۵ - (۳۷) وَعَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ، قَالَ: اَتَيْتُ اُبَيَّ ابْنَ كَعْبٍ، فَقُلْتُ لَهٗ: قَدْ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ شَيْءٌ مِّنَ الْقَدَرِ، فَحَدِّثْنِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّذْهِبَهٗ مِنْ قَلْبِيْ. فَقَالَ: لَوْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ عَذَّبَ اَهْلَ سَمٰوٰتِهٖ وَ اَهْلَ اَرْضِهٖ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَّهُمْ، وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهٗ خَيْرًا لَّهُمْ مِّنْ اَعْمَالِهِمْ، وَلَوْ اَنْفَقْتَ مِثْلَ

ترجمہ: ''ابن دیلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے کہا کہ تقدیر کے متعلق میرے دل میں کچھ شبہات پیدا ہوئے ہیں تم کوئی حدیث بیان کرو، شاید میرے شبہات دور ہوجائیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر خداوند تعالیٰ آسمان والوں اور زمین والوں کو عذاب میں مبتلا کردے تو وہ ان پر (کسی طرح کا) ظلم کرنے والا نہیں ہے اور اگر وہ ان پر رحم کرے تو اس کی رحمت ان کے اعمال سے بہتر وبرتر ہی ہوگی۔ اگر تو اُحد کے

أُحُدٍ ذَهَبًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَاقَبِلَهُ اللّٰهُ مِنْكَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ، وَتَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَاَنَّ مَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ، وَلَوْ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ، قَالَ: ثُمَّ اَتَيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ. قَالَ: ثُمَّ اَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ. ثُمَّ اَتَيْتُ زَيْدَبْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

برابر بھی خدا کی راہ میں سونا خرچ کرے تو تیرا یہ عملِ خیر اس وقت تک خدا کے ہاں قبول نہ ہوگا جب تک کہ تو تقدیر پر کامل اعتقاد وایمان نہ رکھے اور تو اس بات کو اچھی طرح سمجھ لے کہ جو کچھ تجھ کو پہنچا ہے وہ رُکنے اور خطا کرنے والا نہ تھا (یعنی تجھ کو ضرور اس سے دوچار ہونا تھا) اور جو چیز کہ تجھ کو نہ پہنچنے والی تھی وہ ہرگز تجھ کو نہ پہنچتی (یعنی جو کچھ تجھ کو حاصل ہوا وہ تیری سعی کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ مقدر میں اسی طرح تھا اور جو چیز تجھ کو نہیں ملی وہ تیری سعی سے بھی نہ ملتی) اگر تو اس اعتقاد کے خلاف اعتقاد رکھے گا تو تو دوزخ میں جائے گا۔ ابن دیلمی کہتے ہیں کہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان سن کر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا۔ انہوں نے بھی یہی بیان کیا۔ پھر حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا انہوں نے بھی ایسا ہی کہا۔ پھر میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انہوں نے اسی قسم کی حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔" (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۱۱۶ - (۳۸) وَعَنْ نَافِعٍ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: اِنَّ فُلَانًا يُقْرِءُ عَلَيْكَ السَّلَامَ. فَقَالَ: اِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ، فَاِنْ كَانَ قَدْاَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ اَوْ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ، وَمَسْخٌ، اَوْقَذْفٌ فِيْ اَهْلِ الْقَدَرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَاَبُوْدَاوٗدَ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

ترجمہ: "نافع بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہا کہ فلاں شخص نے آپ کو سلام کہا ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ اس شخص نے دین میں (کوئی) نئی بات نکالی ہے اگر واقعی اس نے ایسا کیا ہے تو میری طرف سے تو اس کے سلام کا جواب نہ پہنچا۔ اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں سے یا یہ فرمایا کہ اس امت میں سے خسف ومسخ یا قذف ان لوگوں کا ہوگا جو تقدیر کے منکر ہوں گے (خسف: زمین میں دھنس جانا۔ مسخ: صورت بدل جانا اور قذف: سنگ باری)۔" (ترمذی، ابوداؤد، ابن

صَحِيحٌ.

ماجہ)

١١٧ - (٣٩) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلَتْ خَدِيجَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ وَّلَدَيْنِ مَاتَالَهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هُمَا فِي النَّارِ» قَالَ فَلَمَّارَ اٰى الْكَرَاهَةَ فِيْ وَجْهِهَا قَالَ: لَوْرَاَيْتِ مَكَانَهُمَا لَاَبْغَضْتِهِمَا» قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَوَلَدَيْ مِنْكَ! قَالَ: «فِي الْجَنَّةِ» ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَوْلَادَ هُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَاِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَوْلَادَ هُمْ فِي النَّارِ». ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ.﴾ رَوَاهُ اَحْمَدُ.

ترجمہ: ”حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (زوجہ نبی ﷺ) نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے ان دو بچوں کے بارے میں پوچھا جو ایامِ جاہلیت میں مر گئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ دونوں دوزخ میں ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ نے دیکھا کہ یہ سن کر جناب امّ المؤمنین خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چہرہ کا رنگ تبدیل ہوگیا ہے اور وہ رنجیدہ سی ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم ان کے ٹھکانے اور ان کے حال دیکھو تو تم کو ان سے نفرت ہو جائے۔ یہ سن کر حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اور میری وہ اولاد جو آپ سے ہوئی ہے (یعنی قاسم رضی اللہ عنہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہ) آپ نے فرمایا وہ جنت میں ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مؤمنین اور ان کی اولاد جنت میں ہیں اور مشرکین اور ان کی اولاد دوزخ میں ہیں اس کے بعد رسول خدا ﷺ نے یہ آیت پڑھی ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ﴾ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ان کی اطاعت کی ہم ان کو انہیں کے ساتھ رکھیں گے۔“ (احمد)

١١٨ - (٤٠) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهٗ، فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهٖ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ، وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ وَبِيْصًا مِّنْ نُّوْرٍ، ثُمَّ

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا پس ان کی پشت سے وہ تمام جانیں نکل پڑیں جن کو آدم علیہ السلام کی اولاد میں خداوند بزرگ و برتر قیامت تک پیدا کرنے والا تھا۔ پھر خدا نے ان میں سے ہر ایک جان کی دونوں آنکھوں کے درمیان نور کی چمک رکھی اور پھر ان

عَرَضَهُمْ عَلٰى اٰدَمَ، فَقَالَ: اَیْ رَبِّ! مَنْ هٰٓؤُلَآءِ؟ قَالَ: ذُرِّيَّتُكَ. فَرَاٰى رَجُلاً مِنْهُمْ فَاَعْجَبَه، وَ بَيْصُ مَابَيْنَ عَيْنَيْهِ، قَالَ: اَیْ رَبِّ! مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: دَاوٗدُ. فَقَالَ: رَبِّ! كَمْ جَعَلْتَ عُمْرَه؟ قَالَ: سِتِّيْنَ سَنَةً. قَالَ: رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمْرِیْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً». قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَلَمَّا انْقَضٰى عُمْرُ اٰدَمَ اِلَّا اَرْبَعِيْنَ جَآءَه، مَلَكُ الْمَوْتِ، فَقَالَ اٰدَمُ، اَوَلَمْ يَبْقَ مِنْ عُمْرِیْ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً؟ قَالَ: اَوَلَمْ تُعْطِهَا ابْنَكَ دَاوٗدَ؟! فَجَحَدَ اٰدَمُ، فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُه، وَنَسِیَ اٰدَمُ فَاَكَلَ مِنَ الشَّجَرَةِ، فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهٗ، وَخَطَأَ اٰدَمُ وَخَطَأَتْ ذُرِّيَّتُه». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

سب کو آدم علیہ السلام کے سامنے لا کھڑا کیا آدم علیہ السلام نے پوچھا اے رب بزرگ و برتر یہ کون ہیں؟ خدا نے ارشاد فرمایا یہ سب تیری اولاد ہے۔ آدم علیہ السلام ان لوگوں میں سے ایک کی آنکھوں کے درمیان غیر معمولی نور پا کر حیران رہ گئے اور خدا سے پوچھا اے رب! یہ کون ہے؟ خدا نے کہا یہ داؤد علیہ السلام ہے۔ آدم علیہ السلام نے پوچھا اے خدا تو نے اس کی کتنی عمر مقرر کی ہے؟ خدا نے ارشاد فرمایا ساٹھ برس۔ آدم علیہ السلام نے کہا اے میرے رب! اس کی عمر میں میری عمر میں سے چالیس سال زیادہ کر دے راوی کا کہنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا کہ جب آدم علیہ السلام کی عمر میں چالیس سال باقی رہ گئے تو موت کا فرشتہ ان کے پاس آیا۔ آدم علیہ السلام نے اس سے کہا کیا ابھی میری عمر میں چالیس سال باقی نہیں ہیں؟ موت کے فرشتہ نے کہا کیا آپ نے اپنی عمر کے چالیس سال اپنے بیٹے داؤد کو نہیں دیدیئے تھے۔ پس آدم علیہ السلام نے اس سے انکار کیا اور ان کی اولاد بھی انکار کرتی ہے اور بھول گئے آدم علیہ السلام (اپنے عہد کو) اور کھا لیا انہوں نے (ممنوعہ) درخت کے پھل کو اور بھولتی ہے ان کی اولاد بھی اور خطا کی تھی آدم علیہ السلام نے اور خطا کرتی ہے ان کی اولاد بھی۔" (ترمذی)

۱۱۹ - (۴۱) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ حِيْنَ خَلَقَهٗ، فَضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُمْنٰى، فَاَخْرَجَ ذُرِّيَّةً بَيْضَاءَ كَاَنَّهُمُ الذَّرُّوَضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُسْرٰى فَاَخْرَجَ ذُرِّيَّةً

ترجمہ: "حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت خداوند تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا تو ان کے داہنے مونڈھے پر ہاتھ مارا اور اس سے سفید اولاد نکالی گویا کہ وہ چیونٹیاں ہیں پھر بائیں مونڈھے پر ضرب لگائی اور اس سے سیاہ اولاد نکالی گویا کہ وہ کوئلہ ہیں اور اس کے بعد خدا نے فرمایا کہ

سَوْدَآءَ كَاَنَّهُمُ الْحُمَمُ، فَقَالَ لِلَّذِىْ فِىْ يَمِيْنِهٖ: اِلَى الْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِىْ، وَقَالَ لِلَّذِىْ فِىْ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى: اِلَى النَّارِ وَلَا اُبَالِىْ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

دائیں طرف کی اولاد جنت میں جائے گی اور مجھ کو اس کی پرواہ نہیں اور بائیں طرف کی اولاد دوزخ میں جائے گی۔ اور مجھ کو اس کی پرواہ نہیں ہے۔" (احمد)

۱۲۰ - (۴۲) وَعَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلاً مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهٗ: اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ دَخَلَ عَلَيْهِ اَصْحٰبُهٗ، يَعُوْدُوْنَهٗ وَهُوَيَبْكِىْ، فَقَالُوْالَهٗ: مَا يُبْكِيْكَ؟ اَلَمْ يَقُلْ لَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خُذْ مِنْ شَارِبِكَ ثُمَّ اَقِرَّهٗ حَتّٰى تَلْقٰنِىْ؟» قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَبَضَ بِيَمِيْنِهٖ قَبْضَةً وَّاُخْرٰى بِالْيَدِالْاُخْرٰى وَقَالَ: هٰذِهٖ لِهٰذِهٖ، وَهٰذِهٖ لهذه، وَلَا اُبَالِىْ» فَلَا اَدْرِىْ فِىْ اَىِّ الْقَبْضَتَيْنِ اَنَا. رَوَاهُ اَحْمَدُ.

ترجمہ: "ابونضرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی کے پاس جن کا نام ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ تھا، ان کے دوست عیادت کی غرض سے گئے تو وہ رو رہے تھے ان کے دوستوں نے کہا تم کیوں روتے ہو کیا تم سے رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ تو اپنی لبوں کو کتروایا مُنڈا اور اس پر قائم رہ یہاں تک کہ تو مجھ سے (جنت میں) ملاقات کرے؟ ابوعبداللہ نے کہا۔ لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے اپنے داہنے ہاتھ کی مٹھی بھری اور دوسری مٹھی بائیں ہاتھ کی اور فرمایا یہ (یعنی داہنی مٹھی) اس کے (یعنی جنت کے) لئے ہے اور یہ (یعنی بائیں مٹھی) اس کے (یعنی دوزخ کے) لئے ہے اور مجھ کو اس کی پرواہ نہیں ہے۔ اس کے بعد ابوعبداللہ نے کہا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ میں ان دونوں مٹھیوں میں سے کس کے اندر ہوں؟" (احمد)

۱۲۱ - (۴۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَخَذَ اللّٰهُ الْمِيْثَاقَ مِنْ ظَهْرِاٰدَمَ بِنَعْمَانَ يَعْنِىْ عَرَفَةَ، فَاَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهٖ كُلَّ ذُرِّيَّةٍ ذَرَاَهَا، فَنَثَرَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالذَّرِّ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ قُبُلاً قَالَ: ﴿اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا: بَلٰى! شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ارشاد فرمایا آپ ﷺ نے میدان عرفہ کے قریب مقامِ نعمان میں خداوند تعالیٰ نے آدم کی اس اولاد سے جو ان کی پشت سے نکلی تھی عہد لیا چنانچہ آدم علیہ السلام کی پشت سے ان کی ساری اولاد کو نکالا اور اس کو آدم علیہ السلام کے سامنے چیونٹیوں کی طرح پھیلا دیا پھر اس سے خدا نے یہ گفتگو کی کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ آدم کی اولاد نے کہا بے شک تو ہمارا رب ہے۔ پھر خدا نے

عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ. اَوْ تَقُوْلُوْا اِنَّمَا اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ.﴾ رَوَاهُ اَحْمَدُ.

فرمایا یہ شہادت میں نے تم سے اس لئے لی ہے کہ کہیں تم قیامت کے دن یہ نہ کہدو کہ ہم اس سے غافل یا ناواقف تھے یا تم کہنے لگو کہ ہمارے باپ دادا نے ہم سے پہلے شرک کیا تھا اور ہم ان کی اولاد تھے ہم نے ان کی اطاعت کی تھی تو کیا تو باطل پرستوں کے اعمال کے سبب ہم کو ہلاک کرتا ہے۔'' (احمد)

۱۲۲ - (۴۴) وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ﴾ قَالَ: جَمَعَهُمْ فَجَعَلَهُمْ اَزْوَاجًا، ثُمَّ صَوَّرَهُمْ فَاسْتَنْطَقَهُمْ، فَتَكَلَّمُوْا، ثُمَّ اَخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ، ﴿وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ﴾ قَالُوْا: بَلٰى. قَالَ: فَاِنِّيْ اُشْهِدُ عَلَيْكُمُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعَ، وَاُشْهِدُ عَلَيْكُمْ اَبَاكُمْ اٰدَمَ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ: لَمْ نَعْلَمْ بِهٰذَا، اِعْلَمُوْٓا اَنَّهُ لَآ اِلٰهَ غَيْرِيْ، وَلَا رَبَّ غَيْرِيْ، وَلَا تُشْرِكُوْابِيْ شَيْئًا. اِنِّيْ سَاُرْسِلُ اِلَيْكُمْ رُسُلِيْ يُذَكِّرُوْنَكُمْ عَهْدِيْ وَمِيْثَاقِيْ، وَاُنْزِلُ عَلَيْكُمْ كُتُبِيْ، قَالُوْا: شَهِدْنَا بِاَنَّكَ رَبُّنَا وَاِلٰهُنَا. لَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ، وَلَا اِلٰهَ لَنَا غَيْرُكَ. فَاَقَرُّوْا بِذٰلِكَ، وَرُفِعَ عَلَيْهِمْ اٰدَمُ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ، فَرَاَى الْغَنِيَّ وَالْفَقِيْرَ، وَحَسَنَ الصُّوْرَةِ وَدُوْنَ ذٰلِكَ. فَقَالَ: رَبِّ لَوْ لَا سَوَّيْتَ بَيْنَ

ترجمہ: ''حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے ''وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ.'' کہ خدا نے (اولاد آدم کو جمع کیا اور ان کو طرح طرح کا قرار دیا (یعنی کسی کو مال دار اور کسی کو غریب) پھر ان کو شکل وصورت عطا کی اور پھر گویائی بخشی اور انہوں نے باتیں کیں پھر ان سے عہدو پیمان لیا اور پھر اپنے آپ پر ان کو گواہ قرار دے کر پوچھا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا ہاں (تو ہمارا رب ہے) خداوند تعالیٰ نے پھر ان سے فرمایا کہ میں ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو تمہارے سامنے گواہ بناتا ہوں اور تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو بھی شاہد قرار دیتا ہوں، اس لئے کہ کہیں تم قیامت کے دن یہ نہ کہنے لگو کہ ہم اس سے ناواقف تھے تم (اس وقت) اچھی طرح سمجھ لو اور جان لو کہ میرے سوا نہ تو کوئی معبود ہے اور نہ میرے سوا کوئی رب ہے تم میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ میں تمہارے پاس عنقریب اپنے رسول بھیجونگا جو تم کو میرا عہدو پیمان یاد دلائیں گے اور تم پر اپنی کتابیں بھی نازل کروں گا یہ سن کر آدم علیہ السلام کی ساری اولاد نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو ہمارا رب ہے اور ہمارا خدا ہے۔ تیرے سوا نہ تو ہمارا کوئی رب ہے اور نہ کوئی خدا۔ ساری اولادِ آدم نے اس کا اقرار کیا حضرت آدم علیہ السلام اپنی نگاہ

عِبَادِكَ! قَالَ: اِنِّیْ اَحْبَبْتُ اَنْ اُشْكَرَ. وَرَاَى الْاَنْبِيَاءَ فِيهِمْ مِثْلُ السُّرُجِ عَلَيْهِمُ النُّورُ خُصُّوْا بِمِيْثَاقٍ اٰخَرَ فِي الرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ وَ هُوَ قَوْلُه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ﴾ (اِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ﴾) كَانَ فِيْ تِلْكَ الْاَرْوَاحِ، فَاَرْسَلَه اِلٰى مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَحُدِّثَ عَنْ اُبَيٍّ: اَنَّه دَخَلَ مِنْ فِيْهَا. رَوَاهُ اَحْمَدُ.

کو بلند کئے اس منظر کو دیکھ رہے تھے۔ آدم علیہ السلام نے دیکھا کہ ان کی اولاد میں مالدار بھی ہیں غریب بھی ہیں خوبصورت بھی ہیں اور بدصورت بھی۔ یہ دیکھ کر آدم علیہ السلام نے خدا سے عرض کیا۔ اے میرے رب تو نے اپنے سارے بندوں کو یکساں کیوں نہیں بنایا؟ خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں چاہتا ہوں کہ میرے بندے میرا شکر ادا کرتے رہیں۔ پھر آدم علیہ السلام نے انبیاء علیہ السلام کو (اس گروہ میں) دیکھا جو چراغوں کی مانند روشن ومنور تھے اور نور ان کے اوپر جلوہ گر تھا ان سے خصوصیت کے ساتھ رسالت ونبوت کے عہد وپیان لئے گئے (تھے) جیسا کہ خداوند تعالیٰ کے اس قول میں ذکر ہے "وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ ...... مِيْثَاقَهُمْ (الى قوله عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ)" اس گروہِ انبیاء علیہ السلام میں عیسیٰ بن مریم تھے خدا نے ان کی روح کو مریم علیہا السلام کے پاس بھیج دیا۔ اُبی بیان کرتے ہیں کہ یہ رُوح مریم کے منہ کی طرف سے ان کے جسم میں داخل ہوگئی۔" (احمد)

١٢٣ - (٤٥) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَذَاكَرُ مَايَكُوْنُ، اِذْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَا سَمِعْتُمْ بِجَبَلٍ زَالَ عَنْ مَّكَانِهٖ فَصَدِّقُوْهُ، وَاِذَا سَمِعْتُمْ بِرَجُلٍ تَغَيَّرَ عَنْ خُلُقِهٖ فَلَا تُصَدِّقُوْا بِهٖ، فَاِنَّه يَصِيْرُ اِلٰى مَاجُبِلَ عَلَيْهِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ.

ترجمہ: "حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے آیندہ وقوع میں آنے والی باتوں پر گفتگو کررہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے (ہماری باتوں کو سن کر) فرمایا کہ جب تم سنو کہ کوئی پہاڑ اپنی جگہ سے سرک گیا تو اس کو سچ مان لو لیکن جب تم سنو کہ کسی شخص کی خِلقت بدل گئی ہے تو اس کا کبھی یقین نہ کرو۔ اس لئے کہ انسان اسی چیز کی طرف جاتا ہے جس پر وہ پیدا کیا گیا ہے۔" (احمد)

١٢٤ - (٤٦) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَا يَزَالُ يُصِيْبُكَ

ترجمہ: "حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے جو زہر آلود بکری

كُلَّ عَامٍ وَجْعٌ مِّنَ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ الَّتِي اَكَلْتَ. قَالَ: «مَا اَصَابَنِيْ شَيْءٌ مِّنْهَا اِلَّا وَهُوَ مَكْتُوْبٌ وَاٰدَمُ فِيْ طِيْنَتِهٖ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

کھائی تھی ہر سال اس کی تکلیف آپ کو ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو چیز یعنی اذیت وتکلیف یا بیماری مجھ کو پہنچتی ہے وہ میرے لئے اس وقت لکھی گئی تھی جب کہ آدم علیہ السلام مٹی کے اندر تھے۔" (ابن ماجہ)

(٤) باب اثبات عذاب القبر

عذابِ قبر کا ثبوت

الفصل الاول

١٢٥ - (١) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَلْمُسْلِمُ اِذَاسُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾».

وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ، يُقَالُ لَهٗ: مَنْ رَّبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّيَ اللّٰهُ، وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٢٦ - (٢) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ، وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحٰبُهٗ، اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ، فَيَقُوْلَانِ: مَاكُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا

پہلی فصل

ترجمہ: ”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت قبر کے اندر مسلمان سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ شہادت دیتا ہے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ خدا کے رسول ہیں اور یہی مطلب ہے خدا کے اس ارشاد کا يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ. یعنی ثابت وقائم رکھتا ہے اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں مضبوط ومحکم طریقہ پر ثابت رکھنا دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اور رسول اللہ ﷺ سے ایک روایت میں منقول ہے کہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ آیت يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ عذابِ قبر کے بیان میں نازل ہوئی ہے (جب قبر کے اندر مُردے سے) کہا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے تو وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں۔“ (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب بندہ کو اس کی قبر کے اندر رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ واپس ہوتے ہیں تو مردہ جانے والوں کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو اٹھا کر اس سے پوچھتے ہیں کہ تو اس شخص (یعنی) محمد ﷺ کی نسبت کیا کہتا تھا۔ پس

الرَّجُلِ؟ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنَّه، عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ: فَيُقَالُ لَهٗ: اُنْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ. قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَداً مِّنَ الْجَنَّةِ، فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا. وَاَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهٗ: مَاكُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ: لَا اَدْرِيْ! كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ! فَيُقَالُ: لَه، لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ، وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِّنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً، فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَّلِيْهِ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَلَفْظُه، لِلْبُخَارِيِّ.

مؤمن بندہ جواب میں کہتا ہے کہ میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ وہ (محمد ﷺ) خدا کے بندے اور خدا کے رسول ہیں۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ دیکھ تو اپنا ٹھکانا دوزخ میں جس کو خدا نے بدل دیا ہے اور اس کے بدلے تجھ کو جنت میں جگہ بھی دی گئی ہے پس مردہ دونوں جگہوں کو دیکھتا ہے۔ اور جو مردہ منافق یا کافر ہوتا ہے اس سے بھی یہی پوچھا جاتا ہے کہ تو اس شخص کی نسبت کیا خیال رکھتا تھا وہ اس کے جواب میں کہتا ہے میں کچھ نہیں جانتا جو اور لوگ کہتے تھے وہی میں کہہ دیتا تھا پھر اس سے کہا جاتا ہے تو نے عقل سے نہیں پہچانا اور نہ قرآن پڑھا۔ یہ کہہ کر اس کو لوہے کی گرزوں سے مارا جاتا ہے حتیٰ کہ اس کے چیخنے چلانے کی آواز سوائے جنوں اور آدمیوں کے قریب کی تمام چیزیں سنتی ہیں۔ (بخاری ومسلم) الفاظ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہیں۔"

١٢٧ - (٣) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُه، بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مرتا ہے تو (قبر کے اندر) صبح وشام اس کا ٹھکانا اس کو دکھایا جاتا ہے یعنی جنتی کو جنت اور دوزخی کو دوزخ دکھائی جاتی ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے تو اس وقت تک اس کا انتظار کر کہ خدا تجھ کو قیامت میں اُٹھا کر وہاں بھیجے۔" (بخاری ومسلم)

١٢٨ - (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ يَهُوْدِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا، فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ، فَقَالَتْ لَهَا: اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ،

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی، اور اس نے عذاب قبر کا ذکر کیا اور پھر کہا (عائشہ) خدا تم کو قبر کے عذاب سے بچائے، حضرت

الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. فَقَالَ: «نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ». قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عذابِ قبر کا حال پوچھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''ہاں قبر کا عذاب حق ہے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اس واقعہ کے بعد میں نے کبھی رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ نے کوئی نماز پڑھی ہو اور قبر کے عذاب سے پناہ نہ مانگی ہو۔'' (بخاری ومسلم)

١٢٩ - (٥) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ عَلٰى بَغْلَةٍ لَّهُ وَنَحْنُ مَعَهُ، اِذْ حَادَتْ بِهٖ فَكَادَتْ تُلْقِيْهِ، وَاِذَا اَقْبُرٌ سِتَّةٌ اَوْ خَمْسَةٌ، فَقَالَ: «مَنْ يَّعْرِفُ اَصْحَابَ هٰذِهِ الْاَقْبُرِ» قَالَ رَجُلٌ: اَنَا. قَالَ: «فَمَتٰى مَاتُوْا؟» قَالَ: فِي الشِّرْكِ. فَقَالَ: «اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰى فِيْ قُبُوْرِهَا، فَلَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِيْ اَسْمَعُ مِنْهُ»، ثُمَّ اَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ عَلَيْنَا، فَقَالَ: «تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ». قَالُوْا: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ. قَالَ: «تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ». قَالُوْا: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. قَالَ: «تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ». قَالُوْا: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ. قَالَ: «تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ» قَالُوْا: نَعُوْذُ

ترجمہ: ''حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک بار) جب کہ رسول اللہ ﷺ بنی نجار کے باغ میں اپنے خچر پر سوار تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے، اچانک آپ کی خچر بگڑی اور قریب تھا کہ آپ کو گرادے ناگہاں پانچ چھ قبریں معلوم ہوئیں۔ آپ نے فرمایا ان قبروں کے اندر جو لوگ ہیں کوئی ان کو جانتا ہے ایک آدمی نے کہا میں جانتا ہوں۔ آپ نے پوچھا یہ کس حال میں مرے تھے اس شخص نے عرض کیا شرک کی حالت میں۔ آپ نے فرمایا یہ امت آزمائی جاتی ہے اپنی قبروں میں اگر مجھ کو یہ خوف نہ ہوتا کہ تم (مردوں کو) دفن کرنا ہی چھوڑ دو گے تو میں ضرور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تم کو بھی قبر کا عذاب سنا دے جس طرح میں سنتا ہوں۔ اس کے بعد آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اللہ سے دعا مانگو کہ وہ آگ کے عذاب سے بچائے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا ہم اللہ تعالیٰ سے آگ کے عذاب سے پناہ طلب کرتے ہیں آپ نے فرمایا قبر کے عذاب سے تم خدا سے پناہ طلب کرو۔ صحابہ نے کہا ہم اللہ کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہیں۔ پھر آپ فرمایا تم پناہ مانگو اللہ کی ظاہری اور باطنی فتنوں کی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہا ہم خدا کی پناہ طلب کرتے ہیں ظاہری اور باطن فتنوں

بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

سے۔ پھر آپ نے فرمایا تم پناہ مانگوں دجال کے فتنہ سے۔ صحابہ نے کہا ہم پناہ مانگتے ہیں خدا کی دجال کے فتنہ سے۔'' (مسلم)

الفصل الثانی

١٣٠ - (٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ، وَلِلْاٰخَرِ: النَّكِيْرُ. فَيَقُوْلَانِ: مَاكُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَاِنْ كَانَ مُؤْمِنًا فَيَقُوْلُ: هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ، فَيَقُوْلَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعِيْنَ، ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهُ فِيْهِ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: نَمْ. فَيَقُوْلُ: اَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاُخْبِرُهُمْ. فَيَقُوْلَانِ: نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِيْ لَا يُوْقِظُهُ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهِ اِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُ مِثْلَهُ، لَا اَدْرِيْ. فَيَقُوْلَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ: فَيُقَالُ لِلْاَرْضِ: اِلْتَئِمِيْ عَلَيْهِ، فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهُ، فَلَا يَزَالُ فِيْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَّضْجَعِهِ ذٰلِكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب قبر میں مردہ کو رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے کالی کیری آنکھوں والے آتے ہیں جن میں سے ایک کا نام منکر ہے اور دوسرے کا نکیر۔ وہ دونوں اس مردہ سے پوچھتے ہیں تو اس شخص کی نسبت کیا کہتا ہے (یعنی محمد ﷺ کی نسبت) پس وہ مردہ جواب میں کہے گا کہ وہ خدا کے بندے اور خدا کے رسول ہیں (یہ سن کر) وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں کہ ہم جانتے تھے تو یہی جواب دے گا۔ اس کے بعد اس کی قبر کو ستر ستر گز طول وعرض میں کشادہ کر دیا جاتا ہے، قبر میں روشنی کی جاتی ہے اور اس سے کہا جاتا ہے ''سو جا'' مردہ ان سے کہتا ہے میں اپنے اہل وعیال میں واپس جانے کا خیال رکھتا ہوں تا کہ ان کو اپنے اس حال سے آگاہ کر دوں فرشتے پھر کہتے ہیں کہ تو سو جا، جس طرح وہ دُلہن سوتی ہے جس کو جگانے والا صرف وہی شخص ہوسکتا ہے جو اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے یہاں تک کہ خدا تجھ کو یہاں سے اٹھائے (یہ کیفیت تو مؤمن مردہ کی ہے) اور جو مردہ (دعوٰی ایمان میں صادق نہ ہو) منافق ہو وہ ان کے جواب میں کہتا ہے کہ میں نے جو کچھ لوگوں کو کہتے سنا تھا وہی میں کہتا تھا لیکن میں اس کی حقیقت سے ناواقف تھا۔ دونوں فرشتے اس کے جواب کو سن کر کہتے ہیں ہم جانتے تھے تو ایسا کہے گا۔ پس زمین کو حکم دیا جائے گا کہ اس کو دبا۔

۱۳۱ - (۷) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «يَأْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ، فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَنْ رَّبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّيَ اللّٰهُ. فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَادِيْنُكَ؟ فَيَقُوْلُ: دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ. فَيَقُوْلَانِ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ؟ فَيَقُوْلُ: هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ. فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: وَمَا يُدْرِيْكَ؟ فَيَقُوْلُ: قَرَأْتُ كِتٰبَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ فَصَدَّقْتُ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ الْاٰيَةَ. قَالَ: فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ: اَنْ صَدَقَ عَبْدِيْ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَافْتَحُوْلَهٗ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ، وَيُفْتَحُ .قَالَ: فَيَأْتِيْهِ مِنْ رَّوْحِهَا وَطِيْبِهَا، وَيُفْسَحُ لَهٗ فِيْهَا مَدَّ بَصَرِهٖ، وَاَمَّا الْكَافِرُ فَذَكَرَ مَوْتَهٗ، قَالَ: وَيُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ، وَيَاتِيْهِ مَلَكَانِ، فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُوْلَانِ: مَنْ رَّبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ، لَا اَدْرِيْ! فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَا دِيْنُكَ؟ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ، لَا اَدْرِيْ! فَيَقُوْلَانِ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ؟ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ، لَا اَدْرِيْ!

زمین اس کو دبائے گی کہ اس کی پسلیاں اِدھر کی اُدھر اور اُدھر کی اِدھر نکل جائیں گی اور وہ ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہے گا یہاں تک کہ خدا اس کو اس جگہ سے اُٹھائے۔'' (ترمذی)

ترجمہ: ''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مردے کے پاس دو فرشتے آتے ہیں پس بٹھاتے ہیں اس کو اور پوچھتے ہیں اس سے کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب میں کہتا ہے میرا رب اللہ ہے۔ پھر پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے۔ پھر وہ پوچھتے ہیں کہ جو شخص (خدا کی طرف سے) تمہارے پاس بھیجا گیا تھا وہ کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ وہ خدا کا رسول ہے۔ پھر فرشتے پوچھتے ہیں کس چیز نے تجھ کو یہ باتیں بتلائیں؟ وہ کہتا ہے میں نے خدا کی کتاب کو پڑھا اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہی معنی ہیں خدا تعالیٰ کے اس قول کے يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ. آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر ایک پکارنے والا آسمان سے پکار کر کہے گا کہ میرے بندے نے سچ کہا۔ پس اس کے لئے جنت کا فرش بچھاؤ اور اس کو جنت کا لباس پہناؤ اور اس کے واسطے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔ پس جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جائے گا جس سے ہوائیں اور خوشبوئیں آئیں گی اور حدِ نظر تک اس کی قبر کو کشادہ کر دیا جائے گا۔ اب رہا کافر تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی موت کا ذکر فرمایا اور اس کے بعد کہا کہ پھر اس کی روح اس کے جسم میں ڈالی جاتی ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو بٹھا کر پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے ہا ہا میں نہیں جانتا۔ پھر وہ

فَيُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ: اَنْ كَذَبَ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ، وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ النَّارِ، وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَی النَّارِ، قَالَ: فَيَاتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا قَالَ: وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ اَضْلَاعُهٗ، ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهٗ اَعْمٰى اَصَمُّ، مَعَهٗ مِرْزَبَةٌ مِّنْ حَدِيْدٍ، لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَّصَارَ تُرَابًا، فَيَضْرِبُهٗ بِهَا ضَرْبَةً يَّسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ، فَيَصِيْرُ تُرَابًا، ثُمَّ يُعَادُ فِيْهِ الرُّوْحُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے ہا ہا میں نہیں جانتا۔ پھر وہ پوچھتے ہیں وہ شخص کون ہے جس کو تم میں بھیجا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے ہا ہا میں نہیں جانتا۔ پھر ایک پکارنے والا آسمان سے پکار کر کہے گا یہ جھوٹا ہے اس کے لئے آگ کا فرش بچھاؤ آگ کا لباس اس کو پہناؤ اور اس کے واسطے دوزخ کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔ آپ نے کہا کہ دوزخ سے اس کے پاس گرم ہوائیں اور لوئیں آتی ہیں اور اس کی قبر اس کے لئے تنگ کی جاتی ہے یہاں تک کہ ادھر کی پسلیاں اُدھر اور اُدھر کی پسلیاں ادھر نکل آتی ہیں پھر اس پر ایک اندھا اور بہرا فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جس کے پاس لوہے کا گرز ہوتا ہے کہ اگر اس گرز کو پہاڑ پر مارا جائے تو وہ مٹی ہوجائے اور اس گرز سے اس کو مارتا ہے جس کی آواز مشرق سے مغرب تک تمام مخلوقات سنتی ہے مگر انسان اور جن نہیں سنتے اور اس ضرب سے وہ مٹی ہوجاتا ہے اس کے بعد پھر اس کے اندر روح ڈالی جاتی ہے۔'' (احمد، ابوداؤد)

١٣٢ - (٨) وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ كَانَ اِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ بَكٰى حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهٗ، فَقِيْلَ لَهٗ: تُذْكَرُ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَا تَبْكِیْ، وَتَبْكِیْ مِنْ هٰذَا؟! فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَّنَازِلِ الْاٰخِرَةِ، فَاِنْ نَجٰى مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَيْسَرُ مِنْهُ، وَاِنْ لَّمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَشَدُّ مِنْهُ». قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا رَاَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا

ترجمہ: ''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب وہ کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو (بے اختیار ہوکر) روتے یہاں تک کہ ان کی ڈاڑھی (آنسوؤں سے) تر ہوجاتی۔ ان سے کہا گیا کہ جنت اور دوزخ کا ذکر کیا جاتا ہے اور اس سے نہیں روتے اور اس جگہ روتے ہو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے پس جس نے اس منزل سے نجات پائی اس کو اس کے بعد آسانی ہے اور جس نے اس منزل سے نجات حاصل نہیں کی اس کے بعد سخت دشواری ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ

وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

میں نے کبھی کوئی منظر قبر سے زیادہ سخت نہیں دیکھا۔ (ترمذی وابن ماجہ) ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔"

۱۳۳ - (۹) وَعَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: «اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ، وَسَلُوْا لَهٗ بِالتَّثْبِيْتِ، فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْاَلُ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو قبر کے پاس کھڑے ہوکر (لوگوں سے) فرماتے اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو اور اس کے ثابت قدم رہنے کی دعا مانگو اس لئے کہ اس وقت اس سے سوال کیا جاتا ہے۔" (ابوداؤد)

۱۳٤ - (۱۰) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيُسَلَّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِيْ قَبْرِهٖ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ تِنِّيْناً، تَنْهَشُهٗ وَتَلْدَغُهٗ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ، لَوْ اَنَّ تِنِّيْنًا مِّنْهَا نَفَخَ فِي الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ خَضِرًا». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيّ نَحْوَهٗ، وَقَالَ: «سَبْعُوْنَ» بَدَلَ «تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ».

ترجمہ: "حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کافر کے اوپر اس کی قبر میں ننانوے اژدہے ایسے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک زمین پر پھنکار مارے تو زمین سبزہ پیدا کرنے کے قابل نہ رہے۔ (دارمی) اور ترمذی نے بھی اسی قسم کی روایت کی ہے لیکن اس میں ننانوے کے بجائے ستر کا عدد ہے۔"

الفصل الثالث

تیسری فصل

۱۳۵ - (۱۱) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ، فَلَمَّا صَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَسُوِّيَ عَلَيْهِ، سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَبَّحْنَا طَوِيْلاً، ثُمَّ كَبَّرَ، فَكَبَّرْنَا. فَقِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ!

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے وفات پاجانے پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کے جنازے پر گئے پس جس وقت رسول اللہ ﷺ نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھ لی اور ان کو قبر میں اتار کر قبر کی مٹی برابر کردی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے تسبیح (یعنی سبحان اللہ) پڑھی ہم نے بھی دیر تک سبحان اللہ پڑھا۔ پھر آپ نے تکبیر کہی۔ پھر آپ سے پوچھا گیا کہ آپ نے تکبیر کیوں کہی۔ آپ نے فرمایا، اس بندہ صالح کی قبر

لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ؟ قَالَ: «لَقَدْ تَضَايَقَ عَلٰى هٰذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهٗ حَتّٰى فَرَّجَهُ اللّٰهُ عَنْهُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

اس پر تنگ ہوگئی تھی پھر خدا نے ہماری تسبیح وتکبیر سے اس کو کشادہ کردیا۔" (احمد)

١٣٦ - (١٢) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هٰذَا الَّذِيْ تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ، وَفُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ، وَشَهِدَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ، لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ (یعنی حضرت سعد رضی اللہ عنہ) وہ شخص ہے جس کے لئے عرش نے حرکت کی (ان کی روح کے آسمان پر پہنچنے کے وقت) اور کھولے گئے اس کے لئے آسمان کے دروازے اور حاضر ہوئے اس کے جنازے پر ستر ہزار فرشتے تنگ کی گئی قبر اُن کی پھر یہ تنگی دُور کی گئی اور ان کی قبر کشادہ ہوگئی۔" (نسائی)

١٣٧ - (١٣) وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا. فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِيْ يُفْتَنُ فِيْهَا الْمَرْءُ، فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ، ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ هكذا وَزَادَ النَّسَائِيُّ: حَالَتْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ اَنْ اَفْهَمَ كَلَامَ رَسُوْلِ واللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا سَكَنَتْ ضَجَّتُهُمْ قُلْتُ لِرَجُلٍ قَرِيْبٍ مِّنِّيْ: اَيْ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ! مَاذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ قَوْلِهٖ؟ قَالَ «قَدْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ قَرِيْبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ».

ترجمہ: "حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر خطبہ دیا۔ اس میں قبر کے فتنہ کا ذکر کیا جس میں انسان کو آزمایا جاتا ہے۔ پس اس ذکر سے مسلمان (معصیت کے احساس سے) دیر تک (روتے اور) چلاتے رہے۔ یہ روایت بخاری کی ہے اور نسائی نے یہ الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں کہ آدمیوں کے رونے اور چلانے کے سبب میں رسول اللہ ﷺ کے الفاظ نہ سن سکی۔ جب یہ شور کم ہوا تو میں نے اس شخص سے جو میرے قریب بیٹھا تھا پوچھا۔ تم کو خدا برکت دے آخر میں رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ اس نے بتایا کہ آپ نے یہ فرمایا تھا کہ میری طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ تم قبروں کے اندر فتنہ میں ڈالے جاؤ گے۔ یعنی تم کو آزمایا جائے گا اور یہ امتحان فتنۂ دجال کے قریب ہوگا۔"

١٣٨ - (١٤) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِذَا

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب میت کو قبر کے اندر دفن کردیا جاتا ہے تو اس کے

أُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ، مُثِّلَتْ لَهُ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوْبِهَا، فَيَجْلِسُ يَمْسَحُ عَيْنَيْهِ، وَيَقُوْلُ دَعُوْنِيْ أُصَلِّيْ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۱۳۹ - (۱۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِنَّ الْمَيِّتَ يَصِيْرُ اِلَى الْقَبْرِ، فَيُجْلَسُ الرَّجُلُ فِيْ قَبْرِهٖ غيرَ فَزِعٍ وَّلَا مَشْعُوْفٍ، ثُمَّ يُقَالُ: لَهٗ فِيْمَ كُنْتَ؟ فَيَقُوْلُ: كُنْتُ فِي الْاِسْلَامِ. فَيُقَالُ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جَاءَ نَا بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ، فَصَدَّقْنَاهُ. فَيُقَالُ لَهٗ: هَلْ رَاَيْتَ اللّٰهَ؟ فَيَقُوْلُ: مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّرَى اللّٰهَ، فَيُفْرَجُ لَهٗ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ، فَيَنْظُرُ اِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا، بَعْضًا فَيُقَالُ لَهٗ: اُنْظُرْ اِلٰى مَا وَقَاكَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُفرَجُ لَهٗ قِبَلَ الْجَنَّةِ، فَيَنْظُرُ اِلٰى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيْهَا، فَيُقَالُ لَهٗ: هٰذَا مَقْعَدُكَ، عَلَى الْيَقِيْنِ كُنْتَ، وَعَلَيْهِ مُتَّ، وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ. تَعَالٰى وَيُجْلَسُ الرَّجُلُ السُّوْءُ فِيْ قَبْرِهٖ فَزِعًا مَشْغُوْباً، فَيُقَالُ: لَهٗ فِيْمَ كُنْتَ؟ فَيَقُوْلُ: لَا اَدْرِيْ! فَيُقَالُ لَهٗ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُهٗ، فَيُفْرَجُ لَهٗ فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ، فَيَنْظُرُ اِلٰى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيْهَا، فَيُقَال لَهٗ: اُنْظُرْ اِلٰى مَا صَرَفَ اللّٰهُ

سامنے آفتاب کے غروب ہونے کا وقت پیش کیا جاتا ہے (اگر وہ مؤمن ہے) تو وہ ہاتھوں سے آنکھوں کو ملتا ہوا اُٹھ بیٹھتا ہے اور کہتا ہے مجھ کو چھوڑ دو تا کہ میں نماز پڑھ لوں۔'' (ابن ماجہ)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب مردہ قبر کے اندر پہنچتا ہے تو (نیک بندہ) قبر کے اندر اُٹھ کر بیٹھ جاتا ہے نہ تو وہ خوفزدہ ہوتا ہے اور نہ گھبرایا ہوا پس اس سے پوچھا جاتا ہے یہ شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہے؟ وہ کہتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں جو خدا کے پاس سے ہمارے لئے ظاہر دلیلیں لائے اور ہم نے ان کی تصدیق کی۔ پھر اس سے پوچھا جاتا ہے کیا تو نے خدا کو دیکھا ہے وہ کہتا ہے خدا کو تو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ اس کے بعد ایک کھڑکی دوزخ کی طرف کھول دی جاتی ہے وہ ادھر دیکھتا ہے اور آگ کے شعلوں کو اس طرح بھڑکتا ہوا پاتا ہے کہ ایک دوسرے کو کھا رہی ہے اور اس سے کہا جاتا ہے دیکھ اس چیز کو جس سے اللہ تعالیٰ نے تجھ کو بچایا ہے پھر ایک کھڑکی جنت کی طرف کھولی جاتی ہے اور وہ جنت کی تروتازگی اور اس کی چیزوں کو دیکھتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانہ ہے اس سبب سے کہ تیرا اعتقاد مضبوط اور اس پر تجھ کو کامل یقین تھا۔ تو اسی (یقین کی) حالت میں مرا اور اسی حالت میں تجھ کو قبر سے اٹھایا جائے گا اگر اللہ نے چاہا۔ اور بُرا بندہ جب قبر کے اندر اُٹھ کر بیٹھتا ہے تو وہ خوفزدہ اور گھبرایا ہوتا ہے۔ پس اس سے پوچھا جاتا ہے تو کس دین میں تھا؟ وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا۔ پھر اس سے پوچھا جاتا ہے یہ کون شخص تھا؟ وہ کہتا ہے، میں لوگوں کو جو کچھ کہتے سنتا تھا وہی میں کہتا تھا۔ پھر جنت کی طرف ایک کھڑکی کھولی

عَنْكَ، ثُمَّ يُفْرَجُ لَهٗ فُرْجَةٌ اِلَى النَّارِ، فَيَنْظُرُ اِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَيُقَالُ لَهٗ: هٰذَا مَقْعَدُكَ، عَلَى الشَّكِّ كُنْتَ، وَعَلَيْهِ مُتَّ، وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

جاتی ہے اور وہ جنت کی تر و تازگی اور چیزوں کو دیکھتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے دیکھ اس چیز کی طرف جس کو خدا نے تجھ سے پھیر لیا ہے پھر دوزخ کی طرف کھڑکی کھولی جاتی ہے اور وہ دیکھتا ہے کہ آگ کے تیز شعلے ایک دوسرے کو کھا رہے ہیں اور اس سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانہ ہے اس شک کے سبب جس میں تو مبتلا تھا اور جس پر تیری وفات ہوئی اور اسی پر انشاء اللہ تجھ کو قبر سے اٹھایا جائے گا۔"

(ابن ماجہ)

(٥) باب الاعتصام بالكتاب والسنة

کتاب اور سنت کو مضبوط پکڑنے کا بیان

الفصل الأول

پہلی فصل

١٤٠ - (١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ”حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ہمارے دین میں ایسی کوئی نئی بات نکالی جو اس میں نہیں ہے پس وہ مردود ہے۔“ (بخاری و مسلم)

١٤١ - (٢) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ، وَخَيْرَ الْهُدٰى هَدْيُ مُحَمَّدٍ، وَّشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ”حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے (غالباً ایک خطبہ میں) کہا کہ خدا کی حمد کے بعد معلوم ہونا چاہئے کہ سب سے بہتر حدیث (بات) کتاب اللہ ہے اور بہترین راہ (طریقہ) محمد کی راہ ہے اور بدترین چیزوں میں وہ چیز ہے جس کو (دین میں) نیا نکالا گیا ہو اور ہر بدعت (نئی نکالی ہوئی چیز) گمراہی ہے۔“ (مسلم)

١٤٢ - (٣) وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ: مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ، وَمُبْتَغٍ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيْقَ دَمَهٗ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ مغضوب (وہ لوگ جن سے خدا سخت ناخوش ہے) تین آدمی ہیں (ایک تو) حرمِ محترم میں الحاد (کجروی) کرنے والا اور (دوسرا) اسلام میں ایامِ جاہلیت کے طریقہ کو طلب کرنے والا اور (تیسرا) کسی مسلمان کے خونِ ناحق کا خواستگار ہوتا کہ اس کے خون کو بہائے۔“ (بخاری)

١٤٣ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلُّ أُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى» قِيْلَ: وَمَنْ اَبٰى؟ قَالَ: «مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ارشاد فرمایا کہ میری امت میں کا ہر شخص جنت میں داخل ہوگا مگر وہ شخص نہیں جس نے میرا انکار کیا۔ پوچھا گیا وہ کون شخص ہے جس نے سرکشی کی اور انکار کیا۔ آپ نے فرمایا جس شخص نے میری پیروی کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے میرا انکار کیا۔'' (بخاری)

١٤٤ - (٥) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَتْ مَلٰئِكَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ، فَقَالُوْا: اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا، فَاضْرِبُوْا لَهُ مَثَلًا، قَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ. فَقَالُوْا: مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَّجَعَلَ فِيْهَا مَأْدُبَةً وَّبَعَثَ دَاعِيًا، فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَادُبَةِ، وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَادُبَةِ، فَقَالُوْا: اَوِّلُوْهَا لَهُ يَفْقَهُهَا. قَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَّالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوْا: الدَّارُ الْجَنَّةُ، وَالدَّاعِيْ مُحَمَّدٌ، فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فرشتوں کی ایک جماعت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی جب کہ آپ سو رہے تھے اور آپس میں باتیں کرنے لگی۔ چنانچہ (ان میں سے) بعض نے کہا کہ تمہارے اس دوست کے متعلق ایک مثال ہے، اس کو اس کے سامنے بیان کرو۔ دوسرے فرشتوں نے کہا وہ تو سوتا ہے (بیان کرنے سے کیا فائدہ؟) ان میں سے بعض نے کہا بیشک آنکھیں سو رہی ہیں لیکن دل جاگتا ہے۔ پھر اس نے کہا اس شخص کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے گھر بنایا اور (لوگوں کو کھلانے کے لئے) دسترخوان چنا اور پھر لوگوں کو بلانے کے لئے آدمی بھیجا۔ پس جس شخص نے اس بلانے والے کی بات کو مان لیا وہ گھر میں داخل ہوگیا اور دسترخوان سے کھانا کھا لیا اور جس نے نہ مانا وہ نہ تو گھر میں داخل ہوا اور نہ دسترخوان سے کھانا کھایا۔ فرشتوں نے یہ مثال سن کر کہا اس کی تاویل بیان کرو تاکہ یہ شخص اس کو سمجھ لے (یہ سن کر) بعض فرشتوں نے کہا وہ تو سوتا ہے (بیان کرنے سے کیا فائدہ) دوسروں نے کہا بے شک آنکھیں سوتی ہیں اور قلب جاگتا ہے پھر انہوں نے اس کی تاویل بیان کی اور کہا گھر سے مراد تو جنت ہے اور بلانے والے سے مراد محمد ﷺ ہیں پس جس شخص نے محمد ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے محمد کی

نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور محمد ﷺ لوگوں کے درمیان فرق کرنے والے ہیں یعنی ان میں کافر کون ہے اور مومن کون اور یہ فرق آپ کی اطاعت ونافرمانی سے ہوجاتا ہے۔'' (بخاری)

۱۴۵ - (٦) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: جَآءَ ثَلٰثَۃُ رَھْطٍ اِلٰی اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْئَلُوْنَ عَنْ عِبَادَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اُخْبِرُوْا بِھَا کَاَنَّھُمْ تَقَالُّوْھَا فَقَالُوْا: اَیْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ؟! فَقَالَ اَحَدُھُمْ: اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّی اللَّیْلَ اَبَدًا. وَقَالَ الْاٰخَرُ: اَنَا اَصُوْمُ النَّھَارَ اَبَدًا، وَلَا اُفْطِرُ. وَقَالَ الْاٰخَرُ: اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا، فَجَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیْھِمْ فَقَالَ: «اَنْتُمُ الَّذِیْنَ قُلْتُمْ کَذَا وَکَذَا؟ اَمَا وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَخْشٰکُمْ لِلّٰہِ، وَاَتْقٰکُمْ لَہٗ، لٰکِنِّیْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ، وَاُصَلِّیْ وَاَرْقُدُ، وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ». مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

تَرجَمَۃ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین آدمی رسول اللہ ﷺ کی بیویوں کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوئے کہ ان سے رسول اللہ ﷺ کی عبادت کا حال دریافت کریں جب ان لوگوں کو آپ کی عبادت کا حال بتلایا گیا تو انہوں نے آپ کی عبادت کو کم خیال کر کے آپس میں کہا، رسول اللہ ﷺ کے مقابلہ میں ہم کیا چیز ہیں خدا نے تو ان کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کردیئے ہیں (یہ سن کر ان میں سے) ایک نے کہا میں اب ہمیشہ ساری رات نماز پڑھوں گا۔ دوسرے نے کہا اور میں دن کو ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا اور کبھی افطار نہ کروں گا۔ تیسرے نے کہا میں عورتوں سے الگ رہوں گا اور کبھی نکاح نہ کروں گا۔ (یہ باتیں ہورہی تھیں کہ) رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور ان سے فرمایا کیا تم نے ایسا اور ایسا کہا ہے؟ تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ میں تم سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں اور تم سے زیادہ تقویٰ رکھتا ہوں بایں ہمہ روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں (رات کو) نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں (یہی میرا طریقہ ہے) پس جو شخص میرے طریقہ سے اعراض کرے گا وہ مجھ سے نہیں ہے (یعنی جس نے میرے طریقہ کو پسند نہیں کیا وہ میری جماعت سے خارج ہے)۔'' (بخاری ومسلم)

۱۴٦ - (۷) وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا،

تَرجَمَۃ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ پیغمبر خدا

قَالَتْ: صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، فَرَخَّصَ فِيْهِ، فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ، ثُمَّ قَالَ: «مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ اَصْنَعُهُ؟! فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ، وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ﷺ نے (روزہ کی حالت میں) ایک کام کیا اور اس کی اجازت دے دی لیکن چند شخصوں نے اس سے پرہیز کیا جب رسول اللہ ﷺ کو اس کا حال معلوم ہوا تو آپ نے خطبہ دیا اور خدا کی حمد کے بعد فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے اس چیز کو پسند نہیں کرتے یا اس سے پرہیز کرتے ہیں جس کو میں کرتا ہوں۔ پس قسم ہے خدا کی، میں خدا کی مرضی کو ان سے زیادہ جانتا ہوں اور ان سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں۔'' (بخاری و مسلم)

١٤٧ - (٨) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُؤَبِّرُوْنَ النَّخْلَ، فَقَالَ: «مَا تَصْنَعُوْنَ؟» قَالُوْا: كُنَّا نَصْنَعُهٗ. قَالَ: «لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا كَانَ خَيْرًا» فَتَرَكُوْهُ فَنَقَصَتْ. قَالَ: فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهٗ. فَقَالَ: «اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ اَمْرِ دِيْنِكُمْ، فَخُذُوْا بِهٖ، وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ رَّأْيِيْ، فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت رافع رضی اللہ عنہ بن خدیج بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ مدینہ میں تشریف لائے اس وقت مدینہ کے لوگ کھجوروں کے درختوں میں تابیر (درختوں میں پیوندکاری) کرتے تھے رسول اللہ ﷺ نے (لوگوں کو تابیر کرتے دیکھ کر) پوچھا تم یہ کیا کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا ہم ایسا کرتے رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرو تو شاید بہتر ہو۔ آپ کا یہ ارشاد سن کر لوگوں نے اس عمل کو ترک کر دیا اور اس سال پھل کم آیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں بھی ایک آدمی ہوں پس جب میں تم کو کوئی دینی حکم دوں تو تم اس کو قبول کر لو اور جب اپنی عقل سے تم کو کوئی بات بتا دوں تو تم سمجھ لو کہ میں بھی ایک آدمی ہوں۔'' (مسلم)

١٤٨ - (٩) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى قَوْمًا، فَقَالَ: يَاقَوْمِ! اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ، وَاِنِّيْ اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ!

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور اس چیز کی مثال جس کو عطا فرما کر خدا نے مجھ کو بھیجا ہے اس شخص کی سی ہے جو ایک قوم کے پاس آیا ہو اور اس سے کہا کہ اے قوم میں نے اپنی آنکھوں سے ایک لشکر کو دیکھا ہے اور میں ایک کھل کر (بے غرض) ڈرانے والا ہوں۔ پس تم کو چاہئے کہ

فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ. فَاَطَاعَهٗ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰى مَهْلِهِمْ، فَنَجَوْا. وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَاَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ. فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ. فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ، وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِيْ وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تم (اپنی) نجات ڈھونڈو، نجات تلاش کرو۔ پس اس کی قوم کے ایک گروہ نے تو اس کی اطاعت کر لی اور راتوں رات آہستہ سے نکل گئے اور نجات پالی اور ایک جماعت نے اس کی بات نہ مانی اور وہ اپنے گھروں ہی میں رہی صبح کو لشکر نے آ کر اس کو پکڑ لیا اور مار ڈالا یہ مثال ہے اطاعت اور اتباع کرنے والے کی اس شخص کی اور جس نے میری نافرمانی کی اور جو حق بات میں لے کر آیا ہوں اس کو نہ مانا۔'' (بخاری ومسلم)

۱۴۹ - (۱۰) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَثَلِیْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِیْ تَقَعُ فِی النَّارِ يَقَعْنَ فِيْهَا، وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهٗ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيْهَا، فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ، وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا». هٰذِهٖ رِوَايَةُ الْبُخَارِیِّ، وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهَا، وَقَالَ فِیْ اٰخِرِهَا: قَالَ: «فَذٰلِكَ مَثَلِیْ وَمَثَلُكُمْ، اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ: هَلُمَّ عَنِ النَّارِ: هَلُمَّ عَنِ النَّارِ! فَتَغْلِبُوْنِیْ. تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ روشن کی۔ پس جب آگ نے چاروں طرف روشنی پھیلادی تو پروانے اور دوسرے وہ جانور جو آگ میں گرتے ہیں آنے لگے اور آگ میں گرنے لگے۔ آگ روشن کرنے والے شخص نے ان کو روکنا شروع کیا لیکن وہ نہیں رکتے اور اس کی کوشش پر غالب رہتے ہیں اور آگ میں گر پڑتے ہیں۔ اسی طرح میں بھی تم کو آگ میں پڑنے سے روکتا ہوں اور تم آگ میں گر پڑنے کی کوشش کرتے ہو۔ یہ روایت بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہے اور مسلم میں بھی ایسی ہی روایت ہے البتہ مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی روایت کے آخری الفاظ یہ ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بالکل ایسی ہی میری اور تمہاری مثال ہے میں تمہاری کمروں کو پکڑے ہوئے ہوں تاکہ تم کو آگ سے بچاؤں اور کہتا ہوں کہ دوزخ کی آگ سے بچو اور میرے پاس چلے آؤ لیکن تم مجھ پر غالب آتے ہو اور آگ میں جا پڑتے ہوں۔'' (بخاری ومسلم)

۱۵۰ - (۱۱) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰى رَضِیَ اللّٰهُ

ترجمہ: ''حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيْرِ اَصَابَ اَرْضًا، فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَآءَ، فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ، وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ، فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ، فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا، وَاَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً اُخْرٰى، اِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَآءً، وَّلَا تُنْبِتُ كَلَاً. فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقِهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا، وَّلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

فرمایا کہ اس چیز کی مثال جس چیز کو عطا فرما کر مجھ کو خدا نے بھیجا ہے یعنی علم اور ہدایت، مثل کثیر بارش کے ہے جو زمین پر ہوئی۔ پس زمین کے ایک اچھے ٹکڑے نے پانی کو قبول کرلیا (یعنی جذب کرلیا) اور خشک گھاس اس سے ہری ہوگئی اور بہت سی نئی گھاس کو اس نے پیدا کیا اور زمین کا ایک ٹکڑا ایسا سخت تھا کہ پانی اس کے اوپر جمع ہوگیا اور اللہ نے اس سے لوگوں کو نفع پہنچایا لوگوں نے اس کو پیا اور پلایا اور اس سے کھیتی کو سیراب کیا اور بارش کا یہ پانی ایک اور ایسے زمین کے ٹکڑے کو پہنچا جو چٹیل میدان تھا نہ تو اس نے پانی کو روکا اور نہ گھاس کو اُگایا۔ پس یہ مثال ہے اس شخص کی جس نے علم دین کو سمجھا اور جو چیز خدا نے میری وساطت سے بھیجی تھی اس سے اس نے نفع اٹھایا پس اس نے خود سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور مثال ہے اس شخص کی جس نے (علم دین کے لئے) سر کو نہیں اٹھایا اور خدا کی جو ہدایت میرے ذریعہ سے پہنچی تھی اس کو قبول نہیں کیا۔'' (بخاری ومسلم)

۱۵۱ - (۱۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُّحْكَمٰتٌ﴾ وَّقَرَاَ اِلٰى: ﴿وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُوالْاَلْبَابِ﴾ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَاِذَا رَاَيْتِ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ سَمّٰهُمُ اللّٰهُ، فَاحْذَرُوْهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت ﴿هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُّحْكَمٰتٌ وَّقَرَاَ اِلٰى وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُوالْاَلْبَابِ ۞﴾ (یعنی خدا وہ ہے جس نے تجھ پر کتاب اُتاری اس میں آیتیں ہیں محکم الخ) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ (یہ آیت پڑھ کر) رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا جب تو دیکھے (اور مسلم کی روایت میں ہے جب تم دیکھو) کہ لوگ متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑے ہیں (متشابہ آیات وہ ہیں جن کے معنٰی صرف خدا کو معلوم ہیں) پس (سمجھ لو کہ یہ) وہ لوگ ہیں جن کا نام خدا نے (گمراہ یا کجرَو) رکھا

ہے پس ان لوگوں سے بچتے رہو۔" (بخاری و مسلم)

١٥٢ - (١٣) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: هَجَّرْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، قَالَ: فَسَمِعَ اَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِىْ اٰيَةٍ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِىْ وَجْهِهِ الْغَضَبُ، فَقَالَ: «اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِى الْكِتَابِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز دوپہر کے وقت میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پس آپ نے دو آدمیوں کی آوازیں سنیں جو ایک (متشابہ) آیت میں جھگڑ رہے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تشریف لائے اس وقت آپ کے چہرہ پر غصہ کے آثار نمایاں تھے۔ پس آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ کتابِ (الٰہی) میں اختلاف کرنے کے سبب ہی ہلاک ہوئے ہیں۔" (مسلم)

١٥٣ - (١٤) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِيْنَ فِى الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَىْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ على النَّاسِ، فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: "حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں میں سب سے بڑا گنہگار وہ شخص ہے جس نے کسی چیز کا سوال کیا ہو جو لوگوں پر حرام نہ تھی لیکن اس کے سوال کرنے سے وہ حرام ہوگئی۔" (بخاری و مسلم)

١٥٤ - (١٥) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَكُوْنُ فى اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَأْتُوْنَكُمْ مِنَ الْاَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُكُمْ، فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ، لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا آخری زمانے میں فریب دینے والے اور جھوٹے لوگ ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی حدیثیں لائیں گے جن کو نہ تو تم نے کبھی سنا ہوگا اور نہ تمہارے باپوں نے۔ پس بچو ایسے لوگوں سے اور نہ اپنے قریب آنے دو تم ان کو تاکہ وہ نہ تو تم کو گمراہ کریں اور نہ فتنہ میں ڈالیں۔" (مسلم)

١٥٥ - (١٦) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَؤُوْنَ التَّوْرٰةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ، وَيُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہلِ کتاب تورات کو عبرانی زبان میں پڑھتے تھے اور مسلمانوں کے سامنے اس

لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ، ﴿وَقُوْلُوْا: اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا﴾ الْاٰيَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

کا ترجمہ وتفسیر عربی میں کرتے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ (کو جب معلوم ہوا تو آپ) نے فرمایا تم نہ تو اہلِ کتاب کو سچا جانو اور نہ ان کو جھٹلاؤ اور صرف یہ کہو کہ، ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس چیز پر جو ہم پر نازل کی گئی ہے ایمان لائے۔" (بخاری)

١٥٦ - (١٧) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان کے جھوٹ بولنے کے لئے یہی بہت ہے کہ جس بات کو سُنے اُسے نقل کردے (یعنی تحقیق نہ کرے)۔" (مسلم)

١٥٧ - (١٨) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ اُمَّتِهٖ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ لَهٗ فِيْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ يَّاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ، وَيَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ، ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ، وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ، فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَّمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَّمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَّلَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: "حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھ سے پہلے کسی قوم میں کوئی نبی خدا نے ایسا نہیں بھیجا جس کے مددگار اور دوست اسی قوم میں سے نہ ہوں (ایسے مددگار اور دوست) جو اس کے طریقہ کے پیرو ہوتے ہیں اور اس کے احکام کی پوری اطاعت کرتے ہیں پھر ان کے بعد ایسے نالائق لوگ پیدا ہوتے ہیں جن کو ناخلف کہا جاتا ہے یہ لوگ ایسی بات کہتے ہیں جس کو نہیں کرتے اور وہ کام کرتے ہیں جن کا ان کو حکم نہیں ملا تھا پس جو شخص ان لوگوں سے جہاد کرے وہ مؤمن ہے اور جو ان کے ساتھ اپنی زبان سے جہاد کرے وہ مؤمن ہے اور جو ان کے ساتھ اپنے دل سے جہاد کرے وہ مؤمن ہے اور اس کے بعد (یعنی جو شخص ان کے خلاف اتنا بھی نہ کرسکے اس میں) رائی کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔" (مسلم)

١٥٨ - (١٩) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهٗ، لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنَ

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہدایت کی دعوت دے (یعنی کسی کو دین کے راستہ پر بلائے) اس کو اتنا ہی اجر ملے گا جتنا کہ اس کو جو اس کی پیروی اختیار کرے اور (اس اطاعت گزار) کے اجر میں سے کچھ

اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَةٍ. كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ، لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

بھی کم نہ ہوگا اور جو گمراہی کی طرف بلائے اس کو اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا کہ اس کو جو اس کی اطاعت کریں اور ان کے گناہ میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا۔" (مسلم)

١٥٩ - (٢٠) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَدَأَ الْاِسْلَامُ غَرِيْبًا، وَسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَأَ، فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَآءِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شروع ہوا اسلام غریب اور آخر میں بھی ایسا ہی ہوجائے گا۔ پس غرباء کے لئے خوشخبری ہے (غربت سے مراد مسافرت ہے)۔" (مسلم)

١٦٠ - (٢١) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَارِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَارِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یقیناً ایمان اس طرح مدینہ کی طرف سمٹ آئے گا کہ جس طرح کہ سمٹتا ہے سانپ اپنے بل کی طرف۔ (بخاری ومسلم)

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: «ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ» فِيْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ، وَحَدِيْثَيْ مُعَاوِيَةَ وَجَابِرٍ: «لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِيْ» وَ «لَا يَزَالُ طَآئِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ» فِيْ بَابِ: ثَوَابِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ الخ کو ہم "کتاب مناسک" میں درج کریں گے اور دو حدیثیں معاویہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ کی کہ جن کی ابتداء لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِيْ وَ لَا يَزَالُ طَآئِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ سے ہے باب ثواب ہذہ الامۃ میں درج کریں گے اگر خدا نے چاہا۔"

الفصل الثاني

دوسری فصل

١٦١ - (٢٢) عَنْ رَبِيْعَةَ الْجُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اُتِيَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقِيْلَ لَهٗ: لِتَنَمْ عَيْنُكَ، وَلْتَسْمَعْ اُذُنُكَ، وَلْيَعْقِلْ قَلْبُكَ. قَالَ: «فَنَامَتْ عَيْنَايَ، وَسَمِعَتْ اُذُنَايَ، وَعَقَلَ قَلْبِيْ». قَالَ: «فَقِيْلَ

ترجمہ: "حضرت ربیعۃ الجرشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو خواب میں فرشتے دکھائے گئے۔ پس ان فرشتوں نے آپ سے کہا، چاہئے کہ تمہاری آنکھیں سوئیں، تمہارے کان سنیں اور تمہارا دل سمجھے۔ آپ نے فرمایا، پس سوئیں میری آنکھیں، سنا میرے کانوں نے اور سمجھا میرے دل نے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ

لِیْ: سَيِّدٌ بَنٰی دَارًا، فَصَنَعَ مَأْدُبَةً وَّ اَرْسَلَ دَاعِيًا فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ، دَخَلَ الدَّارَ، وَأَكَلَ مِنَ الْمَادُبَةِ، وَرَضِيَ عَنْهُ السَّيِّدُ، وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ، لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ، وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ، وَسَخِطَ عَلَيْهِ السَّيِّدُ» قَالَ: «فَاللّٰهُ السَّيِّدُ، وَمُحَمَّدُ نِ الدَّاعِيْ، وَالدَّارُ الْاِسْلَامُ، وَالْمَأْدُبَةُ الْجَنَّةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

مثال کے طور پر فرشتوں نے میرے سامنے بیان کیا کہ ایک سردار نے گھر بنایا اور کھانا تیار کیا اور ایک بلانے والے کو بھیجا۔ پس جس شخص نے اس بلانے والے کی دعوت کو قبول کیا وہ گھر میں داخل ہوا اور دسترخوان پر کھانا کھایا اور سردار اس سے خوش ہوا اور جس نے بلانے والے کی بات نہ مانی وہ نہ تو گھر میں داخل ہوا نہ دسترخوان سے کھانا کھایا اور سردار اس پر ناراض ہوا۔ آپ نے فرمایا اس مثال میں سردار سے مراد خدا ہے اور بلانے والے سے مراد محمد ﷺ ہیں گھر سے مراد اسلام ہے اور دسترخوان سے مراد جنت ہے۔" (دارمی)

١٦٢ - (٢٣) وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ، يَاْتِيْهِ الْاَمْرُ مِنْ اَمْرِیْ مِمَّا اُمِرْتُ بِهٖ اَوْنَهَيْتُ عَنْهُ، فَيَقُوْلُ: لَا اَدْرِیْ، مَا وَجَدْنَا فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِیْ «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

ترجمہ: "حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تم سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ اپنے چھپرکھٹ میں تکیہ لگائے ہوئے ہو اور میرے ان احکام میں سے جن کا میں نے حکم دیا ہے یا جس سے منع کیا ہے کوئی حکم اس کے پاس پہنچے اور وہ (اس کو سن کر) یہ کہہ دے کہ میں کچھ نہیں جانتا جو کچھ ہم کو خدا کی کتاب میں ملا ہم نے اس کی اطاعت کی۔" (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، بیہقی)

١٦٣ - (٢٤) وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْ كَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلَا اِنِّیْ اُوْتِيْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ، اَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَقُوْلُ: عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ، فَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْهُ، وَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ، وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ

ترجمہ: "حضرت مقدام رضی اللہ عنہ بن معدی کرب سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خبردار ہو کہ دیا گیا ہے مجھ کو قرآن اور اس کے مثل اس کے ساتھ خبردار ہو کہ عنقریب ایک پیٹ بھرا شخص اپنے چھپرکھٹ پڑا ہوا کہے گا کہ بس اس قرآن کو لازم جانو۔ پس جو چیز تم قرآن میں حلال پاؤ اس کو حلال سمجھو اور جس کو حرام پاؤ اس کو حرام سمجھو اور واقعہ یہ ہے کہ جو کچھ حرام کیا رسول اللہ نے وہ اسی کی مانند ہے جس کو حرام کیا خدا نے۔ خبردار ہو کہ تمہارے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ اَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمُ الْحِمَارُ الْاَهْلِيُّ، وَلَا كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ، وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ اِلَّا اَنْ يَّسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا، وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ، فَعَلَيْهِمْ اَنْ يَّقْرُوْهُ، فَاِنْ لَّمْ يَقْرُوْهُ، فَلَهٗ اَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ، وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ: «كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ».

لئے پالتو گدھا حرام ہے اور اسی طرح کو نچلی رکھنے والا ہر درندہ اور حرام ہے تمہارے لئے معاہد کی گری پڑی چیز۔ مگر وہ گری پڑی چیز حلال ہے جس کی پرواہ اس کے مالک کو نہ ہو اور جو شخص کسی قوم کا مہمان بنے اس قوم پر لازم ہے کہ اس کی مہمانی کرے اگر وہ مہمانی نہ کرے تو اس شخص کو جائز ہے کہ وہ مہمانی کے موافق ان سے حاصل کرے۔ (ابوداؤد) دارمی نے بھی ایسی ہی روایت کی ہے اور اسی طرح ابن ماجہ نے اس روایت کو جس طرح اللہ نے حرام کیا، تک بیان کیا ہے۔"

١٦٤ - (٢٥) وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «اَيَحْسَبُ اَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَظُنُّ اَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا اِلَّا مَا فِيْ هٰذَا الْقُرْآنِ؟! اَلَا وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ اَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ اَشْيَاءَ اِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْآنِ اَوْ اَكْثَرُ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا بِاِذْنٍ، وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ، وَلَا اَكْلَ ثِمَارِهِمْ اِذَا اَعْطَوْكُمُ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ: اَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ الْمَصِيْصِيُّ، قَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ.

ترجمہ: "حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی اپنے چھپر کھٹ پر ٹیک لگائے ہوئے گمان کرتا ہے کہ اللہ نے صرف انہیں چیزوں کو حرام کیا ہے جو قرآن میں ہیں۔ سن لو جن چیزوں کا میں نے حکم دیا اور نصیحت کی اور جن چیزوں سے منع کیا وہ بھی قرآن کے برابر یا اس سے زیادہ ہیں۔ اور بے شک اللہ نے تمہارے لئے حلال نہیں کیا بغیر اجازت اہل کتاب کے گھر میں داخل ہونا اور نہ ان کی عورتوں کو مارنا اور نہ ان کے پھلوں کو کھانا جب تک کہ وہ تم کو وہ حق ادا کرتے رہیں جو ان پر لازم ہیں۔" (ابوداؤد)

١٦٥ - (٢٦) وَعَنْهُ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً،

ترجمہ: "حضرت عرباض رضی اللہ عنہ بن ساریہ کہتے ہیں ایک روز نبی ﷺ نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی پھر آپ ہماری طرف منہ کر کے بیٹھ گئے اور ہم کو نہایت مؤثر الفاظ میں نصیحت کی کہ ہماری آنکھوں

ذَرِفَتْ مِنهَا الْعُيُوْنُ، وَوَجِلَتْ مِنهَا الْقُلُوْبُ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا، فَقَالَ: «اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبْشِيًّا، فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا الصَّلٰوةَ.

سے آنسو جاری ہو گئے اور دلوں میں خوف پیدا ہو گیا۔ پس ہم میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ (شاید) یہ آخری وصیت ہے پس آپ ہم کو کچھ اور نصیحت فرمایئے آپ نے فرمایا میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ تم اللہ سے ڈرتے رہو اور وصیت کرتا ہوں تم کو سننے اور اطاعت کرنے کی اگرچہ تم کو حبشی غلام کی اطاعت کرنی پڑے۔ پس تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہے وہ اختلاف کثیر کو دیکھے گا ایسی حالت میں تم پر لازم ہے کہ میرے اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہ کے طریقہ کو مضبوط پکڑلو اسی پر بھروسہ رکھو اور اس کو دانتوں سے مضبوط پکڑے رہو اور تم (دین میں) نئی باتیں پیدا کرنے سے بچو، اس لئے کہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (احمد، ابوداود، ترمذی، ابن ماجہ) مگر ترمذی اور ابن ماجہ نے اس روایت میں نماز پڑھنے کا ذکر نہیں کیا ہے۔"

١٦٦ - (٢٧) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا، ثُمَّ قَالَ: «هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ» ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ، وَقَالَ: «هٰذِهٖ سُبُلٌ، عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهَا شَيْطَانٌ يَّدْعُوْ اِلَيْهِ»، وَقَرَأَ: ﴿وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ﴾ الْاٰيَةَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ ہمارے سمجھانے کو) رسول اللہ ﷺ نے ایک (سیدھا) خط کھینچا پھر فرمایا یہ تو اللہ کا راستہ ہے پھر آپ نے اس خط کے دائیں بائیں اور چند خط کھینچے اور فرمایا یہ بھی راستے ہیں جن میں سے ہر ایک راستے پر شیطان بیٹھا ہے جو اپنے راستے کی طرف بلاتا ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ﴿وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ﴾ یعنی یہ میرا سیدھا راستہ ہے پس اس کی پیروی کرو۔" (احمد، نسائی۔ دارمی)

١٦٧ - (٢٨) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ

ترجمہ: "حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک پورا مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی خواہشات اس چیز کے تابع

هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ». رَوَاهُ فِىْ «شَرْحِ السُّنَّةِ»، وَقَالَ النَّوَوِىُّ فِىْ اَرْبَعِيْنِهٖ» هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَّرَوَيْنَاهُ فِىْ «كِتَابِ الْحُجَّةِ» بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

نہیں ہوتیں جس کو میں (خدا کی طرف سے) لایا ہوں (یعنی دین اور شریعت)۔ یہ روایت شرح السنۃ میں ہے اور نووی نے اربعین میں لکھا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے جس کو ہم نے کتاب الحجۃ میں سندِ صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔''

١٦٨ - (٢٩) وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ اَحْيٰى سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِىْ قَدْ اُمِيْتَتْ بَعْدِى، فَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَّمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ لَا يَرْضٰهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ، كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت بلال رضی اللہ عنہ بن حارث مزنی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے میری کسی ایسی سنت کو زندہ کیا (یعنی رائج کیا) جو میرے بعد چھوڑ دی گئی تھی تو اس کو اتنا ہی اجر ملے گا جتنا کہ ان لوگوں کو ملے گا جنہوں نے اس پر عمل کیا اور ان عمل کرنے والوں کے اجر میں سے بھی کچھ کم نہ ہوگا اور جس شخص نے گمراہی کی اور کوئی ایسی بات نکالی جس سے اللہ اور اس کا رسول خوش نہیں ہوتا اس کو اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا گناہ ان کو ہوگا جنہوں نے اس بدعت پر عمل کیا اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا۔'' (ترمذی)

١٦٩ - (٣٠) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ.

ترجمہ: ''اس حدیث کو ابن ماجہ نے کثیر بن عبداللہ بن عمرو سے اور انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے۔''

١٧٠ - (٣١) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدِّيْنَ لَيَارِزُ اِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَارِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا، وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِيَّةِ مِنْ رَّاْسِ الْجَبَلِ. اِنَّ الدِّيْنَ بَدَاَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَاَ، فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَآءِ، وَهُمُ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ

ترجمہ: ''حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دین حجاز کی طرف اس طرح سمٹ آئے گا جس طرح کہ سانپ اپنے بل کی جانب سمٹ آتا ہے اور دین حجاز میں اس طرح جگہ پکڑے گا جس طرح بکری پہاڑ کی چوٹی پر جگہ پکڑ لیتی ہے اور دین ابتدا میں انجان شروع ہوا تھا اور آخر میں ایسا ہی ہوجائے گا جیسا کہ ابتدا میں تھا۔ پس خوشخبری ہو غریبوں کو وہی درست کردیں گے اس چیز کو جس کو میرے بعد لوگوں نے خراب

النَّاسُ مِنْ بَعْدِي مِنْ سُنَّتِيْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۷۱ - (۳۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيَاتِيَنَّ عَلٰى أُمَّتِيْ كَمَا أَتٰى عَلٰى بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ، حَتّٰى إِنْ كَانَ مِنهُمْ مَنْ أَتٰى أُمَّهُ عَلَانِيَةً، لَكَانَ فِيْ أُمَّتِيْ مَنْ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ. وَإِنَّ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِيْ عَلٰى ثَلٰثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً» قَالُوْا: مَنْ هِيَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِيْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۷۲ - (۳۳) وَفِيْ رِوَايَةِ أَحْمَدَ، وَأَبِيْ دَاوٗدَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ: «ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّارِ، وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَهِيَ الْجَمَاعَةُ، وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ فِيْ أُمَّتِيْ أَقْوَامٌ تَتَجَارٰى بِهِمْ تِلْكَ الْأَهْوَآءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهٖ، لَا يَبْقٰى مِنْهُ عِرْقٌ وَّلَا مَفْصِلٌ إِلَّا دَخَلَهٗ».

۱۷۳ - (۳٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِيْ أَوْ قَالَ: «أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلٰى ضَلَالَةٍ، وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ، وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

کردیا ہوگا یعنی میری سنت کو۔'' (ترمذی)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جیسا کہ بنی اسرائیل پر آیا تھا بالکل درست اور ٹھیک جیسا کہ دونوں جوتیاں برابر اور ٹھیک ہوتی ہیں یہاں تک کہ بنی اسرائیل میں سے اگر کسی نے اپنی ماں سے علانیہ بدفعلی کی ہوگی تو میری امت میں بھی ایسے لوگ ہوں گے جو ایسا ہی کریں گے اور بنی اسرائیل کی قوم بہتر فرقوں میں منقسم ہوئی اور میری امت تہتر فرقوں میں منقسم ہوگی جن میں سے ایک فرقہ جنتی ہوگا اور باقی سب دوزخ میں جائیں گے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! جنتی فرقہ کونسا ہوگا؟ آپ نے فرمایا وہ فرقہ جس پر مَیں ہوں اور میرے اصحاب۔'' (ترمذی)

ترجمہ: ''اور احمد وابوداؤد نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے جو روایت کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں کہ بہتر گروہ دوزخ میں جائیں گے اور ایک گروہ جنت میں اور جنتی گروہ جماعت ہے اور البتہ نکلیں گی میری امت میں کئی قومیں جن میں خواہشات اس طرح رائج ہوجائیں گی جس طرح ہڑک (بیماری) ہڑک والے (کتے) میں جاری ہوجاتی ہے کہ کوئی رگ اور کوئی جوڑ اس سے باقی نہیں بچتا۔''

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خداوند تعالیٰ میری امت کو، یا آپ نے یہ فرمایا کہ امتِ محمدیہ کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا اور اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور جو شخص جماعت سے الگ ہوا اس کو دوزخ میں تنہا ڈالا جائے گا۔'' (ترمذی)

١٧٤ - (٣٥) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ، فَاِنَّهُ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ.

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ، جماعتِ کثیر کا اتباع کرو پس جو شخص جماعت سے الگ ہوا اس کو دوزخ میں تنہا ڈالا جائے گا۔'' (ابن ماجہ)

١٧٥ - (٣٦) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا بُنَيَّ! اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ وَلَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِّاَحَدٍ فَافْعَلْ». ثُمَّ قَالَ: «يَا بُنَيَّ! وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِيْ، وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے میرے بیٹے اگر تجھ سے یہ ممکن ہو کہ تو صبح سے لے کر شام تک اس حال میں بسر کردے کہ تیرے دل میں کسی سے کینہ اور کھوٹ نہ ہو تو ایسا ہی کر پھر آپ نے فرمایا اے میرے بیٹے یہ ہی میرا طریقہ اور سنت ہے پس جس شخص نے میرے طریقہ کو پسند کیا اس نے مجھ کو دوست رکھا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔'' (ترمذی)

١٧٦ - (٣٧) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الزُّهْدِ لَهٗ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس شخص نے میری امت کے بگڑنے کے وقت میری سنت کو اپنا رہنما بنایا اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔''

ترجمہ: ''بیہقی نے یہ روایت اپنی کتاب زہد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔''

١٧٧ - (٣٨) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَتَاهُ عُمَرُ فَقَالَ: «اِنَّا نَسْمَعُ اَحَادِيْثَ مِنْ يَّهُوْدَ تُعْجِبُنَا، اَفَتَرٰى اَنْ نَّكْتُبَ بَعْضَهَا؟ فَقَالَ: «اَمُتَهَوِّكُوْنَ اَنْتُمْ كَمَا تَهَوَّكَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى؟! لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَآءَ نَقِيَّةً، وَلَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا مَّا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِيْ. رَوَاهُ

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت کے پاس آئے اور کہا کہ ہم یہود کی حدیثیں سنتے ہیں اور وہ ہم کو اچھی معلوم ہوتی ہیں۔ کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ ہم ان (حدیثوں) میں سے بعض کو لکھ لیں؟ آپ نے فرمایا کیا تم بھی ایسے ہی حیران ہو (اپنے دین میں کہ اس کو ناقص خیال کرتے ہو) جس طرح یہود ونصاریٰ حیران ہیں؟ میں تمہارے پاس صاف وروشن شریعت لایا ہوں اگر حضرت موسیٰ

اَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كتاب «شُعَبِ الْاِيمَان».

زندہ ہوتے تو وہ بھی میری اطاعت پر مجبور ہوتے۔" (احمد وبیہقی)

۱۷۸ - (۳۹) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ اَكَلَ طَيِّبًا، وَعَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ، وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ، دَخَلَ الْجَنَّةَ». فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ لَكَثِيْرٌ فِي النَّاسِ؟ قَالَ: «وَسَيَكُوْنُ فِيْ قُرُوْنٍ بَعْدِيْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: "حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے پاک وحلال کھایا سنت پر عمل کیا اور اس کی زیادتی سے لوگ امن میں رہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ایسے لوگ تو آج کل بہت ہیں آپ نے فرمایا اور میرے بعد بھی ایسے لوگ ہوں گے۔" (ترمذی)

۱۷۹ - (٤٠) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّكُمْ فِيْ زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَا اُمِرَ بِهٖ هَلَكَ، ثُمَّ يَاْتِيْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعُشْرِ مَا اُمِرَ بِهٖ نَجَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم ایسے زمانہ میں ہو کہ اگر تم میں سے کوئی شخص خدا کے احکام کا دسواں حصہ بھی چھوڑ دے گا تو ہلاک ہوگا لیکن ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اگر کوئی شخص احکام کا دسواں حصہ بھی عمل میں لے آئے گا تو نجات پا جائے گا۔" (ترمذی)

۱۸۰ - (٤١) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوْا عَلَيْهِ اِلَّا اُوْتُوا الْجَدَلَ»، ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ﴾. رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: "حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہدایت پانے اور ہدایت پر قائم رہنے کے بعد کوئی قوم گمراہ نہیں ہوئی مگر اس وقت جبکہ اس میں جھگڑا پیدا ہوا اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی ﴿مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ﴾ یعنی، وہ نہیں بیان کرتے تیرے لئے مثال مگر جھگڑنے کے لئے بلکہ وہ جھگڑالو قوم ہی ہے۔" (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۱۸۱ - (٤٢) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ تم اپنی جانوں پر سختی نہ کرو (یعنی سخت ریاضت اور

يَقُوْلُ: «لَا تُشَدِّدُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ فَيُشَدِّدُ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ، فَاِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ، فَشَدَّدَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ، فَتِلْكَ بَقَايَاهُمْ فِي الصَّوَامِعِ وَالدِّيَارِ ﴿رَهْبَانِيَّةَ نِ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ﴾. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

مجاہدہ نہ کرو) ورنہ پھر اللہ بھی تم پر سختی کرے گا۔ تحقیق ایک قوم یعنی بنی اسرائیل نے اپنی جانوں پر سختی کی تھی پس اللہ نے بھی ان پر سختی کی۔ پس آج جو لوگ صومعوں اور دیار (یعنی نصاریٰ اور یہود کے عبادت خانوں) میں پائے جاتے ہیں یہ انہی لوگوں کی یادگار اور بقایا ہیں۔ رہبانیت (ترکِ دنیا) کو انہی لوگوں نے ایجاد کیا تھا ہم نے ان پر فرض نہیں کی تھی۔" (ابوداؤد)

۱۸۲ - (٤٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى خَمْسَةِ اَوْجُهٍ: حَلَالٌ، وَّحَرَامٌ، وَّمُحْكَمٌ، وَمُتَشَابَهٌ، وَّ اَمْثَالٌ، فَاَحِلُّوا الْحَلَالَ، وَحَرِّمُوا الْحَرَامَ، وَاعْمَلُوْا بِالْمُحْكَمِ، وَاٰمِنُوْا بِالْمُتَشَابَهِ، وَاعْتَبِرُوْا بِالْاَمْثَالِ» هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ، وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» وَلَفْظُهٗ: «فَاعْمَلُوْا بِالْحَلَالِ، وَاجْتَنِبُوا الْحَرَامَ، وَاتَّبِعُوا الْمُحْكَمَ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید پانچ صورتوں پر (یعنی پانچ قسم کے حکموں پر) نازل ہوا ہے: ① حلال، ② حرام، ③ محکم، ④ متشابہ، ⑤ امثال۔ پس تم حلال کو حلال جانو حرام کو حرام سمجھو۔ محکم پر عمل کرو۔ متشابہ پر ایمان لاؤ اور امثال (قصوں) سے عبرت حاصل کرو۔ (حدیث کے) یہ الفاظ مصابیح کے ہیں اور بیہقی نے شعب الایمان میں جو روایت لکھی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں کہ پس عمل کرو حلال پر بچو حرام سے اور پیروی کرو محکم کی۔"

۱۸۳ - (٤٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْاَمْرُ ثَلٰثَةٌ: اَمْرٌ بَيِّنٌ رُشْدُهٗ فَاتَّبِعْهُ، وَاَمْرٌ بَيِّنٌ غَيُّهٗ فَاجْتَنِبْهُ، وَاَمْرٌ اُخْتُلِفَ فِيْهِ فَكِلْهُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ امر تین طرح کے ہیں۔ ایک امر ظاہر ہے ہدایت اس کی، پس اس کی پیروی کر۔ دوسرا امر وہ ہے جس کی گمراہی ظاہر ہے اس سے بچ۔ تیسرا امر مختلف فیہ ہے اس کو خدا کے حوالے کر۔" (احمد)

الفصل الثالث

تیسری فصل

۱۸٤ - (٤٥) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ

ترجمہ: "حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ

عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ الشَّيْطٰنَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ، يَأْخُذُ الشَّاذَّةَ وَالْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ، وَاِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ، وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شیطان آدمی کا بھیڑیا ہے جیسا بکری کا بھیڑیا ہوتا ہے جو اس بکری کو اٹھالے جاتا ہے جو ریوڑ سے بھاگ نکلی ہو یا ریوڑ سے دور چلی گئی ہو یا ریوڑ کے کنارے پر ہو اور بچو تم پہاڑ کی گھاٹیوں (یعنی گمراہی) سے اور جماعت اور مجمع کے ساتھ رہو۔" (احمد)

۱۸۵ - (۴۶) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ». رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ.

ترجمہ: "حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جماعت سے بالشت بھر (یعنی ایک ساعت کے لئے) جدا ہوا اس نے اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے نکال دیا۔" (احمد، ابوداؤد)

۱۸۶ - (۴۷) وَعَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، مُرْسَلًا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ». رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا.

ترجمہ: "مالک بن انس رضی اللہ عنہ بہ طریق مُرسل بیان کرتے ہیں کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان کو مضبوط پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہوگے (اور وہ) کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ ہیں۔" (مؤطا)

۱۸۷ - (۴۸) وَعَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ الثُّمَالِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «مَا اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَةً اِلَّا رُفِعَ مِثْلُهَا مِنَ السُّنَّةِ فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِّنْ اِحْدَاثِ بِدْعَةٍ». رَوَاهُ احمد.

ترجمہ: "حضرت غضیف بن حارث ثمالی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس قوم نے (دین میں) کوئی بات نکالی اس کے مثل ایک سنت اُٹھالی گئی سنت کو مضبوط پکڑنا نئی بات نکالنے سے بہتر ہے۔" (احمد)

۱۸۸ - (۴۹) وَعَنْ حَسَّانَ، قَالَ: مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً اِلَّا نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا، ثُمَّ لَايُعِيْدُهَا اِلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

ترجمہ: "حضرت حسان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نہیں نکالی کسی قوم نے کوئی بات اپنے دین میں مگر یہ کہ نکال لیتا ہے اللہ اس کی سنت میں سے اس کے مانند (یعنی جب کوئی نئی بات نکلتی ہے تو اس کے مثل سنت دنیا سے اٹھالی جاتی ہے (اور پھر) وہ سنت قیامت تک اس کی

طرف واپس نہیں کی جاتی۔'' (دارمی)

١٨٩ - (٥٠) وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ مَيْسَرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ، فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» مُرْسَلًا.

تَرجَمَہ: ''ابراہیم بن میسرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے بدعتی کی تعظیم کی، اس نے دینِ اسلام کو ڈھانے میں مدد دی۔'' (بیہقی)

١٩٠ - (٥١) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَنْ تَعَلَّمَ كِتٰبَ اللّٰهِ ثُمَّ اتَّبَعَ مَا فِيْهِ هَدَاهُ اللّٰهُ مِنَ الضَّلَالَةِ فِي الدُّنْيَا، وَوَقَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سُوْءَ الْحِسَابِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ، قَالَ: مَنِ اقْتَدٰى بِكِتٰبِ اللّٰهِ لَا يَضِلُّ فِي الدُّنْيَا وَلَا يَشْقٰى فِي الْاٰخِرَةِ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى.﴾ رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

تَرجَمَہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس شخص نے کتاب اللہ کا علم حاصل کیا اور پھر جو کچھ کتاب اللہ کے اندر ہے اس کی پیروی کی، اللہ اُس کو دنیا میں گمراہی سے بچا کر راہِ ہدایت پر رکھے گا اور قیامت کے دن اس کو بُرے حساب سے بچائے گا۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس شخص نے کتابُ اللہ کی پیروی کی، وہ دنیا میں گمراہ نہ ہوگا اور آخرت میں بدنصیب نہ ہوگا، اس کے بعد ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی ﴿فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴾ (یعنی جس نے میری ہدایت کی پیروی کی، وہ نہ تو گمراہ ہوگا اور نہ بدنصیب)۔'' (رزین)

١٩١ - (٥٢) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيْمًا، وَعَنْ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ سُوْرَانِ، فِيْهِمَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ، وَعَلَى الْاَبْوَابِ سُتُوْرٌ مُرْخَاةٌ، وَعِنْدَ رَأْسِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَقُوْلُ: اسْتَقِيْمُوْا عَلَى الصِّرَاطِ وَلَا تَعْوَجُّوْا، وَفَوْقَ ذٰلِكَ دَاعٍ يَدْعُوْا، كُلَّمَا هَمَّ عَبْدٌ اَنْ يَفْتَحَ شَيْئًا مِنْ تِلْكَ

تَرجَمَہ: ''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان کی، یعنی ایک سیدھا راستہ ہے اور اس کے دونوں طرف دیواریں ہیں اور دیواروں میں کھلے ہوئے دروازے ہیں اور دروازوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور راستے کے سرے پر ایک داعی کھڑا ہوا ہے جو پکار کر کہتا ہے سیدھے راستہ پر چلے جاؤ اِدھر اُدھر نہ ہو اور اس داعی کے اوپر ایک اور داعی ہے (یعنی سرے والے داعی سے آگے کھڑا ہوا ہے) جب کوئی بندہ اِن دروازوں میں سے کوئی دروازہ کھولنا چاہتا ہے تو (وہ

الْاَبْوَابِ قَالَ: وَيْحَكَ! لَا تَفْتَحْهُ، فَاِنَّكَ اِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ» ثُمَّ فَسَّرَهُ فَاَخْبَرَ: «اَنَّ الصِّرَاطَ هُوَ الْاِسْلَامُ، وَاَنَّ الْاَبْوَابَ الْمُفَتَّحَةَ مَحَارِمُ اللّٰهِ، وَاَنَّ السُّتُوْرَ الْمُرْخَاةَ حُدُوْدُ اللّٰهِ، وَاَنَّ الدَّاعِيَ عَلٰى رَأْسِ الصِّرَاطِ هُوَ الْقُرْاٰنُ، وَاَنَّ الدَّاعِيَ مِنْ فَوْقِهٖ وَاعِظُ اللّٰهِ فِيْ قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ». رَوَاهُ رَزِيْنٌ، وَّرَوَاهُ اَحْمَدُ.

دوسرا) داعی پکار کر کہتا ہے افسوس ہے تجھ پر اس کو نہ کھول۔ اگر تو اس کو کھولے گا تو اس میں داخل ہو جائے گا (اور وہاں سخت تکلیف اُٹھائے گا) یہ مثال بیان کر کے رسول اللہ ﷺ نے اس کی تفسیر اس طرح فرمائی کہ سیدھا راستہ تو اسلام ہے اور (دیواروں میں) جو دروازے کھلے ہوئے ہیں ان سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کو خدا نے حرام قرار دیا ہے اور جو پردے (ان دروازوں پر) پڑے ہوئے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں۔ اور وہ داعی جو سیدھے راستے کے سرے پر کھڑا ہوا ہے قرآن ہے اور وہ داعی جو اس سے آگے کھڑا ہے اور وہ اللہ کا واعظ (نصیحت کرنے والا) ہے جو ہر مؤمن کے دل میں موجود ہے۔ (رزین اور احمد)

۱۹۲ - (۵۳) وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَكَذَا التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ اِلَّا اَنَّهٗ ذَكَرَ اَخْصَرَ مِنْهُ.

ترجمہ: ''اور بیہقی نے اس روایت کو نواس بن سمعان سے نقل کیا ہے۔ اور ترمذی نے بھی انہی سے روایت کی ہے مگر ترمذی نے اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔''

۱۹۳ - (۵۴) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَنْ كَانَ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ، فَاِنَّ الْحَيَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ. اُولٰئِكَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا اَفْضَلَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، اَبَرَّهَا قُلُوْبًا، وَّ اَعْمَقَهَا عِلْمًا، وَّاَقَلَّهَا تَكَلُّفًا اِخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهٖ، وَلِاِقَامَةِ دِيْنِهٖ، فَاعْرِفُوْا لَهُمْ فَضْلَهُمْ، وَاتَّبِعُوْهُمْ عَلٰى اٰثَرِهِمْ، وَتَمَسَّكُوْا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ اَخْلَاقِهِمْ وَسِيَرِهِمْ، فَاِنَّهُمْ كَانُوْا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيْمِ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

ترجمہ: ''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص کسی طریقہ کی پیروی کرے پس اس کو چاہئے کہ وہ ان لوگوں کے طریقہ کی پیروی کرے جو مر گئے ہیں۔ اس لئے کہ زندہ آدمی فتنہ سے محفوظ نہیں ہوتا۔ اور وہ (مرے ہوئے لوگ جن کی پیروی کرنی چاہئے) محمد ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہ ہیں جو اِس امت کے بہترین لوگ تھے دلوں کے اعتبار سے انتہا درجہ کے نیک، علم کے اعتبار سے کامل اور بہت کم تکلف کرنے والے۔ پسند کیا تھا ان کو خدا تعالیٰ نے اپنے نبی کی صحبت کے لئے اور اپنے دین کو قائم کرنے کے لئے۔ پس تم ان کی بزرگی کو سمجھو، اور ان کے نقشِ قدم پر چلو اور جہاں تک ممکن ہو ان کی عادات و اخلاق کو اختیار کرو۔ وہی لوگ صراطِ مستقیم

(ہدایت کے سیدھے راستہ) پر تھے۔" (رزین)

١٩٤ - (٥٥) وَعَنْ جَابِرٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا، اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنُسْخَةٍ مِّنَ التَّوْرَاةِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذِهٖ نُسْخَةٌ مِّنَ التَّوْرٰةِ! فَسَكَتَ فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَوَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ. فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: ثَكِلَتْكَ الثَّوَاكِلُ! مَا تَرٰى بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَنَظَرَ عُمَرُ اِلٰى وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ، رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا، وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ، لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوْسٰى فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِيْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ وَلَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا وَّاَدْرَكَ نُبُوَّتِيْ لَا تَّبَعَنِيْ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (ایک مرتبہ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تورات کا نسخہ لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ تورات کا نسخہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ خاموش رہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تورات کو پڑھنا شروع کیا اور رسول اللہ ﷺ کا چہرہ متغیر ہونے لگا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر کہا: "عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! تم کو گم کریں گم کرنے والیاں، کیا تم رسول اللہ ﷺ کے چہرے (کے تغیر) کو نہیں دیکھتے۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر نظر ڈالی اور کہا پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی اللہ اور اس کے رسول کے غصہ سے۔ راضی ہیں ہم اللہ کے رَبّ ہونے پر اور دینِ اسلام پر اور محمد کی نبوت پر۔ پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے، اگر موجود ہوتے تم میں موسیٰ تو تم ان کی اطاعت قبول کر لیتے اور مجھ کو چھوڑ دیتے (اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ) تم سیدھے راستے سے بھٹک کر گمراہ ہوجاتے۔ اگر موسیٰ زندہ ہوتے اور میری نبوت کو اور زمانے کو پاتے تو (یقیناً) میرا اتباع کرتے۔" (دارمی)

١٩٥ - (٥٦) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَلَامِيْ لَا يَنْسَخُ كَلَامَ اللّٰهِ، وَكَلَامُ اللّٰهِ يَنْسَخُ كَلَامِيْ، وَكَلَامُ اللّٰهِ يَنْسَخُ بَعْضُهٗ بَعْضًا».

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرا کلام، کلام اللہ کو منسوخ نہیں کرتا۔ اور کلام اللہ میرے کلام کو منسوخ کر دیتا ہے اور کلام اللہ کا بعض حصہ بعض کو منسوخ کرتا ہے۔"

١٩٦ - (٥٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہماری بعض حدیثیں بعض کو منسوخ کرتی ہیں جیسا کہ قرآن

وَسَلَّمَ: «اِنَّ حَدِيْثَنَا يَنْسَخُ بَعْضُهَا بَعْضًا كَنَسْخِ الْقُرْاٰنِ».

منسوخ کرتا ہے (قرآن کے بعض حصہ کو)۔"

۱۹۷ - (۵۸) وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا، وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا، وَسَكَتَ عَنْ اَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا». رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ الدَّارُ قُطْنِيُّ.

ترجمہ: "حضرت ابوثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خداوند تعالیٰ نے چند باتیں فرض کی ہیں پس تم ان کو ضائع نہ کرو (یعنی ان کو ترک نہ کرو) اور چند چیزیں (خدا تعالیٰ نے) حرام کی ہیں، پس ان کے قریب (بھی) نہ جاؤ۔ اور چند حدود مقرر کی ہیں، پس ان سے تجاوز نہ کرو اور چند چیزوں (کے بیان کرنے) میں سکوت اختیار کیا (بھول کر نہیں بلکہ دانستہ) پس تم ان چیزوں پر بحث نہ کرو۔) (مذکورہ بالا تینوں حدیثیں دار قطنی میں ہیں)۔"

کتاب العلم

الفصل الاول

۱۹۸ - (۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً، وَّحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ وَلَا حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۹۹ - (۲) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ بِحَدِيْثٍ يَرٰى اَنَّهٗ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۰ - (۳) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ. وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰهُ يُعْطِيْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۱ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

پہلی فصل

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پہنچاؤ میری طرف سے اگرچہ ہو ایک ہی آیت (یعنی میری نہایت مفید حدیثیں لوگوں تک پہنچاؤ اگرچہ وہ تھوڑی ہی ہوں) اور بنو اسرائیل سے جو قصے سنو، ان کو لوگوں کے سامنے بیان کردو۔ اس میں کوئی گناہ نہیں۔ اور جو شخص جان کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے گا، وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں تلاش کرلے۔'' (بخاری)

ترجمہ: ''حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میری کوئی (ایسی) حدیث بیان کرے جس کی نسبت اس کا یہ خیال ہو کہ وہ جھوٹی ہے تو وہ جھوٹے آدمیوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔'' (مسلم)

ترجمہ: ''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس شخص کے ساتھ خداوند تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے اور میں تو تقسیم کرنے والا ہوں، عطا فرمانے والا تو خدا ہی ہے۔'' (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ لوگ کان ہیں جیسے سونے چاندی کی کانیں ہوتی ہیں۔

«النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوْا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

جو لوگ ایامِ جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں اگر وہ دین کو سمجھیں۔" (مسلم)

۲۰۲ - (۵) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: "حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو شخصوں پر (یعنی ان کی دو خصلتوں پر) حسد کرنا ٹھیک ہے۔ ایک تو اس شخص پر جس کو خدا نے مال دیا اور پھر اس کو راہِ حق میں خرچ کرنے کی توفیق دی۔ اور دوسرا وہ شخص جس کو خدا نے علم دیا پس وہ اس علم کے موافق حکم کرتا اور اس کو سکھاتا ہے۔" (بخاری و مسلم)

۲۰۳ - (۶) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ إِلَّا مِنْ ثَلٰثَةِ أَشْيَاءَ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے عمل (کے ثواب) کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے مگر تین کا ثواب برابر جاری رہتا ہے۔ صدقۂ جاریہ (جیسے اوقاف یا کنویں وغیرہ) یا علم جس سے نفع حاصل کیا جائے (جیسے کسی کو علم پڑھایا یا کوئی کتاب لکھی) اور صالح اولاد جو مرنے کے بعد اس کے لئے دعا کرے۔" (مسلم)

۲۰٤ - (۷) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ أَخِيْهِ. وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّلْتَمِسُ

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کو دنیا کی سختیوں اور تنگیوں سے بچائے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن قیامت کی سختیوں سے بچائے گا اور جس نے کسی تنگ دست کی مشکل کو آسان کیا اللہ دنیا اور آخرت میں اس پر آسانی کرے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان کے عیب کو چھپایا اور پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک برابر بندہ کی مدد کرتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد کرتا رہتا ہے اور جو

فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ. وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ، اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ، وَمَنْ بَطَّأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۵ - (۸) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلُ نِ اسْتُشْهِدَ، فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعْمَتَهٗ فَعَرَفَهَا، فَقَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُّ. قَالَ: كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُّقَالَ: جَرِيْءٌ، فَقَدْ قِيْلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ. وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ، وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ، فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا. قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ، وَقَرَاْتُ فِيْكَ الْقُرْاٰنَ. قَالَ: كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ: اِنَّكَ عَالِمٌ، وَقَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ: هُوَ قَارِئٌ، فَقَدْ قِيْلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ. وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ، فَاُتِيَ بِهٖ

شخص علم کی تلاش میں چلتا ہے اللہ اس پر بہشت کے راستہ کو آسان کر دیتا ہے، اور جب جمع ہو جاتی ہے کوئی قوم خدا کے گھر (مسجد یا مدرسہ) میں اور کتاب اللہ کو پڑھتی ہے اور پڑھاتی ہے تو اس پر خدا کی تسکین نازل ہوتی ہے اور خدا کی رحمت اس پر چھا جاتی ہے اور فرشتے اس کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس قوم کا ذکر ان فرشتوں میں کرتا ہے جو اس کے پاس رہتے ہیں اور جس شخص نے عمل میں قصور کیا اس کا نسب کام نہ آئے گا۔'' (مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلا شخص جس پر قیامت کے دن (خلوصِ نیت کے ترک کا) حکم لگایا جائے گا وہ شخص ہوگا جو شہید کیا گیا ہوگا۔ پس اس کو میدانِ قیامت میں لایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنی (عطا کی ہوئی) نعمتیں یاد دلائے گا اور وہ سب اس کو یاد آ جائیں گی۔ پھر خداوند تعالیٰ فرمائے گا تو نے اِن نعمتوں کے شکر میں کیا کام کیا۔ وہ کہے گا میں تیری راہ میں لڑا یہاں تک کہ شہید کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو تو اس لئے لڑا تھا کہ لوگ تجھے بہادر کہیں چنانچہ تجھ کو بہادر کہا گیا۔ پھر حکم دیا جائے گا کہ اور اس کو مُنہ کے بَل کھینچا جائے گا اور آگ میں ڈال دیا جائے۔ پھر وہ شخص ہوگا جس نے علم حاصل کیا اور سکھایا اور قرآن کو پڑھا پس اس کو خدا کے حضور میں لایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائے گا وہ ان کو یاد کرے گا پس خدا اس سے پوچھے گا تو نے ان نعمتوں کا شکر کیونکر ادا کیا یعنی کیا کام کیا؟ وہ کہے گا میں نے علم کو سیکھا دوسروں کو سکھایا اور تیرے ہی لئے قرآن پڑھا۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے تو علم اس لئے سیکھا تھا کہ لوگ تجھ کو

فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: مَاتَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُّنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ: هُوَ جَوَّادٌ فَقَدْ قِيْلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

عالم کہیں اور قرآن اس لئے پڑھا کہ لوگ تجھ کو قاری کہیں چنانچہ تجھ کو عالم اور قاری کہا گیا۔ پھر حکم دیا جائے گا اور اس کو منہ کے بل کھینچا جائے گا۔ پھر وہ آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ اس کے بعد وہ شخص ہوگا جس کو خداوند نے وسعت دی اور اس کی روزی کو زیادہ کیا اور طرح طرح کا مال عطا کیا اس کو خدا کے حضور میں حاضر کیا جائے گا اور خدا تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائے گا اور وہ ان نعمتوں کو یاد کرے گا پھر خداوند تعالیٰ اس سے پوچھے گا ان نعمتوں کے شکر میں تو نے کیا کام کیا؟ وہ کہے گا میں نے کوئی ایسا راستہ جس میں خرچ کرنا تجھ کو پسند ہے نہیں چھوڑا اور تیری خوشنودی کے لئے اس میں خرچ کیا۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے تو اس لئے خرچ کیا کہ تجھ کو سخی کہا جائے چنانچہ تجھ کو سخی کہا گیا۔ پس حکم دیا جائے گا اور اس کو منہ کے بل کھینچا جائے گا اور پھر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔'' (مسلم)

۲۰۶ - (۹) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَّنْتَزِعُهٗ مِنَ الْعِبَادِ، وَلٰكِنْ يَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، حَتّٰى اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوْسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ علم کو (آخری زمانہ میں) اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے دل ودماغ سے اس کو نکال لے بلکہ علم کو اس طرح اٹھائے گا کہ علماء (حق) کو اُٹھا لے گا حتیٰ کہ جب عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا بنالیں گے ان سے دین کی باتیں پوچھیں گے اور وہ علم کے بغیر فتویٰ دیں گے۔ خود گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔'' (بخاری ومسلم)

۲۰۷ - (۱۰) وَعَنْ شَقِيْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِيْ كُلِّ خَمِيْسٍ. فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: يَا اَبَا

ترجمہ: ''شقیق رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کو لوگوں کو وعظ کیا کرتے تھے (ایک روز) ایک شخص نے ان سے کہا، اے ابوعبدالرحمٰن میں چاہتا ہوں

عَبْدِالرَّحْمٰنِ! لَوَدِدْتُّ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ. قَالَ: اَمَا اِنَّهٗ يَمْنَعُنِيْ مِنْ ذٰلِكَ اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اُمِلَّكُمْ، وَاِنِّيْ اَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّاٰمَةِ عَلَيْنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۸ - (۱۱) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلٰثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ، وَاِذَا اَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلٰثًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۰۹ - (۱۲) وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّهٗ اُبْدِعَ بِيْ فَاحْمِلْنِيْ فَقَالَ: «مَا عِنْدِيْ». فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنَا اَدُلُّهٗ عَلٰى مَنْ يَحْمِلُهٗ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۰ - (۱۳) وَعَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَهٗ قَوْمٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ اَوِ الْعَبَاءِ، مُتَقَلِّدِي السُّيُوْفِ، عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ، بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کہ آپ روزانہ ہم کو وعظ و نصیحت فرمایا کریں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا میں ایسا اس لئے نہیں کرتا کہ تم اُکتا جاؤ گے میں نصیحت کے معاملہ میں اسی طرح تمہاری خبر گیری کرتا ہوں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ ہماری خبر گیری کرتے تھے اور ہمارے اُکتا جانے کا خیال رکھتے تھے۔'' (بخاری و مسلم)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی بات کہتے تو تین مرتبہ اس کا اعادہ فرماتے یہاں تک کہ لوگ اس کو اچھی طرح سمجھ لیتے اور جب آپ کسی جماعت کے قریب سے گزرتے اور اس کو سلام کرنے کا ارادہ فرماتے تو تین مرتبہ اس کو سلام کرتے۔ (بخاری)

ترجمہ: ''حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا۔ میری سواری چلنے سے عاجز ہوگئی ہے آپ مجھ کو سواری عطا فرمائیے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میرے پاس (کوئی) سواری نہیں ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں ایسا شخص اس کو بتلادوں جو سواری دے دے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی بھلائی کی طرف رہنمائی کرے اس کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ اس نیکی کرنے والے کو۔'' (مسلم)

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک روز) دن کے ابتدائی حصہ میں ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کی خدمت میں ایک قوم حاضر ہوئی جو ننگی تھی اور اپنے جسم پر کمبل یا عبا ڈالے ہوئے تھے اور گلے میں تلواریں لٹکی ہوئی تھی ان میں سے اکثر بلکہ سب کے سب قبیلہ مضر کے لوگ تھے ان کو

وَسَلَّمَ لِمَارَاٰى بِهِمْ مِّنَ الْفَاقَةِ، فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ، فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ، وَأَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِى خَلَقَكُمْ مِّنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ﴾ (اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ) ﴿اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾ وَالْاٰيَةَ الَّتِىْ فِى الْحَشْرِ ﴿اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ﴾ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِيْنَارِهٖ، مِنْ دِرْهَمِهٖ، مِنْ ثَوْبِهٖ، مِنْ صَاعِ بُرِّهٖ، مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ، حَتّٰى قَالَ: قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ» قَالَ: فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهٗ تَعْجِزُ عَنْهَا، بَلْ قَدْ عَجَزَتْ، ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَاَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّثِيَابٍ. حَتّٰى رَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَاَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ سَنَّ فِى الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّنْقَصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَىْءٌ، وَمَنْ سَنَّ فِى الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّنْقَصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَىْءٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

فاقہ زدہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا آپ گھر میں تشریف لے گئے اور پھر واپس آ کر بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کا حکم دیا۔ جب لوگ جمع ہو گئے تو تکبیر کہی اور (جمعہ یا ظہر) کی نماز پڑھی۔ پھر خطبہ دیا اور یہ آیت پڑھی ﴿یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ الخ﴾ لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان (آدم) سے پیدا کیا ہے۔ (آخر آیت تک جس کا آخری حصہ یہ ہے) البتہ اللہ تعالیٰ تمہارا نگہبان ہے۔ پھر وہ آیت پڑھی جو سورۃ حشر میں ہے یعنی اللہ سے ڈرو اور آدمی کو چاہئے کہ وہ اس چیز پر نظر رکھے جو اس نے کل (قیامت) کے لئے پہلے سے بھیجی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا خیرات کرے آدمی اپنے دینار میں سے اپنے درہم میں سے اپنے گیہوں میں سے اپنے کپڑے میں سے اور اپنی کھجوروں کے پیمانہ میں سے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا، خیرات کرے اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہی ہو۔ راوی (جریر) کا بیان ہے کہ (یہ سن کر) ایک انصاری شخص ایک تھیلی لایا جس کے وزن سے قریب تھا کہ اس کا ہاتھ تھک جائے بلکہ اس کا ہاتھ تھک چکا تھا۔ پھر لوگوں نے چیزیں لانی شروع کیں یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ جمع ہو گئے غلہ اور کپڑے کے دو تودے۔ پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اسلام میں کسی نیک طریقہ کو رواج دے تو اس کو اس کا ثوب بھی ملے گا اور اس کا ثواب بھی جو اس کے بعد اس پر عمل کرے لیکن عمل کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ اور جس شخص نے کسی بُرے طریقہ کو اسلام میں رائج کیا اس کو اس کا گناہ بھی ہوگا اور اس شخص کا گناہ بھی جو اُس کے بعد اس پر عمل کرے گا لیکن عمل کرنے والے کے گناہ

٢١١ - (١٤) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وسنذكر حديث معاوية: «لا يزال من امتى» فى باب ثواب هذه الامة إن شاء الله تعالى. وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ مُعَاوِيَةَ لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِيْ فِيْ بَابِ ثَوَابِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔'' (مسلم)

تَرْجَمَہ: ''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں قتل کیا جاتا کسی کو ظلم کے طریقہ پر مگر ہوتا ہے آدم کے پہلے بیٹے (قابیل) پر اس کے خون کا ایک حصہ اس لئے کہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل کا طریقہ نکالا تھا۔ (بخاری ومسلم) اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث جس کا شروع یہ ہے لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِيْ کو ہم بَابِ ثَوَابُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ میں بیان کریں گے، ان شاءاللہ تعالیٰ۔''

الفصل الثانى

دوسری فصل

٢١٢ - (١٥) عَنْ كَثِيْرِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ اَبِي الدَّرْدَاءِ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَجَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ! اِنِّيْ جِئْتُكَ مِنْ مَّدِيْنَةِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَدِيْثٍ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تُحَدِّثُهٗ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ. قَالَ: فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ، وَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا لِّطَالِبِ الْعِلْمِ، وَاِنَّ

تَرْجَمَہ: ''کثیر بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں دمشق کی مسجد میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہا، اے ابودرداء رضی اللہ عنہ میں رسول اللہ ﷺ کے شہر مدینہ سے یہ سن کر آیا ہوں کہ تمہارے پاس ایک حدیث ہے جس کو تم رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہو اور کوئی غرض بجز اس کے میرے یہاں آنے کی نہیں ہے۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص طلبِ علم کے لئے سفر اختیار کرے اللہ اس کو بہشت کے راستے پر چلاتا ہے اور فرشتے طالب علم (دین) کی رضامندی کے لئے اپنے پروں کا اس پر سایہ ڈالتے ہیں اور عالم کے لئے ہر وہ چیز جو آسمانوں کے اندر ہے (جیسے فرشتے) اور جو زمین پر ہے (مثلاً انسان جن اور حیوانات

الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالْحِيْتَانُ فِيْ جَوْفِ الْمَآءِ، وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَآئِرِ الْكَوَاكِبِ، وَاِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ، وَاِنَّ الْاَنْبِيَآءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا، وَّاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ اَخَذَ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ». رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَسَمَّاهُ التِّرْمِذِيُّ قَيْسَ بْنَ كَثِيْرٍ.

وغیرہ) تمام مخلوقات استغفار کرتی ہے اور (یہاں تک کہ) مچھلیاں بھی پانی کے اندر مغفرت کی دعا کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے کہ چودھویں رات کا پورا چاند ستاروں پر فضیلت رکھتا ہے اور عالم پیغمبروں کے وارث اور جانشین ہیں اور انبیاء کا ورثہ دینار اور درہم نہیں ہیں بلکہ ان کا ورثہ علم ہے جس کا وارث (انہوں نے) عالم کو بنایا ہے۔ پس جس شخص نے علم کو حاصل کیا اس نے کامل حصہ پایا۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی۔ اور ترمذی نے راوی کا نام قیس بن کثیر لکھا ہے)۔''

٢١٣ - (١٦) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ: اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَّالْاٰخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنٰكُمْ» ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا، وَحَتَّى الْحُوْتَ، لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا جن میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم۔ (یعنی یہ پوچھا گیا کہ ان میں سے کون افضل ہے) پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عالم، عابد پر ایسی فضیلت رکھتا ہے جیسا کہ میں تم میں سے ادنیٰ آدمی پر فضیلت رکھتا ہوں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے اور آسمانوں اور زمین کی ساری مخلوقات یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے سوراخوں میں اور مچھلیاں اس کے لئے دعائے خیر کرتی ہیں جو لوگوں کو بھلائی سکھاتا ہے۔''

٢١٤ - (١٧) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مَّكْحُوْلٍ مُّرْسَلًا، وَّلَمْ يَذْكُرْ: رَجُلَانِ وَقَالَ: «فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنٰكُمْ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ

ترجمہ: ''(ترمذی اور دارمی نے مرسل طریقہ پر اس روایت کو مکحول سے نقل کیا ہے جس میں دو آدمیوں (عالم وعابد) کا ذکر نہیں ہے اور کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عالم، عابد پر اتنی فضیلت رکھتا ہے جتنی کہ میں تمہارے ادنیٰ آدمی پر فضیلت رکھتا ہوں۔ پھر رسول

عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ وَسَرَدَ الْحَدِيْثَ اِلٰى اٰخِرِهٖ.

اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ﴿اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ یعنی خدا کے بندوں میں علماء خدا سے ڈرتے ہیں۔ پھر آخر تک حدیث بیان کی)۔"

٢١٥ - (١٨) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ، وَاِنَّ رِجَالاً يَأْتُوْنَكُمْ مِنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ يَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ، فَاِذَا اَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: "حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگ تمہارے تابع ہیں اور البتہ بہت سے آدمی تمہارے پاس اطرافِ زمین سے علم دین سمجھنے آئیں گے۔ تم ان کو بھلائی کی وصیت کرنا۔" (ترمذی)

٢١٦ - (١٩) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ، ضَالَّةُ الْحَكِيْمِ، فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَاِبْرَاهِيْمُ ابْنُ الْفَضْلِ الرَّاوِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فائدہ دینے والی بات عقلمند آدمی کا مطلوب ہے پس جہاں وہ اس کو پائے اس کا وہ مستحق ہے۔"

ترجمہ: "(ترمذی، ابن ماجہ) ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس حدیث کے راوی ابراہیم بن فضل کو ضعیف خیال کیا جاتا ہے (یعنی روایتِ حدیث میں)۔"

٢١٧ - (٢٠) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَقِيْهٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطٰنِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک فقیہ (عالمِ دین) زیادہ سخت ہے شیطان پر ہزار عابدوں سے۔" (ترمذی، ابن ماجہ)

٢١٨ - (٢١) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ،

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے اور نااہل کو علم کا سکھانا اس شخص کے مانند ہے جس نے سور کے گلے

وَّمُسْلِمَةٍ وَّوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ اَهْلِهٖ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيْرِ الْجَوَاهِرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» اِلٰى قَوْلِهٖ «مُسْلِمٍ». وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ مَتْنُهٗ مَشْهُوْرٌ، وَّاِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ اَوْجُهٍ كُلُّهَا ضَعِيْفٌ.

میں جواہرات موتیوں اور سونے کا پٹہ ڈال دیا ہو۔ (ابن ماجہ) اور اس حدیث کو بیہقی نے شعب الایمان میں ''مسلمان مرد'' تک لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کا متن مشہور ہے اور اسناد ضعیف ہے اور یہ مختلف طریقوں سے بیان کی گئی ہے اور یہ سب طریق ضعیف ہیں۔''

٢١٩ - (٢٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خَصْلَتَانِ لَايَجْتَمِعَانِ فِيْ مُنَافِقٍ: حُسْنُ سَمْتٍ، وَّلَا فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو عادتیں ایسی ہیں جو منافق میں یک جا نہیں پائی جاتیں۔ ایک تو خلقِ نیک اور دوسری دینی سمجھ۔'' (ترمذی)

٢٢٠ - (٢٣) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص علم کو حاصل کرنے کے لئے (گھر سے) نکلے وہ اس وقت تک کہ جب تک کہ (گھر) واپس نہ آجائے خدا کی راہ میں ہے۔'' (ترمذی، دارمی)

٢٢١ - (٢٤) وَعَنْ سَخْبَرَةَ الْاَزْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا مَضٰى». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفُ الْاِسْنَادِ، وَاَبُوْدَاوُدَ الرَّاوِيُّ يُضَعَّفُ.

ترجمہ: ''حضرت سخبرہ ازدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص علم کو طلب کرے (تو اس کی یہ طلب) کفارہ ہوتا ہے ان گناہوں کا جو اس سے پہلے اس نے کئے ہوں۔ (ترمذی، دارمی) ترمذی نے کہا ہے کہ اس حدیث کی اسناد ضعیف ہیں اور اُس کا راوی ابوداؤد ضعیف سمجھا جاتا ہے۔''

٢٢٢ - (٢٥) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مؤمن کا پیٹ اس بھلائی (یعنی علم) سے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَنْ يَشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَّسْمَعُهُ حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

نہیں بھرتا جو وہ سنتا ہے یہاں تک کہ جنت میں پہنچ جاتا ہے۔'' (ترمذی)

۲۲۳ - (۲۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهُ ثُمَّ كَتَمَهُ اُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوٗدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص سے علم کی کوئی ایسی بات پوچھی جائے جس کو وہ جانتا ہے اور وہ اس کو چھپا لے تو قیامت کے دن (اس کے منہ میں) آگ کی لگام دی جائے گی۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی۔)

۲۲۳ - (۲۷) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ اَنَسٍ.

ترجمہ: ''اور ابن ماجہ نے اس روایت کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔''

۲۲۵ - (۲۸) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ، اَوْلِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ، اَوْ يَصْرِفَ بِهِ وَجُوْهَ النَّاسِ اِلَيْهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے علم کو اس غرض سے حاصل کیا کہ وہ اس سے علماء پر فخر کرے یا جاہلوں سے جھگڑے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے اللہ اس کو آگ میں داخل کرے گا۔'' (ترمذی)

۲۲۶ - (۲۹) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

ترجمہ: ''اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔''

۲۲۷ - (۳۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِّمَّا يُبْتَغٰى بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ، لَا يَتَعَلَّمُهُ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهِ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْيَا، لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ».

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اس علم کو سیکھا جس سے خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی جاتی ہے لیکن اس غرض سے سیکھا کہ وہ اس سے دنیا کی متاع حاصل کرے تو قیامت کے دن اس کو جنت کی خوشبو (بھی) میسر نہ ہوگی۔'' (احمد، ابوداود، ابن ماجہ)

يَعْنِيْ رِيْحَهَا. رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۲۸ - (۳۱) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَحَفِظَهَا وَ وَعَاهَا وَاَدَّاهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيْهٍ، وَّرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ. ثَلٰثٌ لَّا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ، وَالنَّصِيْحَةُ لِلْمُسْلِمِيْنَ، وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ، فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَّرَائِهِمْ». (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدْخَلِ.

ترجمہ: ”حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تازہ رکھے اللہ تعالیٰ اس بندہ کو (یعنی باعزت اور خوش رکھے) جس نے میری کوئی بات سُنی پس اس کو یاد رکھا اور ہمیشہ یاد رکھا اور اس کو (لوگوں تک) پہنچایا۔ پس بعض حاملِ فقہ (یعنی علمِ دین کے حامل یا دینی بات کے محافظ) سمجھ دار نہیں ہوتے اور بعض حاملِ فقہ ان لوگوں تک پہنچا دیتے ہیں جو اُن سے زیادہ سمجھ دار ہوتے ہیں۔ تین باتیں ایسی ہیں جن میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔ ایک تو عمل کا خالص طور پر خدا کے لئے کرنا، دوسرے مسلمانوں کو بھلائی کی نصیحت کرنا، اور تیسرے مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا اس لئے کہ جماعت کی دعا اس کو چاروں طرف سے گھیر لیتی ہے۔ (شافعی۔ بیہقی در مدخل)

۲۲۹ - (۳۲) وَرَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، اِلَّا اَنَّ التِّرْمِذِيَّ، وَاَبَادَاوُدَ لَمْ يَذْكُرَا: «ثَلٰثٌ لَّا يَغِلُّ عَلَيْهِنَّ» اِلٰى اٰخِرِهٖ.

ترجمہ: ”اور احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی نے اس حدیث کو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے لیکن ترمذی اور ابوداؤد نے تین باتوں کا ذکر نہیں کیا ہے۔)“

۲۳۰ - (۳۳) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «نَضَّرَ اللّٰهُ اِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهٗ كَمَا سَمِعَهٗ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى لَهٗ مِنْ سَامِعٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: ”حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ تازہ رکھے اللہ اس بندے کو جس نے ہم سے کسی بات کو سنا اور جس طرح سنا تھا اسی طرح اس کو پہنچا دیا۔ پس اکثر وہ لوگ جن کو پہنچایا جاتا ہے، سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔“ (ترمذی، ابن ماجہ)

۲۳۱ - (۳۴) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ.

ترجمہ: ”اور دارمی نے اس روایت کو حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔“

٢٣٢ - (٣٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری جانب سے حدیث بیان کرنے سے بچو (اور صرف اس حدیث کو بیان کرو) جس کو تم (سچ) جانتے ہو۔ پس جس شخص نے جان کر مجھ پر جھوٹ بولا اس کو چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں تلاش کرلے۔ (ترمذی)

٢٣٣ - (٣٦) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّجَابِرٍ، وَّلَمْ يَذْكُرْ: «اِتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ اِلَّا مَاعَلِمْتُمْ».

ترجمہ: ''اور اس کو روایت کیا ابن ماجہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے جس میں اِتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ اِلَّا مَاعَلِمْتُمْ کے الفاظ نہیں بیان کئے)۔''

٢٣٤ - (٣٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَأْيِهٖ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ» وَفِيْ رِوَايَةٍ: «مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے قرآن مجید کے اندر اپنی رائے سے کچھ کہا اس کو چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانا آگ میں تلاش کرلے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس شخص نے بغیر علم کے قرآن (کے بارے) میں کچھ کہا اس کو چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانا آگ میں تلاش کرلے۔'' (ترمذی)

٢٣٥ - (٣٨) وَعَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَأْيِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَأَ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہا اور اس کی رائے حقیقت کے مطابق ہوگئی، تب بھی اس نے غلطی کی۔'' (ترمذی وابوداؤد)

٢٣٦ - (٣٩) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْمِرَاءُ فِي الْقُرْاٰنِ كُفْرٌ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوٗدَ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن میں جھگڑنا کفر ہے۔'' (احمد، ابوداؤد)

٢٣٧ - (٤٠) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ

ترجمہ: ''عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں اپنے والد سے

اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا یَتَدَارَؤُوْنَ فِی الْقُرْاٰنِ، فَقَالَ: «اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِهٰذَا: ضَرَبُوْا كِتَابَ اللّٰهِ بَعْضَهٗ بِبَعْضٍ، وَاِنَّمَا نَزَلَ كِتٰبُ اللّٰهِ یُصَدِّقُ بَعْضُهٗ بَعْضًا، فَلَا تُكَذِّبُوْا بَعْضَهٗ بِبَعْضٍ، فَمَا عَلِمْتُمْ مِنْهُ فَقُوْلُوْا، وَمَا جَهِلْتُمْ فَكِلُوْهُ اِلٰى عَالِمِهٖ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ.

اور وہ اپنے دادا سے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قوم کی نسبت یہ سنا کہ وہ قرآن میں اختلاف کرتے، ایک دوسرے کے خلاف دفع کرتے اور جھگڑا کرتے ہیں پس آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ اسی سبب سے ہلاک ہوئے یعنی مارا انہوں نے کتاب اللہ کے بعض حصہ کو بعض پر (یعنی آیات میں تناقض واختلاف ثابت کیا) حالانکہ کتاب اللہ کا بعض حصہ بعض کی تصدیق کرتا ہے پس نہ جھٹلاؤ تم قرآن کے بعض حصہ کو بعض سے اور قرآن میں جتنا تم جانتے ہو اس کو بیان کردو اور جو نہیں جانتے اس کو جاننے والوں کے حوالے کردو۔'' (احمد، ابن ماجہ)

۲۳۸ - (۴۱) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ، لِّكُلِّ اٰیَةٍ مِّنْهَا ظَهْرٌ وَّبَطْنٌ، وَّلِكُلِّ حَدٍّ مُّطَّلَعٌ». رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ.

تَرْجَمَہ: ''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نازل کیا گیا ہے قرآن سات طرح پر (یعنی عرب کے ساتوں لغات پر) اس میں سے ہر آیت کے ایک ظاہری معنیٰ ہیں اور ایک باطنی اور ہر حد کے واسطے ایک جگہ خبردار ہونے کی ہے۔'' (شرح السنۃ)

۲۳۹ - (۴۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلْعِلْمُ ثَلٰثَةٌ: اٰیَةٌ مُّحْكَمَةٌ، اَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ، اَوْ فَرِیْضَةٌ عَادِلَةٌ. وَّمَا كَانَ سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ.

تَرْجَمَہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ علم تین ہیں (یعنی دین کے علم) ایک تو آیتِ محکمہ (یعنی مضبوط اور غیر منسوخ) دوسرے سنتِ قائمہ (یعنی مستند حدیثیں) اور تیسرے فریضہ عادلہ (یعنی اجماعِ امت اور قیاس) اور ان کے سوا جو کچھ ہے وہ زائد ہے۔'' (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۲۴۰ - (۴۳) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ نِ الْاَشْجَعِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «لَا یَقُصُّ اِلَّا اَمِیْرٌ اَوْ مَاْمُوْرٌ اَوْ مُخْتَالٌ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

تَرْجَمَہ: حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قصہ بیان نہ کرے (یعنی وعظ ونصیحت نہ کرے) مگر حاکم یا (حاکم کی طرف سے) محکوم اور مغرور ومتکبر (ان میں سے دو کو تو وعظ ونصیحت جائز اور مغرور ومتکبر کو ناجائز وممنوع)۔

(ابوداؤد)

٢٤١ - (٤٤) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، وَفِيْ رِوَايَتِهٖ: «اَوْ مُرَاءٍ» بَدَلَ «اَوْ مُخْتَالٌ».

ترجمہ: ''اور اس کو دارمی نے عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور انہوں نے اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے (روایت کیا) اور اس کی روایت میں مختال کے بدلہ میں مراء کا بیان ہے۔''

٢٤٢ - (٤٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ اُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ اِثْمُهٗ عَلٰى مَنْ اَفْتَاهُ، وَمَنْ اَشَارَ عَلٰى اَخِيْهِ بِاَمْرٍ يَّعْلَمُ اَنَّ الرُّشْدَ فِيْ غَيْرِهٖ فَقَدْ خَانَهٗ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو فتویٰ بغیر علم کے دیا ہوا ہوگا اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا اور جس نے اپنے بھائی کو غلط مشورہ دیا اس نے خیانت کی۔'' (ابوداؤد)

٢٤٣ - (٤٦) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْاُغْلُوْطَاتِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

ترجمہ: ''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مغالطہ دینے سے منع فرمایا ہے۔'' (ابوداؤد)

٢٤٤ - (٤٧) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوْا النَّاسَ فَاِنِّيْ مَقْبُوْضٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم فرائض اور قرآن کو سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ اس لئے کہ میں اٹھا لیا جاؤں گا (مراد فرائض سے یا تو فرض چیزیں ہیں یا علم فرائض)۔'' (ترمذی)

٢٤٥ - (٤٨) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ بِبَصَرِهٖ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ قَالَ: «هٰذَا اَوَانٌ يُّخْتَلَسُ فِيْهِ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ، حَتّٰى لَا يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے کہ آپ نے اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی اور پھر فرمایا، یہ وہ وقت ہے کہ جاتا رہے گا علم آدمیوں میں سے یہاں تک کہ وہ علم کے ذریعہ کسی چیز پر قدرت نہ رکھیں گے (علم سے مُراد وحی ہے اور اشارہ ہے اپنی وفات کی طرف)۔'' (ترمذی)

٢٤٦ - (٤٩) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ زمانہ قریب

عَنْهُ، رِوَايَةً: «يُوْشِكُ اَنْ يَّضْرِبَ النَّاسُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ، فَلَا يَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ جَامِعِهٖ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: اِنَّهٗ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّمِثْلُهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰى: وَسَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ اَنَّهٗ قَالَ: هُوَ الْعُمَرِيُّ الزَّاهِدُ وَاسْمُهٗ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ.

ہے جب علم حاصل کرنے کے لئے لوگ اونٹوں کے جگر کو پھاڑ ڈالیں گے (یعنی دور دراز کا سفر کریں گے) لیکن کسی جگہ کوئی عالم مدینہ کے عالم سے زیادہ نہ پائیں گے۔ (ترمذی) اور جامع ترمذی میں ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے کہ مدینہ کے وہ عالم مالک رحمہ اللہ تعالیٰ بن انس ہیں اور عبدالرزاق نے بھی یہی لکھا ہے اور اسحٰق بن موسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ مدینہ کا وہ عالم عمری ہے یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خاندان سے اور اس کا نام عبدالعزیز بن عبداللہ ہے۔"

٢٤٧ - (٥٠) وَعَنْهُ، قَالَ فِيْمَا اَعْلَمُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَّنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ مجھ کو معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا خدا عز وجل اس امت کے لئے ہر نئی صدی پر ایک شخص کو بھیجتا ہے جو اس کے دین کو تازہ کرتا ہے۔" (ابوداؤد)

٢٤٨ - (٥١) وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ، يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ، وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ، وَتَاوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ترجمہ: "ابراہیم رضی اللہ عنہ بن عبدالرحمٰن العذری کہتے ہیں کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ حاصل کریں گے اس علم (کتاب وسنت) کو ہر آئندہ آنے والی جماعت میں اس کے نیک لوگ جو دُور کریں گے اس سے حد سے گزر جانے والے لوگوں کی تحریف کو اور اہلِ باطل کی افترا پردازی اور جاہلوں کی تاویلات کو۔" (بیہقی)

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرٍ فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّوَالُ فِيْ بَابِ التَّيَمُّمِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو جس کا شروع یہ ہے فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّوَال ہم بابِ تیمم میں بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔"

الفصل الثالث

تیسری فصل

٢٤٩ - (٥٢) عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا، قَالَ: قَالَ

ترجمہ: "حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے مُرسلاً روایت ہے کہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْإِسْلَامَ، فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ وَّاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

رسول اللہ ﷺ ارشاد نے فرمایا جس شخص کو اس حال میں موت آئے کہ وہ اس غرض سے علم حاصل کر رہا ہو کہ اس سے اسلام کو تازہ زندگی بخشے گا تو اس کے اور انبیاء کے درمیان جنت میں صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا۔'' (دارمی)

۲۵۰ - (۵۳) وَعَنْهُ مُرْسَلًا، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَنْ رَّجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ: أَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا يُّصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ، ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ، وَالْاٰخَرُ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ هٰذَا الْعَالِمِ الَّذِيْ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِيْ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ كَفَضْلِيْ عَلٰى أَدْنٰكُمْ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

ترجمہ: ''حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے بنی اسرائیل کے دو شخصوں کا حال پوچھا گیا جن میں سے ایک تو عالم تھا جو فرض نماز پڑھتا تھا اور پھر بیٹھ کر لوگوں کو علم سکھاتا تھا اور دوسرا دن کو روزہ رکھتا اور ساری رات عبادت کرتا تھا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ ان میں سے کون بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس عالم کو جو فرض نماز پڑھتا اور لوگوں کو علم سکھاتا ہے اس عابد پر جو دن کو روزہ رکھتا اور رات کو عبادت کرتا تھا، ایسی ہی فضیلت ہے جیسی کہ میری فضیلت تم میں سے ایک ادنیٰ آدمی پر۔'' (دارمی)

۲۵۱ - (۵٤) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيْهُ فِي الدِّيْنِ، إِنِ احْتِيْجَ إِلَيْهِ نَفَعَ، وَإِنِ اسْتُغْنِيَ عَنْهُ أَغْنٰى نَفْسَهُ». رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

ترجمہ: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اچھا ہے وہ شخص جو دین کی سمجھ رکھتا ہو۔ اگر اس کی طرف کوئی حاجت لائی گئی تو اس نے نفع پہنچایا اور اس سے بے پرواہی کی گئی تو بے پروا رکھا اُس نے اپنے آپ کو۔'' (رزین)

۲۵۲ - (۵۵) وَعَنْ عِكْرِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ أَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ، فَإِنْ أَكْثَرْتَ فَثَلٰثَ مَرَّاتٍ، وَّلَا تُمِلِّ النَّاسَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ، وَلَا

ترجمہ: ''عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (ایک روز) عکرمہ رضی اللہ عنہ سے کہا تم ہر جمعہ کو لوگوں کے سامنے حدیث بیان کرو۔ یعنی ہفتہ میں ایک بار وعظ و نصیحت کو کم سمجھیں تو پھر ہفتہ میں دو بار اور اس سے زیادہ ضرورت ہو تو ہفتہ میں تین بار

اُلْفِيَنَّكَ تَاتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيْثٍ مِّنْ حَدِيْثِهِمْ فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيْثَهُمْ فَتُمِلُّهُمْ، وَلٰكِنْ اَنْصِتْ، فَاِذَا اَمَرُوْكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهُوْنَهُ، وَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَآءِ فَاجْتَنِبْهُ، فَاِنِّي عَهِدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

اور رنجیدہ اور تنگ نہ کر تو لوگوں کو اس سے زیادہ اس قرآن سے۔ اِس کے بعد ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، اور میں تجھ کو اِس حالت میں نہ پاؤں کہ تو کسی قوم یا جماعت کے پاس جائے اور وہ اپنی باتوں میں مشغول ہوں اور تو ان کی باتوں کو منقطع کر کے ان کو وعظ ونصیحت شروع کردے اور اُن کو تکلیف پہنچائے۔ ایسی حالت میں تجھ کو چاہئے کہ خاموش رہ البتہ اگر وہ تجھ سے وعظ ونصیحت کی خواہش کریں تو ان کے سامنے حدیث بیان کر جب تک وہ اس کے خواہشمند ہوں اور دعا میں مقفی عبارت استعمال نہ کر۔ پس میں نے معلوم کیا ہے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب سے کہ وہ ایسا نہ کرتے تھے (یعنی دعا میں مقفی الفاظ استعمال نہ کرتے تھے)۔'' (بخاری)

۲۵۳ - (۵۶) وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَاَدْرَكَهُ، كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْاَجْرِ، فَاِنْ لَّمْ يُدْرِكْهُ، كَانَ لَهُ كِفْلٌ مِّنَ الْاَجْرِ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ بن الاسقع کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے علم کو طلب کیا اور اس کو حاصل کرلیا اس کو دوہرا اجر ملے گا اور اگر علم حاصل نہ ہوا تو اکہرا ثواب ملے گا۔'' (دارمی)

۲۵٤ - (۵۷) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ: عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ، اَوْ مُصْحَفًا وَّرَّثَهُ، اَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ، اَوْ بَيْتًا لِاِبْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ، اَوْ نَهْرًا اَجْرَاهُ، اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَّالِهٖ فِي

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مؤمن کو اس کے جس عمل یا نیکیوں سے مَرنے کے بعد ثواب پہنچتا ہے اس میں ایک تو علم ہے جس کو اس نے سیکھا اور رواج دیا تھا اور دوسرے نیک اولاد ہے جس کو اپنے بعد چھوڑا ہے اور تیسرے قرآن ہے جو وارثوں کے لئے چھوڑا ہو، چوتھے مسجد ہے جس کو اپنی زندگی میں بنایا ہو پانچویں سرائے یا مسافر خانہ ہے جس کو اس نے تعمیر کیا ہو چھٹے نہر ہے جس کو اس نے جاری کیا ہو

صِحَّتِهٖ وَحَيَاتِهٖ، تَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ساتویں وہ خیرات ہے جس کو اس نے اپنی صحت وزندگی میں اپنے مال سے نکالا ہو۔ ان تمام چیزوں کا ثواب اس کے مرنے کے بعد اس کو پہنچتا ہے۔" (ابن ماجہ، بیہقی)

٢٥٥ - (٥٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَوْحٰى اِلَيَّ: اَنَّهٗ مَنْ سَلَكَ مَسْلَكًا فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ، سَهَّلْتُ لَهٗ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ، وَمَنْ سَلَبْتُ كَرِيْمَتَيْهِ، اَثَبْتُهٗ عَلَيْهِمَا الْجَنَّةَ. وَفَضْلٌ فِيْ عِلْمٍ خَيْرٌ مِّنْ فَضْلٍ فِيْ عِبَادَةٍ. وَمِلَاكُ الدِّيْنِ الْوَرَعُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی (خفی) بھیجی ہے کہ جو شخص طلب علم کے لئے راستہ طے کرے تو میں اس پر جنت کے راستہ کو آسان کردوں گا اور جس شخص کی میں نے دونوں آنکھیں چھین لی ہوں تو میں ان کا بدلہ اس کو جنت دوں گا اور علم کے اندر زیادتی عبادت میں زیادتی سے بہتر ہے۔ اور پرہیزگاری دین کی بنیاد ہے۔" (بیہقی)

٢٥٦ - (٥٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِّنْ اِحْيَائِهَا. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رات کو تھوڑی دیر درس دینا رات بھر عبادت کرنے سے بہتر ہے۔" (دارمی)

٢٥٧ - (٦٠) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِيْ مَسْجِدِهٖ فَقَالَ: «كِلَاهُمَا عَلٰى خَيْرٍ، وَّاَحَدُهُمَا اَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهٖ، اَمَّا هٰؤُلَاۤءِ فَيَدْعُوْنَ اللّٰهَ وَيَرْغَبُوْنَ اِلَيْهِ، فَاِنْ شَاۤءَ اَعْطَاهُمْ وَاِنْ شَاۤءَ مَنَعَهُمْ، وَاَمَّا هٰؤُلَاۤءِ فَيَتَعَلَّمُوْنَ الْفِقْهَ اَوِ الْعِلْمَ وَيُعَلِّمُوْنَ الْجَاهِلَ، فَهُمْ اَفْضَلُ، وَاِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا».

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ دو مجلسوں میں سے گزرے جو مسجد میں منعقد ہوئی تھیں آپ نے فرمایا دونوں مجلسیں بھلائی کی ہیں لیکن ان میں ایک بہتر ہے دوسرے سے۔ ان دونوں مجلسوں یا جماعتوں میں سے ایک عبادت میں مصروف ہے اور خدا سے دعا کر رہی ہے اور اس سے اپنی خواہش ورغبت کا اظہار کر رہی ہے خواہ اس کو دے یا نہ دے اور دوسری جماعت فقہ یا علم کو حاصل کر رہی ہے اور جاہلوں کو علم سکھا رہی ہے۔ پس یہ لوگ بہتر ہیں اور میں بھی معلم ہی بنا کر

ثُمَّ جَلَسَ فِيهِمْ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

بھیجا گیا ہوں (یہ کہہ کر) پھر آپ بھی ان میں بیٹھ گئے۔" (دارمی)

٢٥٨ - (٦٠) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا حَدُّ الْعِلْمِ الَّذِيْ إِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيهًا: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا فِيْ أَمْرِ دِيْنِهَا، بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهًا، وَّكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَافِعًا وَّشَهِيْدًا».

ترجمہ: "حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ مقدار علم کی کیا ہے کہ جب انسان اتنا علم حاصل کرے تو فقیہ بن جائے (اور دنیا و آخرت میں اس کا شمار عالموں میں ہو) پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میری امت کو فائدہ پہنچانے کے لئے چالیس حدیثیں دین کے متعلق یاد کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت میں فقیہ اُٹھائے گا اور قیامت کے دن میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔" (بیہقی)

٢٥٩ - (٦٢) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «هَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ أَجْوَدُ جُوْدًا؟» قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «اَللّٰهُ تَعَالٰى أَجْوَدُ جُوْدًا، ثُمَّ أَنَا أَجْوَدُ بَنِيْ اٰدَمَ، وَأَجْوَدُهُمْ مِنْ بَعْدِيْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَهُ، يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَمِيْرًا وَّحْدَهُ، أَوْ قَالَ: أُمَّةً وَّاحِدَةً». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ترجمہ: "حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ سخاوت کرنے والوں میں کون سب سے بڑا سخی ہے؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ سخاوت کرنے والوں میں سب سے زیادہ سخی ہے۔ پھر اولادِ آدم میں سب سے بڑا سخی میں ہوں اور میرے بعد سب سے بڑا سخی وہ شخص ہوگا جس نے علم کو سیکھا اور اس کو پھیلایا۔ یہ شخص قیامت کے دن ایک امیر یا ایک جماعت کی (شان وشوکت) کی طرح آئے گا۔" (بیہقی)

٢٦٠ - (٦٣) وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ: مَنْهُوْمٌ فِي الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ مِنْهُ، وَمَنْهُوْمٌ فِي الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ مِنْهَا». رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» وَقَالَ: قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ فِيْ حَدِيْثِ أَبِي الدَّرْدَآءِ:

ترجمہ: "حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا دو ایسے حریص ہیں جن کا پیٹ (کبھی) نہیں بھرتا۔ ایک تو علم کا حریص کہ علم سے اس کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا اور دوسرا دنیا کا حریص کہ دنیا سے اُس کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا۔ (مذکورہ تینوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کی ہیں۔ بیہقی کہتے ہیں امام احمد نے ابودرداء کی حدیث کے لئے فرمایا کہ یہ لوگوں میں

هٰذَا مَتْنٌ مَشْهُوْرٌ فِيمَا بَيْنَ النَّاسِ، وَلَيْسَ لَهُ اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

بہت مشہور ہے لیکن اس حدیث کی سند صحیح نہیں ہے۔"

٢٦١ - (٦٤) وَعَنْ عَوْنٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ صَاحِبُ الْعِلْمِ، وَصَاحِبُ الدُّنْيَا، ولا يَسْتَوِيَانِ، اَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ، فَيَزْدَادُ رِضًى لِلرَّحْمٰنِ، وَاَمَّا صَاحِبُ الدُّنْيَا فَيَتَمَادٰى فِي الطُّغْيَانِ. ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ: ﴿كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى﴾ قَالَ: وَقَالَ الْاٰخَرُ: ﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

ترجمہ: "عون رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دو حریص ہیں جو (کبھی) سیر نہیں ہوتے اہلِ علم اور دنیا دار اور (درجہ میں) دونوں برابر نہیں، اہلِ علم تو زیادہ کرتا ہے خدا کی رضامندی وخوشنودی کو اور دنیا دار زیادتی کرتا ہے سرکشی میں۔ پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: ﴿كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى﴾ یعنی انسان البتہ سرکشی کرتا ہے اس لئے کہ اپنے آپ کو بے پرواہ جانتا ہے۔ عون راوی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عالم کے حق میں یہ آیت پڑھی ﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ یعنی خدا کے بندوں میں عالم خدا سے ڈرتے ہیں۔" (دارمی)

٢٦٢ - (٦٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ اُنَاسًا مِّنْ اُمَّتِيْ سَيَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ، يَقُوْلُوْنَ: نَاْتِي الْاُمَرَآءَ فَنُصِيْبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِيْنِنَا. وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ، كَمَا لَا يُجْتَنٰى مِنَ الْقَتَادِ اِلَّا الشَّوْكَ، كَذٰلِكَ لَا يُجْتَنٰى مِنْ قُرْبِهِمْ اِلَّا. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: كَاَنَّهُ يَعْنِيْ الْخَطَايَا. رَوَاهُ بْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں سے بہت سے لوگ دین کا علم حاصل کریں گے اور قرآن پڑھیں گے اور کہیں گے کہ ہم اُمرا کے پاس جا کر ان کی دنیا (دولت) میں سے اپنا حصہ حاصل کریں گے اور اپنے دین کو ان سے علیحدہ رکھیں گے۔ لیکن ایسا نہیں ہوتا جس طرح خاردار درخت سے کچھ حاصل نہیں ہوتا مگر کانٹا۔ اسی طرح اُمراء کی صحبت سے حاصل نہیں ہوتا مگر گناہ۔" (ابن ماجہ)

٢٦٣ - (٦٦) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اہلِ علم علم کی حفاظت کریں اور اس کے اہل ہی کو سکھائیں۔ تو وہ اپنے زمانے

الْعِلْمَ، وَوَضَعُوْهُ عِنْدَ اَهْلِهِ، لَسَادُوْا بِهِ اَهْلَ زَمَانِهِمْ، وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوْهُ لِاَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوْا بِهِ مِنْ دُنْيَاهُمْ، فَهَانُوْا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَّاحِدًا هَمَّ اٰخِرَتِهٖ، كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ، وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ فِى اَحْوَالِ الدُّنْيَا، لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِىْ اَىِّ اَوْ دِيَتِهَا هَلَكَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

کے سردار بن جائیں اپنے علم کے سبب۔ لیکن (اہلِ علم نے ایسا نہیں کیا بلکہ) انہوں نے علم کو دنیا داروں پر خرچ کیا تاکہ اس کے ذریعہ سے ان کی دنیا (دولت) کو حاصل کریں۔ پس وہ دنیا داروں کی نگاہ میں ذلیل ہوئے۔ میں نے تمہارے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص نے اپنے مقاصد میں سے صرف ایک مقصد یعنی آخرت کے مقصد کو اختیار کرلیا تو اللہ اس کے دنیاوی مقصد کو خود پورا کردیتا ہے اور جس شخص کے مقاصد پراگندہ اور متفرق ہوں جیسا کہ دنیا کے حالات ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کو اس کی پرواہ نہیں ہوتی کہ وہ خواہ کسی جنگل (یعنی دنیا کے کسی حصہ) اور کسی حالت میں ہلاک ہو۔'' (ابن ماجہ، بیہقی)

۲۶۴ - (۶۷) وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِى «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهٖ: «مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ» اِلٰى اٰخِرِهٖ.

ترجمہ: ''بیہقی نے شعب الایمان میں اس حدیث کو ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔''

۲۶۵ - (۶۸) وَعَنِ الْاَعْمَشِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اٰفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ، وَاِضَاعَتُهٗ اَنْ تُحَدِّثَ بِهٖ غَيْرَ اَهْلِهٖ». رَوَاهُ الدَّارِمِىُّ مُرْسَلًا.

ترجمہ: ''اعمش رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ علم کی آفت بھولنا ہے اور علم کا ضائع کرنا یہ ہے کہ تو اس کو نا اہل کے سامنے بیان کرے۔'' (دارمی مرسلاً)

۲۶۶ - (۶۹) وَعَنْ سُفْيَانَ، اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ لِكَعْبٍ: مَنْ اَرْبَابُ الْعِلْمِ؟ قَالَ: الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ بِمَا يَعْلَمُوْنَ. قَالَ: فَمَا اَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَاءِ؟ قَالَ: الطَّمَعُ. رَوَاهُ الدَّارِمِىُّ.

ترجمہ: ''سفیان رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، تمہارے نزدیک اہل علم کون ہیں؟ کعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، وہ لوگ جو اپنے علم کے موافق عمل کریں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، عالموں کے دل سے کون سی چیز علم کو نکال لیتی ہے؟ کعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، لالچ۔'' (دارمی)

٢٦٧ - (٧٠) وَعَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ حَكِيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ نِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشَّرِّ. فَقَالَ: «لَا تَسْئَلُوْنِيْ عَنِ الشَّرِّ، وَسَلُوْنِيْ عَنِ الْخَيْرِ» يَقُوْلُهَا ثَلٰثًا، ثُمَّ قَالَ: «اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَآءِ، وَاَنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَآءِ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

ترجمہ: ''احوص رضی اللہ عنہ بن حکیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے بُرائی کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ برائی کے متعلق مجھ سے (کچھ) نہ پوچھو بلکہ بھلائی کے متعلق پوچھو۔ آپ نے تین بار ان جملوں کو ادا فرمایا اور اس کے بعد فرمایا کہ خبردار ہو کہ شریروں میں سے بدترین بُرے علماء ہیں اور بھلے لوگوں میں سے سب سے بہتر بھلے علماء ہیں۔'' (دارمی)

٢٦٨ - (٧١) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ: عَالِمٌ لَّا يُنْتَفَعُ بِعِلْمِهِ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خدا کے نزدیک قیامت کے دن مرتبہ کے اعتبار سے سب سے بدترین شخص وہ عالم ہے جس کے علم سے نفع حاصل نہ کیا جائے۔'' (دارمی)

٢٦٩ - (٧٢) وَعَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ عُمَرُ: هَلْ تَعْرِفُ مَا يَهْدِمُ الْاِسْلَامَ؟ قال: قُلْتُ: لَا! قَالَ: يَهْدِمُهٗ زَلَّةُ الْعَالِمِ، وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتٰبِ وَحُكْمُ الْاَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

ترجمہ: ''زیاد بن حدیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، تم جانتے ہو اسلام کو تباہ و برباد کرنے والے کونسی چیز ہے؟ میں نے کہا مجھ کو معلوم نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسلام کو تباہ کرتا ہے پھسلنا عالم کا (یعنی اس کی غلطی یا گناہ) اور جھگڑنا منافق کا کتاب اللہ کے اندر اور تباہ کرتا ہے گمراہ حکمرانوں کا حکم جاری کرنا۔'' (دارمی)

٢٧٠ - (٧٣) وَعَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ: فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذٰلِكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ، وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَاكَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

ترجمہ: ''حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ علم دو قسم کے ہیں ایک تو وہ جو دل میں ہے پس یہ علم نفع دیتا ہے اور دوسرا وہ جو زبان پر ہے پس یہ آدمی پر خدائے عز وجل کی دلیل وحجت ہے۔'' (دارمی)

٢٧١ - (٧٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو باتیں (یعنی دو قسم کے علم) یاد رکھی ہیں جن میں سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَائَيْنِ، فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ فِيكُمْ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ يَعْنِيْ مَجْرَى الطَّعَامِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ایک کو (یعنی علمِ ظاہر کو) تو میں نے تمہارے درمیان پھیلا دیا ہے اور دوسرا (علمِ باطنی) اگر میں اس کو بیان کروں، تو میرا یہ گلا کاٹ ڈالا جائے۔" (بخاری)

۲۷۲ - (۷۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ يَاأَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهٖ، وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ: اللّٰهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ تَقُوْلَ لِمَا لَا تَعْلَمُ: اللّٰهُ أَعْلَمُ. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ: ﴿قُلْ مَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ، وَّمَآ أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ.﴾ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے (لوگوں کو مخاطب کر کے) کہا، لوگو! تم میں سے جو شخص کسی بات کو جانتا ہو وہ اس کو بیان کردے اور جو نہ جانتا ہو، اس کی نسبت وہ کہہ دے کہ اللہ ہی جانتا ہے اس لئے کہ جس چیز کا اس کو علم نہیں ہے اس کی نسبت "اللہ بہتر جانتا ہے" کہنا بھی علم کی ایک قسم ہے چنانچہ خداوند تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کے واسطے فرمایا ہے: قُلْ مَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَّمَآ أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ یعنی میں اس قرآن پر تم سے کوئی اجرت یا بدلہ نہیں مانگتا اور میں تکلف کرنے والے لوگوں میں سے نہیں ہوں۔" (بخاری ومسلم)

۲۷۳ - (۷۶) وَعَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ، إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ، فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: "ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ علم (یعنی کتاب وسنت کا علم) دین ہے۔ پس جب تم اس کو حاصل کرو تو یہ دیکھ لو کہ کس سے اپنا دین حاصل کر رہے ہو۔" (مسلم)

۲۷۴ - (۷۷) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْقُرَّآءِ! اسْتَقِيْمُوْا، فَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيْدًا، وَّإِنْ أَخَذْتُمْ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا لَّقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيْدًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: "حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے (قاریوں کو مخاطب کر کے کہا) اے قاریوں کے گروہ سیدھے رہو پس تحقیق تم سبقت لے گئے ہو دور کی سبقت، اگر تم راہِ مستقیم سے ہٹ کر ادھر ہوگئے تو البتہ تم بڑی گمراہی میں پڑ جاؤ گے۔" (بخاری)

۲۷۵ - (۷۸) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ» قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ؟ قَالَ: «وَادٍ فِيْ

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم اللہ کی پناہ مانگو غم کے کنویں سے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ غم کا کنواں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ ایک وادی (نالہ) ہے دوزخ میں جس سے دوزخ دن میں چار سو

جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ اَرْبَعَ مِائَةِ مَرَّةٍ». قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ يَّدْخُلُهَا؟ قَالَ: «اَلْقُرَّآءُ الْمُرَاؤُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ، وَزَادَ فِيْهِ: «وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِ الْقُرَّاءِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى الَّذِيْنَ يَزُوْرُوْنَ الْاُمَرَآءَ». قَالَ الْمُحَارِبِيُّ: يَعْنِي الْجَوَرَةَ.

مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اس میں کون داخل ہوگا؟ فرمایا وہ قرآن پڑھنے والے جو اپنے اعمال کو دکھانے کیلئے کرتے ہیں۔ (ترمذی، ابن ماجہ، اور ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ خدا کے نزدیک مبغوض ترین وہ قاری (قرآن پڑھنے والے) ہیں جو امراء کی زیارت کرتے ہیں۔ اس حدیث کے راوی محاربی نے کہا ہے کہ اُمراء سے مراد ظالم اُمراء ہیں)۔"

٢٧٦ - (٧٩) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُوْشِكُ اَنْ يَّاتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَّا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُهٗ، وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ، مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَّهِيَ خَرَابٌ مِّنَ الْهُدٰى، عُلَمَاؤُهُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَآءِ، مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ، وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: "حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جلد ہی لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ اسلام میں صرف اس کا نام باقی رہ جائے اور نہیں باقی رہے گا قرآن میں مگر اس کے نقوش۔ ان کی مسجدیں (ظاہر میں) آباد ہوں گی لیکن فی الحقیقت وہ خراب ہوں گی ہدایت سے۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے (بسنے والی) مخلوق میں سب سے بدتر ہوں گے اُن ہی سے دین میں فتنہ برپا ہوگا اور ان ہی میں لوٹ آئے گا۔" (بیہقی در شعب الایمان)

٢٧٧ - (٨٠) وَعَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، فَقَالَ: «ذَاكَ عِنْدَ اَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ». قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَنُقْرِئُهٗ اَبْنَاءَ نَا، وَيُقْرِئُهٗ اَبْنَاؤُنَا اَبْنَآءَ هُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ؟ فَقَالَ: «ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ زِيَادُ! اِنْ كُنْتُ لَاُرَاكَ مِنْ اَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِيْنَةِ! اَوَلَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى يَقْرَاُوْنَ التَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِيْلَ لَا

ترجمہ: "حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی چیز کا ذکر فرمایا (یعنی ابتلا اور فتنہ کا) اور پھر فرمایا کہ یہ اس وقت ہوگا جبکہ علم جاتا رہے گا۔ میں نے یہ سن کر عرض کیا یا رسول اللہ! علم کیوں کر جاتا رہے گا حالانکہ ہم قرآن کو پڑھتے ہیں اور اپنے بچوں کو بھی قرآن پڑھائیں گے، وہ اپنے بچوں کو پڑھائیں گے اسی طرح یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ آپ نے فرمایا، زیاد تیری ماں تم کو گم کرے میں تو مدینہ میں تجھ کو سمجھ دار انسان خیال کرتا تھا۔ کیا یہ یہود ونصارٰی تورات اور انجیل کو نہیں پڑھتے ہیں لیکن جو کچھ ان کتابوں کے اندر ہے اس میں سے کسی چیز پر عمل نہیں کرتے۔

يَعْمَلُوْنَ بِشَيْءٍ مِمَّا فِيْهِمَا؟!». رَوَاهُ اَحْمَدُ. وَابْنُ مَاجَةَ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ نَحْوَهُ.

۲۷۸ - (۸۱) وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ.

۲۷۹ - (۸۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ، تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ. تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ، فَاِنِّيْ امْرَءٌ مَقْبُوْضٌ، وَالْعِلْمُ سَيُقْبَضُ، وَيَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتّٰى يَخْتَلِفَ اِثْنَانِ فِيْ فَرِيْضَةٍ لَا يَجِدَانِ اَحَدًا يَّفْصِلُ بَيْنَهُمَا». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ، وَالدَّارُ قُطْنِيُّ.

۲۸۰ - (۸۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَثَلُ عِلْمٍ لَّا يُنْتَفَعُ بِهٖ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَّا يُنْفَقُ مِنْهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالدَّارِمِيُّ.

(احمد، ابن ماجہ، اور ترمذی)

ترجمہ: ''اور دارمی نے اس کو ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔''

ترجمہ: ''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ علم کو سیکھو اور سکھاؤ اور علم فرائض (فرض احکام کا علم) سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ سیکھو قرآن کو اور سکھاؤ لوگوں کو۔ پس میں ایک شخص ہوں، جو اُٹھایا جاؤں گا اور علم کو بھی عنقریب اُٹھا لیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے یہاں تک کہ اختلاف کریں گے دو شخص ایک فرض چیز میں، اور ایسا کوئی شخص نہ پائیں گے جو ان کے درمیان فیصلہ کرے (یعنی علم اس قدر کم ہوجائے گا یا فتنے اس قدر بڑھ جائیں گے)۔'' (دارمی۔ دارقطنی)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس علم کی مثال جس سے نفع نہ اُٹھایا جائے اس خزانہ کے مانند ہے جس میں سے خدا کی راہ میں کچھ خرچ نہ کیا جائے۔''

(احمد، دارمی)

کتاب الجھاد

الفصل الأول

۳۷۸۷ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ، وَصَامَ رَمَضَانَ، كَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، جَاهَدَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَوْجَلَسَ فِیْ اَرْضِهِ الَّتِیْ وُلِدَ فِيهَا»، قَالُوا: اَفَلَا نُبَشِّرُالنَّاسَ؟ قَالَ: «اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، مَابَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَابَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ، فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهٗ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَاَعْلَی الْجَنَّةِ، وَفَوْقَه عَرْشُ الرَّحْمٰنِ، وَمِنْهُ تَفْجُرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۳۷۸۸ - (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ، لَا يَفْتُرُمِنْ صِيَامٍ وَلَا صَلٰوةٍ حَتّٰی يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا؟ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لایا نماز ادا کی اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کرے خواہ وہ خدا کی راہ میں جہاد کرے خواہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے (یعنی جہاد نہ کرے) صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کیا ہم لوگوں کو۔ خوشخبری سنا دیں؟ آپ نے فرمایا: جنت میں سو (۱۰۰) درجے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے لئے تیار کیا ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں، ان کے دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان فاصلہ ہے۔ جب تم خدا سے جنت مانگو تو جنت الفردوس کو مانگو اس لئے کہ وہ جنت کا درمیانی اور اعلیٰ حصہ ہے اور اُس کے اوپر خدا تعالیٰ کا عرش ہے او روہیں سے جنت کی نہریں بہتی ہیں۔'' (بخاری)

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا کی راہ میں لڑنے والا ایسا ہے جیسا کہ روزہ رکھنے والا عبادت گذار اور قرآن خوان جو کبھی روزہ رکھنے اور نماز پڑھنے سے نہیں تھکتا جب تک کہ وہ جہاد سے واپس نہ آئے۔''

٣٧٨٩ - (٣) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَايُخْرِجُهٗ اِلَّا اِيْمَانٌ بِيْ وَتَصْدِيْقٌ بِرُسُلِيْ، اَنْ اُرْجِعَهٗ بِمَانَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ، اَوْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کرنے) نکلے تو خدا اس کا ضامن ہوگیا اس کو (میدان جنگ میں) اس کا ایمان لے گیا اور میرے رسولوں کی تصدیق، اس کو یا تو اجر وغنیمت کے ساتھ واپس کروں گا یا (شہید ہوجانے پر) اس کو جنت میں داخل کروں گا۔'' (بخاری ومسلم)

٣٧٩٠ - (٤) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ، وَلَا اَجِدُمَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ، مَاتَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَوَدِدْتُّ اَنْ اُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ اُحْيٰى، ثُمَّ اُقْتَلَ، ثُمَّ اُحْيٰى، ثُمَّ اُقْتَلَ، ثُمَّ اُحْيٰى، ثُمَّ اُقْتَلَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مجھ کو اس کا خیال نہ ہوتا کہ بہت سے مسلمان مجھ سے جُدا ہو کر نا خوش ہوں گے تو میں کبھی کسی جہاد سے پیچھے نہ رہتا اور خدا کی راہ میں جہاد کرتا اور چونکہ میرے پاس کافی سواری نہیں ہے (اس لئے میں تمام مسلمانوں کو اپنے ساتھ نہیں لے جاسکتا) اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اس کو بہت پسند کرتا ہوں کہ خدا کی راہ میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں۔'' (بخاری ومسلم)

٣٧٩١ - (٥) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے خدا کی راہ میں ایک دن کی چوکیداری (یعنی محافظت) دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔'' (بخاری ومسلم)

٣٧٩٢ - (٦) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْرَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، صبح کو یا شام کو خدا کی راہ میں جانا دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔'' (بخاری ومسلم)

الدُّنيا وَمَا فِيهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٧٩٣ - (٧) وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «رِبَاطُ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَّقِيَامِهٖ، وَاِنْ مَاتَ جَرَىٰ عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُهٗ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ، وَاَمِنَ الْفَتَّانَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے ایک دن اور ایک رات کی چوکیداری خدا کی راہ میں (ایام جہاد میں) ایک مہینے کے روزوں اور شب بیداری سے بہتر ہے اور اگر وہ چوکیداری کی خدمت انجام دیتا ہوا مارا جائے تو اس کے اس عمل کا سلسلہ برابر جاری رہتا ہے جس میں وہ مشغول تھا یعنی اس کا ثواب اس کو ملتا رہتا ہے) اور اس کو جنت سے رزق ملتا رہتا ہے اور فتنہ میں ڈالنے والے (یعنی عذاب قبر کے فرشتے یا دجال یا شیطان) سے امن میں رہتا ہے۔'' (مسلم)

٣٧٩٤ - (٨) وَعَنْ اَبِيْ عَبْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَتَمَسَّهُ النَّارُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت ابو عبس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس بندے کے پاؤں خدا کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں پھر ان کو دوزخ کی آگ نہیں چھوتی۔'' (بخاری)

٣٧٩٥ - (٩) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهٗ فِي النَّارِ اَبَدًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کافر اور کافر کا مارنے والا دوزخ میں کبھی یکجا نہیں ہوتے (یعنی کافر کو مارنے والا کبھی دوزخ میں نہیں جاتا)۔'' (مسلم)

٣٧٩٦ - (١٠) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ، رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهٖ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، يَطِيْرُ عَلٰى مَتْنِهٖ، كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً اَوْفَزْعَةً، طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهٗ، اَوْ رَجُلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ فِيْ رَاسِ

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسانوں میں بہترین زندگی اس شخص کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے گھوڑے کی پشت پر سوار ہو اور جب خوف وفریاد کی آواز سنے فوراً اس کی طرف دوڑ جائے اور تلاش کرے قتل اور موت کو (یعنی دشمنوں کو قتل کرنے کے لئے دوڑے اور درجہ شہادت حاصل کرنے میں اپنی موت کو تلاش کرے) جہاں

شَعْفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ، اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَوْدِيَةِ، يُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِى الزَّكٰوةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْيَقِيْنُ، لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِىْ خَيْرٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

اس کے خیال میں یہ چیزیں ہوں پھر اس شخص کی بہترین زندگی ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر اپنی بکریوں میں رہتا ہو یا کسی وادی میں، اور نماز پڑھتا ہو، زکوٰۃ ادا کرتا ہو اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہو، یہاں تک کہ وہ موت سے ہمکنار ہوجائے یہ شخص لوگوں میں صرف بھلائی سے زندگی بسر کرتا ہے۔" (مسلم)

۳۷۹۷ - (۱۱) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ جَهَّزَ غَازِياً فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَقَدْ غَزَا. وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِىْ اَهْلِهٖ، فَقَدْ غَزَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تَرْجَمَہ: "حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جس شخص نے کسی جہاد کرنے والے کا سامان درست کردیا اس نے گویا جہاد ہی کیا اور جو شخص جہاد کرنے والے کے اہل وعیال کا خدمت گزار بنا اس نے بھی گویا جہاد ہی کیا (یعنی ان دونوں کاموں کا ثواب جہاد کے برابر ہے۔" (بخاری ومسلم)

۳۷۹۸ - (۱۲) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ، وَمَامِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلاً مِّنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِىْ اَهْلِهٖ فَيَخُوْنَهٗ فِيْهِمْ، اِلَّا وُقِفَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، فَيَاْخُذُ مِنْ عَمَلِهٖ مَا شَاءَ، فَمَا ظَنُّكُمْ؟». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تَرْجَمَہ: "حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: مجاہدوں کی عورتوں کی حرمت ان عورتوں کی حرمت کے مقابلے میں جن کے شوہر جہاد کو نہیں گئے ہیں ماؤں کی حرمت کے برابر ہے اور جو شخص جہاد کو نہ جائے بلکہ مجاہدوں کے گھروں کی خبر گیری کرے اور خبر گیری میں خیانت کرے (یعنی کسی مجاہد کی رشتہ دار عورت کو بری نظر سے دیکھے) اس کو قیامت کے دن اس مجاہد کے سامنے کھڑا کیا جائے گا جس کے گھر والوں میں اس نے خیانت کی ہے اور وہ مجاہد اس کے نیک اعمال میں سے جس قدر چاہے لے لیگا (ایسی حالت میں) تمہارا کیا خیال ہے (یعنی وہ مجاہد اس کے نیک اعمال کو لے لیگا یا نہیں)۔" (مسلم)

۳۷۹۹ - (۱۳) وَعَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَّخْطُوْمَةٍ، فَقَالَ: هٰذِهٖ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ،

تَرْجَمَہ: "حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص مہار ڈالی ہوئی اونٹنی لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا یہ اونٹنی خدا تعالیٰ کی راہ میں (دیتا ہوں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَكَ بِهَا يَومَ الْقِيٰمَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

اس کے بدلے میں تجھ کو سات سو اونٹنیاں ملیں گی اور ان کے مہار پڑی ہوگی۔" (مسلم)

۳۸۰۰ - (۱۴) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثاً اِلٰى بَنِيْ لِحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ. فَقَالَ: «لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا، وَالْاَجْرُ بَيْنَهُمَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: "حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ ہذیل کی شاخ بنی لحیان کی طرف ایک لشکر بھیجنے کا ارادہ کیا اور فرمایا ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی لشکر میں جائے (یعنی ہر قبیلہ میں سے آدھے آدمی جائیں) اور ثواب سب کو یکساں ملے گا۔" (مسلم)

۳۸۰۱ - (۱۵) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَنْ يَّبْرَحَ هٰذَا الدِّيْنُ قَائِماً، تُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: "حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا اور مسلمانوں کی ایک جماعت (کہیں نہ کہیں) ہمیشہ جہاد کرتی رہے گی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔"

۳۸۰۲ - (۱۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهٖ، اِلَّا جَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجُرْحُهٗ يَثْعَبُ دَمًا، اَللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ، وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں (یعنی جہاد میں) زخمی کیا جائے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اس کو جو اس کی راہ میں زخمی کیا جاتا ہے تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون جاری ہوگا اس خون کا رنگ تو خون کا سا رنگ ہوگا لیکن بو مشک کی ہوگی۔" (بخاری ومسلم)

۳۸۰۳ - (۱۷) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ اَحَدٍ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ، يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَلَهٗ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ، اِلَّا

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص دُنیا میں اس خیال سے واپس آنے کو پسند نہ کرے گا کہ زمین میں جو کچھ ہے اس کو پھر مل جائے مگر شہید اس کی آرزو کرے گا کہ وہ دنیا میں واپس جائے اور

الشَّهِيْدُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَّرجِعَ اِلَى الدُّنْيَا، فَيُقْتَلَ عَشرَمَرَّاتٍ، لِمَا يَرىٰ مِنَ الْكَرَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

دس مرتبہ مارا جائے گا اس لئے کہ وہ شہادت کی عظمت اور ثواب کو جانتا ہے۔" (بخاری ومسلم)

٣٨٠٤ - (١٨) وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: سَاَلْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتاً بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ اَلْاٰيَةَ. قَالَ: «اِنَّا قَدْ سَاَلْنَاَ عَنْ ذٰلِكَ. رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «اَرْوَاحُهُمْ فِيْ اَجْوَافِ طَيْرٍخُضْرٍ، لَّهَا قَنَادِيْلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ، تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَ تْ، ثُمَّ تَأْوِيْ اِلٰى تِلْكَ الْقَنَادِيْلِ، فَاطَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ اِطِّلَاعَةً، فَقَالَ: هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَيْئًا؟ قَالُوْا: اَیَّ شَيْءٍ نَشْتَهِيْ وَنحنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّارَاَوْ اَنَّهُمْ لَنْ يُّتْرَكُوْامِنْ اَنْ يُسْأَلُوْا. قَالُوْا: يارَبِّ! نُرِيْدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْ وَاحَنَا فِيْ اَجْسَادِ نَاحَتّٰى نُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى، فَلَمَّا رَاٰى اَنْ لَّيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوْا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: "حضرت مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے معنی دریافت کئے ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًابَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ الخ﴾ جولوگ خدا کی راہ میں مارے گئے ہیں ان کوتم مُردہ خیال نہ کرو بلکہ وہ اپنے پروردگار کے پاس زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے اس کے معنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کئے تو آپ نے فرمایا ان کی رُوحیں سبز پرندوں کی جسم میں ہیں اور ان کے لئے عرشِ الٰہی کے نیچے قندیلیں لٹکائی گئی ہیں وہ بہشت میں سے جہاں سے اُن کا جی چاہے میوہ کھاتے ہیں اور پھر قندیلوں میں چلے جاتے ہیں اور پرودگار ان کی طرف جھانکتا ہے اور فرماتا ہے تم کوکس چیز کی خواہش ہے وہ عرض کرتے ہیں ہم کس چیز کی خواہش کریں جہاں سے ہمارا جی چاہتا ہے جنت سے میوے کھاتے ہیں خداوند تعالیٰ تین مرتبہ اسی طرح پوچھتا ہے جب وہ دیکھتے ہیں کہ بار بار ہم سے پوچھا جاتا ہے تو وہ عرض کرتے ہیں اے پروردگار! ہم چاہتے ہیں کہ ہمای روحوں کو پھر ہمارے جسموں میں واپس کر دیا جائے تاکہ تیری راہ میں ہم پھر جہاد وقتال کریں اور دوبارہ شہید ہوں۔ جب خداوند تعالیٰ دیکھتا ہے کہ ان کو کسی چیز کی حاجت نہیں تو ان کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔" (مسلم)

٣٨٠٥ - (١٩) وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيهِمْ، فَذَكَرَلَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ

ترجمہ: "حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا کہ خدا کی راہ میں جہاد کرنا اور خدا تعالیٰ پر ایمان لانا بہترین اعمال میں سے ہے

اللّٰهِ، وَالْاِيْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه يُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ؟ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَعَمْ، اِنْ قُتِلْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ». ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَيْفَ قُلْتَ؟» فَقَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَتُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ، مُّقْبِلٌ غَيْرُمُدْبِرٍ، اِلَّا الدَّيْنَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ قَالَ لِيْ ذٰلِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں خدا کی راہ میں مارا جاؤں تو کیا میرے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں اگر تو خدا کی راہ میں مارا گیا اس حال میں کہ تو صبر کرنے والا ثواب طلب کرنے والا ہے، دشمن کا مقابلہ پر جانے والا مگر پیٹھ پھیرنے والا نہ ہو۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شخص سے تو نے کیا کہا؟ اس نے عرض کیا کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں مارا جاؤں تو کیا آپ کے خیال میں میرے گناہ دُور کیے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا ہاں اگر تو صبر کرنے والا، ثواب کا طالب اور آگے بڑھنے والا ہو پیچھے ہٹنے والا نہ ہو مگر قرض معاف نہیں کیا جاتا، مجھ سے جبرئیل علیہ السلام نے یہی کہا۔" (مسلم)

۳۸۰٦ - (۲۰) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَلْقَتْلُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا الدَّيْنَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: خداہ کی راہ میں مارا جانا ہر گناہ کو مٹا دیتا ہے مگر قرض کو نہیں۔" (مسلم)

۳۸۰۷ - (۲۱) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَضْحَكُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ، يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ: يُقَاتِلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ، ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ دو شخصوں پر ہنستا ہے جن میں ایک شخص دوسرے کو قتل کرتا ہے اور دونوں جنت میں داخل ہوتے ہیں ایک تو ان میں خداتعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور شہید ہوتا ہے پھر خداوند تعالیٰ قاتل کو توبہ کی توفیق مرحمت فرماتا ہے (یعنی وہ کفر سے توبہ کر کے مسلمان ہوتا ہے) اور پھر جہاد میں شہید ہوتا ہے۔" (بخاری و مسلم)

۳۸۰۸ - (۲۲) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ، بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَآءِ، وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص خداوند تعالیٰ سے سچے دل سے شہادت کو طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو شہید کا مرتبہ عنایت فرما دیتا ہے اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرے۔'' (مسلم)

۳۸۰۹ - (۲۳) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ اُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ، وَهِيَ اُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ، اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! اَلَا تُحَدِّثُنِيْ عَنْ حَارِثَةَ، وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ، اَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ، فَاِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ، وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اجْتَهَدْتُّ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ. فَقَالَ: «يَا اُمَّ حَارِثَةَ! اِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ، وَاِنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ براء رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ کی ماں ام ربیع رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا اے خدا کے نبی ﷺ! کیا آپ حارثہ کا حال مجھ سے بیان نہیں کریں گے؟ حارثہ بدر کی لڑائی میں شہید ہوئے تھے اور ایک نامعلوم شخص کا تیر ان کو آ کر لگا تھا۔ اگر وہ جنت میں ہیں تو میں صبر کروں اور اگر کسی اور جگہ ہوں تو رونے کی کوشش کروں (یعنی خوب روؤں) آپ نے فرمایا! حارثہ کی ماں! جنت میں بہت سے باغ ہیں اور تیرا بیٹا فردوس اعلیٰ میں ہے۔'' (بخاری)

۳۸۱۰ - (۲٤) وَعَنْهُ قَالَ: اِنْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحٰبُهٗ حَتّٰى سَبَقُواالْمُشْرِكِيْنَ اِلٰى بَدْرٍ، وَّجَاءَ الْمُشْرِكُوْنَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قُوْمُوْا اِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ». قَالَ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ: بَخٍ بَخٍ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَايَحْمِلُكَ عَلٰى قَوْلِكَ: بَخٍ بَخٍ؟» قَالَ: لَاوَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِلَّا رَجَاءَ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِهَا قَالَ: «فَاِنَّكَ

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے اور بدر میں مشرکوں سے پہلے پہنچ گئے اور پھر مشرک لوگ آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسلام کے مجاہدین کو مخاطب کر کے فرمایا۔ جنت کے راستے پر کھڑے ہو جاؤ ہاں اس جنت کے جس کا عرض آسمان وزمین کی مانند ہے۔ عمیر رضی اللہ عنہ بن حمام نے (یہ سن کر) کہا ''خوب خوب'' رسول اللہ ﷺ نے پوچھا تم نے یہ الفاظ کیوں کہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قسم ہے خدا کی میرا اور کوئی مقصد ان الفاظ سے نہیں ہے بلکہ میں یہ آرزو رکھتا ہوں کہ

مَنْ اَهْلِهَا» قَالَ: فَاَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِّنْ قَرَنِهٖ، فَجَعَلَ يَاكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ: لَئِنْ اَنَا حَيِيْتُ حَتّٰى اٰكُلَ تَمَرَاتِيْ اِنَّهَا لَحَيٰوةٌ طَوِيْلَةٌ قَالَ: فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهٗ مِنَ التَّمْرِ، ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

میں جنت والا ہوں جاؤں۔ آپ نے فرمایا تو جنتی ہے راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنے ترکش سے کھجوریں نکالیں اور ان کو کھانا شروع کیا اور کہا اگر میں ان کھجوروں کو دوبارہ کھانے تک زندہ رہا تو یہ ایک طویل زندگی ہوگی یہ کہہ کر اس نے باقی کھجوروں کو پھینک دیا اور مشرکوں سے لڑا یہاں تک کہ شہید ہوگیا۔" (مسلم)

۳۸۱۱ - (۲۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا تَعُدُّوْنَ الشَّهِيْدَ فِيْكُمْ؟» قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ. قَالَ: «اِنَّ شُهَدَاءَ اُمَّتِي اِذًا لَقَلِيْلٌ: مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَّمَنْ مَّاتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَّمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَّمَنْ مَّاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم آپس میں سے شہید کس کو مانتے ہو؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص خدا کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے آپ نے فرمایا اس صورت میں تو میری امت کے اندر شہیدوں کی تعداد بہت تھوڑی رہ جائے گی (آگاہ ہو کہ) جو شخص خدا کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے۔ اور جو شخص (اپنی موت) مرے خدا کی راہ میں وہ شہید ہے اور جو شخص طاعون میں مرے وہ شہید ہے اور جو شخص پیٹ کی بیماری میں مرے وہ شہید ہے۔"

۳۸۱۲ - (۲۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ غَازِيَةٍ، اَوْ سَرِيَّةٍ، تَغْزُوْ، فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ، اِلَّا كَانُوْ اقَدْ تَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ اُجُوْرِهِمْ. وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ، اَوْسَرِيَّةٍ، تُخْفِقُ وَتُصَابُ، اِلَّا تَمَّ اُجُوْرُهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جہاد کرنے والی جو جماعت یا جہاد کرنے والا جو لشکر جہاد کرے مال غنیمت پائے اور پھر صحیح وسلامت واپس آجائے اس نے دو تہائی اجر پانے میں عجلت کی اور جو جہاد کرنے والی جماعت یا جہاد کرنے والا لشکر غنیمت کا مال لائے اور زخمی کیا جائے یا مارا جائے اس نے اپنے اجر کو کامل کرلیا۔" (مسلم)

۳۸۱۳ - (۲۷) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مرا اور جہاد نہ کیا اور جہاد کا خیال بھی کبھی دل میں

وَسَلَّمَ: «مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُوَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ، مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِّنْ نِّفَاقٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸۱٤ - (۲۸) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ، فَمَنْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: «مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۸۱۵ - (۲۹) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، فَدَنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: «اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ اَقْوَامًا، مَّا سِرْتُمْ مَسِيْرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا اِلَّا كَانُوْا مَعَكُمْ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «اِلَّا شَرِكُوْكُمْ فِي الْاَجْرِ» قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ»! وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ؟ قَالَ: «وَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۸۱٦ - (۳۰) وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ.

۳۸۱۷ - (۳۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ

نہ لایا اس کی موت ایک قسم کی نفاق پر ہوئی۔'' (رواہ مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا ایک شخص تو اس لئے لڑتا ہے کہ مالِ غنیمت پائے اور ایک شخص لڑتا ہے شہرت وناموری حاصل کرنے کے لئے اور ایک شخص اس لئے لڑتا ہے کہ لوگ اس کی عزت اور مرتبہ کو دیکھیں ان میں سے کون خدا کی راہ میں لڑنے والا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ شخص خدا کی راہ میں لڑنے والا ہے جو خدا کے دین کو بلند کرنے کے لئے لڑے۔'' (بخاری مسلم)

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک سے واپس ہوئے اور مدینہ کے قریب پہنچے تو فرمایا تم میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اس سفر میں نہ تو تمہارے ساتھ چلے ہیں اور نہ کسی وادی کو انہوں نے عبور کیا ہے مگر بایں ہمہ وہ تمہارے ساتھ ہیں، اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ بایں ہمہ وہ ثواب میں تمہارے ساتھ ہیں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ بایں ہمہ وہ ثواب میں تمہارے شریک ہیں۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اور وہ لوگ مدینہ ہی میں ہیں (یعنی ہمارے ساتھ جہاد کو نہیں گئے تب بھی وہ ثواب میں شریک ہیں) فرمایا وہ مدینہ میں ہیں اور عذر نے ان کو تمہارے ساتھ جانے سے روکا۔'' (بخاری)

ترجمہ: ''اور مسلم نے یہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔''

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر جہاد میں جانے کی

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ. فَقَالَ: «أَحَيٌّ وَالِدَاكَ؟». قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: «فَارْجِعْ اِلٰى وَالِدَيْكَ فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا».

اجازت چاہی آپ نے اس سے پوچھا کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟ عرض کیا، ہاں۔ آپ نے فرمایا ان کے پاس رہ اور جہاد کر (یعنی ان کی خدمت کر، کہ جہاد کے برابر ثواب رکھتی ہے)۔ (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اس سے یہ فرمایا اپنے ماں باپ کے پاس واپس جا اور اچھی طرح ان کی خدمت کر۔"

٣٨١٨ - (٣٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ يومَ الْفَتْحِ «لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے البتہ جہاد اور نیت ہے پس جب تم کو جہاد کے لئے بلایا جائے تو تم سب اپنے گھروں سے نکل پڑو۔" (بخاری و مسلم)

الفصل الثانی

دوسری فصل

٣٨١٩ - (٣٣) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ، ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَاوَأَهُمْ، حَتّٰى يُقَاتِلَ اٰخِرُهُمُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق کی حمایت میں لڑتی رہے گی اور جو قوم اس سے دشمنی کرے گی وہ اس پر غالب رہے گی یہاں تک کہ اس امت کے آخری لوگ مسیح دجال سے لڑیں گے۔" (ابوداؤد)

٣٨٢٠ - (٣٤) وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ لَمْ يغزُ، وَلَمْ يُجَهِّزْ غَازِيًا، أَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِيْ أَهْلِهِ بِخَيْرٍ، أَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ

ترجمہ: "حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے جس شخص نے نہ تو جہاد کیا نہ جہاد کرنے والوں کا سامان درست کیا اور نہ مجاہدین کے اہل و عیال کی خبر گیری کی، اس کو قیامت سے پہلے خداوند تعالیٰ کسی سخت مصیبت میں مبتلا کرے گا۔" (ابوداؤد)

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

٣٨٢١ - (٣٥) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ، وَاَنْفُسِكُمْ، وَاَلْسِنَتِكُمْ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مشرکین سے اپنی جان ومال اور زبانوں کے ذریعہ جہاد کرو۔“ (ابوداؤد، نسائی، دارمی)

٣٨٢٢ - (٣٦) وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَفْشُوْا السَّلَامَ، وَاَطْعِمُوْا الطَّعَامَ، وَاضْرِبُوْا الْهَامَ تُوْرَثُوْا الْجِنَانَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام کو پھیلاؤ (یعنی ہر شخص کو سلام کرو) کھانا کھلاؤ اور کافروں کا سر توڑو بہشت کے وارث بنائے جاؤ گے۔ (ترمذی، یہ حدیث غریب ہے)۔“

٣٨٢٣ - (٣٧) وَعَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهٖ اِلَّا الَّذِىْ مَاتَ مُرَابِطاً فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَاِنَّهٗ يُنْمٰى لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ، وَيَاْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ”حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ہر شخص کا عمل مرنے کے بعد ختم ہوجاتا ہے مگر اس شخص کا عمل جو خدا کی راہ میں محافظت کرتا ہوا مرے اس شخص کے عمل کا ثواب قیامت تک بڑھتا رہتا ہے اور وہ قبر کے فتنے سے بھی مامون رہتا ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

٣٨٢٤ - (٣٨) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ.

ترجمہ: ”اور دارمی نے اسے عقبہ بن عامر سے روایت کیا ہے۔“

٣٨٢٥ - (٣٩) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَنْ قَاتَلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ، فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَوْنُكِبَ نَكْبَةً، فَاِنَّهَا

ترجمہ: ”حضرت معاذ جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص خدا کی راہ میں تھوڑی دیر بھی لڑا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جو شخص خدا کی راہ میں زخمی کیا گیا یا زخم کی تکلیف میں مبتلا کیا گیا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا اس کا زخم تازہ ہوگا خون کا رنگ زعفرانی ہوگا اور بو

تَجِيُّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَغْزَرِ مَاكَانَتْ، لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِيحُهَا الْمِسْكُ. وَمَنْ خَرَجَ بِهٖ خُرَاجٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَاِنَّ عَلَيْهِ طَابِعَ الشُّهَدَآءِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

مشک کی ہوگی اور جس شخص کے بدن میں خدا کی راہ میں پھوڑا نکلا تو اس پھوڑے پر یا پھوڑے والے پر شہیدوں کی علامت ہوگی جس سے اس کو شناخت کیا جائے گا۔" (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

٣٨٢٦ - (٤٠) وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، كُتِبَ لَهٗ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

ترجمہ: "حضرت خُریم رضی اللہ عنہ بن فاتک کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص خدا کی راہ میں (یعنی جہاد میں) کچھ خرچ کرے اس کے لیے سات سو گنا ثواب لکھا جاتا ہے۔" (ترمذی، نسائی)

٣٨٢٧ - (٤١) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَمَنِيْحَةُ خَادِمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَوْ طَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: "حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہترین صدقہ خدا کی راہ میں خیمہ کا سایہ ہے (یعنی مجاہد یا حاجی کو خیمہ دینا) اور بہترین صدقہ خدا کی راہ میں خادم کا دینا ہے اور بہترین صدقہ خدا کی راہ میں ایسی اونٹنی کا دینا ہے جو جوان ہو۔"

٣٨٢٨ - (٤٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ عَلٰى عَبْدٍ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِي. وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِيْ اُخْرٰى: «فِيْ مَنْخَرَيْ مُسْلِمٍ اَبَدًا». وَفِيْ اُخْرٰى: «لَهٗ فِيْ جَوْفِ عَبْدٍ اَبَدًا، وَلَايَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِيْمَانُ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا».

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص دوزخ میں نہ جائے گا جو خدا کے خوف سے رویا ہو جب تک کہ دوہا ہوا دودھ تھنوں میں نہ جائے (یعنی جس طرح دودھ کا واپس جانا محال ہے اسی طرح اس شخص کا دوزخ میں جانا محال ہے) اور راہِ خدا میں بندہ کے جسم کا غبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہیں ہوسکتے۔ (ترمذی) اور نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ مسلمان کے نتھنوں میں خدا کی راہ کا غبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہ ہوگا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ بندہ کے پیٹ میں خدا کی راہ کا غبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہ ہوگا اور بخل وایمان ایک جگہ

جمع نہیں ہوتے۔''

٣٨٢٩ - (٤٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ: عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ». رواه الترمذي.

تَرجَمَۃ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے دو آنکھوں کو دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی، ایک آنکھ وہ جو خدا کے خوف سے روئی اور دوسری آنکھ وہ جس نے خدا کی راہ میں نگہبانی کرتے رات گزاری۔'' (ترمذی)

٣٨٣٠ - (٤٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِعَبٍ فِيْهِ عُيَيْنَةٌ مِن مَّاءٍ عَذْبَةٍ، فَاَعْجَبَتْهُ، فَقَالَ: لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ، فَاَقَمْتُ فِيْ هٰذَا الشِّعْبِ. فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «لَا تَفْعَلْ، فَاِنَّ مَقَامَ اَحَدِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ سَبْعِيْنَ عَامًا، اَلَا تُحِبُّوْنَ اَن يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ؟ اُغْزُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَاقَ نَاقَةٍ وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

تَرجَمَۃ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے ایک شخص پہاڑی درہ سے گزرا جس میں شیریں پانی کا چشمہ تھا اس کو یہ چشمہ بہت پسند آیا اور اس نے دل میں کہا کاش میں لوگوں کو چھوڑ دوں اور اس درّہ میں آرہوں۔ پھر اس بات کا ذکر رسول اللہ ﷺ کے سامنے کیا آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو اس لئے کہ خدا کی راہ میں تمہارا قیام کرنا گھر میں ستر برس نماز پڑھنے سے بہتر ہے کیا تم اس کو پسند نہیں کرتے کہ خداوند کریم تم کو پورے طور پر بخش دے اور جنت میں تم کو داخل کردے تم خدا کی راہ میں لڑو اس لئے کہ جو شخص تھوڑی دیر بھی خدا کی راہ میں لڑتا رہا اس کے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے۔'' (ترمذی)

٣٨٣١ - (٤٥) وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيّ.

تَرجَمَۃ: ''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے خدا کی راہ میں (کافروں کی سرحد پر) ایک دن کی نگہبانی ہزاروں دن کی عبادت سے بہتر ہے، سوائے اس دن کے۔'' (ترمذی، نسائی۔)

٣٨٣٢ - (٤٦) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «عُرِضَ عَلَيَّ اَوَّلُ ثَلٰثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ: شَهِيْدٌ، وَّعَفِيْفٌ مُّتَعَفِّفٌ، وَّعَبْدٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے سامنے تین قسم کے وہ آدمی پیش کیے گئے جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ ایک تو ان میں شہید ہے۔ دوسرے حرام سے بچنے والا اور سوال نہ کرنے والا تیسرا وہ غلام جس نے خدا کی عبادت خوبی کے ساتھ کی اور اپنے مالک کا بھی خیر خواہ رہا۔'' (ترمذی)

٣٨٣٣ - (٤٧) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «طُوْلُ الْقِيَامِ». قِيْلَ: فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «جُهْدُ الْمُقِلِّ» قِيْلَ: فَاَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «مَنْ هَجَرَ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ» قِيْلَ: فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «مَن جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ» قِيْلَ: فَاَيُّ الْقَتْلِ اَشْرَفُ؟ قَالَ: «مَنْ اُهْرِيْقَ دَمُهٗ وَعُقِرَ جَوَادُهٗ» رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن حُبشی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا کونسا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا طویل قیام کرنا نماز کے اعمال میں) پھر پوچھا گیا کونسا صدقہ بہتر ہے؟ فرمایا تلاش کرنا محتاج وفقیر کا (یعنی صدقہ دینے کیلئے مفلس ومحتاج آدمی کوشش کرنا، پھر پوچھا گیا کونسی ہجرت بہتر ہے؟ فرمایا ان باتوں کو چھوڑ نا جن کو خدا نے حرام قرار دیا ہے۔ پھر پوچھا گیا کونسا جہاد بہتر ہے؟ فرمایا جو جہاد مال اور جان کے ساتھ مشرکوں سے کیا جائے پھر پوچھا گیا کونسا مارا جانا بہتر ہے؟ فرمایا اس شخص کا جس کا خون بہایا جائے اور اس کے گھوڑے کی کونچیں کاٹی جائیں۔ (ابوداؤد)

وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ: اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «اِيْمَانٌ لَاشَكَّ فِيْهِ، وَجِهَادٌ لَا غُلُوْلَ فِيْهِ، وَحَجَّةٌ مَّبْرُوْرَةٌ». قِيْلَ: فَاَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «طُوْلُ الْقُنُوْتِ». ثُمَّ اتَّفَقَا فِي الْبَاقِيْ.

اور نسائی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا جس میں کسی قسم کا شک نہ ہو اور جہاد جس میں کسی قسم کی خیانت نہ ہو اور حج مقبول۔ پھر پوچھا گیا کونسی نماز افضل ہے؟ فرمایا دیر تک قیام کرنا۔ اور باقی حدیث حسب مذکور ہے۔''

٣٨٣٤ - (٤٨) وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ

ترجمہ: ''حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے خدا کے نزدیک شہید کے لئے چھ باتیں ہیں۔ بخشا جائے گا اس کو پہلی ہی مرتبہ (یعنی خون کا پہلا قطرہ

سِتُّ خِصَالٍ: يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ، وَيُرٰى مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ، وَيُوْضَعُ عَلٰى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ، الْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَافِيهَا، وَيُزَوَّجُ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِّنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ، وَيُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ أَقَارِبِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

گرتے ہی) یہ دکھایا جائے گا اس کو جنت میں ٹھکانا اس کا (یعنی جان نکلنے کے وقت) محفوظ رہتا ہے وہ عذاب قبر سے، امن میں رہتا ہے وہ بڑی گھبراہٹ سے (یعنی دوزخ کے عذاب سے)۔ اُس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا کہ اس کا یاقوت دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہوگا۔ اُس کے نکاح میں بہتر حوریں بڑی بڑی آنکھوں والی دیجائیں گی۔ اور اُس کے عزیزوں میں ستر آدمیوں کے لئے اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔" (ترمذی، ابن ماجہ)

٣٨٣٥ - (٤٩) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ بِغَيْرِ اَثَرٍ مِّنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيْهِ ثُلْمَةٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص خدا اسے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس پر جہاد کا کوئی اثر نہ ہوگا (یعنی اُس میں جہاد کی علامت نہ ہوگی تو وہ گویا اس حال میں خدا سے ملے گا اس میں دینی نقص ہوگا۔" (ترمذی، ابن ماجہ)

٣٨٣٦ - (٥٠) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلشَّهِيْدُ لَايَجِدُ اَلَمَ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمْ اَلَمَ الْقَرْصَةِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے شہید قتل کی صرف اتنی تکلیف محسوس کرتا ہے جتنی کہ تم چیونٹی کے کاٹے کی تکلیف کو محسوس کرتے ہو۔" (ترمذی، دارمی۔ نسائی) (ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)

٣٨٣٧ - (٥١) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَيْسَ شَيْئٌ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ، وَاَثَرَيْنِ: قَطْرَةٌ مِّنْ دُمُوْعٍ مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهْرَاقُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا

ترجمہ: "حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خداوند تعالیٰ کو دو قطرے اور دو نشان بہت پیارے ہیں ایک تو خدا کے خوف سے نکلا ہوا آنسو کا قطرہ، دوسرا اس خون کا قطرہ جو خدا کی راہ میں بہایا جائے اور دو نشانوں میں سے ایک نشان تو وہ ہے جو خدا کی راہ میں زخم یا چوٹ وغیرہ سے آئے اور دوسرا نشان خدا

الْاَثْرَانِ: فَاَثَرٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَثَرٌ فِي فَرِيْضَةٍ مِّنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ تَعَالٰى». رَوَاهُ التِرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

کے فرائض میں سے کسی فرض کا نشان (مثلاً سجدہ وغیرہ کا نشان)۔" (ترمذی)

٣٨٣٨ - (٥٢) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَرْكَبِ الْبَحْرَ اِلَّا حَاجًّا، اَوْ مُعْتَمِراً، اَوْ غازِياً فِيْ سبِيْلِ اللّٰهِ، فَاِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا، وَّتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

تَرْجَمَۃ: "حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کوئی شخص دریا میں سفر نہ کرے مگر حج یا عمرہ کے ارادہ سے یا خدا کی راہ میں لڑنے کے لئے کہ سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے دریا۔" (ابوداؤد)

٣٨٣٩ - (٥٣) وَعَنْ اُمِّ حَرَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْها، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِی يُصِيْبُهُ الْقَيْءُ لَهٗ اَجْرُ شَهِيْدٍ، وَّالْغَرِيْقُ لَهٗ اَجْرُ شَهِيْدَيْنِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

تَرْجَمَۃ: "حضرت امّ حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے دریا کے سفر میں اگر سر گھومنے سے قے ہوجائے تو اس کو ایک شہید کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص دریا میں غرق ہوجائے اس کو دو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔" (ابوداؤد)

٣٨٤٠ - (٥٤) وَعَنْ اَبِيْ مَالِكِ نِ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَنْ فَصَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَمَاتَ اَوْقُتِلَ، اَوْ وَقَصَهٗ فَرَسُهٗ اَوْبَعِيْرُهٗ، اَوْلَدَ غَتْهُ هَامَّةٌ، اَوْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِه بِاَيِّ حَتْفٍ شَاءَ اللّٰهُ، فِاِنَّهٗ شَهِيْدٌ، وَّاِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

تَرْجَمَۃ: "حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے جو شخص خدا کی راہ میں (یعنی جہاد وغیرہ کے لئے) نکلا اور مَر گیا یا مارا گیا یا اس کے گھوڑے نے اس کو کچل ڈالا یا اس کے اونٹ نے کچل ڈالا یا کسی زہریلے جانور نے کاٹ لیا یا اپنے بستر پر مرگیا یا کسی قسم کی موت میں تو وہ شہید ہے اور اس کے لئے جنت ہے۔" (ابوداؤد)

٣٨٤١ - (٥٥) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

تَرْجَمَۃ: "حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جہاد کے بعد جہاد سے واپس آنا جہاد کے مانند ہے (یعنی واپسی کا ثواب بھی جہاد کے برابر ہے۔" (ابوداؤد)

۳۸٤۲ - (٥٦) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «لِلْغَازِیْ اَجْرُهُ، وَلِلْجَاعِلِ اَجْرُهُ وَاَجْرُ الْغَازِیْ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے غازی (یعنی جہاد کرنے والا) کے لئے اس کے جہاد کا (کامل) اجر ہے اور جہاد کیلئے دینے والے کو مال اور جہاد دونوں کا ثواب ملتا ہے۔'' (ابوداؤد)

۳۸٤۳ - (٥٧) وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الْاَمْصَارُ، وَسَتَكُوْنُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ، يُقْطَعُ عَلَيْكُمْ فِيْهَا بُعُوْثٌ، فَيَكْرَهُ الرَّجُلُ الْبَعْثَ، فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهٖ، ثُمَّ يَتَصَفَّحُ الْقَبَائِلَ يَعْرِضُ نَفْسَهٗ عَلَيْهِمْ: مَنْ اَكْفِيْهِ بَعْثَ كَذَا اَلَا وَذٰلِكَ الْاَجِيْرُ اِلٰى اٰخِرِ قَطْرَةٍ مِّنْ دَمِهٖ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ عنقریب تم پر بڑے بڑے شہر فتح کئے جائیں گے اور جمع کئے ہوئے لشکر ہوں گے جن میں سے تمہارے لئے فوجیں معین کی جائیں گی۔ پس ایک شخص جہاد پر بلا معاوضہ جانے کو بُرا سمجھے گا اور اپنی قوم میں چلا جائے گا تاکہ جہاد میں جانے سے محفوظ رہے پھر وہ قبائل کو جو میری خدمت کو اُجرت پر حاصل کرے تاکہ میں ایک لشکر کو کفایت کروں اور لشکر کی سربراہی اپنے ذمہ لے لوں۔ خبردار یہ شخص مجاہد نہیں ہے مزدور ہے اور اپنے خون کے آخری قطرہ تک مزدور ہی رہیگا۔'' (ابوداؤد)

۳۸٤٤ - (٥٨) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اٰذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَزْوِ وَاَنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَيْسَ لِیْ خَادِمٌ، فَالْتَمَسْتُ اَجِيْرًا يَكْفِيْنِیْ، فَوَجَدْتُّ رَجُلًا سَمَّيْتُ لَهٗ ثَلٰثَةَ دَنَانِيْرَ فَلَمَّا حَضَرَتْ غَنِيْمَةٌ، اَرَدْتُّ اَنْ اُجْرِیَ لَهٗ سَهْمَهٗ، فَجِئْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ لَهٗ. فَقَالَ: «مَا اَجِدُ لَهٗ فِیْ غَزْوَتِهٖ هٰذِهٖ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا دَنَانِيْرَهُ الَّتِیْ تُسَمّٰی». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت یعلےٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو جہاد پر جانے کیلئے آگاہ کیا ہے اس وقت بوڑھا تھا اور کوئی خادم میرے پاس نہ تھا میں نے ایک مزدور کو تلاش کیا جو میری خدمت کے لئے کافی ہو چنانچہ مجھ کو ایک شخص مل گیا جس کی خدمت کی اجرت میں نے تین دینار مقرر کر دی پھر جب غنیمت کا مال آیا تو میں نے ارادہ کیا کہ اپنے خدمت گار کا حصہ بھی نکال لوں چنانچہ یہ مسئلہ پوچھنے کیلئے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا میں اس غزوہ میں دین و دنیا میں اس کے لئے صرف ان دینار کو پاتا ہوں جو تو نے معین کئے ہیں (یعنی مال غنیمت میں اس کا کوئی حصہ نہیں)۔'' (ابوداؤد)

٣٨٤٥ - (٥٩) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! رَجُلٌ يُرِيْدُ الْجِهَادَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَهُوَ يَبْتَغِيْ عَرَضاً مِّنْ عَرَضِ الدُّنْيَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا اَجْرَ لَهُ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایک شخص خدا کی راہ میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہے لیکن وہ دنیا کے مال واسباب کا خواہشمند ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو کسی قسم کا ثواب نہیں ملے گا۔'' (ابوداؤد)

٣٨٤٦ - (٦٠) وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْغَزْوُ غَزْوَانِ، فَاَمَّا مَنِ ابْتَغٰى وَجْهَ اللّٰهِ، وَاَطَاعَ الْإِمَامَ، وَاَنْفَقَ الْكَرِيْمَةَ، وَيَاسَرَ الشَّرِيْكَ، وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ، فَاِنَّ نَوْمَهُ وَنُبْهَهُ اَجْرٌ كُلُّهُ. وَاَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا، وَّرِيَاءً، وَّسُمْعَةً، وَعَصَى الْإِمَامَ، وَاَفْسَدَ فِي الْاَرْضِ، فَاِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جہاد دو قسم کا ہے جس نے خدا کی رضامندی چاہی امام کی اطاعت کی پاک مال اور جان کو خرچ کیا۔ شریک کار سے اچھا سلوک کیا بچتا رہا فساد سے اس کا سونا اور جاگنا ثواب ہی ثواب ہے اور جس نے جہاد کیا فخر کے لئے دکھانے اور سنانے کے لئے اور امام کی نافرمانی کی اور زمین پر فساد کیا تو وہ جہاد سے کوئی بدلہ لے کر واپس نہیں آئے گا۔ (یعنی اس کو کسی قسم کا ثواب نہیں ملے گا) (مالک ابوداؤد، نسائی)

٣٨٤٧ - (٦١) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْجِهَادِ، فَقَالَ: «يَاعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو! اِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا، بَعَثَكَ اللّٰهُ صَابِرًا مُّحْتَسِباً. وَّاِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِياً مُّكَاثِرًا، بَعَثَكَ اللّٰهُ مُرَائِيًا مُكَاثِراً. يَاعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو! عَلٰى اَيِّ حَالٍ قَاتَلْتَ، اَوْقُتِلْتَ، بَعَثَكَ اللّٰهُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو جہاد سے آگاہ کیجئے (یعنی اس سے کہ کس قسم کا جہاد موجب ثواب ہے) آپ نے فرمایا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اگر لڑے تو اس حال میں کہ صبر کرنے والا ہو اور خدا سے ثواب کا چاہنے والا تو اٹھائے گا تجھ کو اللہ تعالیٰ صبر کرنیوالا ثواب کا چاہنے والا (جس حال میں تو مرے گا اسی حال میں تجھ کو اٹھایا جائے گا) اور اگر لڑے گا تو دکھانے کے لئے اور فخر کرنے کے لئے تو اٹھائیگا تجھ کو اللہ تعالیٰ دکھانے والا اور بہت زیادہ چاہنے والا مال اور فخر کو اے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ جس حال میں تو لڑے گا یا مارا جائے گا اللہ تعالیٰ اسی حال میں تجھ کو اُٹھائے گا۔'' (ابوداؤد)

٣٨٤٨ - (٦٢) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَعَجَزْتُمْ اِذَا بَعَثْتُ رَجُلاً فَلَمْ يَمْضِ لِاَمْرِيْ اَنْ تَجْعَلُوْا مَكَانَهُ مَنْ يَّمْضِيْ لِاَمْرِيْ؟» رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَذُكِرَحَدِيْثُ فُضَالَةَ: «وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ». فِيْ كِتَابِ الْاِيْمَانِ.

ترجمہ: ”حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے کیا تم اس سے عاجز ہو کہ جب میں کسی شخص کو امیر مقرر کر کے بھیجوں اور وہ میرے احکام کے موافق کام نہ کرے تو اس کو تم معزول کردو اور اس کی جگہ ایسے آدمی مقرر کر دو جو میرے حکم کے موافق کام کرے (ابو داؤد) اور فضالہ کی حدیث ”المجاہد“ کتاب الایمان میں بیان کی جاچکی ہے۔“

الفصل الثالث

تیسری فصل

٣٨٤٩ - (٦٣) عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ، فَمَرَّ رَجُلٌ بِغَارٍ فِيْهِ شَيْءٌ مِّنْ مَّاءٍ وَبَقْلٍ، فَحَدَّثَ نَفْسَهُ بِاَنْ يُّقِيْمَ فِيْهِ وَيَتَخَلّٰى مِنَ الدُّنْيَا، فَاسْتَأْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنِّيْ لَمْ اُبْعَثْ بِالْيَهُوْدِيَّةِ، وَلَا بِالنَّصْرَانِيَّةِ، وَلٰكِنِّيْ بُعِثْتُ بِالْحَنِيْفِيَّةِ السَّمْحَةِ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَغَدْوَةٌ اَوْرَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، وَلَمَقَامُ اَحَدِكُمْ فِي الصَّفِّ، خَيْرٌ مِّنْ صَلٰوتِهٖ سِتِّيْنَ سَنَةً». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

ترجمہ: ”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک لشکر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے ایک شخص (ہم میں سے) ایک غار پر گذرا جس میں پانی تھا اور کچھ سبزی (اس کو دیکھ کر) اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں یہیں رہ جاؤں اور دنیا کو چھوڑ دوں چنانچہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی آپ نے فرمایا میں نہ تو یہودیت (پھیلانے) کے لئے بھیجا گیا اور نہ نصرانیت بلکہ دین حنیف دیکر بھیجا گیا ہوں جو آسان دین ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے کہ صبح شام کو خدا کی راہ میں جانا دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے اور میدانِ جنگ کی صف میں یا نماز کی جماعت کی صف میں تم میں سے کسی کی جگہ ساٹھ برس کی نماز سے بہتر ہے۔“ (احمد)

٣٨٥٠ - (٦٤) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ غَزَافِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

ترجمہ: ”حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بن صامت کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جس شخص نے خدا کی راہ میں جہاد کیا اور صرف ایک رسّی (کے حاصل کرنے) کا ارادہ کیا تو اس کے لئے وہی

وَلَمْ يَنْوِ إِلَّا عِقَالاً فَلَهُ مَانَوٰى». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

چیز ہے جس کا ارادہ کیا۔'' (نسائی)

۳۸۵۱ - (٦٥) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْناً، وبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلاً، وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ» فَعَجِبَ لَهَا أَبُوْسَعِيْدٍ. فَقَالَ: أَعِدْهَا عَلَيَّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «وَأُخْرٰى يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ، مَابَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَابَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ». قَالَ: وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص خدا کے پروردگار ہونے پر راضی ہو اور اسلام کے مذہب ہونے پر اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اس کیلئے جنت واجب ہوگئی۔ ابوسعید نے یہ الفاظ سن کر اظہارِ تعجب کیا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ان کلمات کو پھر ایک مرتبہ میرے سامنے فرمائیں۔ آپ نے پھر ان الفاظ کا اعادہ فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا کہ ایک چیز اور ہے جس کے سبب سے اللہ تعالیٰ بندہ کیلئے جنت میں سو درجے بلند کرتا ہے اور ان میں سے دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ آسمان وزمین کے درمیان ہے ابوسعید نے عرض کیا یارسول اللہ! ﷺ وہ کیا چیز ہے آپ نے فرمایا وہ خدا کی راہ میں جہاد کرنا ہے وہ خدا کی راہ میں جہاد کرنا ہے وہ خدا کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔'' (مسلم)

۳۸۵۲ - (٦٦) وَعَنْ أَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ». فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ: يَا أَبَا مُوْسٰى! أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ. فَرَجَعَ إِلٰى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ، ثُمَّ كَسَرَجَفْنَ سَيْفِهِ، فَأَلْقَاهُ، ثُمَّ مَشٰى بِسَيْفِهِ إِلٰى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهِ حَتّٰى قُتِلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جنت کے دروازے تلواروں کے سائے میں ہیں (یہ سن کر) ایک خستہ حال شخص نے کہا۔ ابوموسیٰ تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ الفاظ فرماتے سنا ہے؟ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں (یہ سن کر) وہ شخص اپنے دوستوں میں چلا آیا اور کہا میں تم کو آخری سلام کہتا ہوں یہ کہہ کر اس نے تلوار کے نیام کو توڑ ڈالا، اور پھینک دیا پھر تلوار لے کر دشمن کی طرف روانہ ہوا۔ ان سے لڑا یہاں تک کہ شہید ہوگیا۔'' (مسلم)

۳۸۵۳ - (٦٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

عَنهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَ صْحٰبِهٖ: «اَنَّهٗ لَمَّا اُصِيْبَ اِخْوَانُكُمْ يَوْمَ اُحُدٍ، جَعَلَ اللّٰهُ اَرْوَ احَهُمْ فِيْ جَوْفِ طَيْرٍخُضْرٍ، تَرِدُ اَنْهَارَ الْجَنَّةِ تَأْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا، وَ تَأْوِيْ اِلٰى قَنَادِيْلَ مِنْ ذَهَبٍ مُّعَلَّقَةٍ فِيْ ظِلِّ الْعَرْشِ، فَلَمَّا وَجَدُوْاطِيْبَ مَاكِلِهِمْ، وَمَشْرَبِهِمْ، وَمَقِيْلِهِمْ. قَالُوْا: مَنْ يُبَلِّغُ اِخْوَانَنَا عَنَّا اَنَّنَا اَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ، لِئَلَّا يَزْهَدُوْا فِي الْجَنَّةِ، وَلَا يَنْكُلُوْا عِنْدَ الْحَرْبِ. فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَنَا اُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتاً بَلْ اَحْيَاءٌ﴾ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

نے اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا۔ جب تمہارے بھائی احد کے دن شہید کیے گئے تو خداوند تعالیٰ نے ان کی روحوں کو سبز پرندوں کے جسم میں داخل کر دیا (اب) وہ پرندے جنت کی نہروں پر آتے ہیں جنت کے میووں کو کھاتے ہیں اور سونے کے ان قندیلوں میں آرام حاصل کرتے ہیں جو عرش الٰہی کے نیچے معلق ہیں۔ ان شہیدوں نے جب اپنے کھانے پینے اور آرام کرنے کی مسرتوں کو حاصل کیا تو کہا کون ہے جو ہمارے بھائیوں کو ہماری طرف سے یہ پیغام پہنچائے کہ وہ جنت میں زندہ ہیں تا کہ وہ جنت کو حاصل کرنے میں بے پروائی سے کام نہ لیں اور لڑائی کے موقع پر سستی نہ کریں خداوند تعالیٰ نے (اُن کی اِس خواہش کو پا کر) کہا کہ میں تمہارے پیام کو تمہارے بھائیوں کے پاس پہنچاؤں گا۔ چنانچہ خداوند تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَا تًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ الخ.﴾ (ابوداؤد)

٣٨٥٤ - (٦٨) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَلْمُؤْمِنُوْنَ فِي الدُّنْيَا عَلٰى ثَلٰثَةِ اَجْزَاءٍ: اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا، وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَالَّذِيْ يَاْمَنُهُ النَّاسُ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ الَّذِيْ اِذَا اَشْرَفَ عَلٰى طَمَعٍ تَرَكَهُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے دنیا میں تین قسم کے مؤمن ہیں ایک تو وہ جو اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لائے اور پھر کسی شک وشبہ میں مبتلا نہ ہوئے اور خدا کی راہ میں اپنی جانوں اور مالوں سے جہاد کیا (یہ سب سے بہتر مؤمن ہیں) اور دوسرے وہ جن سے لوگ اپنی جانوں اور اپنے مالوں پر امن میں ہوں اور تیسرے وہ جن کے دل میں طمع کی خواہش پیدا ہوتی ہے لیکن وہ اس خواہش کو صرف خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے چھوڑ دیتے ہیں۔'' (احمد)

٣٨٥٥ - (٦٩) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ

ترجمہ: ''حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول

عُمَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا مِنْ نَّفْسٍ مُّسْلِمَةٍ يَقْبِضُهَا رَبُّهَا، تُحِبُّ اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْكُمْ، وَاَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، غَيْرُ الشَّهِيْدِ» قَالَ ابْنُ اَبِي عُمَيْرَةَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَاَنْ اُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ اَهْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کوئی مسلمان جس کی روح کو خداوند تعالیٰ قبض کرے اس کی خواہش نہیں کرتا کہ اس کی روح دوبارہ تمہارے پاس آئے اور دنیا مافیہا کی لذتوں کو حاصل کرے سوائے شہید کی روح کے (کہ وہ اس امر کو پسند کرتی ہے کہ دوبارہ دنیا میں جائے اور جہاد کر کے دوبارہ شہادت حاصل کرے) ابن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ خدا کی راہ میں میرا مارا جانا مجھ کو اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں خیمہ والوں (یعنی دیہاتیوں) اور حویلیوں کے رہنے والوں کا حاکم بنوں۔" (نسائی)

۳۸۵۶ - (۷۰) وَعَنْ حَسْنَاءَ بِنْتِ مُعَاوِيَةَ، قَالَتْ: حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: «النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ، وَالشَّهِيْدُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْمَوْلُوْدُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْوَئِيْدُ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حسناء بنت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ مجھ سے میرے چچا نے یہ حدیث بیان کی کہ میں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ جنت میں کون کون ہوگا نبی ﷺ نے فرمایا جنت میں نبی علیہ السلام ہوں گے جنت میں شہید ہوں گے اور لڑکے (نابالغ خواہ وہ کسی قوم ومذہب کے ہوں) جنت میں ہوں گے اور وہ لڑکی جنت میں ہوگی جس کو زندہ دفن کیا گیا ہے۔" (ابوداود)

۳۸۵۷ - (۷۱) وَعَنْ عَلِيٍّ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ، وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَاَبِيْ اُمَامَةَ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَّجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ، كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: «مَنْ اَرْسَلَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَقَامَ فِيْ بَيْتِهٖ، فَلَهٗ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُ مِاَةِ دِرْهَمٍ. وَمَنْ غَزَا بِنَفْسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْفَقَ فِيْ وَجْهِهٖ

ترجمہ: "حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جابر بن عبداللہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سب کے سب نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں اس حدیث کو کہ آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص خدا کی راہ (یعنی جہاد) میں خرچ کرنے کیلئے مال بھیجے اور خود گھر میں رہے اس کو ہر درہم کے بدلے سات سو درہم ملیں گے اور جو شخص خود خدا کی راہ میں لڑا اور جہاد میں اپنا مال بھی خرچ کیا اس کو ہر درہم کے بدلے سات لاکھ درہم ملیں گے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت

ذٰلِكَ، فَلَهٗ بِكُلِّ دِرْهَمٍ» سَبْعُ مِائَةِ اَلْفِ دِرْهَمٍ» ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

فرمائی۔ ﴿وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ ”(ابن ماجہ)

۳۸۵۸ - (۷۲) وَعَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اَلشُّهَدَآءُ اَرْبَعَةٌ: رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ، لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ، فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ اَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰكَذَا» وَرَفَعَ رَاْسَهٗ حَتّٰى سَقَطَتْ قَلَنْسُوَتُهٗ، فَمَا اَدْرِيْ اَقَلَنْسُوَةَ عُمَرَ اَرَادَ، اَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «وَرَجُلٌ مُّؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ، لَقِيَ الْعَدُوَّ، كَاَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهٗ بِشَوْكِ طَلْحٍ مِّنَ الْجُبْنِ اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهٗ فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ. وَرَجُلٌ مُّؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا، لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ، فَذٰلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ. وَرَجُلٌ مُّؤْمِنٌ اَسْرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ، لَقِيَ الْعَدُوَّ، فَصَدَّقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ، فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: ”حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ شہید چار قسم کے ہیں ایک تو وہ جو مؤمن کامل الایمان (جہاد میں جائے) دشمن سے لڑے اور خدا کے وعدہ کو سچ کر دکھائے (یعنی خدا نے اجرِ کامل اور ثواب عظیم کا جو وعدہ کیا ہے) یہاں تک کہ (لڑتے لڑتے) مارا جائے یہ وہ شخص ہے جس کی طرف قیامت کے دن لوگ اس طرح سر اُٹھائیں گے، یہ کہہ کر سر اٹھایا (اس قدر اونچا) کہ ٹوپی گر گئی۔ راوی کا بیان ہے کہ فضالہ رضی اللہ عنہ نے یہ نہیں بتلایا کہ ٹوپی کس کے سر سے گری حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سر سے یا نبی ﷺ کے سر مبارک سے اور دوسرا وہ شخص جو مسلمان ہو کامل الایمان (جہاد میں جائے) اور دشمن سے مقابلہ کرے اِس حال میں کہ خوف سے وہ یہ محسوس کر رہا ہو گویا اس کے جسم میں خاردار درخت کے کانٹے چبھوئے گئے ہیں یعنی بزدلی ونامرادی کے سبب کہ یکا یک کسی نامعلوم شخص کا تیر آیا اور اس کو مار ڈالا یہ شخص دوسرے درجے کا شہید ہے۔ تیسرا وہ شخص مؤمن ہو اور اس نے کچھ عمل اچھے کئے ہوں اور کچھ بُرے (وہ جہاد میں جائے) دشمن سے لڑے اور خدا کی اس بیان کردہ صفت کو سچ کر دکھائے جو اس نے مؤمن کی بیان فرمائی یعنی یہ کہ مجاہد صابر اور طالب ثواب ہوتا ہے) اور مارا جائے یہ تیسرے درجے کا شہید ہے اور چوتھا وہ شخص جو مؤمن ہو لیکن اپنی جان پر زیادتی کی ہو) (یعنی بہت گناہ

کئے ہوں) اور وہ جہاد میں دشمن سے لڑے اور خدا کے وعدہ اور صفت کو سچ کر دکھائے یہاں تک کہ مارا جائے، یہ چوتھے درجہ کا شہید ہے۔" (ترمذی) (ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔)

٣٨٥٩ - (٧٣) وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ نِ السَّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْقَتْلٰى ثَلٰثَةٌ: مُؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَاِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ». قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ: «فَذٰلِكَ الشَّهِيْدُ الْمُمْتَحَنُ فِيْ خَيْمَةِ اللّٰهِ تَحْتَ عَرْشِهٖ، لَايَفْضُلُهُ النَّبِيُّوْنَ اِلَّا بِدَرَجَةِ النُّبُوَّةِ. وَمُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلاً صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا، جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ» قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ: «مُمَضْمِضَةٌ مَحَتْ ذُنُوْبَهٗ وَخَطَايَاهُ، اِنَّ السَّيْفَ مَحَّاءٌ لِّلْخَطَايَا، وَاُدْخِلَ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ. وَّمُنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ، فَاِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ، فَذَاكَ فِي النَّارِ، اِنَّ السَّيْفَ لَا يَمْحُو النِّفَاقَ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

ترجمہ: "حضرت عتبہ بن عبدالسلمی کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو لوگ جہاد میں قتل کئے جائیں ان کی تین قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ مؤمن جو اپنی جان اور اپنے مال سے خدا کی راہ میں جہاد کرے دشمن سے مقابلہ کرے اور لڑے یہاں تک کہ مارا جائے اس شہید کی نسبت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے یہ وہ شہید ہے جس کے صبر اور تکلیفوں اور مشقتوں پر استقامت کا امتحان کیا گیا ہے یہ شہید خدا کے عرش کے نیچے خدا کے خیمے میں ہوگا اور انبیاء علیہم السلام اس سے صرف درجہ نبوت میں زیادہ ہوں گے۔ اور دوسرا وہ مؤمن جس کے اعمال مخلوط ہوں یعنی کچھ اچھے اور کچھ بُرے وہ اپنی جان اور اپنے مال سے خدا کی راہ میں جہاد کرے جس وقت دشمن سے سامنا ہو لڑے یہاں تک کہ مارا جائے اُس شہید کی نسبت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ شہادت یا خصلت پاک کرنے والی ہے جو اس کے گناہوں اور خطاؤں کو مٹا دیتی ہے اور تلوار گناہوں کو بہت زیادہ محو کرنے والی چیز ہے، یہ شہید جس دروازے سے جنت میں جانا چاہے گا چلا جائے گا اور تیسرا شخص وہ منافق ہے جس نے اپنی جان اور اپنے مال سے جہاد کیا جب دشمن سے اس کا مقابلہ ہوا لڑا (اور خوب لڑا) یہاں تک کہ مارا گیا۔ یہ شخص دوزخ میں جائے گا اس لئے کہ تلوار نفاق کو نہیں مٹاتی۔" (دارمی)

٣٨٦٠ - (٧٤) وَعَنِ ابْنِ عَائِذٍ رَضِيَ اللّٰهُ

ترجمہ: "حضرت ابن عائذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ، فَلَمَّا وُضِعَ قَالَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا تُصَلِّ عَلَيْهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَإِنَّهُ رَجُلٌ فَاجِرٌ، فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّاسِ، فَقَالَ: «هَلْ رَاٰهُ اَحَدٌ مِّنكُمْ عَلٰى عَمَلِ الْإِسْلَامِ؟» فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! حَرَسَ لَيْلَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَثٰى عَلَيْهِ التُّرَابَ، وَقَالَ: «اَصْحٰبُكَ يَظُنُّوْنَ اَنَّكَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، وَاَنَا اَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ» وَقَالَ: «يَاعُمَرُ! اِنَّكَ لَا تُسْأَلُ عَنْ اَعْمَالِ النَّاسِ، وَلٰكِنْ تُسْأَلُ عَنِ الْفِطْرَةِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ.

ایک شخص کے جنازہ کے ہمراہ تشریف لے چلے (تا کہ اس پر نماز پڑھیں) جب جنازہ کو رکھا گیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ اس کی نماز نہ پڑھیے اس لئے کہ یہ شخص فاسق تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر لوگوں کی طرف دیکھا اور فرمایا تم میں سے کسی نے اس کو اسلام کا کوئی کام کرتے دیکھا ہے ایک شخص نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ اس نے ایک رات خدا کی راہ میں پاسبانی کی تھی رسول اللہ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی اور اپنے ہاتھوں سے مٹی ڈالی اور پھر فرمایا تیرے دوست واحباب خیال کرتے ہیں کہ تو دوزخی ہے اور میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ تو جنتی ہے اس کے بعد آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ عمر (رضی اللہ عنہ) تجھ سے لوگوں کے اعمال کا سوال نہ کیا جائے گا بلکہ دین اسلام کی بابت پوچھا جائے گا۔" (بیہقی)

(۱) باب اعداد آلة الجهاد

جہاد کی تیاری کرنے کا بیان

الفصل الأول

پہلی فصل

٣٨٦١ - (١) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: «﴿وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّااسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ﴾ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ، اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا ہے کافروں سے لڑنے کے لئے تم جس قدر اپنی قوت کو مضبوط کرسکو کرو۔ خبردار تیراندازی قوت ہے خبردار قوت تیری اندازی ہے خبردار تیراندازی قوت ہے (یعنی قرآن مجید میں ما اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ) کے جو الفاظ آئے ہیں ان سے مراد تیراندازی کی قوت ہے۔'' (مسلم)

٣٨٦٢ - (٢) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الرُّوْمُ وَ يَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ، فَلَا يَعْجِزْ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: حضرت عقبہ عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ عنقریب تمہارے لئے روم کو فتح کیا جائے گا اور (روم کے شر سے) خدا تم کو کفایت کرے گا پس تم کو چاہئے کہ تم تیروں کے ساتھ کھیلنے میں سستی نہ کرو (یعنی تیر اندازی کی خوب مشق کرو کہ روم والے تیروں کی لڑائی لڑتے ہیں)۔'' (مسلم)

٣٨٦٣ - (٣) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهٗ، فَلَيْسَ مِنَّا، اَوْقَدْ عَصٰى». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے تیر اندازی کو سیکھا اور پھر اس کو چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے یا آپ نے فرمایا اس نے نافرمانی کی۔'' (مسلم)

٣٨٦٤ - (٤) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ

ترجمہ: ''حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ

اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ مِّنْ اَسْلَمَ يَتَنَا ضَلُوْنَ بِالسُّوْقِ. فَقَالَ: «ارْمُوْا بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ! فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا، وَّاَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ» لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ. فَاَمْسَكُوْا بِاَيْدِيْهِمْ، فَقَالَ: «مَالَكُمْ؟» فَقَالُوْا: كَيْفَ نَرْمِيْ وَاَنْتَ مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ؟ قَالَ: «ارْمُوْا وَاَنَامَعَكُمْ كُلِّكُمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ﷺ قبیلہ بنی اسلم میں تشریف لے گئے جب کہ وہ لوگ بازار میں تیراندازی کی مشق کر رہے تھے آپ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا اے اولادِ اسمٰعیل علیہ السلام (یعنی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بیٹے) تیر اندازی کرو۔ تمہارے باپ تیر انداز تھے اور میں فلاں فریق کے ساتھ ہوں (یعنی ایک فریق کا نام لے کر بتایا پھر دوسرے فریق نے تیرا ندازی چھوڑ دی یعنی تیر پھینکنے سے ہاتھ روک لیا۔ آپ نے پوچھا تم کو کیا ہوا۔ انہوں نے عرض کیا ہم اس حالت میں کیوں کر تیراندازی کر سکتے ہیں جب آپ اس فریق کے ساتھ ہیں آپ نے فرمایا تم تیر اندازی کرو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔'' (بخاری)

۳۸۶۵ - (۵) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ اَبُوْطَلْحَةَ يَتَتَرَّسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتُرْسٍ وَّاحِدٍ، وَكَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْيِ، فَكَانَ اِذَا رَمٰى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَنظُرُ اِلٰى مَوْضِعِ نَبْلِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ایک ڈھال سے نبی ﷺ کا بچاؤ کر رہے (یعنی تیر اندازی بھی کرتے جاتے تھے اور نبی ﷺ کی حفاظت بھی) ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مشہور تیر انداز تھے جب وہ تیر پھینکتے تو نبی ﷺ جھانک کر دیکھتے کہ ان کا تیر کہاں جا کر پڑا یا کس کو لگا ہے؟'' (بخاری)

۳۸۶۶ - (۶) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْبَرَكَةُ فِيْ نَوَاصِيْ الْخَيْلِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ گھوڑوں کی پیشانیوں پر برکت ہے۔'' (بخاری ومسلم)

۳۸۶۷ - (۷) وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْوِيْ نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِاِصْبَعِهٖ، وَيَقُوْلُ: «اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى

ترجمہ: ''حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک گھوڑے کی پیشانی کے بالوں کو اُنگلی سے بل دیتے ہوئے دیکھا (آپ بل دیتے جاتے تھے اور) فرماتے تھے گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی بندھی ہوئی ہے قیامت تک

يَوْمِ الْقِيمَةِ: الْاَجْرُ وَالْغَنِيمَةُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

(یعنی) حاصل ہوتا ہے ان کے ذریعہ اجر (ثواب آخرت) اور مالِ غنیمت۔" (مسلم)

۳۸۶۸ - (۸) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنِ احْتَبَسَ فَرَساً فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ اِيْمَاناً بِاللّٰهِ وَتَصْدِيْقاً بِوَعْدِهٖ، فَاِنَّ شِبَعَهٗ، وَرِيَّهٗ، وَرَوْثَهٗ، وَبَوْلَهٗ فِیْ مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص خدا کی راہ میں (کام لینے کے لئے اپنے گھر میں) گھوڑا باندھے خدا پر ایمانِ کامل رکھتا ہو اور اس کے وعدہ کو سچ جانتا ہو تو گھوڑے کی سیری اور سیرابی (یعنی کھانا پینا) اور لید اور پیشاب سب قیامت کے دن اعمال کے ترازو میں تولے جائیں گے۔ یعنی یہ سب چیزیں اعمال صالحہ میں شامل ہوں گی اور ان پر ثواب ملے گا۔" (بخاری)

۳۸۶۹ - (۹) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشِّكَالَ فِی الْخَيْلِ وَالشِّكَالُ: اَنْ يَّكُوْنَ الْفَرَسُ فِیْ رِجْلِهِ الْيُمْنٰی بَيَاضٌ وَفِیْ يَدِهِ الْيُسْرٰی، اَوْ فِیْ يَدِهِ الْيُمْنٰی وَرِجْلِهِ الْيُسْرٰی. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے میں اشکال کو برا سمجھتے تھے اور شکال کے معنی یہ ہیں کہ گھوڑے کے داہنے پاؤں اور بائیں ہاتھ میں یا داہنے ہاتھ اور بائیں پاؤں میں سفیدی ہو۔" (مسلم)

۳۸۷۰ - (۱۰) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِیْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ، وَاَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ، وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ اَمْيَالٍ، وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِیْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَيْقٍ، وَّبَيْنَهُمَا مِيْلٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو گھوڑوں کو دوڑایا۔ ضمار کے بعد مقام حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک (ان دونوں مقامات کے درمیان چھ میل کا فاصلہ تھا) اور جن گھوڑوں کا اضمار نہیں کیا گیا تھا۔ ان کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک مقرر کی جس کے درمیان ایک میل کا فاصلہ ہے۔" (بخاری و مسلم)

۳۸۷۱ - (۱۱) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ نَاقَةٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی جس کا نام عضباء تھا دوڑ میں کسی اونٹنی کو آگے نہ نکلنے دیتی تھی۔ ایک

وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ، وَكَانَتْ لَا تُسْبَقُ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ لَهُ، فَسَبَقَهَا، فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَّا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

اعرابی اپنے جوان اونٹ پر آیا اور رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی سے اپنے اونٹ کو دوڑایا اور آگے نکل گیا۔ مسلمانوں کو اس بات سے سخت ملال ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا حکم وامر خدا ہی کے لئے ثابت ہے دنیا کی کوئی چیز سر بلند نہیں ہوتی کہ اللہ تعالیٰ اس کو پست کر دیتا ہے۔'' (بخاری)

الفصل الثانی

دوسری فصل

٣٨٧٢ - (١٢) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلٰثَةَ نَفَرٍ فِي الْجَنَّةِ: صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِيْ صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ، وَالرَّامِيَ بِهِ، وَمُنَبِّلَهُ. فَارْمُوْا، وَارْكَبُوْا، وَأَنْ تَرْمُوْا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوْا، كُلُّ شَيْءٍ يَلْهُوْ بِهِ الرَّجُلُ بَاطِلٌ، إِلَّا رَمْيَهُ بِقَوْسِهِ، وَتَادِيْبَهُ فَرَسَهُ، وَمُلَاعَبَتَهُ امْرَأَتَهُ، فَإِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَزَادَ أَبُوْدَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ: «وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ، فَإِنَّهُ نِعْمَةٌ تَرَكَهَا». أَوْ قَالَ كَفَرَهَا.

تَرْجَمَہ: ''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے۔ خداوند تعالیٰ ایک تیر پھینکنے کے سبب تین آدمیوں کو جنت فردوس میں داخل کرتا ہے ایک تو تیر بنانے والے کو جو ثواب کی نیت سے بنائے دوسرے تیر چلانے والے کو اور تیسرے تیر دینے والے کو پس تم تیر اندازی کرو اور سواری کرو (گھوڑوں پر یعنی ان باتوں کی مشق کرو) اور تمہارا تیر اندازی کرنا میرے نزدیک سواری کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے اور جو چیز کہ آدمی اس کے ساتھ کھیلے باطل وناروا ہے مگر کمان سے تیر اندازی کرنا گھوڑے کو تربیت دینا اور بیوی کے ساتھ تفریح کرنا یہ سب چیزیں حق (پسندیدہ) ہیں۔'' (ترمذی، ابن ماجہ) اور ابو داؤد دارمی کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں اور جو شخص تیر اندازی سیکھنے کے بعد اس کو چھوڑ دے اور اس سے بے پرواہ ہو جائے تو اس نے ایک نعمت کو چھوڑ دیا یا آپ نے فرمایا کفران نعمت کیا۔''

٣٨٧٣ - (١٣) وَعَنْ أَبِيْ نَجِيْحٍ نِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَنْ بَلَغَ

تَرْجَمَہ: ''حضرت ابو سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے میں نے یہ سنا ہے کہ جو شخص خدا کی راہ میں (کافر پر تیر پھینکے اور اس کو مار ڈالے) اس کے لئے جنت میں ایک بڑا درجہ ہے اور

بِسَهْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَهُوَ لَهٗ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَهُوَ لَهٗ عِدْلُ مُحَرَّرٍ وَّمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهٗ نُوْراً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِى «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» وَ رَوَى اَبُوْدَاوُدَ الْفَصْلَ، الْاَ وَّلَ وَالنَّسَائِيُّ الْاَوَّلَ وَالثَّانِيَ، وَالتِرْمِذِيُّ الثَّانِيَ وَالثَّالِثَ، وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا: «مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ» بَدَلَ «فِى الْاِسْلَامِ».

۳۸۷۴ - (۱٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ: «لَاسَبَقَ اِلَّا فِيْ نَصْلٍ اَوْخُفٍّ اَوْحَافِرٍ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۸۷۵ - (۱۵) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ، فَاِنْ كَانَ يُؤْمَنُ اَنْ يُسْبَقَ، فَلَا خَيْرَ فِيْهِ، وَاِنْ كَانَ لَا يُؤْمَنُ اَنْ يُّسْبَقَ، فَلَا بَأْسَ بِهٖ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السنة». وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ: «مَنْ اَدْخَلَ فَرَساً بَيْنَ فَرَسَيْنِ، يَعْنِيْ وَهُوَلَا يَأْمَنُ اَنْ يُّسْبَقَ، فَلَيْسَ. بِقِمَارٍ وَّمَنْ اَدْخَلَ فَرَساً بَيْنَ فَرَسَيْنِ، وَقَدْ اَمِنَ اَنْ يُّسْبَقَ، فَهُوَ قِمَارٌ.

جو شخص خدا کی راہ میں تیر پھینکے (خواہ وہ کافر کو لگے یا نہ لگے) اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے، اور جو شخص اسلام میں بوڑھا ہو جائے تو اس کا بوڑھاپا قیامت کے دن ایک نور ہوگا۔ بیہقی نے اسے شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔ ابوداؤد نے صرف پہلا حصہ۔ نسائی نے پہلا اور دوسرا، اور ترمذی نے دوسرا اور تیسرا روایت کیا ہے۔ نسائی وترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص خدا کی راہ میں بوڑھا ہوا (یعنی اسلام میں بوڑھا ہونے کے بجائے یہ الفاظ ہیں)۔"

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دوڑ میں یا بازی میں مال لینا جائز نہیں ہے مگر تیر اندازی، اونٹ اور گھوڑا دوڑانے میں مال لینا جائز ہے۔" (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص گھوڑ دوڑ کے دو گھوڑوں میں اپنا گھوڑا شامل کرے (اس شرط پر کہ اگر میرا گھوڑا آگے نکل جائے گا تو میں دونوں سے بازی لے لوں گا اور اگر نہ نکلا تو میں کچھ نہ دوں گا) اگر اس کو اس کا یقین ہو کہ وہ ضرور آگے نکل جائے گا تو اس شرط میں بھلائی نہیں ہے اور اگر اس کا یقین نہ ہو کہ وہ ضرور آگے نکلے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (شرح السنۃ) ابو داؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص دو گھوڑوں کے درمیان اپنا تیسرا گھوڑا شامل کرے اور اُس کو اس کا یقین نہ ہو کہ وہ ضرور آگے نکل جائے گا تو یہ شرط جوا نہیں ہے اور اگر اس کا یقین ہو کہ وہ ضرور آگے نکل جائے گا تو یہ شرط جوا ہے۔"

٣٨٧٦ - (١٦) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ» زَادَ يَحْيٰى فِيْ حديثه: «في الرِّهَانِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيّ، وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ فِيْ بَابِ الْغَصَبِ.

ترجمہ: ”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ (گھوڑ دوڑ میں) جلب اور جنب جائز نہیں ہے (جلب یہ ہے کہ گھوڑ دوڑ میں ایک شخص کو ایک گھوڑے کے پیچھے لگا لے تا کہ وہ اس کو ڈانٹ ڈپٹ کر آگے بڑھائے اور جنب یہ کہ ایک گھوڑا اپنے گھوڑے کے پہلو میں رکھے تا کہ سواری کا گھوڑا تھک جائے تو اس پر سوار ہو لے (ابوداود، نسائی) ترمذی نے یہ حدیث باب الغصب میں کچھ زیادتی کے ساتھ روایت کی ہے۔“

٣٨٧٧ - (١٧) وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «خَيْرُ الْخَيْلِ الْاَدْهَمُ الْاَقْرَحُ اَلْاَرْثَمُ، ثُمَّ الْاَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ طُلُقُ الْيَمِيْنِ، فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ اَدْهَمَ، فَكُمَيْتٌ عَلٰى هٰذِهِ الشِّيَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

ترجمہ: ”حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے بہترین گھوڑا سیاہ گھوڑا ہے جس کی پیشانی میں تھوڑی سی سفیدی ہو اور ناک کی جانب سفید ہو پھر وہ گھوڑا بہتر ہے جس کی پیشانی پر تھوڑی سی سفیدی ہو اور پاؤں سفید ہوں لیکن دایاں ہاتھ سفید نہ ہو اگر سیاہ گھوڑا نہ ہو (یعنی میسر نہ ہو) تو پھر کمیت اس قسم کا۔“ (ترمذی، دارمی)

٣٨٧٨ - (١٨) وَعَنْ اَبِيْ وَهْبٍ نِ الْجُشَمِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ اَوْ اَشْقَرَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ اَوْ اَدْهَمَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاودَ والنَّسَائِيُّ.

ترجمہ: ”حضرت ابی وہب جشمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے لازم ہے تم پر (یعنی اگر گھوڑا رکھو تو) کمیت گھوڑا (رکھو) جس کی پیشانی اور ہاتھ پاؤں سفید ہوں یا اشقر یعنی سرخ رنگ کا گھوڑا جس کی پیشانی اور ہاتھ پاؤں سفید ہوں یا سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں ہوں کمیت اور اشقر یکساں ہوتے ہیں صرف فرق اتنا ہے کہ کمیت کی دُم اور ایال سیاہ ہوتی ہیں اور اشقر کی سُرخ۔“ (ابوداود۔نسائی)

٣٨٧٩ - (١٩) وَعنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُمْنُ الْخَيْلِ فِى الشُّقْرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے گھوڑوں کی برکت سُرخ رنگ کے گھوڑوں میں ہوتی ہے۔“ (ترمذی، ابوداود)

وَاَبُوْدَاوُدَ.

۳۸۸۰ - (۲۰) وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ نِ السَّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «لَا تَقُصُّوْا نَوَاصِيَ الْخَيْلِ، وَلَا مَعَارِفَهَا، وَاَذْنَابَهَا فَاِنَّ اَذْنَابَهَا مَذَابُّهَا، وَمَعَارِفَهَا دِفَاؤُهَا، وَنَوَاصِيَهَا مَعْقُوْدٌ فِيْهَا الْخَيْرُ». رَوَاهُ ابوداوُدَ.

ترجمہ: ”حضرت عتبہ ابن عبد السلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے۔ گھوڑوں کی پیشانی کے بال، ایال اور دُم نہ کاٹو اس لئے کہ دُم میں ان کی چنوریاں ہے جس سے وہ مکھیاں اُڑاتے ہیں اور ایال ان کو گرم رکھنے کی چیز ہے اور پیشانی کے بالوں میں بھلائی بندھی ہوئی ہے۔“ (ابوداؤد)

۳۸۸۱ - (۲۱) وَعَنْ اَبِيْ وَهْبِ نِ الْجُشَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِرْتَبِطُو الْخَيْلَ، وَامْسَحُوْا بِنَوَاصِيْهَا وَاَعْجَازِهَا اَوْ قَالَ: اَكْفَالِهَا وَقَلِّدُوْهَا وَلَا تُقَلِّدُوْهَا الْاَوْتَارَ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

ترجمہ: ”حضرت ابی وہب جشمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے گھوڑوں کو باندھ کر رکھو ان کی پیشانی اور پٹھیوں پر ہاتھ پھیرو اور ان کی گردن میں ہار باندھو اور کمان کے چلوں کا ہار نہ باندھو۔“ (ابوداؤد)

۳۸۸۲ - (۲۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَبْدًا مَّاْمُوْرًا، مَا اخْتَصَّنَا دُوْنَ النَّاسِ بِشَيْءٍ اِلَّا بِثَلٰثٍ: اَمَرَنَا اَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوْءَ، وَاَنْ لَا نَاْكُلَ الصَّدَقَةَ وَاَنْ لَا نُنْزِيَ حِمَارًا عَلٰى فَرَسٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

ترجمہ: ”حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مامور انسان تھے (یعنی جس بات کا خدا کی جانب سے ان کو حکم ہوتا تھا وہی کرتے تھے اپنی طرف سے کوئی بات نہ کہتے تھے) ہم کو دوسرے آدمیوں کے سوا کسی بات کا خاص طور پر نہیں کہا مگر تین باتوں کا۔ ایک تو یہ کہ ہم وضو کو پورا کریں دوسرے یہ کہ ہم صدقہ وخیرات نہ کھائیں تیسرے یہ کہ ہم گھوڑی پر گدھے کو نہ چڑھوائیں۔“ (ترمذی، نسائی)

۳۸۸۳ - (۲۳) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ، فَرَكِبَهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَوْحَمَلْنَا الْحَمِيْرَ عَلَى الْخَيْلِ فَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هٰذِهٖ:

ترجمہ: ”حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک خچر ہدیہ میں دیا گیا آپ اُس پر سوار ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اگر ہم گدھوں کو گھوڑوں پر چھوڑیں تو ہمارے لئے اس خچر کی مانند بچے پیدا ہوں رسول اللہ ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا ایسا وہ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسائِيُّ.

لوگ کرتے ہیں جو واقف نہیں ہے۔ (یعنی احکام شریعت سے ناواقف ہیں۔" (ابوداؤد، نسائی)

٣٨٨٤ - (٢٤) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسائِيُّ، والدَّارِمِيُّ.

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار کے قبضہ کی گرہ چاندی کی تھی۔" (ترمذی، ابوداؤد، نسائی۔ دارمی)

٣٨٨٥ - (٢٥) وَعَنْ هُوْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰه بْنِ سَعْدٍ، عَنْ جَدِّهٖ مَزِيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى سَيْفِهٖ ذَهَبٌ وَّفِضَّةٌ، رَوَاهُ التِرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غرِيْبٌ.

ترجمہ: "حضرت ہود بن عبد اللہ بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے دادا مزیدہ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے اور آپ کی تلوار پر (یعنی تلوار کے قبضہ پر) سونا اور چاندی تھی۔" (ترمذی)

٣٨٨٦ - (٢٦) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ قَدْ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد، وَابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: "حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اُحد کی لڑائی میں رسول اللہ ﷺ دو زرہیں پہنے ہوئے تھے یعنی ایک زرہ کے اوپر دوسری زرہ پہن لی تھی۔" (ابوداؤد، ابن ماجہ)

٣٨٨٧ - (٢٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ رَايَةُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ، وَلِوَاءُهٗ اَبْيَضَ. رَوَاهُ التِرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کا بڑا نشان سیاہ تھا اور چھوٹا نشان سفید۔" (ترمذی، ابن ماجہ)

٣٨٨٨ - (٢٨) وَعَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ اِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، يَّسْاَلُهٗ عَنْ رَايَةِ

ترجمہ: "موسیٰ بن عبیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ کو محمد بن قاسم نے حضرت براء بن عازب کے پاس یہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ کے نشان کا کیا رنگ تھا۔ انہوں نے کہا سیاہ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقَالَ: كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِّنْ نَمِرَةٍ. رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابُوْدَاوٗدَ.

رنگ تھا اور اس کا کپڑا مربع (یعنی چوکور) تھا نمرہ کی قسم سے۔" (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

۳۸۸۹ - (۲۹) وَعَنْ جَابِرٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاءُهٗ اَبْيَضُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوٗدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ مکہ میں تشریف لائے اور آپ کا نشان سفید تھا۔" (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)۔

الفصل الثالث

تیسری فصل

۳۸۹۰ - (۳۰) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَآءِ مِنَ الْخَيْلِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عورتوں کے بعد رسول اللہ ﷺ کو سب زیادہ گھوڑے پسند تھے۔" (نسائی)

۳۸۹۱ - (۳۱) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ كَانَتْ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ عَرَبِيَّةٌ فَرَاٰى رَجُلًا بِيَدِهٖ قَوْسٌ فَارِسِيَّةٌ، قَالَ: «مَا هٰذِهٖ؟ اَلْقِهَا، وَعَلَيْكُمْ بِهٰذِهٖ وَأَشْبَاهِهَا وَرِمَاحِ الْقَنَا فَاِنَّهَا يُؤَيِّدُ اللّٰهُ لَكُمْ بِهَا فِى الدِّيْنِ وَيُمَكِّنُ لَكُمْ فِى الْبِلَادِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: "حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں عربی کمان تھی آپ نے ایک شخص کے ہاتھ میں ایرانی کمان دیکھی تو پوچھا یہ کیا ہے اس کو پھینک دے تجھ کو اس قسم کی کمان رکھنی چاہئے (یعنی عربی کمان) اور تیر، نیزے کہ ان کے سبب خداوند تعالیٰ دین میں تمہاری مدد کرے گا اور شہروں میں تم کو متمکن کر دے گا۔" (ابن ماجہ)

(٢) باب آداب السفر

سفر کے آداب کا بیان

الفصل الاول

پہلی فصل

٣٨٩٢ - (١) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَّخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيّ.

ترجمہ: ''حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعرات کے دن غزوہ تبوک تشریف لے گئے اور آپ جمعرات کے دن باہر جانے کو پسند فرماتے تھے۔'' (بخاری)

٣٨٩٣ - (٢) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا اَعْلَمُ، مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر لوگوں کو تنہا سفر کرنے کے نقصانات معلوم ہوجائیں تو وہ کبھی رات کو تنہا سفر نہ کریں۔'' (بخاری)

٣٨٩٤ - (٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَصْحَبُ الْمَلٰئِكَةُ رِفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے فرشتے اس قافلہ کے ساتھ نہیں جاتے جس میں کتا ہو اور گھنٹال (وہ کتا مراد ہے جو پاسبانی کے لئے نہ ہو)۔'' (مسلم)

٣٨٩٥ - (٤) وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَلْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطٰنِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے گھنٹال شیطان کا باجہ ہے۔'' (مسلم)

٣٨٩٦ - (٥) وَعَنْ اَبِيْ بَشِيْرِ نِ الْاَنْصَارِيِّ

ترجمہ: ''حضرت ابوبشیر انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ کسی سفر میں

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ، فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا: لَا تُبْقَيَنَّ فِيْ رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ اَوْ قِلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ نے ایک شخص کو قافلہ کے اندر یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ کسی اونٹ کے گلے میں تانت کے چلہ کے قلادہ کو باقی نہ رکھا جائے۔" (بخاری ومسلم)

۳۸۹۷ - (٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْاِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الْاَرْضِ، وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَاَسْرِعُوْا عَلَيْهَا السَّيْرَ، وَاِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «اِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا نِقْيَهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جب تم سرسبز زمین میں سفر کرو تو اونٹوں کو ان کا وہ حق دو جو زمین میں ہے (یعنی ان کو خوب چراؤ تاکہ وہ تیز چلیں) اور جب خشک زمین میں سفر کرو تو تیز چلو تاکہ کمزور ہونے سے پہلے منزل پر پہنچادیں اور جب تم رات کو کہیں ٹھہرو تو راستہ کو چھوڑ دو اس لئے کہ ان پر چار پائے چلتے ہیں اور زہریلے جانوروں کا مسکن ہیں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب تم خشکی کے زمانہ میں سفر کرو تو تیزی کے ساتھ سفر کو طے کرو جب تک اونٹوں میں طاقت ہو۔" (مسلم)

۳۸۹۸ - (۷) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِيْ سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلٰى رَاحِلَةٍ فَجَعَلَ يَضْرِبُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ كَانَ مَعَهٗ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰى مَنْ لَّا ظَهْرَ لَهٗ وَمَنْ كَانَ لَهٗ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰى مَنْ لَّا زَادَ لَهٗ» قَالَ: فَذَكَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ حَتّٰى رَاَيْنَا اَنَّهٗ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِّنَّا

ترجمہ: "حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم سفر میں تھے کہ ایک شخص اونٹ پر آیا اور اونٹ کو دائیں بائیں پھیرنا شروع کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کے پاس ایک سواری سے زیادہ ہو وہ اس کو دیدے کہ اس کے پاس سواری نہیں ہے (یعنی اس کی سواری کمزور اور تھکی ہوئی ہے جس پر وہ سفر نہیں کرسکتا) اور جس کے پاس کھانے پینے کا زیادہ سامان ہو وہ اس کو دے دے کہ اس کے پاس زادراہ نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ نے مال کے اقسام کو بیان کرنا شروع کیا یہاں تک کہ ہم نے یہ محسوس کیا کہ کسی شخص کو ضرورت سے زیادہ چیز رکھنے کی اجازت

فِيْ فَضْلٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

نہیں ہے۔'' (مسلم)

۳۸۹۹ - (۸) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ، يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَطَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ، فَاِذَا قَضٰى نَهْمَتَهٗ مِنْ وَجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے (یعنی عذابِ جہنم کا ایک حصہ ہے) جو تم کو نیند سے، کھانے سے اور پینے سے باز رکھتا ہے پس جب مسافر اپنے سفر کی غرض کو پورا کرے تو فوراً اپنے گھر والوں کی طرف واپس آجائے۔'' (بخاری ومسلم)

۳۹۰۰ - (۹) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّیَ بِصِبْيَانِ اَهْلِ بَيْتِهٖ، وَاِنَّهٗ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِیْ اِلَيْهِ، فَحَمَلَنِیْ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ جِیْءَ بِاَحَدِ بَنِیْ فَاطِمَةَ، فَاَرْدَفَهٗ خَلْفَهٗ، قَالَ: فَاُدْخِلْنَا الْمَدِيْنَةَ ثَلٰثَةً عَلٰى دَابَّةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لائے تو اہلِ بیت کے لڑکے آپ کے استقبال کو لے جائے جاتے چنانچہ ایک مرتبہ جب آپ سفر سے واپس آئے تو مجھے آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا آپ نے مجھ کو اپنی سواری پر اپنے آگے بٹھا لیا پھر فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹوں میں سے ایک کو آپ کے پاس لایا گیا۔ (حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہ میں سے کسی کو) آپ نے اس کو بھی اپنے پیچھے بٹھا لیا پھر ہم مدینہ میں اِس طرح داخل ہوئے کہ ایک جانور پر تین آدمی سوار تھے۔'' (مسلم)

۳۹۰۱ - (۱۰) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهٗ اَقْبَلَ هُوَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَمَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلٰى رَاحِلَتِهٖ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ (یعنی انس رضی اللہ عنہ) اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ واپس آئے تو حضور کے ساتھ آپ کی بیوی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آپ کے اونٹ پر سوار تھیں۔'' (بخاری)

۳۹۰۱ - (۱۱) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ اَهْلَهٗ لَيْلًا،

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت اپنے گھر والوں کے پاس سفر سے واپس آکر نہ جاتے

وَكَانَ لَا يَدْخُلُ اِلَّا غَدْوَةً اَوْعَشِيَّةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تھے بلکہ یا تو صبح کے وقت گھر میں داخل ہوتے تھے یا شام کے وقت۔" (بخاری ومسلم)

٣٩٠٣ - (١٢) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَا طَالَ اَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ اَهْلَهُ لَيْلًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو سفر میں زیادہ عرصہ گزر جائے تو وہ رات کے وقت اپنے گھر میں داخل نہ ہو۔" (بخاری ومسلم)

٣٩٠٤ - (١٣) وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ اَهْلَكَ حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جب تو رات کو سفر سے واپس آئے تو اپنے گھر میں داخل نہ ہو جب تک کہ تیری بیوی زیر ناف بالوں کو صاف نہ کرلے اور کنگھی کر کے پریشان بالوں کو درست نہ کرلے۔" (بخاری ومسلم)

٣٩٠٥ - (١٤) وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ نَحَرَ جَزُوْرًا اَوْ بَقَرَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ آتے تو اونٹ یا گائے ذبح کرتے۔" (بخاری)

٣٩٠٦ - (١٥) وَعَنْ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى، فَاِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ لِلنَّاسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: "حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اکثر دن کو چاشت کے وقت سفر سے واپس آتے اور جب شہر میں داخل ہوتے تو پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے پھر تھوڑی دیر لوگوں میں بیٹھتے۔" (بخاری ومسلم)

٣٩٠٧ - (١٦) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ لِيْ: «اُدْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک سفر میں میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا جب ہم واپس ہوکر مدینہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا مسجد میں جاکر دو رکعت نماز پڑھ۔" (بخاری)

الفصل الثانی

۳۹۰۸ - (۱۷) عَنْ صَخْرِ بْنِ وَدَاعَةَ الْغَامِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا» وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ، وَكَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا. فَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهٗ أَوَّلَ النَّهَارِ، فَأَثْرٰى وَكَثُرَ مَالُهٗ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْدَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۹۰۹ - (۱۸) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ، فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوٰى بِاللَّيْلِ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۳۹۱۰ - (۱۹) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَلرَّاكِبُ شَيْطٰنٌ، وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلٰثَةُ رَكْبٌ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۹۱۱ - (۲۰) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا كَانَ ثَلٰثَةٌ فِيْ سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوْا أَحَدَهُمْ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۳۹۱۲ - (۲۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

دوسری فصل

ترجمہ: ”حضرت صخر بن وداعہ غامدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے اے اللہ! میری امت کے لئے شروع دن میں برکت دے اور آپ جب کوئی چھوٹا یا بڑا لشکر کہیں بھیجتے تو شروع دن میں روانہ فرماتے۔ راوی کا بیان ہے کہ صخر ایک سوداگر تھے وہ اپنے تجارتی مال کو شروع دن میں بھیجا کرتے تھے۔ وہ مال دار ہوئے اور بہت مال دار ہوئے۔“ (ترمذی، ابوداؤد)

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے تم اپنے اوپر رات کو سفر کرنا لازم سمجھو اس لئے کہ رات کو زمین لپیٹی جاتی ہے (یعنی راستہ جلد طے ہوتا ہے)۔“ (ابوداؤد)

ترجمہ: ”عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ایک سوار ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار جماعت ہیں (یعنی وہ شیطان سے محفوظ ہیں)۔“ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

ترجمہ: ”حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ خدری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جب سفر میں تین آدمی ہوں تو ایک کو ان میں سے اپنا سردار مقرر کیا جائے۔“ (ابوداؤد)

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے

عَنهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «خَيْرُ الصَّحَابَةِ اَرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ السَّرَايَا اَرْبَعُمِائَةٍ، وَخَيْرُ الْجُيُوْشِ اَرْبَعَةُ اٰلَافٍ، وَلَنْ يُغْلَبَ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِّنْ قِلَّةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

ارشاد فرمایا بہترین مصاحب اور رفیقِ سفر وہ ہیں جن کی تعداد کم سے کم چار ہو اور بہترین چھوٹا لشکر وہ ہے جس میں چار سو آدمی ہوں اور بہترین بڑا لشکر وہ ہے جس میں چار ہزار آدمی ہوں اور بارہ ہزار کی تعداد کمی کے سبب کبھی مغلوب نہیں ہوتی۔" (ترمذی، ابوداؤد، دارمی) (ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)۔

۳۹۱۳ - (۲۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيْرِ، فَيُزْجِي الضَّعِيْفَ وَيُرْدِفُ، وَيَدْعُوْ لَهُمْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (سفر میں) پیچھے چلا کرتے تھے تاکہ کمزور سواری کو ہنکائیں اور جو شخص پیادہ پا ہو اس کو اپنی سواری پر سوار کرلیں اور ان کے لئے دعا کریں۔" (ابوداؤد)

۳۹۱٤ - (۲۳) وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ اِذَا نَزَلُوْا مَنْزِلاً تَفَرَّقُوْا فِي الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِيْ هٰذِا الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ اِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِّنَ الشَّيْطٰنِ» فَلَمْ يَنْزِلُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْزِلاً اِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ، حَتّٰى يُقَالَ: لَوْبُسِطَ عَلَيْهِم ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت ابوثعلبہ خشنی کہتے ہیں کہ لوگ سفر میں جب کسی منزل پر اترتے تو پہاڑی درّوں اور وادیوں میں پھیل جاتے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک موقع پر یہ دیکھ کر فرمایا تمہارا ان گھاٹیوں اور وادیوں میں متفرق ہوجانا شیطان کے فریب اور وسوسہ کے سبب سے ہے اس کے بعد لوگ جب کسی منزل میں اُترے تو اس طرح قیام کیا کہ ایک دوسرے سے ملا ہوتا تھا یعنی یہاں تک کہ ایک دوسرے کے قریب رہتا تھا کہ اگر ان پر ایک کپڑا پھیلایا جائے تو سب کو ڈھانک لے۔" (ابوداؤد)

۳۹۱۵ - (۲٤) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ، كُلُّ ثَلٰثَةٍ عَلٰى بَعِيْرٍ، وَكَانَ اَبُوْلُبَابَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ زَمِيْلَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَكَانَتْ اِذَا جَاءَ تْ عُقْبَةُ رَسُوْلِ

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنگِ بدر میں ہماری یہ حالت تھی کہ تین آدمیوں میں ایک اونٹ تھا اور ابو لبابہ رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب رسول اللہ ﷺ کے اونٹ میں شریکِ سفر تھے جب رسول اللہ ﷺ کے اترنے کی باری آتی تو ابولبابہ رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کہتے ہم آپ کے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا: نَحْنُ نَمْشِيْ عَنْكَ قَالَ: «مَا اَنْتُمَا بِاَقْوٰى مِنِّىْ، وَمَا اَنَا بِاَغْنٰى عَنِ الْاَجْرِ مِنْكُمَا». رَوَاهُ فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ.

بدلے پیدل چلیں گے۔ آپ ان کے جواب میں فرماتے تم مجھ سے زیادہ قوی نہیں ہو اور میں آخرت کے اجر سے بھی بے پرواہ نہیں ہوں۔" (شرح السنۃ)

۳۹۱۶ - (۲۵) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَا تَتَّخِذُوْا ظُهُوْرَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ، فَاِنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بَالِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ، وَجَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فَعَلَيْهَا فَاقْضُوْا حَاجَاتِكُمْ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

تَرْجَمَہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے تم اپنے جانوروں کی پشت منبر نہ بناؤ (یعنی سواری کو کھڑا کر کے باتیں نہ کیا کرو یا سواری پر بیٹھے بیٹھے کام نہ کیا کرو بلکہ اس قسم کے کاموں کو اُتر کر کیا کرو) اس لئے کہ خداوند تعالیٰ نے جانوروں کو تمہارے قبضہ میں اس غرض سے دیا ہے کہ وہ تم کو اس شہر میں پہنچادیں جہاں تم سخت محنت ومشقت کے ساتھ پہنچ سکتے تھے اور زمین کو خدا نے اس لئے پیدا کیا کہ تم اُس پر اپنے کاموں کو انجام دو۔" (ابوداؤد)

۳۹۱۷ - (۲۶) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتّٰى نَحُلَّ الرِّحَالَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

تَرْجَمَہ: "حضرت انس کہتے ہیں کہ جب ہم کسی منزل پر اُترتے تو اس وقت تک نمازِ نفل نہ پڑھتے جب تک کہ جانوروں کا اسباب اُتار کر نہ رکھ دیتے۔" (ابوداؤد)

۳۹۱۸ - (۲۷) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِىْ اِذْجَاءَهٗ رَجُلٌ مَّعَهٗ حِمَارٌ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ارْكَبْ! وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ، اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهٗ لِىْ» قَالَ: جَعَلْتُهٗ لَكَ، فَرَكِبَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ، وَاَبُوْدَاوٗدَ.

تَرْجَمَہ: "حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کہیں جارہے تھے کہ ایک شخص گدھے پر سوار آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ سوار ہوجایئے یہ کہہ کر وہ پیچھے ہٹا (تا کہ رسول اللہ کو آگے بٹھالے) آپ نے فرمایا نہیں تو اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہے مگر جب کہ تو اپنی سواری کو میرے سپرد کردے۔ اُس نے کہا میں نے آپ کے حوالے کیا پس آپ ﷺ سوار ہو گئے۔" (ترمذی، ابوداؤد)

۳۹۱۹ - (۲۸) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَكُوْنُ اِبِلٌ لِّلشَّيٰطِيْنِ وَبُيُوْتٌ لِّلشَّيٰطِيْنِ». فَاَمَّا اِبِلُ الشَّيٰطِيْنِ فَقَدْ رَأَيْتُهَا: يَخْرُجُ اَحَدُكُمْ بِنَجِيْبَاتٍ مَّعَهُ قَدْ اَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلُوْا بَعِيْرًا مِنْهَا وَيَمُرُّ بِاَخِيْهِ قَدِ انْقَطَعَ بِهٖ فَلَا يَحْمِلُهٗ. وَاَمَّا بُيُوْتُ الشَّيٰطِيْنِ فَلَمْ اَرَهَا. كَانَ سَعِيْدٌ يَّقُوْلُ: لَا اَرَاهَا اِلَّا هٰذِهِ الْاَقْفَاصَ الَّتِیْ يَسْتُرُ النَّاسُ بِالدِّيْبَاجِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

تَرْجَمَہ: ”سعید بن ابی ہند، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اونٹ شیطانوں کے لئے ہوتے ہیں اور گھر شیطانوں کے لئے ہوتے ہیں پس شیطانوں کے اونٹ کو میں نے دیکھا ہے کہ تم میں سے کوئی عمدہ قسم کے اونٹوں کو لے کر نکلتا ہے جن کو اس نے خوب فربہ کیا ہے اور ان میں سے کسی پر سواری نہیں کرتا اور سفر میں ان کو لے کر چلتا ہے تو اپنے مسلمان بھائی کو جو چلتے چلتے تھک گیا ہے سوار نہیں کرتا (یعنی جو اونٹ محض اظہارِ تفاخر کے لئے ہوں اور ان سے کام نہ لیا جائے وہ شیطانوں کے لئے ہیں) اور شیطانوں کے گھر ان کو میں نے نہیں دیکھا۔ سعید حدیث کے راوی کا بیان ہے کہ شیطانوں کے گھر (شاید) وہ پنجرے (یا الماریاں اور ہودج) ہیں جن کو لوگ ریشمی کپڑے سے منڈھتے ہیں۔“ (ابوداؤد)

۳۹۲۰ - (۲۹) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيْقَ، فَبَعَثَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُّنَادِیْ فِی النَّاسِ: «اَنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا، اَوْ قَطَعَ طَرِيْقًا، فَلَا جِهَادَ لَهٗ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

تَرْجَمَہ: ”سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شرکت کی لوگوں نے (ایک) منزل کو جا کر گھیر لیا (یعنی بہت سی جگہ اور مکان قبضہ میں کر لئے) اور راستہ کو بھی تنگ کر دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو بھیج کر اعلان کر دیا کہ جو شخص تنگ کرے منزل کو یا روکے راستہ کو اس کے لئے جہاد کا ثواب نہیں ہے۔“ (ابوداؤد)

۳۹۲۱ - (۳۰) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «اِنَّ اَحْسَنَ مَا دَخَلَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَوَّلُ اللَّيْلِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

تَرْجَمَہ: ”حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے (سفر سے واپس آ کر) آدمی کے گھر میں داخل ہونے کا بہترین وقت ابتدائی رات ہے۔“ (ابوداؤد)

الفصل الثالث

٣٩٢٢ - (٣١) عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِیْ سَفَرٍ فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ اِضْطَجَعَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ، وَاِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهٗ وَوَضَعَ رَأْسَهٗ عَلٰى كَفِّهٖ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٣٩٢٣ - (٣٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِیْ سَرِيَّةٍ، فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَغَدَا اَصْحٰبُهٗ، وَقَالَ: اَتَخَلَّفُ وَاُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ، فَلَمَّا صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ، فَقَالَ: «مَا مَنَعَكَ اَنْ تَغْدُ وَمَعَ اَصْحٰبِكَ؟» فَقَالَ: اَرَدْتُّ اَنْ اُصَلِّیَ مَعَكَ ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ. فَقَالَ: «لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَا اَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

٣٩٢٤ - (٣٣) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِكَةُ رِفْقَةً فِيْهَا جِلْدُ نَمِرٍ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

٣٩٢٥ - (٣٤) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ

تیسری فصل

ترجمہ: ”حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر میں ہوتے تو آخری رات میں قیام کرتے تو دائیں کروٹ لیٹے رہتے اور جب (منزل پر) صبح کے وقت اُترتے تو اپنا داہنا ہاتھ کھڑا کرتے اور اپنا سر اپنی ہتھیلی پر رکھ کر لیٹے رہتے (تاکہ کچھ آرام مل جائے اور نیند نہ آئے)۔“ (مسلم)

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عبداللہ بن رواحہ کو ایک چھوٹے لشکر کے ساتھ روانہ کیا اتفاق سے وہ جمعہ کا دن تھا عبداللہ کے ساتھی تو صبح ہی کو چلے گئے اور عبداللہ نے اپنے دل میں کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ کر چلوں گا اور لشکر سے جاملوں گا جب نمازِ جمعہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھ لی تو حضور ﷺ نے عبداللہ کو دیکھا اور کہا تم کو صبح کے وقت اپنے ہمراہیوں کے ساتھ جانے سے کس نے روکا انہوں نے کہا میں نے یہ چاہا کہ آپ ﷺ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ کر روانہ ہوں اور لشکر سے جاملوں آپ ﷺ نے فرمایا اگر تو دنیاوی ساری چیزوں کو بھی خرچ کردے تب بھی تجھ کو اپنے ہمراہیوں کے ساتھ صبح کے وقت جانے کا ثواب نہ ملے گا۔“ (ترمذی)

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جس لشکر میں چیتے کا چمڑہ ہو اس کے ساتھ فرشتے نہیں جاتے۔“ (ابوداؤد)

ترجمہ: ”حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ

اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَيِّدُ الْقَوْمِ فِي السَّفَرِ خَادِمُهُمْ، فَمَنْ سَبَقَهُمْ بِخِدْمَةٍ لَمْ يَسْبِقُوْهُ بِعَمَلٍ اِلَّا الشَّهَادَةَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

نے ارشاد فرمایا ہے سفر میں قوم کا سردار وہ ہے جو قوم کی خدمت کرے پھر جو شخص قوم کی خدمت میں سبقت کرے اس کے عمل کے مقابلہ میں کوئی بازی نہ لے جائے گا مگر وہ شخص جس نے شہادت کا مرتبہ حاصل کیا ہے۔" (بیہقی)

(۳) باب الکتاب الی الکفار و دعائھم الی الاسلام

کفار کو خط لکھنے اور اسلام کی طرف بلانے کا بیان

الفصل الأول

۳۹۲٦ - (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى قَيْصَرَ يَدْعُوْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ، وَبَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلَيْهِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ، وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى لِيَدْفَعَهٗ اِلٰى قَيْصَرَ، فَاِذَا فِيْهِ:

«بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُّحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ. سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى، اَمَّا بَعْدُ، فَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِدَاعِيَةِ الْاِسْلَامِ. اَسْلِمْ تَسْلَمْ. وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ اِثْمُ الْاَرِيْسِيِّيْنَ، وَ﴿يَآ اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ .... سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا. وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ، فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا: اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ.﴾» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ

پہلی فصل

تَرْجَمَۃ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے قیصر کو دعوت اسلام کا نامہ لکھا اور اس نامہ کو دِحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ اس نامہ کو تم حاکمِ بصریٰ کے پاس پہنچانا وہ اس کو قیصر کے پاس پہنچا دے گا اُس نامہ میں یہ لکھا تھا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرحمٰن الرحیم

یہ نامہ ہے خدا کے بندے اور اس کے رسول محمد کی جانب سے ہرقل شاہِ روم کے نام۔ سلام ہے اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اس کے بعد میں تجھ کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں تو اسلام قبول کر محفوظ و مامون رہے گا۔ تو اسلام قبول کر تجھ کو اللہ تعالیٰ دوہرا اجر عطا فرمائے گا اور اگر تو منہ پھیرے گا یعنی اسلام قبول نہ کرے گا تو تیرے اطاعت گزاروں اور تابعداروں (یعنی رعایا) کا گناہ بھی تجھ پر ہوگا (کہ تیرے اسلام نہ لانے سے وہ بھی کفر میں مبتلا رہیں گے) اور اے اہل کتاب آ ؤ طرف دین (حق) کے جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے (یعنی جیسا کہ تم رسول اور خدا تعالیٰ اور خدا کی کتاب پر ایمان واعتقاد رکھتے ہو ہم بھی رکھتے ہیں) اور وہ دینِ (حق) یا کلمۂ مشترک یہ ہے کہ ہم خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں گے اُس کے ساتھ کسی کو اپنا شریک نہ کریں گے اور ہم میں

لِمُسْلِمٍ، قَالَ: «مِن مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ» وَقَالَ: «اِثْمُ الْيَرِيْسِيِّيْنَ» وَقَالَ: «بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ».

بعض آدمی بعض کو خدا کے سوا اپنا پروردگار نہ بنائے گا (جیسا کہ مسیحیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنا پروردگار بنالیا تھا)

٣٩٢٧ - (٢) وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلٰى كِسْرٰى مَعَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ، فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ، اِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَأَ مَزَّقَهٗ، قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا نامہ گرامی عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کسریٰ کے پاس روانہ فرمایا اور عبداللہ ابن حذافہ کو حکم دیا کہ وہ اس نامہ کو حاکمِ بحرین کے پاس لے جائے (چنانچہ وہ بحرین کے حاکم کے پاس لے گئے) اور بحرین کے سردار نے اس کو کسری کے پاس بھیج دیا۔ کسریٰ نے اس نامہ کو پڑھا تو پھاڑ کر پھینک دیا۔ ابن المسیب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسریٰ اور اس کے اطاعت گزاروں کے لئے یہ بددُعاء فرمائی کہ پاش پاش ہوجائیں وہ سب بالکل پارہ پارہ۔“ (بخاری)

٣٩٢٨ - (٣) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى كِسْرٰى وَاِلٰى قَيْصَرَ وَاِلَى النَّجَاشِيِّ وَاِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ، وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِيْ صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے کسری اور قیصر اور نجاشی اور تمام ظالم بادشاہوں کو خط کے ذریعہ اللہ کی طرف بلایا اور یہ نجاشی وہ نہیں ہے جس پر نبی ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی تھی۔“

٣٩٢٩ - (٤) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّرَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْ سَرِيَّةٍ اَوْصَاهُ فِيْ خَاصَّتِهٖ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا، ثُمَّ قَالَ: «اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ، فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، قَاتِلُوْا مَنْ

ترجمہ: ”حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی جیش (بڑے لشکر) پر یا سریہ (چھوٹے لشکر) پر کسی کو امیر وسردار مقرر فرماتے تو اس کی ذات کے متعلق یہ نصیحت فرماتے کہ وہ خدا سے ڈرتا رہے اور جو مسلمان اس کے ساتھ جاتے اُن کے متعلق یہ ہدایت فرماتے کہ وہ ان سے بہترین سلوک کرے اور اس کے بعد یہ حکم دیتے کہ خدا

كَفَرَ بِاللّٰهِ، اُغْزُوْا فَلَا تَغُلُّوْا، وَلَا تَغْدِرُوْا، وَلَا
تُمَثِّلُوْ وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا، وَاِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ اَوْ
خِلَالٍ فَاَيَّتُهُنَّ مَا اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ
عَنْهُمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَاِنْ
اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ عَنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، ثُمَّ
ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ
الْمُهَاجِرِيْنَ، وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ
فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ، وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى
الْمُهَاجِرِيْنَ، فَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَّتَحَوَّلُوْا مِنْهَا
فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ
الْمُسْلِمِيْنَ، يُجْرٰى عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِىْ
يُجْرٰى عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ، وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِى
الْغَنِيْمَةِ وَالْفَىْءِ شَىْءٌ اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدُوْا مَعَ
الْمُسْلِمِيْنَ، فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ،
فَاِنْ هُمْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ، وَكُفَّ عَنْهُمْ
فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ، وَاِذَا
حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ
لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ
اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهٖ، وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ
وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ، فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ
وَذِمَمَ اَصْحَابِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ
اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ، وَاِنْ حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ

کے نام پر خدا کی راہ میں اس شخص سے لڑو جس نے خدا کے ساتھ کفر کیا اور جہاد کرو اور (مالِ غنیمت کی تقسیم میں) خیانت نہ کرو اور نہ عہد کو توڑو اور نہ مثلہ کرو (یعنی جسم کے اعضا نہ کاٹو) اور بچوں کو قتل نہ کرو اور اے امیر! جب تو اپنے دشمن مشرکوں سے مقابلہ پر آمادہ ہو تو اس کو تین باتوں کی دعوت دے (یعنی ان سے کہہ کہ ان تین باتوں میں سے ایک بات کو مان لو) پھر ان باتوں میں سے جن باتوں کو وہ قبول کریں تو اس کو منظور کر لے اور لڑائی کو بند کر دے یعنی تو سب سے پہلے ان کو اسلام کی دعوت دے اگر وہ اسلام کو قبول کر لیں تو اس کو منظور کر لے اور پھر ان سے کوئی مناقشہ یا جنگ نہ کر۔ اگر وہ اسلام کو قبول نہ کریں تو پھر ان کو دارالحرب (یعنی کافروں کے ملک سے) دارالاسلام کی طرف چلے آنے کی دعوت دے اور ان کو بتلا کہ اگر وہ دارالاسلام چلے آئیں گے تو وہ ان کے وہ حقوق ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں اور ان کے ذمہ وہی فرائض ہوں گے مہاجرین کے ذمہ ہیں اگر وہ اس سے بھی انکار کریں تو ان کو آگاہ کر کہ ان کے ساتھ دیہاتی مسلمانوں کا سا سلوک کیا جائے گا یعنی ان پر خدا کا وہ حکم جاری کیا جائے گا جو سارے مسلمانوں پر جاری ہے (مثلاً نماز اور زکوٰۃ، قصاص اور دیت) اور مالِ غنیمت اور اس مال میں سے جو کافروں سے حاصل ہوا ان کو کوئی حصہ نہ ملے گا مگر جب کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد کریں گے تو اس مال میں سے بھی حصہ ملے گا اگر وہ اس سے بھی انکار کریں تو ان سے جزیہ طلب کر اور اگر وہ جزیہ قبول کر لیں تو تو بھی اس کو منظور کر لے اور لڑائی سے رُک جا اور اگر جزیہ بھی قبول نہ کریں تو پھر خدا سے مدد طلب کر اور اُن سے لڑ اور جب تو کسی قلعہ

فَاَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ، وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ: اَتُصِيْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ اَمْ لَا؟». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

کے آدمیوں کو محاصرہ میں لے لے (یا کسی آبادی کو گھیر لے) اور وہاں کے آدمی تجھ سے اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی کے ذمہ (یعنی عہد) کا مطالبہ کریں تو تو ان کو یہ عہد نہ دے بلکہ ان کو اپنا اور اپنے ہمراہیوں کا عہد دے اس لئے کہ اگر تم اپنا اور اپنے ہمراہیوں کا عہد توڑ دو گے تو خدا اور اس کے رسول کا عہد توڑنے سے یہ بہتر ہوگا۔ اور جب تو کسی قلعہ کے آدمیوں کا محاصرہ کرے اور وہ یہ خواہش کریں کہ خدا کے حکم پر تو ان کا محاصرہ اٹھالے، تو خدا کے حکم پر محاصرہ کو نہ اٹھا بلکہ اپنی رائے اور حکم سے محاصرہ کو اٹھا۔ اس لئے کہ تو نہیں جانتا کہ خدا کا کیا حکم ہے۔" (مسلم)

٣٩٣٠ - (٥) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهِ الَّتِيْ لَقِيَ فِيْهَا الْعَدُوَّ اِنْتَظَرَ حَتّٰى مَالَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ: «يَآيُّهَاالنَّاسُ! لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَاسْأَلُو اللّٰهَ الْعَافِيَةَ، فَاِذَا لَقِيْتُمْ فَاصْبِرُوْا، وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ» ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، وَمُجْرِيَ السَّحَابِ، وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ، اِهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے ایام میں (ایک دفعہ) انتظار کیا (یعنی دشمن سے جنگ نہ کی شروع دن میں جیسا کہ معمول تھا بلکہ دن چڑھنے کا انتظار کیا) جب آفتاب ڈھل گیا تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا لوگو! دشمنوں سے لڑائی کی آرزو نہ کرو (اس لئے کہ جنگ کرنا مصیبت وبلا کا سامنا کرنا ہے) بلکہ خدا سے امن وعافیت چاہو اور جب تم دشمن سے لڑو تو صبر سے کام لو اور اس کا یقین رکھو کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے، پھر آپ نے یہ دعا فرمائی، اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے، ابر کو چلانے والے، دشمن کی جماعت کو شکست وہزیمت دینے والے، دشمنوں کو شکست وہزیمت دے اور کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔" (بخاری ومسلم)

٣٩٣١ - (٦) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا غَزَابِنَا قَوْمًا لَمْ يَكُنْ يَغْزُوْبِنَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے ساتھ کسی قوم سے جہاد کرتے تو صبح ہونے سے پہلے دشمن پر حملہ آور نہ ہوتے (یعنی جب کسی نامعلوم دشمن سے لڑتے یا ان پر

كَفَرَ بِاللّٰهِ، اُغْزُوْا فَلَا تَغُلُّوْا، وَلَا تَغْدِرُوْا، وَلَا تُمَثِّلُوْ وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا، وَاِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ فَاَيَّتُهُنَّ مَا اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ عَنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ، وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ، وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ، فَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَّتَحَوَّلُوْا مِنْهَا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ، يُجْرٰى عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِىْ يُجْرٰى عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ، وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِى الْغَنِيْمَةِ وَالْفَىْءِ شَىْءٌ اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ، فَاِنْ هُمْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ، وَكُفَّ عَنْهُمْ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ، وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهٖ، وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ، فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ اَصْحَابِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ، وَاِنْ حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ

کے نام پر خدا کی راہ میں اس شخص سے لڑو جس نے خدا کے ساتھ کفر کیا اور جہاد کرو اور (مالِ غنیمت کی تقسیم میں) خیانت نہ کرو اور نہ عہد کو توڑو اور نہ مثلہ کرو (یعنی جسم کے اعضا نہ کاٹو) اور بچوں کو قتل نہ کرو اور اے امیر! جب تو اپنے دشمن مشرکوں سے مقابلہ پر آمادہ ہو تو اس کو تین باتوں کی دعوت دے (یعنی ان سے کہہ کہ ان تین باتوں میں سے ایک بات کو مان لو) پھر ان باتوں میں سے جن باتوں کو وہ قبول کریں تو اس کو منظور کرلے اور لڑائی کو بند کردے یعنی تو سب سے پہلے ان کو اسلام کی دعوت دے اگر وہ اسلام کو قبول کرلیں تو اس کو منظور کرلے اور پھر ان سے کوئی مناقشہ یا جنگ نہ کر۔ اگر وہ اسلام کو قبول نہ کریں تو پھر ان کو دارالحرب (یعنی کافروں کے ملک سے) دارالاسلام کی طرف چلے آنے کی دعوت دے اور ان کو بتلا کہ اگر وہ دارالاسلام چلے آئیں گے تو وہ ان کے وہ حقوق ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں اور ان کے ذمہ وہی فرائض ہوں گے مہاجرین کے ذمہ ہیں اگر وہ اس سے بھی انکار کریں تو ان کو آگاہ کر کہ ان کے ساتھ دیہاتی مسلمانوں کا سا سلوک کیا جائے گا یعنی ان پر خدا کا وہ حکم جاری کیا جائے گا جو سارے مسلمانوں پر جاری ہے (مثلاً نماز اور زکوٰۃ، قِصاص اور دِیَت) اور مالِ غنیمت اور اس مال میں سے جو کافروں سے حاصل ہو ان کو کوئی حصہ نہ ملے گا مگر جب کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد کریں گے تو اس مال میں سے بھی حصہ ملے گا اگر وہ اس سے بھی انکار کریں تو ان سے جزیہ طلب کر اور اگر وہ جزیہ قبول کرلیں تو تو بھی اس کو منظور کرلے اور لڑائی سے رُک جا اور اگر جزیہ بھی قبول نہ کریں تو پھر خدا سے مدد طلب کر اور اُن سے لڑ اور جب تو کسی قلعہ

فَاَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ، وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ: اَتُصِيْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ اَمْ لَا؟». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

کے آدمیوں کو محاصرہ میں لے لے (یا کسی آبادی کو گھیر لے) اور وہاں کے آدمی تجھ سے اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی کے ذمہ (یعنی عہد) کا مطالبہ کریں تو تو ان کو یہ عہد نہ دے بلکہ ان کو اپنا اور اپنے ہمراہیوں کا عہد دے اس لئے کہ اگر تم اپنا اور اپنے ہمراہیوں کا عہد توڑ دو گے تو خدا اور اس کے رسول کا عہد توڑنے سے یہ بہتر ہوگا۔ اور جب تو کسی قلعہ کے آدمیوں کا محاصرہ کرے اور وہ یہ خواہش کریں کہ خدا کے حکم پر تو ان کا محاصرہ اٹھالے، تو خدا کے حکم پر محاصرہ کو نہ اٹھا بلکہ اپنی رائے اور حکم سے محاصرہ کو اٹھا۔ اس لئے کہ تو نہیں جانتا کہ خدا کا کیا حکم ہے۔" (مسلم)

٣٩٣٠ - (٥) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهِ الَّتِيْ لَقِيَ فِيْهَا الْعَدُوَّ اِنْتَظَرَ حَتّٰى مَالَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَقَالَ: «يَاۤ اَيُّهَا النَّاسُ! لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَاسْأَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ، فَاِذَا لَقِيْتُمْ فَاصْبِرُوْا، وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ» ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، وَمُجْرِيَ السَّحَابِ، وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ، اِهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ کے ایام میں (ایک دفعہ) انتظار کیا (یعنی دشمن سے جنگ نہ کی شروع دن میں جیسا کہ معمول تھا بلکہ دن چڑھنے کا انتظار کیا) جب آفتاب ڈھل گیا تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا لوگو! دشمنوں سے لڑائی کی آرزو نہ کرو (اس لئے کہ جنگ کرنا مصیبت وبلا کا سامنا کرنا ہے) بلکہ خدا سے امن وعافیت چاہو اور جب تم دشمن سے لڑو تو صبر سے کام لو اور اس کا یقین رکھو کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے، پھر آپ نے یہ دعا فرمائی، اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے، ابر کو چلانے والے، دشمن کی جماعت کو شکست وہزیمت دینے والے، دشمنوں کو شکست وہزیمت دے اور کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔" (بخاری ومسلم)

٣٩٣١ - (٦) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ يَكُنْ يَغْزُوْ بِنَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب ہمارے ساتھ کسی قوم سے جہاد کرتے تو صبح ہونے سے پہلے دشمن پر حملہ آور نہ ہوتے (یعنی جب کسی نامعلوم دشمن سے لڑتے یا ان پر

اِلَيْهِمْ، فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ، وَاِنْ لَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا اَغَارَ عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَخَرَجْنَا اِلٰى خَيْبَرَ، فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ لَيْلاً، فَلَمَّا اَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَاِنَّ قَدَمِيْ لَتَمَسُّ قَدَمَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَخَرَجُوْا اِلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيْهِمْ، فَلَمَّا رَاَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالُوْا مُحَمَّدٌ، وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيْسُ، فَلَجَأُوْا اِلَى الْحِصْنِ، فَلَمَّا رَاٰهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ، اِنَّآ اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حملہ کا ارادہ فرماتے) چنانچہ جب صبح ہوجاتی تو آپ دشمن کی جماعت پر نظر ڈالتے (یعنی قرائن سے یہ معلوم کرنا چاہتے کہ یہ کون لوگ ہیں) اگر ان میں سے اذان کی آواز آتی تو لڑائی سے رُک جاتے اور اذان کی آواز نہ آتی تو اُن پر حملہ کردیتے انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے (کہ حسب معمول) ہم خیبر کی طرف گئے اور خیبر والوں کے قریب ہم رات کے وقت پہنچے جب صبح ہوئی اور اذان کی آواز سنائی نہ دی تو رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے اور میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی سواری پر ان کے پیچھے بیٹھا اور میں رسول اللہ ﷺ کی سواری سے اتنا قریب تھا کہ میرے پاؤں رسول اللہ ﷺ کے قدم مبارک سے لگتے تھے۔ انس کہتے ہیں کہ صبح ہونے پر خیبر والے سامان وآلاتِ زراعت لے کر ہماری طرف آئے (یعنی اپنے کھیتوں میں جانے کے لئے کیونکہ وہ ہماری آمد سے بے خبر تھے) جب انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا تو کہا محمد ﷺ (آگئے) خدا کی قسم محمد ﷺ (آگئے) اور ان کا لشکر بھی (یہ کہہ کر) وہ بھاگ کھڑے ہوئے اور قلعہ میں پناہ گزین ہوگئے۔ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو (بھاگتے ہوئے) دیکھ کر فرمایا۔ اللہ بزرگ وبرتر ہے اللہ بزرگ وبرتر ہے۔ خیبر خراب ہوا البتہ ہم (یعنی مسلمان) جب کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو اس خوف زدہ قوم کی صبح بری ہوجاتی ہے۔" (بخاری ومسلم)

۳۹۳۲ - (۷) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَهُبَّ الرِّيَاحُ وَتَحْضُرَ

ترجمہ: "حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ میں شریک ہوا ہوں جب آپ (کسی دن) صبح کے وقت جنگ نہ کرتے تو انتظار فرماتے اس وقت کا جب کہ ہوا چل نکلے اور نماز کا (یعنی ظہر کی نماز کا) وقت آجائے۔"

الصَّلٰوةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

(بخاری)

الفصل الثانى

دوسری فصل

٣٩٣٣ - (٨) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

تَرجَمَۃ: ”حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لڑائیوں میں شریک ہوا ہوں جب آپ (کس روز) اوّل دن میں جنگ نہ چھیڑتے تو انتظار فرماتے جب آفتا ڈھل جاتا ہوائیں چل نکلتیں اور فتح نازل ہوتی، تب لڑائی شرو فرماتے۔“ (ابوداؤد)

٣٩٣٤ - (٩) وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ اَمْسَكَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَاِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ، فَاِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ اَمْسَكَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ، فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتّٰى الْعَصْرِ، ثُمَّ اَمْسَكَ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ، ثُمَّ يُقَاتِلُ. قَالَ قَتَادَةُ: كَانَ يُقَالُ: عِنْدَ ذٰلِكَ تَهِيْجُ رِيَاحُ النَّصْرِ، وَيَدْعُوْ الْمُؤْمِنُوْنَ لِجُيُوْشِهِمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

تَرجَمَۃ: ”حضرت قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ، نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کی ہمرا میں جنگیں کی ہیں (رسول خدا ﷺ کی عادت شریف یہ تھی ک جب صبح ہوتی تو آفتاب کے طلوع ہونے سے پہلے جنگ نہ فرما (یعنی جب آفتاب نکل آتا) تب لڑائی شروع کرتے اور جب دوپہر ہوجاتی تو لڑائی کو بند کردیتے پھر جب آفتاب ڈھل جات (نمازِ ظہر کے بعد) پھر جنگ شروع کرتے اور عصر تک اس سلسلہ جاری رہتا پھر لڑائی بند کردیتے اور عصر کی نماز ادا کرتے اس کے بعد لڑتے۔ قتادہ کا بیان ہے کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کرتے تھے کہ ان اوقات میں (جن میں آپ جنگ کیا کر تھے) فتح کی ہوائیں چلتی ہیں اور مسلمان نمازوں میں اپنے لشکر فتح کی دعائیں مانگتے ہیں۔“ (ترمذی)

٣٩٣٥ - (١٠) وَعَنْ عِصَامِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ، فَقَالَ: «اِذَا رَاَيْتُمْ

تَرجَمَۃ: ”حضرت عِصام مزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم کو رسول ﷺ نے ایک چھوٹے لشکر میں بھیجا اور یہ حکم دیا کہ جب تم مسج دیکھو یا موذن کو اذان دیتے سنو تو وہاں جنگ نہ کرو اور کسی

مَسْجِدًا اَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوْا اَحَدًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

نہ کرو۔'' (ترمذی، ابوداؤد)

الفصل الثالث

تیسری فصل

۳۹۳٦ - (۱۱) عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اِلٰى اَهْلِ فَارِسَ:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اِلٰى رُسْتَمَ وَمِهْرَانَ فِيْ مَلَأِ فَارِسَ. سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى. اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّا نَدْعُوْكُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَاِنْ اَبَيْتُمْ فَاَعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَاَنْتُمْ صَاغِرُوْنَ، فَاِنْ اَبَيْتُمْ فَاِنَّ مَعِيَ قَوْمًا يُّحِبُّوْنَ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا يُحِبُّ فَارِسُ الْخَمْرَ، وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ.

ترجمہ: ''حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فارس کے سرداروں کے نام یہ نامہ لکھا تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی طرف سے رستم اور مہران کے نام جو فارس کی جماعت میں شریک ہیں اس شخص پر سلام جو حق وہدایت کی پیروی کرے۔ اس کے بعد تم کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں اگر تم اسلام قبول نہ کرو تو جزیہ دو اپنے ہاتھ سے ذلیل ہو کر اور اگر اس سے بھی انکار کرو تو میرے ساتھ ایسے لوگ ہیں جو خدا کی راہ میں لڑنے کو یا مارے جانے کو ایسا پسند کرتے ہیں جیسا کہ فارس کے لوگ شراب کو پسند کرتے ہیں اور سلام ہو اس پر جو پیرو ہو ہدایت و حق کا۔'' (شرح السنہ)

(٤) باب القتال فی الجهاد

جہاد میں لڑنے کا بیان

الفصل الاول

پہلی فصل

٣٩٣٧ - (١) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ: أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ، فَأَيْنَ أَنَا؟ قَالَ: «فِي الْجَنَّةِ» فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ”حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اُحد کی لڑائی کے دن ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کیا اگر میں مارا جاؤں تو میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟ آپ نے ارشاد فرمایا جنت میں (یہ سن کر) اس شخص نے اپنے ہاتھ کی کھجوروں کو پھینک دیا اور اس کے بعد لڑا یہاں تک کہ شہید ہوگیا۔“ (بخاری ومسلم)

٣٩٣٨ - (٢) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا، حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ يَعْنِيْ غَزْوَةَ تَبُوْكَ غَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا، وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيْرًا، فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ أَمْرَهُمْ، لِيَتَأَهَّبُوْا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ، فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِيْ يُرِيْدُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: ”حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوہ (جنگ) کا ارادہ کرتے تو توریہ فرماتے یہاں تک کہ غزوہ تبوک کا موقع آیا یہ غزوہ آپ نے سخت گرمیوں کے دنوں میں کیا اس کے لئے دور دراز کا سفر فرمایا اور بے آب وگیاہ جنگلوں کو طے کیا دشمنوں کی تعداد بھی اس میں زیادہ تھی۔ جب آپ نے اس کا ارادہ کیا تو (توریہ نہ کیا بلکہ) علانیہ اس کا اعلان کیا تا کہ مسلمان لڑائی کے لئے اچھی طرح تیار ہوجائیں اور اپنے سامان درست کرلیں اور پھر آپ نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اپنی اس روش سے آگاہ کیا جو آپ کے ذہن میں تھی۔“ (بخاری ومسلم)

٣٩٣٩ - (٣) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ”حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے لڑائی فریب ہے (یعنی جنگ میں مکر وفریب زیادہ مفید ہوتا ہے گویا لڑائی کا دوسرا نام مکر وفریب ہے)۔“ (بخاری

ومسلم)

۳۹۴۰ - (٤) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِاُمِّ سُلَيْمٍ، وَّنِسْوَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ مَعَهُ، اِذَا غَزَا يَسْقِيْنَ الْمَاءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی لڑائی پر تشریف لے جاتے تو اُم سلیم رضی اللہ عنہ اور انصار کی دوسری عورتوں کو ساتھ لے جاتے تاکہ لڑائی کے وقت وہ لوگوں کو پانی پلائیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کریں۔“ (مسلم)

۳۹۴۱ - (٥) وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَخْلُفُهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ، فَاَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ، وَاُدَاوِي الْجَرْحٰى، وَاَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ”حضرت امّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں (رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات لڑائیوں میں شریک ہوئی ہوں۔ میں پیچھے رہ جاتی تھی (جب مجاہد لڑنے جاتے تو میں ان کے پیچھے خیموں میں رہ جاتی تھی) ان کا کھانا تیار کرتی، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی اور بیماروں کو دیکھتی بھالتی تھی۔“ (مسلم)

۳۹۴۲ - (٦) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو (جہاد میں) قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔“ (بخاری ومسلم)

۳۹۴۳ - (٧) وَعَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُوْنَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، فَيُصَابُ مِنْ نِّسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ، قَالَ: «هُمْ مِنْهُمْ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «هُمْ مِّنْ اٰبَائِهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ”حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کافروں کے گھر پر اگر شب خون مارا جائے اور اس میں عورتوں اور بچوں کو نقصان پہنچے (یعنی وہ بھی مارے جائیں) تو کیا حکم ہے؟ فرمایا وہ انہی میں سے ہیں (یعنی شب خون کی حالت میں بچوں اور عورتوں کا مارا جانا موجب گناہ نہیں وہ بھی کافروں میں سے ہیں لیکن قصداً ان کو قتل نہ کیا جائے) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ اپنے باپوں کے تابع ہیں۔“ (بخاری ومسلم)

٣٩٤٤ - (٨) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَحَرَّقَ، وَلَهَا يَقُوْلُ حَسَّانٌ:

وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُوَيٍّ
حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرٌ

وَفِيْ ذٰلِكَ نَزَلَتْ ﴿مَاقَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ.﴾ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہودی قبیلہ بنی نضیر کے کھجوروں کے درختوں کو کاٹ ڈالنے اور جلادینے کا حکم دیا چنانچہ حسّان رضی اللہ عنہ (شاعر) نے اس کی نسبت یہ شعر کہا ؎

وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُوَيٍّ
حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرٌ

اور اسی واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ یعنی کھجور کے درختوں میں سے جو کچھ تم نے کاٹا یا جو کچھ اس کی جڑوں پر کھڑا ہوا چھوڑا یہ سب خدا کے حکم سے ہے۔“ (بخاری ومسلم)

٣٩٤٥ - (٩) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ: اَنَّ نَافِعًا كَتَبَ اِلَيْهِ يُخْبِرُهٗ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا، اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغَارَ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ غَارِّيْنَ فِيْ نَعَمِهِمْ بِالْمُرَيْسِيْعِ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عون رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نافع رضی اللہ عنہ (ابن عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) نے عبداللہ بن عون کو یہ لکھا کہ ابن عمر نے اس کو یہ بتلایا ہے کہ نبی ﷺ نے قبیلہ بنی مصطلق کو مقامِ مریسیع پر جب کہ وہ اپنے مواشی میں بے خبر پڑے ہوئے تھے حملہ کیا جن لوگوں نے آپ سے مقابلہ ومقاتلہ کیا ان کو آپ نے مار ڈالا اور ان کی عورتوں اور بچوں کو گرفتار کرلیا۔“ (بخاری ومسلم)

٣٩٤٦ - (١٠) وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا يَوْمَ بَدْرٍ حِيْنَ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوْا لَنَا: «اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَكُمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: ”حضرت ابو اُسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کی لڑائی کے دن جب کہ ہم نے قریش کے سامنے صف باندھی اور قریش نے ہمارے سامنے صف بندی کی ہم سے فرمایا جب قریش تمہارے قریب آجائیں تو تم ان پر تیر برسادو۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ جب قریش تمہارے قریب آجائیں تو تم ان پر تیر برساؤ اور تیروں کو اپنے پاس بھی رکھو (یعنی سارے تیر خرچ نہ کرو)۔“ (بخاری)

وَحَدِيْثُ سَعْدٍ: «هَلْ تُنْصَرُوْنَ»، سَنَذْكُرُهٗ فِيْ

بَابِ «فَضْلِ الْفُقَرَاءِ».
وَحَدِيْثُ الْبَرَاءِ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا فِيْ بَابِ «الْمُعْجِزَاتِ» اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

اور سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث "هَلْ تُنْصَرُوْنَ" کو "بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ" میں اور براء رضی اللہ عنہ کی حدیث "بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا" کو "بَابِ الْمُعْجِزَاتِ" میں ان شاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔

الفصل الثانی

دوسری فصل

٣٩٤٧ - (١١) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: عَبَّأَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ لَيْلاً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: "حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بدر کی لڑائی میں رسول اللہ ﷺ نے ہم کو رات میں تیار وآراستہ فرمایا یعنی ہمارے بدن پر ہتھیار سجائے، صفیں قائم کیں اور جس شخص کو جس جگہ کھڑا کرنا مناسب تھا وہاں کھڑا کیا تاکہ دن کو ہر شخص اپنے موقع پر رہے۔" (ترمذی)

٣٩٤٨ - (١٢) وَعَنِ الْمُهَلَّبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِنْ بَيَّتَكُمُ الْعَدُوُّ فَلْيَكُنْ شِعَارُكُمْ: حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت مہلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خندق میں ہم سے فرمایا اگر دشمن تم پر شب خون ماریں تو تمہاری علامت (یعنی مسلمانوں کی) حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ کے الفاظ ہیں۔" (ترمذی، ابوداود)

٣٩٤٩ - (١٣) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ شِعَارُ الْمُهَاجِرِيْنَ: عَبْدُ اللّٰهِ، وَشِعَارُ الْاَنْصَارِ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مہاجرین کی شناخت (کسی غزوہ میں) عبداللہ تھی اور انصار کی علامت عبدالرحمٰن تھی)۔" (ابوداود)

٣٩٥٠ - (١٤) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيَّتْنَا هُمْ نَقْتُلُهُمْ، وَكَانَ شِعَارُنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ: اَمِتْ اَمِتْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جہاد کیا پس ہم نے کافروں پر شب خون مارا اور ان کو قتل کیا اور اس رات ہماری علامت (یعنی مسلمانوں کی شناخت کی نشانی) "اَمِتْ اَمِتْ" کا کلمہ تھا۔ (جس کے معنی ہیں اے خدا دشمنوں کو مار)۔" (ابوداود)

٣٩٥١ - (١٥) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُوْنَ الصَّوْتَ عِنْدَ الْقِتَالِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

ترجمہ: ''حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ لڑائی کے وقت شور وشغب یا آواز کو بُرا سمجھتے تھے اور صرف ذکر اللہ کرتے تھے۔'' (ابوداؤد)

٣٩٥٢ - (١٦) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «اُقْتُلُوْا شُيُوْخَ الْمُشْرِكِيْنَ، وَاسْتَحْيُوْا شَرْخَهُمْ» اَيْ صِبْيَانَهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ.

ترجمہ: ''حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے مشرکوں میں سے بڑی عمر والوں کو مار ڈالو اور چھوٹی عمر والوں یعنی بچوں کو باقی رکھو۔'' (ترمذی)

٣٩٥٣ - (١٧) وَعَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَهِدَ اِلَيْهِ قَالَ: «اَغِرْ عَلٰى اُبْنٰى صَبَاحًا وَحَرِّقْ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

ترجمہ: ''حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے اُسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے (جب ان کو لشکر کا افسر مقرر کیا تو تاکید کے ساتھ) یہ حکم دیا کہ مقامِ اُبنا پر (جو ملک شام میں واقع ہے) صبح کے وقت حملہ کر اور اس کو جلا کر (یعنی اس کی کھیتیاں اور درخت) تباہ و برباد کردے۔'' (ابوداؤد)

٣٩٥٤ - (١٨) وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ: «اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ، وَلَا تَسُلُّوا السُّيُوْفَ حَتّٰى يَغْشُوْكُمْ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

ترجمہ: ''حضرت ابواُسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کی لڑائی کے دن حکم دیا کہ جب کہ دشمن تمہارے قریب آ جائیں تو ان پر تیر برساؤ اور تلواریں اس وقت تک نیام سے نہ کھینچو جب تک وہ سامنے نہ آ جائیں۔'' (ابوداؤد)

٣٩٥٥ - (١٩) وَعَنْ رِبَاحِ بْنِ الرَّبِيْعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ فَرَاَى النَّاسَ مُجْتَمِعِيْنَ عَلٰى شَيْءٍ، فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ: «اُنْظُرْ عَلٰى مَا اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ؟» فَجَاءَ فَقَالَ: عَلَى امْرَاَةٍ قَتِيْلٍ فَقَالَ: «مَاكَانَتْ هٰذِهٖ

ترجمہ: ''حضرت رباح رضی اللہ عنہ بن ربیع کہتے ہیں کہ ہم کسی غزوہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے آپ نے دیکھا کہ لوگ ایک جگہ جمع ہورہے ہیں آپ نے ایک آدمی کو دریافتِ حال کے لئے بھیجا اس نے واپس آ کر عرض کیا کہ ایک عورت ماری گئی ہے اس کی نعش پر لوگ جمع ہیں آپ نے فرمایا یہ تو لڑنے والی نہ تھی (یعنی یہ عورت تو لڑنے والوں میں نہ تھی اس کو کیوں قتل کیا گیا؟) اگلی فوج پر حضرت

لِتُقَاتِلَ» وَعَلَى الْمُقَدَّمَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، فَبَعَثَ رَجُلاً فَقَالَ: «قُلْ لِخَالِدٍ: لَا تَقْتُلْ امْرَأَةً وَّلَا عَسِيْفًا». رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ.

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سردار تھے آپ نے اُن کو کہلا بھیجا کہ عورت اور مزدور کو قتل نہ کرو۔'' (ابوداؤد)

۳۹۵۶ - (۲۰) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «انْطَلِقُوْا بِسْمِ اللّٰهِ، وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، لَا تَقْتُلُوْا شَيْخًا فَانِيًا، وَلَا طِفْلاً صَغِيْرًا، وَّلَا امْرَأَةً، وَّلَا تَغُلُّوْا، وَضُمُّوْا غَنَائِمَكُمْ، وَأَصْلِحُوْا، وَأَحْسِنُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ.

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدین کو روانہ کرتے وقت فرمایا خدا کے نام کی برکت کے ساتھ اور خدا کی تائید کے ساتھ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر (خبردار) تم شیخ فانی (کمزور وضعیف بڈھے) کو نہ مارنا، نہ چھوٹے بچے کو نہ عورت کو اور مالِ غنیمت میں خیانت نہ کرنا مالِ غنیمت کو جمع کرنا آپس میں صلح کرنا اور باہم اچھا سلوک کرنا اس لئے کہ خداوند تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔'' (ابوداؤد)

۳۹۵۷ - (۲۱) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ تَقَدَّمَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ، وَتَبِعَهُ ابْنُهُ وَأَخُوْهُ، فَنَادٰى: مَنْ يُبَارِزُ؟ فَانْتَدَبَ لَهُ شَابٌّ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: مَنْ أَنْتُمْ؟ فَأَخْبَرُوْهُ. فَقَالَ: لَاحَاجَةَ لَنَا فِيْكُمْ، إِنَّمَا أَرَدْنَا بَنِيْ عَمِّنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قُمْ يَاحَمْزَةُ! قُمْ يَا عَلِيُّ! قُمْ يَا عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ» فَأَقْبَلَ حَمْزَةُ إِلٰى عُتْبَةَ، وَأَقْبَلْتُ إِلٰى شَيْبَةَ، وَاخْتَلَفَ بَيْنَ عُبَيْدَةَ وَالْوَلِيْدِ ضَرْبَتَانِ، فَأَثْخَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ، ثُمَّ مِلْنَا عَلَى الْوَلِيْدِ فَقَتَلْنَاهُ، وَاحْتَمَلْنَا عُبَيْدَةَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْدَاوٗدَ.

ترجمہ: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بدر کی لڑائی کے دن کفار کے لشکر میں سے عتبہ بن ربیعہ آگے بڑھا اور اس کے پیچھے اس کا بیٹا ولید اور بھائی شیبہ آئے اور پکارا کون ہے جو ہم سے لڑنے کے لئے میدان میں آئے۔ لشکرِ اسلام میں سے کئی انصاری جوان مقابلہ میں آئے۔ عتبہ نے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے بتایا ہم انصاری ہیں۔ عتبہ نے کہا تم سے لڑنے کی ہم کو ضرورت نہیں ہم تو اپنے چچا کے بیٹوں سے لڑنا چاہتے ہیں (یعنی قریش اور مہاجرین سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ کے ان الفاظ کو سن کر فرمایا۔ حمزہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوجاؤ۔ علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوجاؤ۔ عبیدہ رضی اللہ عنہ بن حارث کھڑے ہوجاؤ۔ چنانچہ حمزہ رضی اللہ عنہ عتبہ کے مقابلہ پر آگئے (اور اس کو مار ڈالا) اور میں (یعنی علی رضی اللہ عنہ) شیبہ کی طرف متوجہ ہوا اور اس کو مار ڈالا اور عبیدہ رضی اللہ عنہ اور ولید کے درمیان دو سخت مقابلے ہوئے اور ایک نے دوسرے کو سخت زخمی کردیا۔ پھر ہم نے

ولید پر حملہ کیا اور اس کو مار ڈالا اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کو ہم میدان سے اُٹھالائے۔" (احمد، ابوداؤد)

۳۹۵۸ - (۲۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ، فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَاَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ، فَاخْتَفَيْنَا بِهَا، وَقُلْنَا: هَلَكْنَا، ثُمَّ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ. قَالَ: «بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ وَاَنَا فِئَتُكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ نَحْوَهٗ وَقَالَ: «لَا بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ» قَالَ: فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهٗ فَقَالَ: «اَنَا فِئَةُ الْمُسْلِمِيْنَ».

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اُمَيَّةَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ: كَانَ يَسْتَفْتِحُ. وَحَدِيْثَ اَبِي الدَّرْدَاءِ «اِبْغُوْنِيْ فِيْ ضُعَفَائِكُمْ» فِيْ بَابِ «فَضْلِ الْفُقَرَاءِ» اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ایک لشکر میں روانہ فرمایا ہم دشمن کے مقابلہ سے بھاگ کھڑے ہوئے اور مدینہ میں واپس آ کر ہم چھپ رہے (یعنی ندامت اور حیا کے سبب) اور اپنے دل میں ہم نے کہا کہ دشمن کے سامنے سے بھاگنے کے سبب ہم ہلاک ہوگئے۔ پھر ہم رسولِ خدا ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم بھاگ آنے والے ہیں۔ آپ نے (ان کا دل بڑھانے کیلئے) فرمایا نہیں بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنے والے ہو اور میں تمہاری جماعت میں شامل ہوں۔ (ترمذی) اور ابوداؤد میں بھی اسی قسم کی روایت ہے اور اس کے آخری الفاظ یہ ہیں۔ نہیں بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنے والے ہو۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (آپ کے یہ الفاظ سن کر) ہم آگے بڑھے اور آپ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔ پھر آپ نے فرمایا میں مسلمانوں کی جماعت ہوں۔" اور ہم امیہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث "كَانَ يَسْتَفْتِحُ" اور ابوالدرداء کی حدیث "اِبْغُوْنِيْ فِيْ ضُعَفَائِكُمْ" کو "فِيْ بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ" میں انشاء اللہ ذکر کریں گے۔

الفصل الثالث

تیسری فصل

۳۹۵۹ - (۲۳) عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ يَزِيْدَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَبَ الْمَنْجَنِيْقَ عَلٰى اَهْلِ الطَّائِفِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا.

ترجمہ: "حضرت ثوبان بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے طائف والوں کے مقابلے پر منجنیق کھڑی کی (منجنیق ایک آلہ ہوتا تھا زمانہ قدیم میں جس کو ہاتھ سے چلا کر سنگباری کی جاتی تھی)۔" (ترمذی)

(٥) باب حكم الاسراء

قیدیوں کے بارے میں بیان

الفصل الاول

پہلی فصل

٣٩٦٠ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ یَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فِی السَّلَاسِلِ» وَفِیْ رِوَایَةٍ: «یُقَادُوْنَ اِلَى الْجَنَّةِ بِالسَّلَاسِلِ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ تعجب کرتا ہے اس قوم پر (یعنی اس سے خوش ہوتا ہے) جو زنجیروں میں بندھی ہوئی جنت میں داخل ہوتی ہے (یعنی ان کفار پر خدا نے تعجب کیا جو زنجیروں میں باندھ کر دارالاسلام لائے گئے اور پھر مسلمان ہو کر جنت میں داخل ہوئے) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ تعجب کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر جو زنجیروں میں باندھ کر جنت کی طرف لائے جاتے ہیں۔'' (بخاری)

٣٩٦١ - (٢) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَیْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ وَهُوَ فِیْ سَفَرٍ، فَجَلَسَ عِنْدَ اَصْحٰبِهٖ یَتَحَدَّثُ، ثُمَّ انْفَتَلَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «اُطْلُبُوْهُ وَاقْتُلُوْهُ» فَقَتَلْتُهٗ فَنَفَّلَنِیْ سَلَبَهٗ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

ترجمہ: ''حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مشرکوں کا ایک جاسوس آیا جب کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے اور آپ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس بیٹھ کر اس نے باتیں کیں اور پھر چلا گیا (رسول اللہ ﷺ کو جب اس کی خبر ملی تو) آپ نے ارشاد فرمایا اس کو مار ڈالو۔ چنانچہ میں نے اس کو مار ڈالا اور رسول اللہ ﷺ نے اس کا سارا سامان مجھ کو مرحمت فرمایا۔'' (بخاری ومسلم)

٣٩٦٢ - (٣) وَعَنْهُ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ، فَبَیْنَا نَحْنُ نَتَضَحّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ: ''حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قبیلہ ہوازن سے ہم نے رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی میں جنگ کی۔ ایک روز ہم دوپہر کا کھانا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھا رہے تھے کہ ایک شخص

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْجَاءَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ، فَاَنَاخَهٗ، وَجَعَلَ يَنْظُرُ، وَفِيْنَا ضَعَفَةٌ وَرِقَّةٌ مِنَ الظَّهْرِ، وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ اِذْ خَرَجَ يَشْتَدُّ فَاَتٰى جَمَلَهٗ، فَاَثَارَهٗ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ، فَخَرَجْتُ اَشْتَدُّ حَتّٰى اَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ، فَاَنَخْتُهٗ ثُمَّ اخْتَرَطْتُ سَيْفِيْ، فَضَرَبْتُ رَأْسَ الرَّجُلِ، ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ اَقُوْدُهٗ وَعَلَيْهِ رَحْلُهٗ وَسِلَاحُهٗ، فَاسْتَقْبَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ. فَقَالَ: «مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ؟» قَالُوْا: ابْنُ الْاَكْوَعِ فقَالَ: «لَهٗ سَلَبُهٗ اَجْمَعُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٩٦٣ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ عَلٰى حِمَارٍ، فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ» فَجَاءَ فَجَلَسَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ» قَالَ: فَاِنِّيْ اَحْكُمُ اَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَاَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ. قَالَ: «لَقَدْ حَكَمْتَ فِيْهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ» وَفِيْ رِوَايَةٍ: «بِحُكْمِ اللّٰهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

سرخ اونٹ پر آیا اس نے اونٹ کو بٹھا دیا اور چاروں طرف دیکھنا شروع کیا۔ ہم میں بہت سے لوگ کمزور تھے اور سُست سواری کی کمی کے سبب اور پیدل چلنے کے باعث پھر وہ شخص دوڑتا گیا، اونٹ پر سوار ہوا اس کو کھڑا کیا اور پھر دوڑایا میں بھی اس کے پیچھے دوڑ پڑا یہاں تک کہ میں نے اس کے اونٹ کی مہار پکڑلی اور اُس کو بٹھایا پھر اپنی تلوار کو نیام سے نکالا اور اس کا سَر اُڑا دیا۔ اس کے بعد میں نے اس کے اونٹ کو جس پر اس کا سامان اور ہتھیار تھے کھینچتا ہوا لایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس شخص کو کس نے مارا؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا ابن اکوع نے ارشاد فرمایا۔ اس کا سارا سامان اسی کے لئے ہے۔" (بخاری ومسلم)

تَرجَمہ: "حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب بنوقریظہ (یہود کی ایک جماعت) سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر آمادہ ہوگئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا۔ سعد رضی اللہ عنہ گدھے پر سوار ہوکر آئے جب حضور ﷺ کے قریب پہنچے تو آپ نے لوگوں سے فرمایا اپنے سردار کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوجاؤ۔ معاذ رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آکر بیٹھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا یہ لوگ (یعنی بنوقریظہ) تمہارے حکم وفیصلہ پر راضی ہوگئے ہیں۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان میں سے جو لوگ لڑنے کے قابل ہیں ان کو قتل کردیا جائے اور بچوں اور عورتوں کو قیدی بنایا جائے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم نے ان کے متعلق بادشاہ کا سا حکم کیا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ تم نے اُن کے بارے میں خدا

کے حکم کے ساتھ حکم کیا۔'' (بخاری و مسلم)

٣٩٦٤ - (٥) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْلاً قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَاءَ تْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِیْ حَنِیْفَةَ، یُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ، سَیِّدُ اَهْلِ الْیَمَامَةِ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِیَةٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَاذَا عِنْدَكَ یَاثُمَامَةُ؟» فَقَالَ: عِنْدِیْ یَامُحَمَّدُ! خَیْرٌ، اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَادَمٍ، وَّاِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ، وَّاِنْ كُنْتَ تُرِیْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَاشِئْتَ. فَتَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ الْغَدُ، فَقَالَ لَهٗ: «مَا عِنْدَكَ یَاثُمَامَةُ» فَقَالَ: عِنْدِیْ مَا قُلْتُ لَكَ: اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ، وَّاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَادَمٍ، وَّاِنْ كُنْتَ تُرِیْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ. فَتَرَكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ، فَقَالَ لَهٗ: «مَا عِنْدَكَ یَا ثُمَامَةُ؟» فَقَالَ: عِنْدِیْ مَا قُلْتُ لَكَ: اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ، وَّاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَادَمٍ، وَّاِنْ كُنْتَ تُرِیْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ «اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ» فَانْطَلَقَ اِلٰى نَخْلٍ

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر نجد کی طرف روانہ فرمایا اس لشکر کے لوگ قبیلہ بنوحنیفہ کے ایک شخص کو پکڑ لائے جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا اور جو شہر یمامہ کے لوگوں کا سردار تھا لوگوں نے اس کو مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے تو پوچھا ثمامہ! تیرا کیا حال ہے یا تو کیا خیال رکھتا ہے کہ میں تیرے ساتھ کس قسم کا سلوک کروں گا؟ ثمامہ نے کہا: محمد میرے پاس مال ودولت ہے اگر تم مجھ کو قتل کرو گے تو ایک ایسے شخص کو قتل کرو گے جو خون کرنے کے سبب قتل کا مستحق ہے یا تم مجھ کو قتل کرو گے تو ایسے شخص کو قتل کرو گے جس کا خون رائیگاں نہیں جائے گا (بلکہ میری قوم میرے خون کا بدلہ لے گی) اور اگر بخش دو گے تو ایک شخص پر احسان کرو گے جو شاکر وقدردان ہے (یعنی اس کا بدلہ تم کو دیا جائے گا) اور اگر تم مال کے خواہشمند ہو تو جو مانگو گے دیا جائے گا (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیا۔ دوسرے روز اس سے پھر رسول اللہ ﷺ نے پوچھا ثمامہ کیا حال ہے اس نے کہا میں پھر وہی کہتا ہوں جو کہہ چکا ہوں یعنی اگر انعام کرو گے (یعنی مجھ کو چھوڑ دو گے) تو انعام واحسان کرو گے قدردان پر اور اگر قتل کرو گے تو قتل کرو گے خون والے کو اور اگر مال کے خواہشمند ہو تو جس قدر چاہو گے دیا جائے گا۔ اس روز بھی رسول اللہ ﷺ نے اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیا تیسرے دن رسول اللہ ﷺ نے پھر اس سے پوچھا۔ ثمامہ! کیا بات ہے؟ اس نے کہا وہی بات ہے جو میں آپ سے کہہ چکا ہوں یعنی اگر بخشش کرو گے تو بخشش کرو گے

قَرِيْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ، فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، يَا مُحَمَّدُ! وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ، فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ كُلِّهَا اِلَيَّ، وَاللّٰهِ مَاكَانَ مِنْ دِيْنٍ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ دِيْنِكَ، فَاَصْبَحَ دِيْنُكَ اَحَبَّ الدِّيْنِ كُلِّهٖ اِلَيَّ، وَ وَاللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ، فَاَصْبَحَ بَلَدُكَ اَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا اِلَيَّ. وَاِنَّ خَيْلَكَ اَخَذَتْنِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ، فَمَاذَا تَرٰى؟ فَبَشَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّعْتَمِرَ، فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ، قَالَ لَهٗ قَائِلٌ، اَصَبَوْتَ؟ فَقَالَ: لَا، وَلٰكِنِّيْ اَسْلَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا وَاللّٰهِ لَا يَأْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَأْذَنَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَاخْتَصَرَهُ الْبُخَارِيُّ.

قدر دان پر اور اگر قتل کرو گے تو قتل کرو گے خون والے کو اور اگر مال چاہتے ہو تو جس قدر مانگو گے دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا ثمامہ کو چھوڑ دو۔ چنانچہ اس کو کھول دیا گیا وہ مسجد سے نکلا اور کھجوروں کے ان درختوں میں چلا گیا جو مسجد کے قریب تھے اور وہاں سے غسل کر کے پھر مسجد میں آیا اور کہا میں گواہی دیتا ہوں (یعنی سچے دل سے اقرار کرتا ہوں) کہ خدا کے سوا کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ محمد خدا کے بندے اور خدا کے رسول ہیں۔ اے محمد! خدا کی قسم روئے زمین پر تمہارے چہرے سے زیادہ نفرت انگیز میرے نزدیک کوئی چہرہ نہیں تھا۔ لیکن اب آپ کا چہرہ ساری دنیا کے چہروں سے مجھ کو زیادہ محبوب ہے اور قسم ہے خدا کی میرے نزدیک تمہارے دین سے زیادہ نفرت انگیز کوئی دین نہ تھا لیکن اب آپ کا دین سارے دینوں سے زیادہ مجھ کو پسند ہے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میرے خیال میں تمہارے شہر سے زیادہ نفرت انگیز کوئی شہر نہ تھا لیکن اب آپ کا شہر مجھے سارے شہروں سے زیادہ محبوب ہے (یارسول اللہ) میں عمرہ کا ارادہ رکھتا تھا کہ آپ کے لشکر نے مجھ کو گرفتار کر لیا اب آپ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے اس کو بشارت دی (کہ اسلام قبول کرنے کے سبب اُس کے سارے گناہ بخش دیئے گئے اور پھر حکم دیا کہ وہ عمرہ کر لے پھر جب ثمامہ مکہ میں آیا تو کسی نے اس سے کہا کیا تو بے دین ہوگیا؟ اس نے کہا نہیں میں رسول اللہ ﷺ پر ایمان لایا ہوں بے دین نہیں ہوا ہوں۔ قسم ہے خدا کی اب یمامہ سے تم کو گیہوں کا ایک دانہ بھی نہ بھیجا جائے گا جب تک رسول اللہ ﷺ اجازت نہ دیں۔ (مسلم) بخاری نے اس روایت کو اختصار سے بیان کیا ہے۔''

٣٩٦٥ - (٦) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ: «لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِيْ فِيْ هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰى لَتَرَكْتُهُمْ لَهٗ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت جبیر مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگِ بدر کے قیدیوں کی نسبت فرمایا اگر مطعم بن عدی رضی اللہ عنہ آج زندہ ہوتا اور مجھ سے ان ناپاک قیدیوں کے لئے سفارش کرتا تو میں اس کی سفارش سے ان کو چھوڑ دیتا۔ مطعم نے رسول اللہ ﷺ پر ایک احسان کیا تھا اور اس کا بیٹا جبیر رضی اللہ عنہ اسلام قبول کر چکا تھا اس لئے آپ ﷺ نے جبیر رضی اللہ عنہ کی تالیفِ قلب کے لئے یہ الفاظ فرمائے۔'' (بخاری)

٣٩٦٦ - (٧) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ ثَمَانِيْنَ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيْمِ مُتَسَلِّحِيْنَ، يُرِيْدُوْنَ غِرَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحٰبِهٖ، فَاَخَذَهُمْ سِلْمًا، فَاسْتَحْيَاهُمْ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَاَعْتَقَهُمْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ.﴾ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کفارِ مکہ میں سے اَسّی آدمی مسلح ہو کر جبلِ تنعیم سے اُترے اس ارادہ سے کہ رسول اللہ ﷺ اور ان کے صحابہ کو غافل پائیں تو نقصان پہنچائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ذلیل وخوار کر کے گرفتار کر لیا اور پھر زندہ چھوڑ دیا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو آزاد کر دیا اور یہ آیت اس بارہ میں نازل ہوئی ﴿وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ﴾ اور وہ اللہ ایسا ہے کہ ان کے ہاتھ کو تم سے اور تمہارے ہاتھ کو ان سے مکہ اور اس کے اطراف میں روک دیا۔'' (مسلم)

٣٩٦٧ - (٨) وَعَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرَ لَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِاَرْبَعَةٍ وَّعِشْرِيْنَ رَجُلًا مِّنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ، فَقُذِفُوْا فِيْ طَوِيٍّ مِّنْ اَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيْثٍ مُخْبِثٍ، وَكَانَ اِذَا ظَهَرَ اِلٰى قَوْمٍ اَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ، فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمَ

ترجمہ: ''حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ یہ بیان کرتے تھے کہ نبی ﷺ نے جنگ بدر کے دن کفارِ قریش کے چوبیس سرداروں کی نعشوں کی نسبت یہ حکم دیا کہ ان کو بدر کے ایک کنویں میں جو ناپاک اور ناپاک کرنے والا تھا، ڈال دیا جائے اور رسول اللہ ﷺ کی یہ عادت تھی کہ جب آپ کسی قوم پر غالب آتے اور فتح حاصل کرتے تو میدانِ جنگ میں تین رات قیام فرماتے۔ چنانچہ بدر میں تین

الثَّالِثُ اَمَرَ بِرَاحِلَتِهٖ، فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا، ثُمَّ مَشٰى وَاتَّبَعَهٗ اَصْحٰبُهٗ، حَتّٰى قَامَ عَلٰى شَفَةِ الرَّكِيِّ، فَجَعَلَ يُنَادِيْهِمْ بِاَسْمَائِهِمْ وَاَسْمَآءِ اٰبَائِهِمْ: «يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ! وَيَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ! اَيَسُرُّكُمْ اَنَّكُمْ اَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ؟ فَاِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟ فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا تُكَلِّمُ مِنْ اَجْسَادٍ لَّا اَرْوَاحَ لَهَا؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ» وفي رِوَايَةٍ: «مَااَنْتُمْ باَسْمَعَ مِنْهُمْ، وَلٰكِنْ لَّا يُجِيْبُوْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ الْبُخَارِيُّ: قَالَ قَتَادَةُ: اَحْيَاهُمُ اللّٰهُ حَتّٰى أَسْمَعَهُمْ قَوْلَهٗ، تَوْبِيْخًا وَ تَصْغِيْراً وَنِقْمَةً وَحَسْرَةً وَنَدَمًا.

رات ٹھہرنے کے بعد آپ ﷺ نے حکم دیا کہ آپ کی سواری پر کجاوہ باندھ دیا جائے چنانچہ کجاوہ باندھ دیا گیا اور آپ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ روانہ ہوئے جب اس کنویں پر پہنچے جس میں سردارانِ قریش کو ڈالا گیا تھا تو اس کے کنارے آپ ﷺ کھڑے ہوگئے اور ان سرداروں کو ان کا اور ان کے باپوں کا نام لے کر پکارنا شروع کیا یعنی اے فلاں فلاں کے بیٹے اور اے فلاں فلاں کے بیٹے! کیا تم کو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے البتہ ہم نے اس چیز کو پا لیا جس کا ہم سے ہمارے رب نے وعدہ کیا تھا کیا تم نے بھی وہ چیز پالی جس کا تم سے تمہارے پروردگار نے وعدہ کیا تھا (یعنی ہم کو تو فتح وکامیابی حاصل ہوگئی کیا تم کو بھی وہ عذاب ملا جس کا تم سے تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (یہ سن کر) عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ ان جسموں سے گفتگو فرما رہے ہیں جن میں روحیں نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے جو کچھ میں کہہ رہا ہوں تم اس کو اچھی طرح ان کی بہ نسبت سننے والے نہیں ہو لیکن وہ جواب نہیں دیتے۔ (بخاری ومسلم) اور بخاری میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ قتادہ نے کہا ہے کہ زندہ کیا (اُن) سرداروں کو خدا نے تاکہ رسول اللہ ﷺ کی بات کو سن لیں ان کو سرزنش ہو اور وہ اپنی ذلت وخواری پشیمانی وافسوس اور عذاب کو محسوس کرلیں۔''

۳۹۶۸ - (۹) وَعَنْ مَّرْوَانَ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَاءَهٗ وَفْدُ هَوَازِنَ

تَرْجَمَۃ: ''حضرت مروان اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں قوم ہوازن کا وفد حاضر ہوا اور درخواست کی کہ ہمارے مال اور قیدیوں کو واپس کردیا جائے (قوم

مُسْلِمِيْنَ، فَسَأَلُوْهُ أَنْ يُّرَدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ، وَسَبْيَهُمْ. فَقَالَ: «فَاخْتَارُوْا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ: إِمَّا السَّبْيَ، وَإِمَّا الْمَالَ» قَالُوْا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ جَآؤُوْا تَائِبِيْنَ، وَإِنِّيْ قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ» فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ». فَرَجَعَ النَّاسُ، فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاءُهُمْ، ثُمَّ رَجَعُوْا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوْهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوْا وَأَذِنُوْا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ہوازن سے مسلمانوں کی جنگ ہو چکی تھی جو غزوہ حنین کے نام سے مشہور ہے اس میں ان کا بہت سا مال لوٹا گیا تھا اور ان میں سے جو لوگ گرفتار ہوئے تھے ان کو قیدی بنا لیا گیا تھا اس واقعہ کے بعد یہ لوگ مسلمان ہو گئے اور اپنا وفد بھیج کر مال اور قیدیوں کا مطالبہ کیا) آپ نے وفد کے مطالبہ میں فرمایا کہ دو باتوں میں سے ایک کو اختیار کر لو یعنی یا تو قیدیوں کو لے لو یا مال واپس لو۔ وفد کے لوگوں نے عرض کیا ہم قیدیوں کو لینا پسند کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ (یہ سن کر) کھڑے ہو گئے اور لوگوں کے سامنے خطبہ فرمایا۔ اوّل خدا کی حمد وثنا ان الفاظ میں کی جس کا وہ مستحق ہے اور پھر فرمایا یہ تمہارے پاس توبہ کر کے آئے ہیں (یعنی کفر وشرک سے توبہ کر کے اور مسلمان ہو کر) اور میں نے اس امر کو مناسب سمجھا کہ ان کے قیدیوں کو واپس کر دوں پس تم میں سے جو شخص خوشی کے ساتھ ایسا کر سکے کرے اور جو شخص اس کو پسند کرے کہ اپنے حصہ پر قائم رہے یہاں تک کہ اس کو سب سے پہلے آنے والے مال فئے میں سے اس کا معاوضہ دے دیا جائے تو وہ ایسا ہی کرے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم خوشی کے ساتھ واپسی پر آمادہ ہیں۔ رسول اللہ نے (یہ سن کر) فرمایا مجھ کو یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ تم میں سے کس نے اجازت نہیں دی اس لئے بہتر یہ ہے کہ تم گھر جا کر اپنے سرداروں کی طرف اس معاہدہ میں رجوع کرو اور وہ ہم سے تمہارا فیصلہ آ کر بیان کر دیں۔ چنانچہ وہ چلے گئے اور پھر واپس آ کر عرض کیا کہ ہم خوشی کے ساتھ واپسی پر آمادہ اور واپسی کی اجازت دیتے ہیں۔"
(بخاری)

٣٩٦٩ - (١٠) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

ترجمہ: "حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قبیلہ ثقیف،

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ ثَقِيْفُ حَلِيْفًا لِّبَنِیْ عُقَيْلٍ فَاَسَرَتْ ثَقِيْفُ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَسَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً مِّنْ بَنِیْ عُقَيْلٍ فَاَوْثَقُوْهُ فَطَرَحُوْهُ فِی الْحَرَّةِ، فَمَرَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَادَاهُ: يَامُحَمَّدُ! يَامُحَمَّدُ! فِيْمَ اُخِذْتُ؟ قَالَ: «بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكُمْ ثَقِيْفٍ» فَتَرَكَهٗ وَمَضٰى، فَنَادَاهُ: يَامُحَمَّدُ! يَامُحَمَّدُ! فَرَحِمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَجَعَ، فَقَالَ: «مَا شَأْنُكَ؟» قَالَ: اِنِّیْ مُسْلِمٌ. فَقَالَ: «لَوْ قُلْتَهَا وَاَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ» قَالَ: فَفَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّجُلَيْنِ الَّذَيْنِ اَسَرَتْهُمَا ثَقِيْفُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

بنی عقیل کا حلیف تھا ثقیف نے رسول اللہ ﷺ کے دو صحابیوں کو گرفتار کرلیا اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بنی عقیل کے ایک آدمی کو گرفتار کر کے باندھا اور سنگستان میں ڈال دیا۔ رسول اللہ ﷺ اُدھر سے گزرے تو قیدی نے پکارا۔ اے محمد! اے محمد! مجھ کو کیوں گرفتار کیا گیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تمہارے حلیف کے جرم کے سبب سے جو ثقیف ہیں یہ کہہ کر آپ نے اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیا اور آگے تشریف لے چلے اس قیدی نے پھر پکارا۔ اے محمد! اے محمد! رسول اللہ ﷺ کو اس پر رحم آگیا واپس آئے اور فرمایا تیرا کیا حال ہے اُس نے عرض کیا میں مسلمان ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تو اس کلمہ کو ایسی حالت میں کہتا کہ تو اپنے اوپر اختیار رکھتا ہوتا تو تجھ کو پوری نجات مل جاتی۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس کو دو قیدیوں کے بدلے میں جن کو ثقیف نے گرفتار کیا تھا چھوڑ دیا۔" (مسلم)

الفصل الثانی

دوسری فصل

۳۹۷۰ - (۱۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ اَهْلُ مَكَّةَ فِیْ فِدَاءِ اُسَرَائِهِمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِیْ فِدَاءِ اَبِی الْعَاصِ بِمَالٍ، وَّبَعَثَتْ فِيْهِ بِقِلَادَةٍ لَّهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيْجَةَ اَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلٰی اَبِی الْعَاصِ، فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَّ لَهَا!

تَرْجَمَۃ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ بدر کی لڑائی کے بعد جب کفارِ مکہ نے اپنے قیدیوں کی رہائی کا معاوضہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا تو زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا (یعنی رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی) نے اپنے شوہر ابوالعاص کی رہائی کے لئے بھی مال بھیجا جس میں وہ ہار تھا جو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھا اور اس کو انہوں نے زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا

رِقَّةً شَدِيْدَةً، وَقَالَ: «اِنْ رَأَيْتُمْ اَنْ تُطْلِقُوْا لَهَا اَسِيْرَهَا، وَتَرُدُّوْا عَلَيْهَا الَّذِيْ لَهَا» فَقَالُوْا: نَعَمْ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ عَلَيْهِ اَنْ يُّخَلِّيَ سَبِيْلَ زَيْنَبَ اِلَيْهِ، وَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: «كُوْنَا بِبَطْنِ يَأْجِجَ حَتّٰى تَمُرَّبِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتّٰى تَاْتِيَا بِهَا». رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ.

نکاح کرتے وقت جہیز میں دے دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس ہار کو دیکھا تو آپ پر رقت طاری ہوگئی (یعنی آپ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یاد آگئیں جن کے گلے میں یہ ہار رہتا تھا) اور آپ نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا اگر تم پسند کرو تو زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قیدی کو بلا معاوضہ چھوڑ دو اور زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جو مال بھیجا ہے اس کو واپس کرو۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا بہتر ہے چنانچہ ابوالعاص کو رہا کر دیا گیا اور جب وہ مکہ کو جانے لگا تو اس سے عہد لیا کہ وہ زینب کو مدینہ بھیج دے۔ رسول اللہ ﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری شخص کو ابوالعاص کے ساتھ کر دیا اور ان کو یہ ہدایت کردی کہ تم بطن یاجج میں (جو مکہ سے آٹھ کوس کے فاصلہ پر ہے) ٹھہرے رہنا جب زینب وہاں پہنچ جائے تو تم اس کے ساتھ رہنا اور مدینہ لے آنا۔" (احمد، ابوداؤد)

۳۹۷۱ - (۱۲) وَعَنْهَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَسَرَ اَهْلَ بَدْرٍ قَتَلَ عُقْبَةَ بْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ، وَالنَّضْرَ بْنَ الْحَارِثِ، وَمَنَّ عَلٰى اَبِيْ عِزَّةَ الْجُمَحِيِّ. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» والشافعي وابن اسحاق في «السيرة».

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب بدر کے لوگوں کو قید کیا تو عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث کو قتل کرا دیا اور ابی عزہ جمحی کو بلا معاوضہ چھوڑ دیا۔" (شرح السنۃ)

۳۹۷۲ - (۱۳) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ قَتْلَ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ، قَالَ: مَنْ لِلصِّبْيَةِ؟ قَالَ «النَّارُ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے عقبہ بن ابی معیط کے قتل کرنے کا ارادہ فرمایا تو اس نے کہا لڑکوں کو کون پالے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا، آگ (یعنی تو آگ میں جانے کی فکر کر بچوں کو خدا تعالیٰ پالتا ہے)۔" (ابوداؤد)

۳۹۷۳ - (۱٤) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

ترجمہ: "حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (جنگ بدر کے بعد)

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَنَّ جِبْرَئِيْلَ هَبطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ: خَيِّرْهُمْ يَعْنِيْ اَصْحَابَكَ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ: اَلْقَتْلَ اَوِ الْفِدَاءَ عَلٰى اَنْ يُقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلًا مِثْلُهُمْ» قَالُوْا الْفِدَاءَ وَيُقْتَلُ مِنَّا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

جبرئیل علیہ السلام حضور ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اپنے صحابہ کو بدر کے قیدیوں کے بابت اختیار دے دیجئے وہ خواہ ان کو مار ڈالیں یا معاوضہ لے کر چھوڑ دیں اگر وہ معاوضہ لیں گے تو آئندہ سال ان کے ستر آدمی مارے جائیں گے (چنانچہ ایسا ہی ہوا اور غزوہ اُحد میں ستر آدمی شہید ہوئے) صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اِس اختیار کو سن کر عرض کیا ہم معاوضہ لینا اور ستر کا اپنے میں سے مارا جانا قبول کرتے ہیں۔" (ترمذی)

۳۹۷۴ - (۱۵) وَعَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ، قَالَ: كُنْتُ فِيْ سَبْيِ قُرَيْظَةَ عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانُوْا يَنْظُرُوْنَ، فَمَنْ اَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ، وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ، فَكَشَفُوْا عَانَتِيْ فَوَجَدُوْهَا لَمْ تُنْبِتْ، فَجَعَلُوْنِيْ فِي السَّبْيِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

تَرْجَمَہ: "حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بنوقریظہ کے قیدیوں میں تھا ہم کو نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عادت یہ تھی کہ قیدیوں کے زیر ناف کو کھول دیا کرتے تھے جس کے بال اُگ آتے تھے اس کو مار ڈالتے تھے اور جس کے بال نہ ہوتے تھے اس کو چھوڑ دیتے تھے۔ میرے زیر ناف بال نہ تھے اس لئے مجھ کو قیدی بنا لیا۔" (ابوداود، ابن ماجہ، دارمی)

۳۹۷۵ - (۱۶) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عُبْدَانٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ الصُّلْحِ فَكَتَبَ اِلَيْهِ مَوَالِيْهِمْ: قَالُوْا: يَامُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا خَرَجُوْا اِلَيْكَ رَغْبَةً فِيْ دِيْنِكَ، وَاِنَّمَا خَرَجُوْا هَرَبًا مِّنَ الرِّقِّ. فَقَالَ نَاسٌ: صَدَقُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رُدَّهُمْ اِلَيْهِمْ، فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: «مَا اَرَاكُمْ تَنْتَهُوْنَ يَامَعْشَرَ قُرَيْشٍ! حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ

تَرْجَمَہ: "حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حدیبیہ کی صلح سے پہلے چند غلام رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے (یعنی اپنے مالکوں کے پاس سے چلے آئے) غلاموں کے مالکوں نے رسول اللہ ﷺ کو لکھا کہ اے محمد! قسم ہے خدا کی یہ غلام تمہارے پاس اس لئے نہیں آئے ہیں کہ تمہارے دین کی طرف کچھ رغبت رکھتے ہیں بلکہ یہ لوگ بھاگ کر آئے ہیں اور غلامی سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ صحابہ میں سے چند لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اِن مالکوں نے ٹھیک کہا ہے ان غلاموں کو واپس کر دیجئے (یہ سن کر رسول اللہ ﷺ غضبناک ہوگئے اور فرمایا قریش) میں دیکھتا ہوں

عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلٰى هٰذَا» وَاَبٰى اَنْ يَّرُدَّهُمْ وَقَالَ: «هُمْ عُتَقَاءُ اللّٰهِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

کہ تم باز نہ آؤ گے (یعنی اپنی سرکشی اور نافرمانی سے) جب تک کہ خداوند تعالیٰ تمہارے پاس اس شخص کو نہ بھیجے جو تمہارے اس حکم پر تمہاری گردن کو نہ اُڑا دے۔ اِس کے بعد آپ ﷺ نے (صاف الفاظ میں) غلاموں کو واپس دینے سے انکار کر دیا اور فرمایا یہ خداوند تعالیٰ کے آزاد کئے ہوئے ہیں۔'' (ابوداؤد)

الفصل الثالث

تیسری فصل

٣٩٧٦ - (١٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى بَنِيْ جُذَيْمَةَ، فَدَعَاهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَلَمْ يُحْسِنُوْا اَنْ يَقُوْلُوْا: اَسْلَمْنَا، فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ: صَبَأْنَا صَبَأْنَا. فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ، وَدَفَعَ اِلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا اَسِيْرَهُ، حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمٌ اَمَرَ خَالِدٌ اَنْ يَّقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا اَسِيْرَهُ. فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا اَقْتُلُ اَسِيْرِيْ، وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ اَسِيْرَهُ، حَتّٰى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَأُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ» مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خالد رضی اللہ عنہ بن ولید کو قبیلہ جذیمہ کے پاس بھیجا۔ خالد رضی اللہ عنہ نے ان کو اسلام کی دعوت دی وہ اضطراب وسراسیمگی کے عالم میں اسلام لائے کے جملہ کو اچھی طرح ادا نہ کر سکے اور پھر یہ کہنا شروع کیا کہ اپنے دین سے ہم نکل کر اسلام کی طرف چلے گئے۔ خالد رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر ان کو قتل کرنا اور گرفتار کرنا شروع کیا اور ہمارے آدمیوں میں سے ہر ایک کو اس کا گرفتار کیا ہوا قیدی دے دیا۔ پھر ایک روز خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے یہ حکم جاری کیا کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے قیدی کو مار ڈالے۔ میں نے کہا خدا کی قسم میں اپنے قیدی کو قتل نہ کروں گا اور نہ ہم میں سے کوئی دوسرا شخص اپنے قیدی کو قتل کرے گا۔ غرض ہم سب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کیا حضور ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دعا کے لئے اٹھایا اور کہا اے اللہ تعالیٰ میں تجھ سے برأت کا خواستگار ہوں اس فعل سے جو خالد رضی اللہ عنہ نے کیا ہے (یعنی خالد کی غلطی سے میں اظہارِ بیزاری کرتا ہوں)۔'' (بخاری)

(٦) باب الأمان

امن دینے کے بارے میں بیان

الفصل الأول

٣٩٧٧ - (١) عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: ذَهَبْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ، فَوَجَدْتُّهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ، فَسَلَّمْتُ، فَقَالَ: «مَنْ هٰذِهِ؟» فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ. فَقَالَ: «مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ». فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ، قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّيْ عَلِيٌّ أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا أَجَرْتُهُ فُلَانَ بْنَ هُبَيْرَةَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ». قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ وَذٰلِكَ ضُحًى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ، قَالَتْ: أَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَحْمَائِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدْ أَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ».

پہلی فصل

ترجمہ: ”حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابوطالب کہتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ اس وقت غسل فرما رہے تھے اور آپ کی صاحبزادی جناب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کپڑے سے پردہ کئے ہوئے تھیں۔ میں نے سلام عرض کیا۔ آپ نے پوچھا کون ہے میں نے عرض کیا کہ میں امّ ہانی ابوطالب کی بیٹی۔ آپ نے ارشاد فرمایا خوشخبری ہو امّ ہانی کو۔ پھر جب آپ غسل فرما چکے تو جسم پر کپڑا لپیٹے ہوئے آپ نے (چاشت کی) آٹھ رکعتیں پڑھیں (جب نماز سے فارغ ہو چکے تو) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری ماں کے بیٹے (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے یہ کہا ہے کہ وہ اس شخص کو قتل کرنے والے ہیں جس کو میں نے اپنے گھر میں پناہ دی ہے یعنی ہبیرہ کے بیٹے کو۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ امّ ہانی! جس کو تم نے پناہ دی ہم نے اس کو پناہ دی۔ امّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ یہ واقعہ چاشت کے وقت کا ہے۔ (بخاری و مسلم) اور ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ امّ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ عرض کیا: میں نے دو شخصوں کو پناہ دی ہے جو میرے خاوند کے رشتہ دار ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ہم نے اس کو امان دی جس کو تم نے امان دی۔“

الفصل الثاني

۳۹۷۸ - (۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ الْمَرْأَةَ لَتَاخُذُ لِلْقَوْمِ» يَعْنِي تُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۹۷۹ - (۳) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ أَمَّنَ رَجُلًا عَلَى نَفْسِهِ فَقَتَلَهُ، أُعْطِيَ لِوَاءَ الْغَدْرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۳۹۸۰ - (٤) وَعَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ الرُّوْمِ عَهْدٌ، وَكَانَ يَسِيرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ، حَتّٰى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ، أَغَارَ عَلَيْهِمْ، فَجَاءَ رَجُلٌ عَلٰى فَرَسٍ أَوْ بِرْذَوْنٍ، وَهُوَ يَقُولُ: «اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ. فَنَظَرُوا فَإِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ، فَسَأَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ، فَلَا يَحُلَّنَّ عَهْدًا، وَلَا يَشُدَّنَّهُ، حَتّٰى يَمْضِيَ أَمَدُهُ أَوْ يَنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ». قَالَ: فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْدَاوُدَ.

دوسری فصل

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، عورت البتہ (عہد کرتی ہے قوم کے لئے) یعنی پناہ دیتی ہے (اپنی قوم) مسلمان کے بھروسہ پر (یعنی عورت کسی کو امان دے تو وہ ساری قوم کا امان ہے۔“ (ترمذی)

ترجمہ: ”حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ جو شخص کسی کو امن دے اور پھر اس کو مار ڈالے اس کو قیامت کے دن بدعہدی کا نشان دیا جائے گا۔“ (شرح السنہ)

ترجمہ: ”حضرت سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور رومیوں کے درمیان (یہ) عہد ہوگیا تھا (کہ وہ وقت معین تک ایک دوسرے سے جنگ نہ کریں) معاویہ رضی اللہ عنہ اس عہد و پیمان کے زمانہ میں روم کے شہروں میں گشت لگایا کرتے تھے تاکہ جب عہد مدت ختم ہوجائے تو وہ اچانک رومیوں پر حملہ کرکے ان کو لوٹ لیں (انہی ایام میں) ایک شخص عربی یا ترکی گھوڑے پر سوار ”اللہ اکبر اللہ اکبر عہد کو پورا کیا جائے بدعہدی نہ کی جائے“ کہتا ہوا آیا (مطلب اس کا یہ تھا کہ عہد وصلح کے ایام میں تم لوگ جو رومی شہروں میں گشت لگاتے ہو یہ بدعہدی ہے) لوگوں نے دیکھا یہ شخص عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ صحابی تھے معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے واقعہ دریافت کیا۔ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص کسی قوم سے معاہدہ کرے اس کو چاہئے کہ

وہ عہد کو نہ توڑے اور نہ باندھے (باندھنے سے مراد عہد کی تبدیلی ہے) جب تک اس عہد کی مدت نہ گزر جائے یا عہد کو دونوں فریق مساوی درجہ میں اعلان کر کے توڑ دیں (یعنی ایک دوسرے کو آگاہ کر دے کہ ہمارے تمہارے درمیان جو عہد تھا وہ اب باقی نہیں رہا اور اب ہم تم برابر ہیں) سلیم بن عامر راوی کا بیان ہے کہ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کی بات سن کر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے لوگوں کے ساتھ واپس چلے آئے۔" (ترمذی، ابوداؤد)

۳۹۸۱ - (۵) وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِیْ قُرَیْشٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُلْقِیَ فِیْ قَلْبِی الْاِسْلَامُ، فَقُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ وَاللّٰهِ لَا اَرْجِعُ اِلَیْهَا اَبَدًا. قَالَ: «اِنِّیْ لَا اَخِیْسُ بِالْعَهْدِ، وَلَا اَحْبِسُ الْبُرُدَ، وَلٰكِنِ ارْجِعْ فَاِنْ كَانَ فِیْ نَفْسِكَ الَّذِیْ فِیْ نَفْسِكَ الْاٰنَ فَارْجِعْ» قَالَ: فَذَهَبْتُ ثُمَّ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمْتُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر قریش نے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ میری نظر جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑی میرے دل میں اسلام کی صداقت وعظمت نے گھر کر لیا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! خدا کی قسم اب میں کبھی قریش میں نہ جاؤں گا آپ نے ارشاد فرمایا میں نہ تو عہد کو توڑتا ہوں اور نہ قاصدوں کو قید کرتا ہوں۔ تم واپس چلے جاؤ اگر تمہارے دل میں وہ چیز قائم وباقی رہے جو اس وقت پائی جاتی ہے تو پھر چلے آنا ابورافع کا بیان ہے کہ میں مکہ واپس چلا گیا اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔" (ابوداؤد)

۳۹۸۲ - (٦) وَعَنْ نُعَیْمِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلَیْنِ جَاءَ امِنْ عِنْدِ مُسَیْلَمَةَ: «اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ لَا اَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ اَعْنَاقَكُمَا». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "نعیم بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو آدمیوں سے کہا جو مسیلمہ کی جانب سے قاصد بن کر آئے تھے اللہ کی قسم اگر قاصدوں کو قتل نہ کئے جانے کا رواج نہ ہوتا تو میں تم دونوں کی گردنیں اڑا دیتا۔" (احمد، ابوداؤد)

۳۹۸۳ - (۷) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، عَنْ

ترجمہ: "عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا

اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ: «اَوْفُوْا بِحَلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ يَعْنِي الْاِسْلَامَ اِلَّا شِدَّةً، وَلَا تُحْدِثُوْا حِلْفًا فِي الْاِسْلَامِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ طَرِيْقِ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَمْرٍو وَقَالَ: حَسَنٌ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَلِيٍّ: «اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ» فِيْ كِتَابِ الْقِصَاصِ».

سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک خطبہ میں فرمایا پورا کرو جاہلیت کی قسم کو اس لئے کہ اسلام قسم کی قوت کو بڑھاتا ہے (کم نہیں کرتا) اور اسلام میں قسم کو پیدا نہ کرو (یعنی جاہلیت کی سی قسموں کا رواج پیدا نہ کرو) اس لئے کہ عہد و پیمان کے لئے اسلام ہی کافی ہے۔ (ترمذی نے اسے حسین بن ذکوان اور عمرو کے سلسلۂ سند سے روایت کیا اور اسے حسن کہا ہے)۔

اور علی رضی اللہ عنہ کی حدیث "اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ كِتَابِ الْقِصَاصِ" میں ذکر کی گئی ہے۔"

الفصل الثالث

٣٩٨٤ - (٨) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ ابْنُ النَّوَّاحَةِ وَابْنُ اُثَالٍ رَسُوْلَا مُسَيْلَمَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمَا: «اَتَشْهَدَانِ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟» فَقَالَا: نَشْهَدُ اَنَّ مُسَيْلَمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ، لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا رَسُوْلًا لَقَتَلْتُكُمَا». قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَمَضَتِ السُّنَّةُ اَنَّ الرَّسُوْلَ لَا يُقْتَلُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ.

تیسری فصل

ترجمہ: "حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مسیلمہ (کاذب مدعیِ نبوت) کے دو قاصد ابن النواحہ اور ابن اثال رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ان سے فرمایا کیا تم اس امر کا اعتراف کرتے ہو کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ انہوں نے کہا ہم اس امر کا اعتراف کرتے ہیں کہ مسیلمہ خدا کا رسول ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا اگر میں قاصدوں کو قتل کرنے والا ہوتا تو میں تم دونوں کو مار ڈالتا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس وقت سے یہ طریقہ رائج ہوگیا کہ قاصد کو قتل نہ کیا جائے۔" (احمد)

(۷) باب قسمة الغنائم والغلول فيها

غنیمت کی تقسیم اور اس میں خیانت کرنے کے بارے میں بیان

الفصل الاول

۳۹۸۵ - (۱) عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِّنْ قَبْلِنَا، ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۹۸۶ - (۲) وَعَنْ اَبِی قَتَادَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ، فَرَاَيْتُ رَجُلاً مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ عَلَا رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَضَرَبْتُهُ مِنْ وَّرَائِهٖ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهٖ بِالسَّيْفِ، فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ، وَاَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِيْ ضَمَّةً وَّجَدْتُ مِنْهَا رِيْحَ الْمَوْتِ، ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِيْ، فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقُلْتُ: مَابَالُ النَّاسِ؟ قَالَ: اَمْرُ اللّٰهِ، ثُمَّ رَجَعُوْا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَنْ قَتَلَ قَتِيْلاً لَهٗ عَلَيْهِ

پہلی فصل

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ہم سے پہلے غنیمت کا مال کسی کو حلال نہ تھا۔ خداوند تعالیٰ نے جب ہم کو کمزور ونحیف دیکھا تو اس کو ہمارے لئے حلال کردیا۔'' (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حنین کے سال (فتح مکہ کے بعد) ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ کرنے چلے جب ہم کافروں سے معرکہ آرا ہوئے تو مسلمانوں کو شکست کی سی صورت نظر آئی۔ میں نے دیکھا ایک کافر ایک مسلمان پر قابو پا گیا ہے میں نے پیچھے سے کافر پر تلوار ماری جو اس کی گردن کی رگ پر پڑی اور اس کی زرہ کو کاٹ ڈالا وہ مجھ پر جھپٹ پڑا اور پکڑ کر اس زور سے دبایا کہ موت کا مزہ آگیا۔ پھر موت نے اس کو پکڑ لیا اور اس نے مجھ کو چھوڑ دیا۔ پھر میری ملاقات عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے کہا لوگوں کا کیا حال ہے (کہ دشمن کے سامنے سے بھاگ رہے ہیں) انہوں نے کہا خدا کا یہی حکم ہے۔ اس کے بعد مسلمان (شکست کھا کر) واپس چلے آئے اور ایک موقع پر بیٹھ کر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہو اور اس پر گواہ

بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ» فَقُلْتُ: مَنْ يَّشْهَدُ لِيْ؟ ثُمَّ جَلَسْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقُلْتُ: مَنْ يَّشْهَدُ لِيْ؟ ثُمَّ جَلَسْتُ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، فَقُمْتُ، فَقَالَ: «مَا لَكَ يَااَبَا قَتَادَةَ؟» فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ رَجُلٌ: صَدَقَ، وَسَلَبُهُ عِنْدِيْ فَاَرْضِهِ مِنِّيْ. فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: لَا هَا، اللّٰهُ اِذًا لَّا يَعْمِدُ اِلٰى اَسَدٍ مِنْ اُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَيُعْطِيْكَ سَلَبَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «صَدَقَ فَاَعْطِهٖ» فَاَعْطَانِيْهِ، فَابْتَعْتُ بِهٖ مَخْرَفًا فِيْ بَنِيْ سَلَمَةَ، فَاِنَّهُ لَاَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْاِسْلَامِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

رکھتا ہواس کے سامان کا وہی مالک ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا میری گواہی کون دے گا (کہ میں نے اس مشرک کو قتل کیا ہے) پس میں خاموش بیٹھا رہا۔ رسول اللہ نے پھرانہی الفاظ کا اعادہ کیا۔ میں نے اپنے دل میں کہا میری گواہی کون دے گا۔ میں پھر خاموش بیٹھ گیا رسول اللہ ﷺ نے پھر (تیسری مرتبہ) ان الفاظ کا اعادہ فرمایا۔ میں فوراً کھڑا ہوگیا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کیا ہے؟ میں نے واقعہ عرض کیا۔ ایک شخص نے میرے بیان کی تصدیق کی اور کہا کہ اس مشرک کا سامان میرے پاس ہے اور پھر آنحضرت ﷺ سے اس نے عرض کیا کہ آپ اس معاملہ میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو راضی کردیجئے (یعنی اس مشرک کے اسباب کے بدلے مجھ سے کچھ اور دلوا دیجئے یا اسباب پر دونوں کے درمیان مصالحت کرادیجئے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں یوں نہیں۔ خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ کبھی خدا کے اس شیر (ابوقتادہ) کی طرف اس معاملہ میں (اس کی مرضی کے خلاف) کوئی ارادہ نہ کریں۔ ابوقتادہ خدا کے شیروں میں سے ایک شیر ہے اور خدا اور رسولِ خدا کی خوشی حاصل کرنے کے لئے لڑتا ہے ایسی حالت میں کیوں کر ممکن ہے کہ اس کا سامان تجھ کو دے دیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بات سن کر) فرمایا ابوبکر نے سچ کہا تو اس مشرک کا سامان ابوقتادہ کو دیدے اس شخص نے اس کافر کا سامان مجھ کو دے دیا جس سے میں نے ایک باغ خریدا جو قبیلۂ بنی سلمہ میں واقع ہے اور یہ پہلا مال تھا جس کو میں نے اسلام لانے کے بعد جمع کیا تھا۔'' (بخاری و مسلم)

۳۹۸۷ - (۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْهَمَ: لِرَّجُلٍ وَلِفَرَسِهٖ ثَلٰثَةَ اَسْهُمٍ سَهْمًالَّهٗ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مالِ غنیمت میں سے) ایک شخص اور اس کے گھوڑے کے لئے تین حصے مقرر فرمائے یعنی ایک حصہ آدمی کا اور دو حصے اس کے گھوڑے کے۔" (بخاری ومسلم)

۳۹۸۸ - (٤) وَعَنْ يَّزِيْدَ بْنِ هُرْمُزٍ، قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ الْحَرُوْرِيُّ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَّسْاَلُهٗ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْاَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ، هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا؟ فَقَالَ لِيَزِيْدَ اُكْتُبْ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَيْسَ لَهُمَا سَهْمٌ اِلَّا اَنْ يُّحْذَيَا. وَفِيْ رِوَايَةٍ: كَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْاَلُنِيْ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِالنِّسَآءِ؟ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ؟ فَقَدْ كَانَ يَغْزُوْبِهِنَّ يُدَاوِيْنَ الْمَرْضٰى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ، وَاَمَّا السَّهْمُ فَلَمْ يُضْرَبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: "حضرت یزید بن ہرمز رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نجدہ حروری نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر دریافت کیا کہ غلام اور لونڈی کو بھی مالِ غنیمت میں سے کچھ دیا جائے (جب وہ جہاد میں شریک ہوں) یا نہیں؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یزید سے کہا کہ اس کے جواب میں یہ لکھ بھیجو کہ غلام اور لونڈی کا مالِ غنیمت میں کوئی حصہ مقرر نہیں ہے ہاں، ان کو کچھ دے دیا جائے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب میں یہ لکھا کہ تم مجھ کو لکھ کر دریافت کرتے ہو کہ کیا رسول اللہ ﷺ جہاد میں شرکت کے لئے عورتوں کو لے جایا کرتے تھے اور کیا (مالِ غنیمت میں) ان کا کوئی حصہ مقرر تھا۔ رسول اللہ ﷺ البتہ عورتوں کو جہاد میں لے جایا کرتے تھے وہ مریضوں کی تیمارداری کرتی تھیں اور ان کو مالِ غنیمت میں سے کچھ دیا جایا کرتا تھا لیکن آپ نے ان کا کوئی حصہ مقرر نہیں کیا تھا۔" (مسلم)

۳۹۸۹ - (٥) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِهٖ مَعَ رِبَاحٍ غُلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهٗ، فَلَمَّا اَصْبَحْنَا اِذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ اَغَارَ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُمْتُ عَلٰى اَكَمَةٍ، فَاسْتَقْبَلْتُ

ترجمہ: "حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے غلام رباح کے ساتھ اپنی سواری کے اونٹ بھیجے۔ میں بھی رباح کے ساتھ تھا۔ جب صبح ہوئی تو عبدالرحمٰن فزاری نے رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں کو لوٹ لیا میں ایک ٹیلے پر چڑھ گیا اور مدینہ کی طرف منہ کر کے میں نے تین بار بلند آواز میں یہ الفاظ کہے۔ خبردار ہو، دشمن نے لوٹ لیا اس کے بعد میں عبدالرحمٰن اور اس کے ساتھیوں کے پیچھے روانہ ہوا اور تیر پھینکنے اور رجز یہ الفاظ کہنے

الْمَدِيْنَةَ فَنَادَيْتُ ثَلٰثًا: يَا صَبَاحَاهُ ثُمَّ خَرَجْتُ فِيْ اٰثَارِ الْقَوْمِ اَرْمِيْهِمْ بِالنَّبْلِ، وَاَرْتَجِزُ اَقُوْلُ:

اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ
وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

فَمَازِلْتُ اَرْمِيْهِمْ، وَاَعْقِرُبِهِمْ حَتّٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ بَعِيْرٍ مِّنْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا خَلَّفْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِيْ، ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ اَرْمِيْهِمْ، حَتّٰى اَلْقَوْا اَكْثَرَ مِنْ ثَلٰثِيْنَ بُرْدَةً وَّثَلٰثِيْنَ رُمْحًا، يَسْتَخِفُّوْنَ، وَلَا يَطْرَحُوْنَ شَيْئًا اِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ اٰرَامًا مِنَ الْحِجَارَةِ، يَعْرِفُهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ، حَتّٰى رَاَيْتُ فَوَارِسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَحِقَ اَبُوْقَتَادَةَ فَارِسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَتَلَهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خَيْرُ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ اَبُوْقَتَادَةَ، وَخَيْرُ رَجَّالَتِنَا سَلْمَةُ». قَالَ: ثُمَّ اَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَهْمَيْنِ: سَهْمَ الْفَارِسِ وَسَهْمَ الرَّاجِلِ، فَجَمَعَهُمَا لِيْ جَمِيْعًا، ثُمَّ اَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعِيْنَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

شروع کئے۔ میں کہتا تھا میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کا دن بُرے آدمیوں یعنی کافروں کی ہلاکت کا دن ہے۔ میں برابر تیر مارتا اور دشمن کی جو سواریاں ملتی جاتیں ان کی کونچیں کاٹتا جارہا تھا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے اونٹ ملنا شروع ہوئے۔ جو اونٹ راستے میں ملتا میں اس کو وہیں چھوڑ دیتا اور آگے بڑھتا۔ غرض ایک ایک کر کے حضور ﷺ کے سارے اونٹ میں نے اپنے پیچھے چھوڑ دیئے پھر دشمنوں نے چادریں اور نیزے ڈالنا چاہے، تاکہ وہ ہلکے ہوجائیں اور آسانی سے بھاگ سکیں یہاں تک کہ انہوں نے تیس چادریں اور تیس نیزے پھینک دیئے میں ان چادروں اور نیزوں پر نشان کے پتھر رکھتا جاتا تھا تاکہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تشریف لائیں تو شناخت کرلیں مختصر یہ کہ میں نے ان کا پیچھا دُور تک کیا حتیٰ کہ میری نظر رسول اللہ ﷺ کے شاہسواروں پر پڑی اور ابوقتادہ نے عبدالرحمٰن فزاری سے مقابلہ کیا اور اسے قتل کر دیا رسول اللہ ﷺ نے اس واقعہ کے متعلق فرمایا آج کے دن ہمارے سواروں کا بہترین سوار ابوقتادہ ہے اور پیادوں میں بہترین پیادہ سلمہ بن اکوع ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو (سلمہ کو) دو حصہ مرحمت فرمائے یعنی ایک حصہ سوار کا اور ایک پیدل کا اور دونوں حصے میرے لئے جمع کئے پھر حضور ﷺ نے مجھ کو اپنی اونٹنی پر اپنے پیچھے بٹھا لیا جس کا نام "عضباء" تھا اور پھر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔" (مسلم)

۳۹۹۰ - (٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِاَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوٰى قِسْمَةِ عَامَّةِ الْجَيْشِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بعض لوگوں کو جن کو لشکروں میں بھیجا کرتے تھے خاص طور پر عام حصہ سے کچھ زیادہ دے دیا کرتے تھے۔'' (بخاری ومسلم)

۳۹۹۱ - (۷) وَعَنْهُ، قَالَ: نَفَلَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْلاً سِوٰى نَصِيْبِنَا مِنَ الْخُمُسِ، فَاَصَابَنِيْ شَارِفٌ، والشَّارِفُ: الْمُسِنُّ الْكَبِيْرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے اس حصہ کے علاوہ جو خمس میں سے ہم کو ملا تھا کچھ زیادہ مرحمت فرمایا اور مجھ کو ایک بوڑھی اونٹنی ملی۔'' (بخاری ومسلم)

۳۹۹۲ - (۸) وَعَنْهُ، قَالَ: ذَهَبَتْ فَرَسٌ لَّهٗ فَاَخَذَهَا الْعَدُوُّ، فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَبَقَ عَبْدٌ لَّهٗ، فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ، فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ان کا گھوڑا بھاگ گیا اور دشمنوں نے اس کو پکڑلیا۔ جب کافروں پر مسلمانوں نے غلبہ حاصل کیا تو وہ گھوڑا (مالِ غنیمت میں حاصل کرلیا گیا) ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا گیا اور یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ کا ہے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا غلام بھاگ گیا اور روم چلا گیا پھر مسلمانوں نے رومیوں پر فتح حاصل کی خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے بعد اس غلام کو ابن عمر رضی اللہ عنہ کو واپس دے دیا۔'' (بخاری)

۳۹۹۳ - (۹) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَشَيْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا: اَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ، وَتَرَكْتَنَا، وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ مِّنْكَ؟! فَقَالَ: «اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ».

ترجمہ: ''حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ نے خیبر کے خمس میں سے بنی مطلب کو حصہ دیا اور ہم کو نہیں دیا حالانکہ ہم اور وہ دونوں ایک مرتبہ کے ہیں (یعنی بنو مطلب اور بنو ہاشم دونوں ایک ہی ہیں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک بنو مطلب اور بنو ہاشم ایک ہیں۔ جبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

قَالَ جُبَيْرٌ: وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ وَبَنِيْ نَوْفَلٍ شَيْئًا. رواه البخاری.

کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو عبد الشمس اور بنو نوفل کو تقسیم میں سے کچھ نہیں دیا۔'' (بخاری)

٣٩٩٤ - (١٠) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوْهَا وَاَقَمْتُمْ فِيْهَا، فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا. وَاَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ، فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ، ثُمَّ هِيَ لَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس آبادی میں تم جاؤ اور وہاں قیام کرو (اور وہاں کے لوگ صلح کے بعد اس آبادی کو خالی کردیں) تو جو کچھ اس کے اندر ہو وہ تمہارا حصہ ہے اور جس آبادی نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی (اور تم نے لڑ کر اس پر قبضہ کیا) تو اس کے مال میں سے پانچواں حصہ خدا اور رسول کے لئے ہے پھر جو باقی بچے وہ تمہارا ہے۔'' (مسلم)

٣٩٩٥ - (١١) وَعَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت خولہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے بعض لوگ خدا کے مال میں ناحق تصرف کرتے ہیں قیامت کے دن ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے۔

٣٩٩٦ - (١١) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ، فَعَظَّمَهٗ وَعَظَّمَ اَمْرَهٗ، ثُمَّ قَالَ: «لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ بَعِيْرٌ لَهٗ رُغَاءٌ، يَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَغِثْنِيْ، فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ. لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم لوگوں کے سامنے خطبہ دیا اور مالِ غنیمت میں خیانت کا ذکر کیا آپ نے اس کو سخت گناہ بتایا اور پھر فرمایا میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ دیکھوں کہ اس کی گردن پر اونٹ ہو اور وہ بتلا ہو (یعنی جو شخص مثلاً اونٹ کو غنیمت کے مال میں سے خیانت کرکے لے گا تو قیامت کے دن وہ اونٹ اس کی گردن پر سوار ہوگا) اور وہ پھر مجھ سے یہ کہے گا کہ اے خدا کے رسول میری فریاد رسی کیجئے اور میں اس کے جواب میں یہ کہہ دوں کہ میں تیرے

لَهُ حَمْحَمَةٌ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اَغِثْنِيْ، فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ. لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ يَقُوْلُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَغِثْنِيْ، فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ. لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَّهَا صِيَاحٌ، فَيَقُوْلُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَغِثْنِيْ، فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ. لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ، فَيَقُوْلُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَغِثْنِيْ، فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ، فَيَقُوْلُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَغِثْنِيْ، فَاَقُوْلُ: لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ اَبْلَغْتُكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ، وَهُوَ اَتَمُّ.

لئے کچھ نہیں کرسکتا میرا جو کچھ فرض تھا میں دنیا میں تم تک پہنچا چکا اور میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر گھوڑا ہنہناتا ہو اور وہ پھر مجھ سے یہ کہے کہ اے خدا کے رسول میری فریاد رسی کیجئے (یعنی میری سفارش فرمادیجئے) اور میں اس کے جواب میں یہ کہہ دوں کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کرسکتا میں نے تجھ کو شریعت کے احکام پہنچادیے اور میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر بکری ہو اور ممیاتی ہو (یعنی چلاتی ہو) اور وہ پھر مجھ سے کہے کہ اے اللہ کے رسول میری مدد فرمایئے اور میں یہ کہوں کہ تیرے لئے اب میں کچھ نہیں کرسکتا میں اپنا پیغام تجھ تک پہنچا چکا اور میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر آدمی (غلام یا لونڈی) ہو اور وہ چلاتا ہو اور کہے کہ یا رسول اللہ مجھ کو اس سے بچایئے اور میری فریاد کو پہنچئے اور میں یہ کہوں کہ تیرے لئے میں کچھ نہیں کرسکتا میں نے تجھ تک شریعت کے احکام پہنچادیے اور میں کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر کپڑے ہوں اور حرکت کرتے ہوں اور وہ مجھ سے کہے یا رسول اللہ میری سفارش کردیجئے اور میں یہ کہوں کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کرسکتا میں نے شریعت تجھ تک پہنچادی۔ اور میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر سونا چاندی ہو اور وہ کہے کہ یا رسول اللہ میری مدد فرمایئے اور میں یہ کہوں کہ تیرے لئے میں کچھ نہیں کرسکتا۔ میں شریعت کے احکام تجھ تک پہنچا چکا۔'' (بخاری ومسلم)

۳۹۹۷ - (۱۳) وَعَنْهُ، قَالَ: اَهْدٰى رَجُلٌ

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک

لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا يُقَالُ لَهٗ: مِدْعَمٌ فَبَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَصَابَهٗ سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهٗ، فَقَالَ النَّاسُ: هَنِيْئًا لَهُ الْجَنَّةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَلَّا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِيْ اَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ، لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا». فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ النَّاسُ جَآءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ اَوْ شِرَاكَيْنِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «شِرَاكٌ مِّنْ نَّارٍ اَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَّارٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

غلام جس کا نام مِدعَم تھا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر پیش کیا یہ غلام رسول اللہ ﷺ کے کجاوہ کو (ایک روز) اُتار رہا تھا کہ اس کو ایک تیر آ کر لگا جس کے پھینکنے والے کا پتہ نہ تھا اور مدعم مَر گیا لوگوں نے کہا مدعم کو جنت مبارک ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ چادر جس کو مدعم نے خیبر کے دن مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے لے لیا تھا آگ کے شعلے بن کر مدعم پر بھڑک رہی ہے لوگوں نے آپ کے ان الفاظ کو سنا (تو اس وعید سے ڈر گئے) چنانچہ فوراً ایک شخص ایک دو تسمے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا (جس کو معمولی سی چیز سمجھ کر) اس نے مالِ غنیمت میں سے لے لیا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ تسمہ یا تسمے آگ کے ہیں۔" (بخاری ومسلم)

٣٩٩٨ - (١٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ عَلٰى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهٗ كَرْكَرَةُ، فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هُوَ فِي النَّارِ» فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ فَوَجَدُوْا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کسی غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے اسباب کا ایک شخص محافظ یا داروغہ تھا جس کا نام کرکرہ تھا۔ وہ مرگیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دوزخ کے اندر ہے لوگوں نے اس کا سامان دیکھا تو اس میں ایک کمبل پایا جس کو اس نے مالِ غنیمت میں سے خیانت کرکے لیا تھا" (بخاری)

٣٩٩٩ - (١٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا نُصِيْبُ فِيْ مَغَازِيْنَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَأْكُلُهٗ وَلَا نَرْفَعُهٗ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم غزوات میں شہد اور انگور کو پاتے تو ان کو کھالیتے لیکن اپنے ساتھ نہ لے جاتے تھے کھانے کی چیزوں میں سے بقدرِ ضرورت دارالحرب میں کھالینا جائز ہے۔" (بخاری)

٤٠٠٠ - (١٦) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خیبر کے

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمٍ یَوْمَ خَیْبَرَ، فَالْتَزَمْتُهُ، فَقُلْتُ: لَا اُعْطِی الْیَوْمَ اَحَدًا مِّنْ هٰذَا شَیْئًا، فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَبَسَّمُ اِلَیَّ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ. وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ «مَااُعْطِیْکُمْ» فِیْ بَابِ «رِزْقِ الْوُلَاةِ».

دن مجھ کو چربی سے بھری ہوئی ایک تھیلی ملی۔ میں نے اس کو اٹھالیا اور اپنے دل میں کہا یا زبان سے کہ آج میں اِس چربی میں سے کسی کو کچھ نہ دوں گا میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے مُسکرا رہے تھے یعنی میرے اِس فعل پر تبسم فرمارہے تھے۔'' (بخاری ومسلم) اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث "مَااُعْطِیْکُمْ فِیْ بَابِ رِزْقِ الْوُلَاةِ" میں مذکور ہے۔

الفصل الثانی

دوسری فصل

۴۰۰۱ - (۱۷) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِیْ عَلَی الْاَنْبِیَآءِ اَوْ قَالَ: فَضَّلَ اُمَّتِیْ عَلَی الْاُمَمِ وَاَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ.» رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

تَرْجَمَۃ: ''حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ خداوند تعالیٰ نے مجھ کو انبیاء پر فضیلت بخشی ہے یا آپ نے ارشاد فرمایا کہ خدا نے میری امت کو دوسری امتوں پر فضیلت بخشی ہے اور مالِ غنیمت کو ہمارے لئے حلال قرار دیا ہے۔'' (ترمذی)

۴۰۰۲ - (۱۸) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ یَعْنِیْ یَوْمَ حُنَیْنٍ: «مَنْ قَتَلَ کَافِرًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ». فَقَتَلَ اَبُوْ طَلْحَةَ یَوْمَئِذٍ عِشْرِیْنَ رَجُلًا، وَاَخَذَ اَسْلَابَهُمْ. رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ.

تَرْجَمَۃ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے حنین کے دن فرمایا جو شخص کسی کافر کو قتل کرے اس کا اسباب اسی کے لئے ہے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اسی روز بیس آدمیوں کو مارا اور ان کے سامان کو لے لیا۔'' (دارمی)

۴۰۰۳ - (۱۹) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِی السَّلَبِ لِلْقَاتِلِ. وَلَمْ یُخَمِّسِ السَّلَبَ. رواه داود.

تَرْجَمَۃ: ''حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مقتول کے سامان کے متعلق یہ حکم دیا کہ وہ قاتل کے لئے ہے اور اس مال میں سے خمس نہیں نکالا۔'' (ابوداؤد)

٤٠٠٤ - (٢٠) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ نَفَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ اَبِيْ جَهْلٍ، وَّكَانَ قَتَلَهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (میرے حصے سے زیادہ) مجھ کو ابوجہل کی تلوار دی اور ابوجہل کو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔'' (ابوداؤد)

٤٠٠٥ - (٢١) وَعَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اَبِي اللَّحْمِ، قَالَ: شَهِدْتُّ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِيْ، فَكَلَّمُوْا فِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمُوْهُ اَنِّيْ مَمْلُوْكٌ فَاَمَرَنِيْ فَقُلِّدْتُّ سَيْفًا، فَاِذَا اَنَا اَجُرُّهٗ، فَاَمَرَ لِيْ بِشَيْءٍ مِّنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ، وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ اَرْقِيْ بِهَا الْمَجَانِيْنَ، فَاَمَرَ لِيْ بِطَرْحِ بَعْضِهَا، وَحَبْسِ بَعْضِهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوٗدَ اِلَّا اَنَّ رِوَايَتَهٗ اِنْتَهَتْ عِنْدَ قَوْلِهٖ: الْمَتَاعِ.

ترجمہ: ''حضرت ابواللحم کے آزاد کردہ غلام عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنے مالکوں کے ساتھ خیبر کی لڑائی میں شریک ہوا میرے مالکوں نے میرے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی اور بتایا کہ میں ان کا غلام ہوں پس آپ نے مجھ کو حکم دیا کہ میں ہتھیار باندھوں اور مجاہدوں کے ساتھ رہوں۔ چنانچہ میرے جسم پر تلوار باندھی گئی (میرا قد چوں کہ چھوٹا تھا) اس لئے میں تلوار کو گھسیٹتا ہوا چلتا تھا اور مالِ غنیمت کی تقسیم کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تھوڑا مال اس کو بھی دو اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک منتر پیش کیا (یعنی پڑھ کر سنایا) جس کو میں مجنون ودیوانہ پر پڑھا کرتا تھا آپ نے مجھ کو حکم دیا کہ اس کا اتنا حصہ موقوف کردو اور اتنا باقی رکھو۔'' (ترمذی)

٤٠٠٦ - (٢٢) وَعَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلٰى اَهْلِ الْحُدَيْبِيَّةِ، فَقَسَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا، وَكَانَ الْجَيْشُ اَلْفًا وَّخَمْسَ مِائَةٍ، فِيْهِمْ ثَلٰثُمِائَةِ فَارِسٍ، فَاَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ، وَالرَّاجِلَ سَهْمًا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ. وَقَالَ: حَدِيْثُ بْنِ عُمَرَ اَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ، وَاَتَى الْوَهْمُ فِيْ حَدِيْثِ

ترجمہ: ''حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خیبر کا مالِ غنیمت اور زمین ان لوگوں پر تقسیم کی گئی جو حدیبیہ کی صلح میں شریک تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اٹھارہ حصے کئے۔ لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی جس میں تین سو سوار تھے۔ سواروں کو آپ نے دو حصے دیئے اور پیدل کو ایک حصہ۔ (ابوداؤد) ابوداؤد نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح تر ہے اور اسی پر اکثر ائمہ کا عمل ہے اور حضرت مجمع ابن جاریہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گمان ہے کہ تین سو سوار نہ تھے بلکہ دو سو سوار تھے۔''

مُجَمِّعٍ اَنَّهُ قَالَ: ثَلَاثُمِائَةِ فَارِسٍ، وَاِنَّمَا كَانُوْا مِائَتَیْ فَارِسٍ.

٤٠٠٧ - (٢٣) وَعَنْ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ الرُّبُعَ فِي الْبَدْأَةِ، وَالثُّلُثَ فِي الرَّجْعَةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ نے ان لوگوں کو جنہوں نے جنگ میں سب سے پہلے حصہ لیا تھا چوتھائی مالِ غنیمت دیا اور ان لوگوں کو جو لشکر کی واپسی پر دشمن کے مقابلے میں رہتے تھے تہائی مال دیا۔'' (ابوداؤد)

٤٠٠٨ - (٢٤) وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ الرُّبُعَ بَعْدَ الْخُمُسِ، وَالثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ اِذَا قَفَلَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس نکالنے کے بعد سب سے پہلے لڑنے والوں کو چوتھائی حصہ زیادہ دیتے تھے اور واپسی کے بعد لڑنے والوں کو تہائی زیادہ دیتے تھے۔'' (ابوداؤد)

٤٠٠٩ - (٢٥) وَعَنْ اَبِي الْجُوَيْرِيَّةِ الْجَرْمِيِّ، قَالَ: اَصَبْتُ بِاَرْضِ الرُّوْمِ جَرَّةً حَمْرَاءَ فِيْهَا دَنَانِيْرُ فِيْ اِمْرَةِ مُعَاوِيَةَ، وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ، يُقَالُ لَهُ: مَعْنُ ابْنُ يَزِيْدَ، فَاَتَيْتُهُ بِهَا، فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَعْطَانِيْ مِنْهَا مِثْلَ مَا اَعْطٰى رَجُلًا مِّنْهُمْ، ثُمَّ قَالَ: لَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «لَا نَفْلَ اِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ لَاَعْطَيْتُكَ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت ابی الجویریہ جرمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ایام میں میں نے روم کی زمین میں ایک سُرخ رنگ کی ٹھلیا پائی جس میں دینار بھرے ہوئے تھے اور ہمارا سردار رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں میں سے ایک شخص تھا جو قبیلہ بنی سلیم میں سے تھا اور جس کا نام معن بن یزید تھا۔ میں اس ٹھلیا کو اپنے سردار کے پاس لے آیا سردار نے ان دیناروں کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا اور مجھ کو بھی اتنا ہی دیا جتنا اور کسی شخص کو دیا تھا اور پھر کہا اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ زیادہ دینا خمس کے بعد ہوتا ہے (یعنی اس مال میں سے کسی کو زیادہ دیا جا سکتا ہے جس میں سے خمس نکالا جائے اور یہ مال چونکہ قہر و غلبہ سے حاصل نہیں کیا گیا ہے اس لئے اس میں سے خمس نہیں نکالا جا سکتا) تو میں ضرور تجھ کو اس مال میں سے کچھ زیادہ دیتا۔'' (ابوداؤد)

٤٠١٠ - (٢٦) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ افْتَتَحَ خَیْبَرَ، فَاَسْهَمَ لَنَا اَوْ قَالَ: فَاَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَیْبَرَ مِنْهَا شَیْئًا اِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ، اِلَّا اَصْحَابَ سَفِیْنَتِنَا جَعْفَرًا وَّاَصْحٰبَهُ، اَسْهَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

تَرجَمہ: ''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم حبشہ سے واپس آئے تو ہم نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت خیبر کو فتح کرچکے تھے آپ نے مالِ غنیمت میں سے ہم کو بھی حصہ دیا۔ یا ابوموسیٰ نے یہ کہا کہ خیبر کے مالِ غنیمت میں سے ہم کو بھی دیا اور کسی ایسے شخص کو جو خیبر کی فتح کے وقت غائب تھا حصہ نہیں دیا مگر اس شخص کو جو آپ کے ساتھ حاضر تھا البتہ ہماری کشتی والوں کو یعنی جعفر اور ان کے ساتھیوں کو ان کے حصے دیئے۔'' (ابوداؤد)

٤٠١١ - (٢٧) وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ خَالِدٍ: اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّیَ یَوْمَ خَیْبَرَ، فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِكُمْ» فَتَغَیَّرَتْ وُجُوْهُ النَّاسِ لِذٰلِكَ. فَقَالَ: «اِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ» فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ یَهُوْدَ لَا یُسَاوِیْ دِرْهَمَیْنِ. رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِیُّ.

تَرجَمہ: ''حضرت یزید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے خیبر کے دن ایک شخص مرگیا رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا تم لوگ اپنے ساتھی کے جنازے پر نماز پڑھو۔ یہ سن کر خوف سے لوگوں کے چہروں کا رنگ بدل گیا آپ نے اس تغیر کو ملاحظہ کرکے فرمایا تمہارے ساتھی نے خدا کی راہ میں (یعنی مالِ غنیمت میں) خیانت کی ہے ہم نے اس کے اسباب کی تلاشی لی تو اس میں یہودی عورتوں کے پہننے کے موتیوں کو پایا جن کی قیمت دو درہم سے زیادہ نہ تھی۔'' (مالک۔ ابوداؤد، نسائی)

٤٠١٢ - (٢٨) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ غَنِیْمَةً، اَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰی فِی النَّاسِ، فَیَجِیْئُوْنَ بِغَنَائِمِهِمْ، فَیُخَمِّسُهُ وَیَقْسِمُهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ یَوْمًا بَعْدَ ذٰلِكَ بِزِمَامٍ مِنْ شَعْرٍ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا فِیْمَا كُنَّا اَصَبْنَاهُ مِنَ الْغَنِیْمَةِ،

تَرجَمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مالِ غنیمت کی تقسیم کا ارادہ فرماتے تو بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیتے کہ وہ لوگوں میں اعلان کردیں۔ چنانچہ وہ مالِ غنیمت کی تقسیم کا اعلان کردیتے اور لوگ اپنی اپنی غنیمتیں لے آتے۔ آپ سارے مال میں سے پانچواں حصہ نکال دیتے اور پھر تقسیم فرما دیتے۔ ایک دفعہ ایک شخص خمس نکالنے اور تقسیم کرنے کے بعد بالوں کی ایک رسّی لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ مالِ غنیمت کی چیز ہے جو ہم کو ملی تھی۔

قَالَ: «اَسَمِعْتَ بِلَالًا نَادٰى ثَلَاثًا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَجِيْءَ بِهٖ؟» فَاعْتَذَرَ. قَالَ: «كُنْ اَنْتَ تُجِيْءُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، فَلَنْ اَقْبَلَهٗ عَنْكَ.» رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

آپ نے پوچھا کیا تو نے بلال رضی اللہ عنہ کے اعلان کو سنا تھا جو اس نے تین بار کیا تھا اس نے کہا ہاں۔ فرمایا پھر تو اس کو اس وقت کیوں نہیں لایا؟ اس نے کچھ عذر کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تو اسی حالت پر قیامت کے دن اس کو لے کر آئے گا۔ میں ہرگز ہرگز تجھ سے اس رسی کو نہ لوں گا۔" (ابوداؤد)

٤٠١٣ - (٢٩) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ حَرَّقُوْا مَتَاعَ الْغَالِّ وَضَرَبُوْهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

ترجمہ: "حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خیانت کرنے والے کے مال کو جلا دیا اور اس کو مارا۔" (ابوداؤد)

٤٠١٤ - (٣٠) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ يَكْتُمْ غَالًّا فَاِنَّهٗ مِثْلُهٗ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

ترجمہ: "حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ خیانت کرنے والے کو جو چھپاتا ہے وہ اسی کی طرح ہے۔" (ابوداؤد)

٤٠١٥ - (٣١) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَى الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: "حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مالِ غنیمت کی تقسیم سے پہلے اس کو خریدنے سے منع فرمایا ہے۔" (دارمی)

٤٠١٦ - (٣٢) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ تُبَاعَ السِّهَامُ حَتّٰى تُقْسَمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: "حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مالِ غنیمت کے تقسیم ہونے سے پہلے اس کے حصوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔" (دارمی)

٤٠١٧ - (٣٣) وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ هٰذِهِ الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ اَصَابَهٗ بِحَقِّهٖ بُوْرِكَ لَهٗ

ترجمہ: "حضرت خولہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ یہ مال سبز ہے اور شیریں یعنی مالِ غنیمت پسندیدہ چیز ہے جس شخص کو یہ حق کے طور پر ملے اس کے لئے اس میں برکت دی جاتی ہے اور بہت سے لوگ ہیں

فِيهِ، وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِيمَا شَاءَتْ بِهِ نَفْسُهُ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ لَيْسَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا النَّارُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

کہ خدا اور اس کے رسول کے مال میں سے (یعنی مالِ غنیمت میں سے) جس چیز کو ان کا دل چاہتا ہے اپنے تصرف میں لے آتے ہیں قیامت کے دن ایسے لوگوں کے لئے صرف دوزخ کی آگ ہے۔'' (ترمذی)

٤٠١٨ - (٣٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ. رَوَاهُ احمد، ابْنُ مَاجَةَ، وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ: وَهُوَ الَّذِيْ رَاٰى فِيْهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ اُحُدٍ.

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن اپنی تلوار جس کا نام ذوالفقار تھا اپنے حصہ سے زیادہ لی۔ (ابن ماجہ) اور ترمذی نے لکھا ہے کہ یہ تلوار وہ تھی جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن خواب میں دیکھا تھا۔''

٤٠١٩ - (٣٥) وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِّنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيْهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِيْهِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت رُویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص خدا پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ مشترک مالِ غنیمت کی کسی سواری پر سوار نہ ہو اور جب وہ دُبلی ہوجائے تو اس کو مالِ غنیمت میں واپس کردے اور جو شخص خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ مشترک مالِ غنیمت کا کوئی کپڑا نہ پہنے اور جب وہ پُرانا ہوجائے تو اس کو واپس کردے۔'' (ابوداؤد)

٤٠٢٠ - (٣٦) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْمُجَالِدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى، قَالَ: قُلْتُ: هَلْ كُنْتُمْ تُخَمِّسُوْنَ الطَّعَامَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: اَصَبْنَا طَعَامًا يَّوْمَ خَيْبَرَ، وَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ فَيَاْخُذُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَا يَكْفِيْهِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت محمد بن ابو المجالد رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن ابو اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کھانے کی چیزوں میں سے پانچواں حصہ نکالا کرتے تھے انہوں نے کہا ہم کو خیبر کے دن کھانے کی چیزیں ملیں۔ ہر ایک شخص آتا اور ان سے بقدرِ ضرورت لے جاتا تھا۔'' (ابوداؤد)

٤٠٢١ - (٣٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا، اَنَّ جَيْشًا غَنِمُوْا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا وَعَسَلاً، فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنهُمُ الْخُمُسُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک لشکر مالِ غنیمت سے کھانا اور شہد لایا اس لشکر سے پانچواں حصہ اس میں سے نہ لیا گیا۔“ (ابوداؤد)

٤٠٢٢ - (٣٨) وَعَنِ الْقَاسِمِ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كُنَّا نَاكُلُ الْجَزُوْرَ فِي الْغَزْوِ، وَلَا نَقْسِمُهٗ، حَتّٰى اِذَا كُنَّا لَنَرْجِعُ اِلٰى رِحَالِنَا وَاَخْرِجَتُنَا مِنْهُ مَمْلُوَّةٌ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ”حضرت قاسم رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ ہم غزوات میں اونٹوں کا گوشت کھایا کرتے اور تقسیم نہ کرتے تھے (یعنی مالِ غنیمت کی طرح تقسیم نہ کرتے تھے) یہاں تک کہ جب ہم اپنے ڈیروں خیموں کو واپس آتے تو ہماری خورجیاں گوشت سے بھری ہوئی ہوتیں۔“ (ابوداؤد)

٤٠٢٣ - (٣٩) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: «اَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ، وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُوْلَ، فَاِنَّهٗ عَارٌ عَلٰى اَهْلِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

ترجمہ: ”حضرت عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے (مالِ غنیمت میں سے) سُوئی اور تاگا (بھی) ادا کرو اور خیانت سے بچو اس لئے کہ خیانت کرنا قیامت کے دن خیانت کرنے والوں پر عار ہوگا۔ (دارمی)

٤٠٢٤ - (٤٠) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ.

ترجمہ: ”اور نسائی نے یہ حدیث عمرو بن شعیب کے واسطے سے روایت کی ہے۔“

٤٠٢٥ - (٤١) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: دَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعِيْرٍ فَاَخَذَ وَبَرَةً مِنْ سَنَامِهٖ، ثُمَّ قَالَ: «يٰاَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ شَيْءٌ وَلَا هٰذَا وَرَفَعَ اِصْبَعَهٗ اِلَّا الْخُمُسَ، وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ، فَاَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ» فَقَامَ رَجُلٌ فِيْ يَدِهٖ كُبَّةٌ

ترجمہ: ”عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز نبی ﷺ ایک اونٹ کے قریب تشریف لائے اور اس کے کوہان میں سے تھوڑے سے بال لئے اور پھر فرمایا۔ لوگو! مالِ فئے میں سے میرے لئے کچھ نہیں ہے اور نہ یہ اور یہ کہہ کر آپ نے کوہان کے ان بالوں کو دکھایا جو آپ کی انگلی میں تھے، مگر پانچواں حصہ (میرا ہے یعنی خدا اور اس کے رسول کا) اور یہ پانچواں حصہ بھی تمہیں پر خرچ کیا جاتا ہے پس تم (مالِ غنیمت میں

مِنْ شَعْرٍ، فَقَالَ: اَخَذْتُ هٰذِهٖ لِاُصْلِحَ بِهَا بَرْدَعَةً. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَمَّا مَا كَانَ لِيْ وَلِبَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ» فَقَالَ: «اَمَّا اِذَا بَلَغَتْ مَا اَرٰى فَلَا اَرَبَ لِيْ فِيْهَا، وَنَبَذَهَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

سے جو تمہارے پاس ہو اور ابھی تقسیم نہ کیا گیا ہو) سوئی اور تاگا بھی دے دو (یہ سن کر) ایک شخص کھڑا ہوا جس کے ہاتھ میں بالوں کی رسی کا ٹکڑا تھا اور عرض کیا ''میں نے رسّی کا یہ ٹکڑا اس لئے اپنے پاس رکھ لیا تھا تا کہ میں اس سے اپنے پالان کے نیچے کی کملی کو درست کرلوں'' نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اس رسّی میں جس قدر میرا اور بنو عبدالمطلب کا حصہ ہے اس کو میں نے تیرے لئے معاف کردیا۔ اس شخص نے عرض کیا یہ رسّی جب اس حد تک پہنچ گئی (یعنی اس درجہ کے گناہ تک) تو مجھ کو اس کی ضرورت نہیں۔ یہ کہہ کر اس نے رسّی کو پھینک دیا۔'' (ابوداؤد)

٤٠٢٦ - (٤٢) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَعِيْرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ، فَلَمَّا سَلَّمَ اَخَذَ وَبَرَةً مِنْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ، ثُمَّ قَالَ: «وَلَا يَحِلُّ لِيْ مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هٰذَا اِلَّا الْخُمُسَ، وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت عمرو بن مجلسہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے ہم کو مالِ غنیمت کے ایک اونٹ کی طرف نماز پڑھائی (یعنی اونٹ کو قبلہ رُخ سامنے بٹھا کر سترہ کے طور پر) جب آپ نے سلام پھیرا تو اونٹ کے پہلو سے تھوڑی سی اون اُکھاڑی اور لوگوں کو دکھا کر فرمایا تمہاری غنیمتوں میں سے میرے لئے اِتنی چیز بھی حلال نہیں ہے مگر پانچواں حصہ اور یہ پانچواں حصہ بھی تمہاری ہی ضرورتوں پر خرچ کیا جاتا ہے۔''

٤٠٢٧ - (٤٣) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى بَيْنَ بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ اَتَيْتُهُ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰؤُلَاءِ اِخْوَانُنَا مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ، لَا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِمَكَانِكَ الَّذِيْ وَضَعَكَ اللّٰهُ مِنْهُمْ، اَرَاَيْتَ اِخْوَانَنَا مِنْ بَنِيْ

ترجمہ: ''حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ذوی القربیٰ کا حصہ (مالِ غنیمت میں سے) بنو ہاشم اور بنو مطلب میں تقسیم کیا (یعنی پانچواں حصہ جس کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے) تو میں (یعنی جبیر راوی) اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ رسول خدا ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اپنے بنو ہاشم بھائیوں کی فضیلت کے منکر نہیں ہیں کہ آپ ان میں پیدا ہوئے لیکن یہ تو فرمایئے کہ آپ نے ہمارے بھائیوں

الْمُطَّلِبِ اَعْطَيْتَهُمْ وَتَرَكْتَنَا، وَاِنَّمَا قَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ وَاحِدَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ هٰكَذَا» وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ. وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ، وَالنَّسَائِيِّ نَحْوَهُ وَفِيْهِ: «اَنَا وَبَنِي الْمُطَّلِبِ لَا نَفْتَرِقُ فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ، وَّاِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ شَيْءٌ وَاحِدٌ». وَّشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ. بخاري.

بنو مطلب کو تو پانچواں حصہ دیا اور ہم کو عطا نہ فرمایا حالانکہ ہم اور وہ ایک ہی دادا کی اولاد ہیں یعنی ان کی اور ہماری قرابت ایک ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ”بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک چیز ہیں۔“ اس طرح یہ کہہ کر آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں داخل کیں (یعنی جس طرح یہ انگلیاں باہم وصل ہیں اسی طرح) یہ دونوں خاندان ایک ہیں۔ (شافعی) اور نسائی کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ ”میں اور بنو مطلب کبھی جدا نہیں ہوتے نہ ایامِ جاہلیت میں اور نہ اسلام میں۔“ یعنی ہم (بنو ہاشم) اور وہ (بنو مطلب) ایک چیز ہیں یہ کہہ کر آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں۔“ (بخاری)

الفصل الثالث

تیسری فصل

٤٠٢٨ - (٤٤) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنِّيْ وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ، فَنَظَرْتُ عَنْ يَّمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ، فَاِذَا اَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ حَدِيْثَةٍ اَسْنَانُهُمَا، فَتَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ بَيْنَ اَضْلَعَ مِنْهُمَا، فَغَمَزَنِيْ اَحَدُهُمَا، فَقَالَ: اَيْ عَمِّ! هَلْ تَعْرِفُ اَبَا جَهْلٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَمَا حَاجَتُكَ اِلَيْهِ يَا ابْنَ اَخِيْ؟ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّهٗ يَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَئِنْ رَّاَيْتُهٗ لَا يُفَارِقُ سَوَادِيْ سَوَادَهٗ حَتّٰى يَمُوْتَ الْاَعْجَلُ مِنَّا، قَالَ

ترجمہ: ”حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنگِ بدر کے دن صف میں کھڑا تھا کہ میں نے اپنے دائیں بائیں دو انصاری لڑکوں کو دیکھا جو بالکل نو عمر تھے میں نے اپنے دل میں کہا کاش دو طاقتور اور تجربہ کار لوگوں کے درمیان ہوتا (یعنی ان لڑکوں کو میں نے ذلیل وحقیر جانا) ناگہاں ان میں سے ایک نے مجھ کو ٹھوکا دیا اور مجھ سے پوچھا ”چچا! کیا تم ابوجہل کو پہچانتے ہو“ (یعنی دشمنوں کی صف میں وہ کہاں کھڑا ہے اور کونسا ہے) میں نے کہا ”ہاں (میں جانتا ہوں) مگر بھتیجے تم اس کو کیوں دریافت کرتے ہو؟“ اس نے کہا مجھ کو بتایا گیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیا کرتا ہے میں اس ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر میں اس کو دیکھ لوں تو میرا جسم اس کے جسم سے اس وقت تک جدا نہ

فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ، قَالَ: وَغَمَزَنِي الْآخَرُ، فَقَالَ لِيْ مِثْلَهَا، فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ نَظَرْتُ اِلٰى اَبِيْ جَهْلٍ يَجُوْلُ فِي النَّاسِ، فَقُلْتُ: اَلَا تَرَيَانِ؟ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِيْ تَسْاَلَانِيْ عَنْهُ. قَالَ: فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا، فَضَرَبَاهُ حَتّٰى قَتَلَاهُ، ثُمَّ انْصَرَفَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَاهُ، فَقَالَ: «اَيُّكُمَا قَتَلَهُ؟» فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا: اَنَا قَتَلْتُهُ، فَقَالَ: «هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا؟» فَقَالَا: لَا. فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السَّيْفَيْنِ، فَقَالَ: «كِلَاكُمَا قَتَلَهُ». وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَلَبِهٖ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ. وَالرَّجُلَانِ: مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ہو جب تک ہم دونوں میں سے کسی ایک کی جلد آنے والی موت ایک کو دوسرے سے جُدا نہ کرے (عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ راوی) کہتے ہیں کہ اس لڑکے کے ان الفاظ کو سن کر میں حیران رہ گیا۔ پھر مجھ کو دوسرے لڑکے نے ٹھوکا دیا اور مجھ سے وہی الفاظ کہے جو پہلے نے کہے تھے۔ میں نے فوراً دشمن کے گروہ میں ابوجہل کو دیکھا جو لوگوں کے درمیان پھر رہا تھا اور ان لڑکوں سے کہا تم دیکھتے ہو تمہارا مطلوب جس کو تم دریافت کر رہے ہو، وہ پھر رہا ہے۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں یہ سن کر ان دونوں لڑکوں نے اپنی تلواروں کو سونت لیا اور ابوجہل کی طرف دوڑ پڑے اور اس کو مار ڈالا۔ پھر وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ سے آگاہ کیا۔ آپ نے پوچھا تم میں سے کس نے اس کو قتل کیا ہے؟ ان میں سے ہر ایک نے عرض کیا میں نے اس کو مارا ہے۔ آپ نے پوچھا کیا تم نے اپنی تلواریں پونچھ ڈالیں؟ عرض کیا نہیں۔ آپ نے دونوں کی تلواروں کو دیکھا اور فرمایا۔ تم دونوں نے اس کو قتل کیا ہے اور پھر آپ نے ابوجہل کے سامان کو معاذ بن عمرو بن جموح کو دلوا دیا اور وہ دونوں لڑکے جنہوں نے ابوجہل کو قتل کیا تھا معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء ہیں۔'' (بخاری ومسلم)

۴۰۲۹ - (۴۵) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ: «مَنْ يَّنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوْجَهْلٍ؟» فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَدَ. قَالَ: فَاَخَذَ بِلِحْيَتِهٖ، فَقَالَ: اَنْتَ اَبُوْجَهْلٍ. فَقَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن فرمایا۔ کون ہے جو یہ معلوم کر کے آئے کہ ابوجہل نے کیا کیا (یعنی اس کا کیا حشر ہوا مارا گیا یا زندہ ہے؟) چنانچہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ گئے اور میدان میں جا کر دیکھا کہ عفراء کے دو بیٹوں نے اس کو مارا ہے اور وہ قریب المرگ ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی ڈاڑھی پکڑ کر کہا تو کیا ابوجہل ہے؟ اس نے کہا ہاں، مرتبہ

قَتَلْتُمُوْهُ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: فَلَوْ غَيْرَ اَكَّارٍ قَتَلَنِيْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

میں اس سے زیادہ کوئی شخص نہیں ہے جس کو تم قتل کرو (یعنی تم اپنے ہاتھ سے مجھ کو قتل کردو، قریش میں میرا درجہ بلند ہوجائے گا) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابوجہل نے یہ کہا کاش مجھ کو کوئی غیر زراعت پیشہ قتل کرتا۔" (بخاری ومسلم)

٤٠٣٠ - (٤٦) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَاَنَا جَالِسٌ، فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَجُلاً اَعْجَبُهُمْ اِلَيَّ، فَقُمْتُ، فَقُلْتُ: مَالَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَا رَاهُ مُؤْمِنًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَوْ مُسْلِمًا» ذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ ثَلٰثاً وَاَجَابَهُ بِمِثْلِ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ: «اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ اَنْ يُّكَبَّ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا: قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَتَرٰى: اَنَّ الْاِسْلَامَ الْكَلِمَةُ، وَالْاِيْمَانَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ.

ترجمہ: "حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جماعت کو کچھ مال عطا فرمایا اور اس جماعت میں سے صرف ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ نے کچھ نہ دیا جو میرے نزدیک ان سب میں بہتر تھا (یہ دیکھ کر) میں کھڑا ہوگیا اور عرض کیا، کیا ہے فلاں شخص کیلئے (کہ آپ نے اس کو کچھ نہیں دیا) خدا کی قسم میں تو اس کو مؤمنِ صادق سمجھتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (یہ کہہ کر) میں اس کو مسلمان سمجھتا ہوں۔ سعد نے تین بار آپ کے سامنے یہ بات کہی اور آپ نے بھی ہر بار یہی جواب دیا اور فرمایا میں ایک شخص کو (مال) دیتا ہوں حالانکہ دوسرا شخص مجھ کو اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے اور یہ محض اس اندیشہ سے ایسا کرتا ہوں کہ کہیں وہ شخص منہ کے بل دوزخ میں نہ ڈالا جائے" (بخاری ومسلم) اور ان دونوں کی روایت میں ہے کہ زہری نے کہا کہ پس تو دیکھتا ہے کہ اسلام کلمہ پڑھنا ہے اور ایمان نیک اعمال کرنا۔

٤٠٣١ - (٤٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَعْنِيْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ: «اِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ، وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ، وَاِنِّيْ اُبَايِعُ لَهٗ» فَضَرَبَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمٍ، وَّلَمْ يَضْرِبْ لِاَحَدٍ غَابَ

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن کھڑے ہوکر فرمایا "عثمان خدا اور خدا کے رسول کے کام سے گیا ہوا ہے اور میں اُس کی طرف سے بیعت کرتا ہوں اور پھر مالِ غنیمت میں سے ان کا حصہ نکالا اور ان کے سوا کسی دوسرے شخص کو جو جنگ میں شریک نہ تھا، حصہ نہ دیا۔" (ابوداود)

غَیْرَہٗ. رواہ ابوداود.

٤٠٣٢ - (٤٨) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْعَلُ فِیْ قِسْمِ الْمَغَانِمِ عَشْرًا مِّنَ الشَّاءِ بِبَعِیْرٍ. رَوَاہُ النَّسَائِیُّ.

ترجمہ: ”حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مالِ غنیمت کی تقسیم میں دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیتے تھے۔“ (نسائی)

٤٠٣٣ - (٤٩) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: «غَزٰی نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ، فَقَالَ لِقَوْمِہٖ: لَا یَتَّبِعْنِیْ رَجُلٌ مَّلَکَ بُضْعَ اِمْرَأَۃٍ وَھُوَ یُرِیْدُ اَنْ یَّبْنِیَ بِھَا، وَلَمَّا یَبْنِ بِھَا وَلَا اَحَدٌ بَنٰی بُیُوْتًا وَلَمْ یَرْفَعْ سُقُوْفَھَا، وَلَا رَجُلٌ، اِشْتَرٰی غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَھُوَ یَنْتَظِرُ وِلَادَھَا، فَغَزَا، فَدَنَا مِنَ الْقَرْیَۃِ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ اَوْ قَرِیْبًا مِّنْ ذٰلِکَ، فَقَالَ لِلشَّمْسِ: اِنَّکِ مَامُوْرَۃٌ وَاَنَا مَامُوْرٌ، اَللّٰھُمَّ احْبِسْھَا عَلَیْنَا، فَحُبِسَتْ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ، الْغَنَائِمَ، فَجَاءَ تْ یَعْنِیَ النَّارَ لِتَاکُلَھَا، فَلَمْ تُطْعِمْھَا، فَقَالَ: اِنَّ فِیْکُمْ غُلُوْلًا، فَلْیُبَایِعْنِیْ مِنْ کُلِّ قَبِیْلَۃٍ رَجُلٌ. فَلَزِقَتْ یَدُ رَجُلٍ بِیَدِہٖ، فَقَالَ: فِیْکُمُ الْغُلُوْلُ، فَجَاءُ وْا بِرَاسٍ مِثْلَ رَاسِ بَقَرَۃٍ مِنَ الذَّھَبِ، فَوَضَعَھَا، فَجَاءَتِ النَّارُ فَاَکَلَتْھَا» زَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ: «فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ قَبْلَنَا، ثُمَّ اَحَلَّ اللّٰہُ لَنَا الْغَنَائِمَ، رَاٰی ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَاَحَلَّھَا لَنَا».

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انبیاء میں سے ایک نبی (یعنی یوشع بن نون) نے جہاد کا ارادہ کیا اور اپنی قوم سے کہا کہ وہ شخص میرے ساتھ نہ جائے جس نے حال میں عورت سے نکاح کیا ہو اور اپنی عورت کو اپنے گھر لا کر اس سے مجامعت کا ارادہ رکھتا ہو اور ابھی عورت کو اپنے گھر میں نہ لایا ہو اور وہ شخص بھی میرے ساتھ نہ جائے جس نے گھر بنایا ہو اور ابھی اس کی چھت نہ ڈالی ہو اور وہ شخص بھی میرے ساتھ نہ جائے جس نے گابھن بکریاں یا اونٹنیاں خریدی ہوں اور ان کے بچے جننے کا منتظر ہو۔ پھر یہ نبی جہاد کیلئے روانہ ہوئے اور عصر کے وقت اس آبادی کے قریب پہنچے جس پر حملہ آور ہونے اور جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا تھا اور کہا اے آفتاب تو بھی خدا کا مامور ہے (یعنی اس کے حکم سے چلتا ہے) اور میں بھی خدا کا مامور ہوں (یعنی جہاد کا حکم مجھ کو دیا گیا ہے) اے اللہ! تو اس آفتاب کو روک لے۔ چنانچہ خدا نے آفتاب کو ٹھہرا دیا یہاں تک کہ خدا نے ان نبی کو فتح بخشی۔ پھر انہوں نے مالِ غنیمت کو فراہم کیا۔ آگ آئی لیکن مالِ غنیمت کو اس نے نہیں جلایا (گزشتہ امتوں میں یہ دستور تھا کہ مالِ غنیمت کو اکٹھا کر کے جنگل میں رکھ دیتے تھے۔ آسمان سے آگ آتی اور اس کو جلا دیتی اور یہ قبولیت کی علامت تھی) ان نبی نے لوگوں سے فرمایا تم

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

میں سے کسی نے مالِ غنیمت کے اندر خیانت کی ہے پس تم کو چاہئے کہ ہر قبیلہ میں سے ایک شخص مجھ سے بیعت کرے (چنانچہ بیعت شروع ہوئی) اور ایک شخص کا ہاتھ ان نبی کے ہاتھ سے چپک گیا۔ ان نبی نے ارشاد فرمایا تیرے قبیلہ کے اندر خیانت ہے پھر اس قبیلہ کے لوگ سونے کا ایک سر لائے جو بیل کے سر کی مانند تھا اور اس کو جنگل میں رکھ دیا آگ آئی اور اس نے اس کو جلا دیا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہم سے پہلے کسی امت کیلئے مالِ غنیمت حلال نہ تھا پھر خداوند تعالیٰ نے غنیمتوں کو ہمارے لئے حلال فرما دیا اس لئے کہ خدا نے ہم کو کمزور اور ضعیف پایا اور مالِ غنیمت سے ہماری مدد کی۔'' (بخاری و مسلم)

٤٠٣٤ - (٥٠) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ اَقْبَلَ نَفَرٌ مِّنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: فُلَانٌ شَهِيْدٌ، وَّفُلَانٌ شَهِيْدٌ، حَتّٰى مَرُّوْا عَلٰى رَجُلٍ، فَقَالُوْا: فُلَانٌ شَهِيْدٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَلَّا اِنِّيْ رَاَيْتُهٗ فِي النَّارِ فِيْ بُرْدَةٍ غَلَّهَا اَوْ عَبَاءَةٍ» ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! اِذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ: اِنَّهٗ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلٰثًا» قَالَ: فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ: اَلَا اِنَّهٗ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ، ثَلٰثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تَرْجَمَہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا کہ بدر کے دن نبی ﷺ کے پاس چند صحابی آئے اور باہم یہ کہنا شروع کیا۔ فلاں شخص شہید ہے اور فلاں شخص شہید ہے (یعنی آج فلاں فلاں شخص شہید ہوا ہے) یہاں تک کہ وہ یہ کہتے ہوئے ایک شخص کی نعش پر سے گزرے اور کہا فلاں شخص شہید ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر کہا ہرگز نہیں میں نے اس شخص کو دوزخ میں دیکھا ہے اس نے مالِ غنیمت میں سے ایک چادر یا ایک کملی چرائی تھی۔ اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا اے خطاب کے بیٹے! جاؤ لوگوں کے درمیان پکار کر تین بار یہ کہہ دو کہ جنت میں صرف مؤمن کامل ہی داخل ہوں گے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں گیا اور تین بار پکار کر یہ کہا کہ جنت میں صرف مؤمن داخل ہوں گے۔'' (مسلم)

(۸) باب الجزية

جزیہ کا بیان

الفصل الاول

پہلی فصل

٤٠٣٥ - (١) عَنْ بَجَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ كَاتِبًا لِجُزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْاَحْنَفِ، فَاَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ: فَرِّقُوْا بَيْنَ كُلِّ ذِيْ مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوْسِ. وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مِنْ مَّجُوْسِ هَجَرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، اِذَا اَمَّرَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ فِيْ «بَابِ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ».

تَرجَمہ: ”حضرت بجالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جزء بن معاویہ کا منشی تھا جو احنف کا چچا ہے۔ ہمارے پاس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ایک خط آیا ان کی وفات سے ایک سال پہلے اس میں لکھا تھا کہ مجوسیوں میں سے ذی محرم کو جدا کردو (آتش پرستوں میں ذی رحم محرم یعنی ماں بیٹی وغیرہ وہ تمام عورتیں حلال تھیں جن سے اسلام میں نکاح حرام ہے اور مجوسی ماں بیٹی وغیرہ سے بھی نکاح کرلیتے تھے) حضرت عمر نے اپنے ایام میں یہ (حکم) جاری کیا کہ جو محرم عورتیں مجوسیوں کے نکاح میں ہوں ان کو جدا کردو یعنی نکاح فسخ کرادو اور آئندہ ذی محرم سے نکاح کی ممانعت کردو۔ بجالہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر مجوس سے جزیہ نہ لیتے تھے۔ جب عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے یہ گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقامِ ہَجَر کے مجوس سے جزیہ لیا ہے تب آپ نے بھی جزیہ لیا۔“ (بخاری)

اور بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ”اِذَا اَمَّرَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ فِيْ بَابِ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ“ میں مذکور ہے۔

الفصل الثانی

دوسری فصل

٤٠٣٦ - (٢) عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ

تَرجَمہ: ”حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَهُ اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهُ اَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ يَعْنِىْ مُحْتَلِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهُ مِنَ الْمُعَافِرِيِّ ثِيَابٌ تَكُوْنُ بِالْيَمَنِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

جب ان کو یمن روانہ فرمایا تو یہ حکم دیا کہ وہ ہر بالغ آدمی سے جزیہ میں ایک دینار لیں یا ایک دینار کی قیمت کا مُعافری کپڑا جو یمن میں تیار ہوتا ہے، لیں۔" (ابوداؤد)

٤٠٣٧ - (٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِىْ اَرْضٍ وَاحِدَةٍ، وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ جِزْيَةٌ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ایک زمین میں دو قبلوں کا ہونا درست نہیں (یعنی ایک مقام پر دو مذاہب کے لوگوں کا اجتماع وقیام مناسب نہیں) اور مسلمان پر جزیہ جائز نہیں ہے۔" (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

٤٠٣٨ - (٤) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى اُكَيْدِرِ دُوْمَةَ فَاَخَذُوْهُ، فَاَتَوْا بِهِ، فَحَقَنَ لَهُ دَمَهُ، وَصَالَحَهُ عَلَى الْجِزْيَةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اکیدر دومہ (یعنی مقام دومہ کے بادشاہ) کے پاس بھیجا خالد رضی اللہ عنہ اور ان کے ہمراہیوں نے اکیدر کو گرفتار کرلیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے۔ آپ ﷺ نے اس کا خون معاف کردیا اور جزیہ پر اس سے صلح کرلی۔" (ابوداؤد)

٤٠٣٩ - (٥) وَعَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَبِىْ اُمِّهِ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى، وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عُشُوْرٌ» رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت حرب رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ اپنے نانا سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے، دسواں حصہ (مال وتجارت میں سے) یہود ونصاریٰ پر واجب ہے۔ مسلمانوں پر نہیں۔" (احمد، ابوداؤد)

٤٠٤٠ - (٦) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! اِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ، فَلَاهُمْ يُضَيِّفُوْنَ،

ترجمہ: "حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم جہاد کو جاتے ہوئے بعض ایسے لوگوں پر گزرتے ہیں جو نہ تو ہماری میزبانی کرتے ہیں اور نہ وہ حق ادا کرتے ہیں جو

وَلَاهُمْ يُؤَدُّوْنَ مَالَنَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ، وَلَا نَحْنُ نَاخُذُ مِنْهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنْ اَبَوْا اِلَّا اَنْ تَاخُذُوْا كُرْهًا فَخُذُوْا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ہمارے لئے ان پر واجب ہے (یعنی بہ حیثیت مسلمان ہونے کے ہماری امداد واعانت) اور نہ ہم ان سے زبردستی اپنے حق کو حاصل کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اگر وہ مہمانداری کے فرائض ادا کرنے سے انکار کریں یا تمہاری مدد نہ کریں اور تم ان سے زبردستی اپنا حق حاصل کرسکو تو زبردستی لے لو۔" (ترمذی)

الفصل الثالث

تیسری فصل

٤٠٤١ - (٧) عَنْ اَسْلَمَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ضَرَبَ الْجِزْيَةَ عَلَى اَهْلِ الذَّهَبِ اَرْبَعَةَ دَنَانِيْرَ، وَعَلَى اَهْلِ الْوَرِقِ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا، مَّعَ ذٰلِكَ اَرْزَاقُ الْمُسْلِمِيْنَ وَضِيَافَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

ترجمہ: "حضرت اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں پر جو زیادہ مقدار میں سونا رکھتے تھے، چار دینار جزیہ مقرر کیا تھا اور ان لوگوں پر جو چاندی رکھتے تھے چالیس درہم۔ اس کے علاوہ ان پر یہ بھی واجب کیا تھا وہ تین دن تک مسلمانوں کی مہمان نوازی کریں۔" (مالک)

(۹) باب الصلح
صلح کا بیان

الفصل الاول

٤٠٤٢ - (١) عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَا: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِيْ بِضْعِ عَشْرَةَ مِائَةٍ مِّنْ اَصْحٰبِهٖ فَلَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ، قَلَّدَ الْهَدْيَ، وَاَشْعَرَ، وَ اَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ، وَسَارَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِيْ يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا، بَرَكَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ، فَقَالَ النَّاسُ: حَلْ حَلْ، خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ! خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ! فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ، وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ، وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ» ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَسْاَلُوْنِي خُطَّةً يُعَظِّمُوْنَ فِيْهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ اِلَّا اَعْطَيْتُهُمْ اِيَّاهَا» ثُمَّ زَجَرَهَا، فَوَثَبَتْ، فَعَدَلَ عَنْهُمْ، حَتّٰى نَزَلَ بِاَقْصَى الْحُدَيْبِيَّةِ عَلٰى ثَمَدٍ قَلِيْلِ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا، فَلَمْ يَلْبَثْهُ النَّاسُ حَتّٰى نَزَحُوْهُ، وَشُكِيَ اِلَى

پہلی فصل

ترجمہ: ”حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم کہتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال نبی ﷺ دس صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ روانہ ہوئے جب مقامِ ذوالحلیفہ پہنچے تو اپنے قربانی کے جانور کی گردن میں قلادہ باندھا اور اشعار کیا اور ذی الحلیفہ سے عمرہ کا احرام باندھا اور پھر آگے روانہ ہوئے جب مقامِ ثنیہ پر پہنچے تو حضور ﷺ کی اونٹنی بیٹھ گئی لوگوں نے چلانا شروع کیا حل حل (یہ کلمہ اونٹ کو اٹھانے کے لئے کہتے ہیں) قصوا اڑ گئی قصوا اڑ گئی (حضور ﷺ کی اونٹنی کا نام قصواء تھا) آپ نے ارشاد فرمایا قصواء نے اڑ نہیں لی اور نہ اس کو اڑنے کی عادت ہے اس کو ہاتھی کے روکنے والے نے روک لیا ہے۔ پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے قریش مجھ سے اگر کوئی ایسی بات طلب کریں گے جس میں اللہ تعالیٰ کے حرم کی عظمت ہو تو میں اس کو قبول کرلوں گا (یعنی ان سے مصالحت کرلوں گا) اس کے بعد آپ نے اونٹنی کو اٹھایا اور مکہ کا راستہ چھوڑ کر دوسری سمت میں چلنے لگی یہاں تک کہ وہ مقامِ حدیبیہ کے آخری کنارے پر پہنچ کر جہاں (ایک گڑھے میں) تھوڑا سا پانی تھا، ٹھہر گئی لوگوں نے اس گڑھے میں سے تھوڑا تھوڑا پانی لینا شروع کیا یہاں تک کہ تھوری دیر میں

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشُ، فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهٖ، ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَجْعَلُوْهُ فِيْهِ، فَوَ اللّٰهِ مَازَالَ يَجِيْشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتّٰى صَدَرُوْا عَنْهُ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ، اِذْجَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ فِيْ نَفَرٍ مِنْ خُزَاعَةَ، ثُمَّ اَتَاهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، وَسَاقَ الْحَدِيْثَ اِلٰى اَنْ قَالَ: اِذْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اُكْتُبْ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ». فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَّاللّٰهِ لَوْكُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ، وَلَا قَاتَلْنَاكَ، وَلٰكِنِ اكْتُبْ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِنْ كَذَّبْتُمُوْنِيْ. اُكْتُبْ : مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ». فَقَالَ سُهَيْلٌ: وَعَلٰى اَنْ لَّا يَاْتِيَكَ مِنَّا رَجُلٌ وَاِنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِكَ اِلَّا رَدَدْتَّهٗ عَلَيْنَا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ: «قُوْمُوْا فَانْحَرُوْا، ثُمَّ احْلِقُوْا» ثُمَّ جَاءَ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ﴾ اَلْاٰيَةَ، فَنَهَاهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ يَرُدُّوْهُنَّ، وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَرُدُّوا الصِّدَاقَ، ثُمَّ

گڑھے کو خالی کردیا اور پھر رسول اللہ ﷺ سے پیاس کی شکایت کی۔ آپ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم دیا کہ تیر کو پانی میں ڈال دیں۔ قسم ہے خدا کی پانی (گڑھے میں) جوش مارنے لگا اور سب کو سیراب کردیا۔ یہاں تک کہ پانی لے لے کر سب لوگ چلے گئے۔ غرض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اسی حال میں تھے کہ قریش کافروں کی طرف سے صلح کا پیام لے کر، بدیل بن ورقاء خزاعی اپنی قوم کے آدمیوں کے ساتھ آیا۔ پھر وہ عروہ بن مسعود رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے بعد بخاری نے طویل حدیث بیان کی ہے جس میں فریقین کے نمائندوں کی گفتگو درج ہے اور پھر بیان کیا ہے کہ سہیل بن عمرو (مکہ والوں کا نمائندہ) حضور ﷺ کی خدمت میں معاہدہ لکھنے کے لئے حاضر ہوا۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا لکھو "یہ وہ معاہدہ ہے جس پر محمد رسول اللہ نے صلح کی ہے۔" سہیل نے کہا خدا کی قسم اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول جانتے تو بیت اللہ سے نہ روکتے اور نہ لڑتے۔ ولیکن لکھئے محمد بن عبداللہ۔ پس فرمایا نبی ﷺ نے کہا خدا کی قسم میں خدا کا رسول ہوں اگرچہ تم مجھ کو جھوٹا جانتے ہو۔ اچھا علی تم محمد بن عبداللہ ہی لکھو۔ سہیل نے کہا اس معاہدہ میں یہ بھی لکھو کہ ہم میں سے جو شخص تمہارے پاس آئے وہ اگرچہ تمہارے دین پر ہو تمہارا فرض ہے کہ تم اس کو فوراً ہمارے پاس واپس کردو (رسول اللہ ﷺ نے اس کو بھی قبول کیا پھر جب معاہدہ لکھا جاچکا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا اٹھو اور اپنے قربانی کے جانوروں کو ذبح کرڈالو اور پھر سر منڈواؤ اس کے بعد کئی عورتیں مسلمان ہو کر آئیں اور یہ آیت نازل ہوئی ﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ

رَجَعَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَجَاءَهُ اَبُوْ بَصِيرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَّهُوَ مُسْلِمٌ، فَاَرْسَلُوْا فِيْ طَلَبِهٖ رَجُلَيْنِ، فَدَفَعَهٗ اِلَى الرَّجُلَيْنِ، فَخَرَجَا بِهٖ، حَتّٰى اِذَا بَلَغَاذَا الْحُلَيْفَةِ. نَزَلُوْا يَاكُلُوْنَ مِنْ تَمْرٍ لَهُمْ، فَقَالَ اَبُوْ بَصِيْرٍ لِاَحَدِ الرَّجُلَيْنِ: وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرٰى سَيْفَكَ هٰذَا يا فُلَان" جَيِّدًا، اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْهِ. فَاَمْكَنَهٗ مِنْهُ، فَضَرَبَهٗ حَتّٰى بَرَدَ. وَفَرَّالْاٰخَرُ حَتّٰى اَتَى الْمَدِيْنَةَ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُوْا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَقَدْ رَاٰى هٰذَا ذُعْرًا» فَقَالَ: قُتِلَ وَاللّٰهِ صَاحِبِيْ، وَاِنِّيْ لَمَقْتُوْلٌ. فَجَاءَ اَبُوْبَصِيْرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَيْلٌ لِّاُمِّهٖ مُسْعِرُ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهٗ اَحَدٌ» فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ عَرَفَ اَنَّهٗ سَيَرُدُّهٗ اِلَيْهِمْ، فَخَرَجَ حَتّٰى اَتٰى سِيْفَ الْبَحْرِ، قَالَ: وَانْفَلَتَ اَبُوْ جَنْدَلِ ابْنِ اَبِيْ سُهَيْلٍ، فَلَحِقَ بِاَبِيْ بَصِيْرٍ، فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ اَسْلَمَ اِلَّا لَحِقَ بِاَبِيْ بَصِيْرٍ، حَتّٰى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ، فَوَاللّٰهِ مَا يَسْمَعُوْنَ بِعِيْرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ اِلَى الشَّامِ اِلَّا اعْتَرَضُوْا لَهَا، فَقَتَلُوْهُمْ، وَاَخَذُوْا اَمْوَالَهُمْ. فَاَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنَاشِدُهُ اللّٰهَ وَالرَّحِمَ لَمَّا اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ، فَمَنْ اَتَاهُ فَهُوَ اٰمِنٌ، فَاَرْسَلَ

اٰمَنُوْا اِذَا جَآءَ كُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ الخ﴾ یعنی اے مؤمنو! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں ہجرت کر کے آئیں الخ یعنی خداوند تعالیٰ نے ان عورتوں کو واپس دینے سے منع فرمایا اور مسلمانوں کو یہ حکم دیا کہ اگر ان عورتوں کے کافر شوہروں نے ان کا مہر ادا کر دیا ہو تو ان کا مہر واپس کر دیا جائے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ مدینہ واپس تشریف لے آئے کچھ دنوں بعد قریش کے ایک شخص ابوبصیر رضی اللہ عنہ جو مسلمان ہو چکے تھے حضور ﷺ کے پاس چلے آئے قریش نے ان کی طلب میں دو شخصوں کو بھیجا۔ آپ نے ابوالبصیر کو ان کے حوالہ کر دیا وہ دونوں آدمی ابوالبصیر کو لے کر مکہ روانہ ہوئے جب ذوالحلیفہ پر پہنچے تو کھانے پینے کے لئے قیام کیا۔ ابوبصیر رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک شخص کو مخاطب کر کے کہا۔ خدا کی قسم اے شخص تیری تلوار میرے خیال میں بہت اچھی ہے ذرا مجھ کو دینا میں بھی دیکھوں اس شخص نے ابوبصیر رضی اللہ عنہ کو تلوار دیکھنے کا موقع دے دیا۔ ابوبصیر رضی اللہ عنہ نے تلوار سے اس کو مار ڈالا اور دوسرا شخص یہ دیکھ کر بھاگ کھڑا ہوا اور مدینہ پہنچ کر مسجدِ نبوی میں حاضر ہوا نبی ﷺ نے اس کو دیکھ کر فرمایا یہ خوفزدہ ہے۔ اس نے عرض کیا خدا کی قسم میرا ساتھی مار ڈالا گیا اور میں بھی مارا جاؤں گا دفعتاً ابوبصیر بھی آ گئے نبی نے ان سے فرمایا تیری ماں پر افسوس ہے تو لڑائی کی آگ بھڑکانے والا ہے ابوبصیر رضی اللہ عنہ نے جب یہ الفاظ سنے تو ان کو یقین ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ ان کو پھر واپس کر دیں گے وہ مدینہ سے نکلے اور چلتے رہے یہاں تک کہ ساحلِ سمندر پر پہنچ گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ ابوجندل بن ابوسہیل بھی کافروں کے پاس سے بھاگ آیا اور ابوبصیر سے مل گیا الغرض مکہ سے جو مسلمان قریش کے

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ہاتھوں سے چھوٹ کر بھاگتا وہ ابوبصیر سے جا کر ملتا تھا۔ یہاں تک کہ چند روز میں ان لوگوں کی ایک جماعت ہوگئی۔ جب ان کو پتہ چلتا کہ قریش کا کوئی قافلہ شام کو جارہا ہے تو اس کا پیچھا کر کے اس کو قتل کر دیتی اور مال چھین لیتی۔ بالآخر قریش نے ایک آدمی بھیج کر آنحضرت ﷺ کو اپنی قرابت کا واسطہ دے کر یہ استدعاء کی کہ آپ ابوبصیر کو بلا بھیجیں اور وہ مدینہ میں رہیں اور ہمارے ہاں سے جو شخص مسلمان ہو کر آپ کے پاس آجائے وہ امن میں ہے اور ہمارے پاس اس کو واپس بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے چنانچہ نبی نے آدمی کو بھیج کر ابوبصیر کو بلوا لیا اور ان کے ہمراہیوں کو بھی'' (بخاری)

٤٠٤٣ - (٢) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَشْيَاءَ: عَلٰى اَنَّ مَنْ اَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَدَّهُ اِلَيْهِمْ، وَمَنْ اَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَرُدُّوْهُ، وَعَلٰى اَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَّيُقِيْمَ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ، وَلَا يَدْخُلَهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ وَالسَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهٖ، فَجَاءَ اَبُوْجَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِيْ قُيُوْدِهٖ، فَرَدَّهُ اِلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حدیبیہ میں مشرکوں سے تین باتوں پر صلح کی تھی ایک تو یہ کہ مشرکوں میں سے جو شخص مسلمانوں کے پاس آئے اس کو واپس کر دیا جائے۔ دوسرے یہ کہ مسلمانوں میں سے جو شخص مشرکوں کے پاس جائے اس کو واپس نہ کیا جائے گا۔ تیسرے یہ کہ آئندہ سال مسلمان مکہ میں داخل ہوں اور صرف تین دن قیام کریں اور مکہ میں جب داخل ہوں تو اپنے تمام ہتھیاروں تلوار اور کمان وغیرہ کو نیام اور تھیلے وغیرہ میں بند رکھیں انہی ایام میں ابوجندل رضی اللہ عنہ بیڑیوں میں جکڑا ہوا حاضر ہوا اور رسولِ خدا ﷺ نے اس کو واپس کر دیا۔'' (بخاری ومسلم)

٤٠٤٤ - (٣) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَطُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَنْ جَاءَنَا مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ، وَمَنْ

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قریش نے نبی ﷺ سے صلح کی اور یہ شرطیں کیں کہ ہم میں سے جو شخص تمہارے پاس آجائے تم اس کو ہمارے پاس بھیج دینا اور تم میں سے جو شخص ہمارے پاس آجائے گا ہم اس کو واپس نہ کریں گے۔ صحابہ رضی اللہ

جَآءَ كُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوْهُ عَلَيْنَا فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنَكْتُبُ هٰذَا؟ قَالَ: «نَعَمْ اِنَّهٗ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا اِلَيْهِمْ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ جَاءَ نَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ لَهٗ فَرَجًا وَمَخْرَجًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تعالیٰ عنہم نے (ان شرائط کو سن کر) کہا یا رسول اللہ! کیا ہم ان شرائط کو لکھ دیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں۔ البتہ جو شخص ہم سے بھاگ کر جائے گا اس کو خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت سے دور کر دیا ہوگا اور جو شخص ان میں سے ہمارے پاس آئے گا ممکن ہے خداوند تعالیٰ اس پر کشادگی اور خلاصی کا راستہ کھول دے۔" (مسلم)

٤٠٤٥ - (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ فِيْ بَيْعَةِ النِّسَاءِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ: ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ﴾ فَمَنْ اَقَرَّتْ بِهٰذَ الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا: «قَدْ بَايَعْتُكِ» كَلَامًا يُكَلِّمُهَا بِهٖ، وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُهٗ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تَرْجَمَہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عورتوں کی بیعت کے بارے میں فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان عورتوں کا جو بیعت کے لئے آتی تھیں اس آیت سے امتحان لیا کرتے تھے ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ الخ﴾ یعنی اے نبی! جب تمہارے پاس مؤمن عورتیں بیعت کے لئے حاضر ہوں الخ۔ پس ان میں سے جو عوتیں ان شرائط کا جو اس آیت میں مذکور ہیں اقرار کرتیں تو آپ ان سے فرماتے میں نے تجھ سے بیعت لی اور آپ ﷺ زبانی کلام فرماتے اور قسم ہے خدا کی آپ کے ہاتھ نے کبھی کسی عورت کے ہاتھ کو بیعت میں نہیں چھوا۔" (بخاری و مسلم)

الفصل الثانی

دوسری فصل

٤٠٤٦ - (٥) عَنِ الْمِسْوَرِ، وَمَرْوَانَ: اَنَّهُمَا اصْطَلَحُوْا عَلٰى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشَرَ سِنِيْنَ يَامَنُ فِيْهِنَّ النَّاسُ، وَعَلٰى اَنَّ بَيْنَنَا عَيْبَةً مَكْفُوْفَةً وَاَنَّهٗ لَا اِسْلَالَ وَلَا اِغْلَالَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

تَرْجَمَہ: "حضرت مسور رضی اللہ عنہ اور مروان کہتے ہیں کہ قریش نے دس سال جنگ کو موقوف رکھنے پر صلح کی کہ ان ایام میں لوگ امن سے رہیں اور یہ شرط کی کہ ہمارے قلوب مکر وفریب اور کینہ فساد سے پاک رہیں اور وفا وصلح کا ہر وقت خیال رکھیں اور یہ کہ ہمارے درمیان نہ تو چوری ہو اور نہ دھوکہ دہی ہو۔" (ابوداؤد)

٤٠٤٧ - (٦) وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عِدَّةٍ مِنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

تَرْجَمَہ: "حضرت صفوان بن سلیم رسول اللہ ﷺ کے چند صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے باپوں سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ اٰبَائِهِمْ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا، اَوِ انْتَقَصَهٗ، اَوْ كَلَّفَهٗ فَوْقَ طَاقَتِهٖ، اَوْ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ، فَاَنَا حَجِيْجُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

٤٠٤٨ - (٧) وَعَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ، فَقَالَ لَنَا: «فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ» قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِاَنْفُسِنَا، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! بَايِعْنَا تَعْنِيْ صَافِحْنَا قَالَ: «اِنَّمَا قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِيْ لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ».

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَمَالِكٌ فِي الْمُوَطَّاءِ كُلُّهُمْ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ اَنَّهٗ سَمِعَ مِنْ اَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا يُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَهُ ابْنُ الْجَزَرِيْ.

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے خبردار جس شخص نے ظلم کیا اس پر جس سے اس کا معاہدہ ہو چکا ہے یا اس کے حق کو ضرر پہنچایا یا اس کو تکلیف دی اور اس کی طاقت سے زیادہ اس کی رضامندی کے بغیر اس سے کوئی چیز لے لی تو میں اس سے قیامت کے دن جھگڑوں گا۔'' (ابوداؤد)

ترجمہ: ''حضرت امیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت رقیقہ کہتی ہیں کہ میں نے چند عورتوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ آپ نے ہم سے فرمایا (میں نے تم سے بیعت لی) اس چیز کی جس کی تم طاقت واستطاعت رکھتی ہو۔ میں نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول ہمارے حق میں اس سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں جتنا کہ ہم اپنی جانوں پر کرتے ہیں پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم سے بیعت لیجئے یعنی ہم سے مصافحہ کیجئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا میری بات سو عورتوں کے لئے بھی وہی ہے جو ایک عورت کیلئے (یعنی میرا کلام کرنا بھی بیعت کیلئے کافی ہے)۔ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور مالک سب نے موطاً میں محمد بن منکدر کی حدیث سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے آئمہ حدیث سے سنا ہے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح معروف نہیں ہے مگر ابن المنکدر کی حدیث سے اس کو ابن جزری نے کہا ہے۔

الفصل الثالث

تیسری فصل

٤٠٤٩ - (٨) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: اِعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ فَاَبٰى اَهْلُ مَكَّةَ، اَنْ يَّدَعُوْهُ يَدْخُلُ

ترجمہ: ''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ذیقعدہ کے مہینہ میں عمرہ کے لئے تشریف لے چلے مکہ والوں نے آپ کو مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا۔ بالآخر رسول اللہ

مَكَّةَ، حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى اَنْ يَدْخُلَ يَعْنِي مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ يُقِيْمُ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ. فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ، كَتَبُوْا: هٰذَا مَاقَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ. قَالُوْا: لَا نُقِرُّ بِهَا، فَلَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ، وَلٰكِنْ اَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ. فَقَالَ: «اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ». ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ: «اُمْحُ: رَسُوْلَ اللّٰهِ» قَالَ: لَا وَاللّٰهِ، لَا اَمْحُوْكَ اَبَدًا. فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ. فَكَتَبَ: «هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ بِالسَّلَاحِ اِلَّا السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ، وَاَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ اَهْلِهَا بِاَحَدٍ اِنْ اَرَادَ اَنْ يَتْبَعَهٗ، وَاَنْ لَا يَمْنَعَ مِنْ اَصْحَابِهٖ اَحَدًا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُقِيْمَ بِهَا» فَلَمَّا دَخَلَهَا، وَمَضَى الْاَجَلُ، اَتَوْا عَلِيًّا، فَقَالُوْا: قُلْ لِصَاحِبِكَ: اُخْرُجْ عَنَّا، فَقَدْ مَضَى الْاَجَلُ. فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ﷺ نے اس امر پر مصالحت کی کہ آئندہ سال وہ مکہ میں آئیں اور صرف تین دن قیام فرمائیں پھر جب معاہدہ کی تحریر لکھی گئی تو اس میں آپ کا نام اس طرح لکھا گیا۔ یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر محمد رسول اللہ (نے صلح کی ہے) مشرکوں نے کہا ہم آپ کی رسالت کا اقرار نہیں کرتے اگر ہم اس کا اعتقاد رکھتے ہوتے کہ آپ خدا کے رسول ہیں تو ہم آپ کو مکہ میں آنے سے کیوں منع کرتے؟ آپ بے شک عبداللہ کے بیٹے محمد ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں خدا کا رسول ہوں اور عبداللہ کا بیٹا محمد بھی، پھر آپ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ کا لفظ مٹادو۔ علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا نہیں۔ قسم ہے خدا کی میں آپ کا نام کبھی (اپنے ہاتھ سے) نہ مٹاؤں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے صلح نامہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے لے لیا اور اگرچہ آپ اچھی طرح لکھنا نہیں جانتے تھے لیکن آپ نے اس طرح لکھا یہ معاہدہ ہے جس پر محمد بن عبداللہ نے صلح کی ہے۔ (اور اس کی شرائط یہ ہیں) ① مکہ میں (آئندہ سال) آئیں تو سوائے تلوار کے اور وہ بھی غلاف میں بند، کوئی ہتھیار لے کر نہ آئیں۔ ② مکہ میں داخل ہونے کے بعد اگر مکہ کا کوئی شخص ان کے ساتھ جانے کا ارادہ کرے تو اس کو ساتھ نہ لے جائیں۔ ③ اگر ان کے ساتھیوں میں سے کوئی شخص مکہ میں رہ جانے کا اردہ کرے تو اس کو منع نہ کریں۔ جب آئندہ سال رسول خدا ﷺ مکہ میں تشریف لائے اور تین روز گزر گئے تو کفار قریش حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اپنے دوست سے کہو اب ہمارے شہر سے چلے جائیں اس لئے کہ مدت گزر گئی چنانچہ رسول اللہ ﷺ مکہ سے روانہ ہوگئے۔'' (بخاری ومسلم)

(١٠) باب إخراج اليهود من جزيرة العرب

یہود کو جزیرہ عرب سے نکالنے کا بیان

الفصل الأول

٤٠٥٠ - (١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ، خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «اِنْطَلِقُوْا اِلٰى يَهُوْدَ» فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ! اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا، اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ، وَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ، فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم مسجد میں بیٹھے تھے رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا یہود کی طرف چلو۔ ہم آپ کے ساتھ ہولئے اور یہود کے مدرسہ میں پہنچے۔ نبی ﷺ نے ان کے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا، اے گروہ یہود! تم مسلمان ہو جاؤ تا کہ تم سلامت رہو واضح ہو کہ زمین خدا اور اس کے رسول کی ہے اور میں نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ تم کو اس زمین سے جلاوطن کر دوں پس تم اپنے مال سے جس چیز کو فروخت کرنا چاہو فروخت کر دو۔'' (بخاری ومسلم)

٤٠٥١ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَامَ عُمَرُ خَطِيْبًا، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامَلَ يَهُوْدَ خَيْبَرَ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ، وَقَالَ: «نُقِرُّكُمْ مَا اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ». وَقَدْ رَاَيْتُ اِجْلَاءَهُمْ. فَلَمَّا اَجْمَعَ عُمَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَتَاهُ اَحَدُ بَنِيْ اَبِي الْحُقَيْقِ فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! اَتُخْرِجُنَا وَقَدْ اَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ وَعَامَلَنَا عَلٰى

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں سے معاملہ کر لیا تھا یعنی اس طرح کہ ان کی زمینیں ان کے پاس رہیں گی اور محاصل میں سے آدھا ان سے لے لیا جایا کرے گا اور ان پر جزیہ بھی مقرر کیا تھا اور یہ فرمایا تھا کہ ہم تم کو اس وقت تک باقی رکھیں گے جب تک کہ خدا تم کو باقی رکھے گا (یعنی جب تک کہ تمہارے نکال دینے کا ہم کو حکم نہ دے گا) اب میں ان کی جلاوطنی کو مناسب سمجھتا ہوں۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہود کو جلاوطن کرنے کا ارادہ کر لیا تو

الْاَمْوَالِ؟ فَقَالَ عُمَرُ: اَظَنَنْتَ اَنِّیْ نَسِیْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَيْفَ بِكَ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ، تَعْدُوْبِكَ قُلُوْصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ؟» فَقَالَ: هٰذِهٖ كَانَتْ هُزَيْلَةً مِّنْ اَبِی الْقَاسِمِ. فَقَالَ: كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ! فَاَجْلَاهُمْ عُمَرُ، وَاَعْطَاهُمْ قِيْمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا، وَّاِبِلًا وَّعُرُوْضًا مِّنْ اَقْتَابٍ وَّحِبَالٍ وَّغَيْرِ ذٰلِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

قبیلہ ابی الحقیق کا ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا امیر المؤمنین! کیا آپ ہم کو نکالتے ہیں حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ٹھہرایا تھا اور مال پر ہم سے معاملہ کرلیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کیا تو یہ خیال کرتا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کا وہ قول بھول گیا ہوں جو تجھ سے فرمایا تھا یعنی یہ کہ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا اور تو کیا کرے گا جب کہ تو خیبر سے نکالا جائے گا راتوں رات اور تیری اونٹنی تیرے ساتھ دوڑتی ہوگی۔ ابن ابی الحقیق نے کہا کہ ابو القاسم (یعنی آپ حضرت ﷺ) نے یہ بات مذاق کے طور پر کہی تھی عمر رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کے دشمن تو جھوٹا ہے (آپ ﷺ نے مزاح کے طور پر نہیں فرمایا تھا) پھر عمر رضی اللہ عنہ نے یہود کو جلاوطن کردیا اور ان کے پھلوں وغیرہ کی قیمت میں مال، اونٹ اور اسباب یعنی پالان اور رسیاں وغیرہ دے دی۔'' (بخاری)

٤٠٥٢ - (٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصٰى بِثَلٰثَةٍ: قَالَ: اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ نَحْوَ مَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ». قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَ: فَاُنْسِيْتُهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (وفات کے وقت) تین باتوں کی وصیت فرمائی ایک تو یہ کہ مشرکوں کو جزیرہ عرب سے باہر نکال دیا جائے۔ دوسرے یہ کہ قاصدوں اور ایلچیوں سے ایسا ہی سلوک کرنا جیسا کہ میں کیا کرتا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اور تیسری بات سے پہلے یا تو آپ نے سکوت فرمایا۔ یا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ کہا کہ تیسری بات کو میں بھول گیا۔'' (بخاری ومسلم)

٤٠٥٣ - (٤) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ

ترجمہ: ''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں یہود ونصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا یہاں تک کہ مسلمان کے سوا کسی کو باقی نہ چھوڑوں گا اور ایک

وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، حَتّٰى لَا اَدَعَ فِيْهَا اِلَّا مُسْلِمًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَفِيْ رِوَايَةٍ: «لَئِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ».

روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا اگر میں زندہ رہا تو انشاء اللہ یہود ونصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا۔" (مسلم)

الفصل الثانی

لَيْسَ فِيْهِ اِلَّا حَدِيْثُ ابْنُ عَبَّاسٍ «لَا تَكُوْنُ قِبْلَتَانِ» وَقَدْ مَرَّ فِيْ بَابِ الْجِزْيَةِ.

دوسری فصل

اس فصل میں صرف ابن عباس کی حدیث "لَا تَكُوْنُ قِبْلَتَانِ" ہے جو "بَابِ الْجِزْيَةِ" میں گزر چکی ہے۔

الفصل الثالث

٤٠٥٤ - (٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَجْلَى الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى اَهْلِ خَيْبَرَ اَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ الْيَهُوْدَ مِنْهَا، وَكَانَتِ الْاَرْضُ لَمَّا ظُهِرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ، فَسَأَلَ الْيَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتْرُكَهُمْ عَلٰى اَنْ يَّكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نُقِرُّكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا» فَاُقِرُّوْا حَتّٰى اَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِيْ اِمَارَتِهٖ اِلٰى تَيْمَاءَ وَاَرِيْحَاءَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

تَرْجَمَہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہود ونصاریٰ کو زمینِ حجاز یعنی جزیرہ عرب سے جلا وطن کیا اور رسول اللہ ﷺ نے جب خیبر پر غلبہ حاصل کیا تو یہود کو خیبر سے نکال دینے کا خیال ظاہر کیا تھا اس لئے کہ خیبر کی زمین پر قبضہ ہوجانے کے بعد اب وہ خدا کی اس کے رسول کی اور تمام مسلمانوں کی تھی۔ یہود نے (آپ ﷺ کے ارادہ کو معلوم کرکے) آپ ﷺ سے عرض کیا۔ اگر اس شرط پر ان کو رہنے کی اجازت دے دی جائے تو بہتر ہے کہ کاشتکاری کے سارے کام وہ کریں گے اور پیداوار میں سے نصف آپ ﷺ کو دے دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا ہم اس شرط کے موافق جب تک ہمارا جی چاہے گا تم کو رہنے دیں گے۔ چنانچہ ان کو اجازت دے دی گئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں ان کو تیماء اور اریحاء کی طرف جلا وطن کردیا۔" (بخاری ومسلم)

(۱۱) باب الفئ

مالِ فئی کا بیان

الفصل الأول

٤٠٥٥ - (١) عَنْ مَّالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدْثَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ خَصَّ رَسُوْلَهٗ فِيْ هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهٖ اَحَدًا غَيْرَهٗ، ثُمَّ قَرَءَ ﴿مَا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ ﴿قَدِيْرٌ﴾ فَكَانَتْ هٰذِهٖ خَالِصَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهٗ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

تَرجَمہ: ”حضرت مالک رضی اللہ عنہ بن اوس بن حدثان کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے مال فے میں سے ایک خاص چیز کو اپنے رسول کے لئے مخصوص کردیا تھا کہ وہ چیز کسی دوسرے کو عطا نہیں کی گئی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی ﴿مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ (اِلٰى قَوْلِهٖ) قَدِيْرٌ﴾۔ پس یہ مال خالص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھا آپ اس کو اپنے گھر والوں پر صرف فرماتے تھے اور سال بھر کا خرچ اس مال میں نکال لیتے تھے پھر جس قدر بچتا تھا اس کو خدا کا مال قرار دے کر مسلمانوں کے مصالح میں خرچ فرماتے تھے۔“ (بخاری ومسلم)

٤٠٥٦ - (٢) وَعَنْهُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً، يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تَرجَمہ: ”حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ یہود بنی نضیر کا مال اس قسم کے مال میں سے تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو عطا فرمایا تھا کہ اس لئے کہ مسلمانوں نے نہ تو گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ اس لئے وہ مال رسول اللہ کیلئے مخصوص ہوگیا جس کو آپ سال بھر تک اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے تھے اور جو کچھ بچ رہتا تھا اس کو ہتھیاروں اور جانوروں کی خریداری پر خرچ کردیتے تھے تاکہ وہ خدا کی راہ میں تیاری وسامان میں کام آئے“ (بخاری ومسلم)

الفصل الثانی

دوسری فصل

٤٠٥٧ - (٣) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَتَاهُ الْفَيْءُ قَسَّمَهٗ فِيْ يَوْمِهٖ فَاَعْطَى الْاٰهِلَ حَظَّيْنِ! وَاَعْطَى الْاَعْزَبَ حَظًّا! فَدُعِيْتُ فَاَعْطَانِيْ حَظَّيْنِ، وَكَانَ لِيْ اَهْلٌ ثُمَّ دُعِيَ بَعْدِيْ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَاُعْطِيَ حَظًّا وَاحِدًا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہیں سے مالِ فَے آتا تو آپ اس کو اسی روز تقسیم فرما دیتے یعنی بیوی والے کو دو حصے دیتے اور مجرد کو ایک حصہ چنانچہ (ایک مرتبہ) مجھ کو بُلایا گیا اور دو حصے مجھ کو مرحمت فرمائے (اس لئے کہ) میری بیوی تھی۔ میرے بعد عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور اس کو ایک حصہ دیا گیا۔'' (ابوداؤد)

٤٠٥٨ - (٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَاجَائَهٗ فَيْءٌ بَدَاَ بِالْمُحَرَّرِيْنَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فیٔ کا مال آتا تو آپ سب سے پہلے ان لوگوں (غلاموں) کو دیتے جن کو آزاد کیا گیا ہوتا۔'' (ابوداؤد)

٤٠٥٩ - (٥) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِظَبْيَةٍ فِيْهَا خَرَزٌ، فَقَسَّمَهَا لِلْحُرَّةِ وَالْاَمَةِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ اَبِيْ يُقَسِّمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک تھیلہ لایا گیا جس میں نگینے بھرے ہوئے تھے آپ نے ان نگینوں کو بیویوں اور لونڈیوں پر تقسیم کردیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میرے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) آزاد اور غلام دونوں پر تقسیم فرمایا کرتے تھے۔'' (ابوداؤد)

٤٠٦٠ - (٦) وَعَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَوْمًا الْفَيْءَ، فَقَالَ: مَا اَنَا اَحَقُّ بِهٰذَا الْفَيْءِ مِنْكُمْ، وَمَا اَحَدٌ مِنَّا بِاَحَقَّ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا اَنَّا عَلٰى مَنَازِلِنَا مِنْ

ترجمہ: ''حضرت مالک رضی اللہ عنہ بن اوس بن حدثان کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مالِ فیٔ کا ذکر فرمایا اور کہا کہ میں مالِ فیٔ کا تم سے زیادہ مستحق نہیں اور نہ ہم میں سے کوئی شخص اس مال کا کسی دوسرے سے زیادہ مستحق ہے بلکہ کتاب اللہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم کے مطابق ہمارے درجے اور مرتبے ہیں ایک شخص

كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسْمِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَالرَّجُلُ وَقِدَمُهٗ، وَالرَّجُلُ وَبَلَاءُ هٗ، وَالرَّجُلُ وَعِيَالُهٗ، وَالرَّجُلُ وَحَاجَتُهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

٤٠٦١ - (٧) وَعَنْهُ، قَالَ: قَرَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: ﴿اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾ فَقَالَ: هٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ. ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿وَابْنَ السَّبِيْلِ﴾ ثُمَّ قَالَ: هٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ. ثُمَّ قَرَأَ ﴿مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿لِلْفُقَرَآءِ﴾ ثُمَّ قَرَأَ وَ ﴿الَّذِيْنَ جَاؤُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ﴾ ثُمَّ قَالَ: هٰذِهٖ اسْتَوْعَبَتِ الْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً، فَلَئِنْ عِشْتُ فَلَيَاْتِيَنَّ الرَّاعِيَ وَهُوَ بِسَرْوِ حِمْيَرَ نَصِيْبُهٗ مِنْهَا، لَمْ يَعْرَقْ فِيْهَا جَبِيْنُهٗ. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

٤٠٦٢ - (٨) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ فِيْمَا احْتَجَّ بِهٖ عُمَرُ اَنْ قَالَ: كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ صَفَايَا بَنُو النَّضِيْرِ وَخَيْبَرُ وَفَدَكُ، فَاَمَّا بَنُو النَّضِيْرِ فَكَانَتْ حَبْسًا لِنَوَائِبِهٖ، وَاَمَّا فَدَكُ فَكَانَتْ حَبْسًا لِاَبْنَاءِ السَّبِيْلِ، وَاَمَّا خَيْبَرُ فَجَزَّاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

ہے اور اس کی قدامت، اور ایک شخص ہے اور اس کی شجاعت ومشقت اور کوشش۔ اور ایک شخص ہے اور اس کے اہل وعیال، اور ایک شخص ہے اور اس کی ضرورت وحاجت (یعنی ہر شخص کو اس کے مرتبہ کے موافق دیا جاتا ہے)۔" (ابوداؤد)

ترجمہ: "حضرت مالک بن اَوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی ﴿اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ﴾ اور اس آیت کو ﴿عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾ تک پڑھا۔ پھر فرمایا زکوٰۃ تو ان لوگوں کے لئے ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی ﴿وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ﴾ تا ﴿وَابْنَ السَّبِيْلِ﴾ اور فرمایا مالِ غنیمت کا یہ پانچواں حصہ جس کا آیت میں ذکر ہے ذوی القربیٰ کے لئے ہے۔ پھر آیت پڑھی ﴿مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى "حَتّٰى بَلَغَ" "لِلْفُقَرَآءِ وَالَّذِيْنَ جَاؤُوْ" مِنْ بَعْدِهِمْ﴾ تک اور فرمایا، یہ آیت شامل ہے سارے مسلمانوں کو، پس اگر میں زندہ رہا تو البتہ اس چرواہے کو بھی اس کا حصہ پہنچے گا جو مقامِ بسرو حمیر میں ہوگا ہاں اس مال فئی میں سے جس کے لئے اس کی پیشانی پسینہ نہ لائے گی۔" (شرح السنۃ)

ترجمہ: "حضرت مالک بن اَوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فدک کے قبضہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس امر سے حجت قائم کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تین صفایا تھیں (یعنی تین ایسی چیزیں تھیں جن کو آپ نے مالِ غنیمت میں سے اپنے لئے مخصوص کرلیا تھا) ایک تو بنونضیر کی املاک۔ دوسرے خیبر کی زمین اور تیسرے فدک۔ ان میں سے بنونضیر کی زمین کے محاصل رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ خاص پر

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ: جُزْئَيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَجُزْءً نَفَقَةً لِاَهْلِهٖ، فَمَا فَضَلَ عَنْ نَفَقَةِ اَهْلِهٖ جَعَلَهٗ بَيْنَ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

صرف ہوتے تھے یعنی آپ کے مہمانوں پر اور ہتھیاروں پر اور سواری کے لئے مخصوص تھے اور فدک کے محاصل مسافروں پر صرف ہوتے تھے اور خیبر کے محاصل اس کے رسول اللہ ﷺ نے تین حصے کر رکھے تھے۔ دو حصے مسلمانوں پر خرچ کیے جاتے تھے اور ایک حصہ گھر کے (آدمیوں کے لئے) مخصوص تھا اور بیویوں کے مصارف سے جس قدر بچتا تھا اس کو فقراء مہاجرین پر خرچ فرما دیتے تھے۔'' (ابوداؤد)

الفصل الثالث

٤٠٦٣ - (٩) عَنِ الْمُغِيْرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، جَمَعَ بَنِيْ مَرْوَانَ حِيْنَ اسْتُخْلِفَ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهٗ فَدَكُ، فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا، وَيَعُوْدُ مِنْهَا عَلٰى صَغِيْرِ بَنِيْ هَاشِمٍ وَيُزَوِّجُ مِنْهَا اَيِّمَهُمْ، وَاِنَّ فَاطِمَةَ سَأَلَتْهُ اَنْ يَجْعَلَهَا لَهَا فَاَبٰى، فَكَانَتْ كَذٰلِكَ فِيْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ، فَلَمَّا اَنْ وُلِّيَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَمِلَ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَيٰوتِهٖ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ، فَلَمَّا اَنْ وُلِّيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَمِلَ فِيْهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَا حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ، ثُمَّ اَقْطَعَهَا مَرْوَانُ،

تیسری فصل

ترجمہ: ''حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ کو جب خلیفہ بنایا گیا تو انہوں نے مروان کے بیٹوں کو جمع کیا اور فرمایا رسول اللہ ﷺ کے پاس فدک تھا جس کی آمدنی سے وہ اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتے تھے اور بنو ہاشم کے چھوٹے بچوں سے سلوک فرماتے تھے اور مجرد مرد و عورت کا نکاح کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت فاطمہ نے آپ سے سوال کیا کہ فدک کی آمدنی میں سے ان کو بھی کچھ دیا جائے لیکن آپ نے انکار فرما دیا۔ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں اسی پر عمل ہوتا رہا یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی۔ پھر حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے اور انہوں نے اسی طریقہ پر عمل کیا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور انہوں نے بھی اسی طریقہ پر عمل کیا جو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا یہاں تک کہ انہوں نے بھی وفات پائی۔ پھر مروان نے فدک کو اپنی جاگیر بنا لیا۔ پھر فدک عمر بن عبدالعزیز بن مروان کی جاگیر بنا۔ پس میں نے دیکھا کہ جس چیز کو

ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، فَرَاَيْتُ اَمْرًا مَّنَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ، وَّاِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ رَدَدْتُهَا عَلٰى مَاكَانَتْ: يَعْنِيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کونہیں دیا وہ کسی طرح میرا حق نہیں ہوسکتی اور میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے فدک کو پھر اسی طریق پر واپس کردیا جس پر وہ پہلے تھا یعنی جس طریقہ پر رسول اللہ ﷺ کے دور میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اس کے محاصل خرچ کیئے جاتے تھے۔" (ابوداؤد)

کتاب الآداب

(۱) باب السلام
سلام کرنے کا بیان

الفصل الأول
پہلی فصل

٤٦٢٨ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ، طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا، فَلَمَّا خَلَقَهٗ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰی اُولٰٓئِكَ النَّفَرِ، وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ جُلُوْسٌ، فَاسْتَمِعْ مَا یُحَیُّوْنَكَ، فَاِنَّهَا تَحِیَّتُكَ وَتَحِیَّةُ ذُرِّیَّتِكَ، فَذَهَبَ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ. فَقَالُوْا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ» قَالَ: فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ» قَالَ: «فَكُلُّ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا، فَلَمْ یَزَلِ الْخَلْقُ یَنْقُصُ بَعْدَهٗ حَتّٰی الْاٰنَ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے خداوند تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کو اپنی صورت پر پیدا کیا ان (کے جسم) کی لمبائی ساٹھ گز تھی۔ ان کو پیدا کرنے کے بعد خدا نے ان سے فرمایا جاؤ اور اِس جماعت کو سلام کرو اور وہاں فرشتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی۔ اور سُنو وہ کیا جواب دیتی ہے وہ جو جواب دے وہ تیرا اور تیری اولاد کا جواب ہے چنانچہ آدم علیہ السلام گئے (اور فرشتوں کی جماعت کو مخاطب کرکے) کہا۔ السلام علیکم۔ فرشتوں نے جواب میں کہا۔ السلام علیک ورحمۃ اللہ۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فرشتوں نے (آدم علیہ السلام کے جواب میں) ورحمۃ اللہ کا لفظ زیادہ کیا۔ رسولِ خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو جنت میں داخل ہوگا آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا اور اس کی لمبائی ساٹھ گز کی ہوگی اِس کے بعد مخلوقات کی پیدائش برابر کم ہوتی رہی یعنی ان کا قد چھوٹا ہوتا رہا یہاں تک کہ اس مقدار کو پہنچا جو اَب ہے۔“ (بخاری ومسلم)

٤٦٢٩ - (٢) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے

اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتُقْرِئُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

نبی ﷺ سے پوچھا اسلام کی کونسی عادت بہتر ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کھانا کھلانا اور آشنا نا آشنا سب کو سلام کرنا۔" (بخاری ومسلم)

٤٦٣٠ - (٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ: يَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ، وَيَشْهَدُهُ اِذَا مَاتَ، وَيُجِيْبُهُ اِذَادَعَاهُ، وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهُ، وَيُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ، وَيَنْصَحُ لَهُ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ» وَلَمْ اَجِدْهُ «فِي الصَّحِيْحَيْنِ» وَلَافِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ، وَلٰكِنْ ذَكَرَهُ صَاحِبُ «الْجَامِعِ» بِرِوَايَةِ النَّسَائِيِّ.

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں ① جب کوئی بیمار ہو تو اُس کی عیادت کرنا۔ ② جب کوئی مسلمان مرجائے اس کی تجہیز وتکفین اور نماز وغیرہ میں شریک ہونا۔ ③ کوئی مسلمان دعوت کرے تو اس کی دعوت کو قبول کرنا۔ ④ جب کوئی مسلمان ملے تو اس کو سلام کرنا۔ ⑤ جب کوئی مسلمان چھینکے تو اُس کے جواب میں (اگر وہ الحمد للہ کہے تو) يَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہنا۔ ⑥ حاضر وغائب مسلمان کی خیر خواہی کرنا۔ (یہ حدیث مسلم وبخاری میں نہیں ہے اور نہ حمیدی کی کتاب میں البتہ جامع الاصول نے اس کو نقل کیا ہے اور نسائی کا حوالہ دیا ہے)۔"

٤٦٣١ - (٤) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا، وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا، اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ اَفْشُوْا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے تم اس وقت تک بہشت میں داخل نہ ہوگے جب تک ایمان نہ لاؤ اور اس وقت تمہارا ایمان کامل نہ ہوگا جب تک تم آپس میں محبت نہ کرو۔ کیا میں تم کو ایک ایسی بات نہ بتلاؤں، جب تم اس پر عمل کرو تو تمہارے درمیان محبت بڑھے اور وہ بات یہ ہے سلام کو رواج دو یعنی آپس میں آشنا ونا آشنا سب کو سلام کرو۔" (مسلم)

٤٦٣٢ - (٥) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے سوار سلام کرے پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے

عَلَى الْمَاشِيْ، وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ، والْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

والا سلام کرے بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے آدمی سلام کریں بہت سے آدمیوں کو۔" (بخاری ومسلم)

٤٦٣٣ - (٦) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے چھوٹا (کمسن) سلام کرے بڑے کو اور چلنے والا سلام کرے بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے آدمی سلام کریں زیادہ آدمیوں کو۔" (بخاری)

٤٦٣٤ - (٧) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّعَلٰى غِلْمَانٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لڑکوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرے اور ان کو سلام کیا۔" (بخاری ومسلم)

٤٦٣٥ - (٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَوَ لَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ، وَاِذَالَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهٖ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہود اور نصاریٰ کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور جب تم کو راستہ میں کوئی یہودی یا نصرانی ملے تو تنگ راستے کی طرف اس کو مجبور کرو۔" (مسلم)

٤٦٣٦ - (٩) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَاسَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُوْدُ فَاِنَّمَا يَقُوْلُ اَحَدُهُمْ: اَلسَّامُ عَلَيْكَ. فَقُلْ: وَعَلَيْكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہودی جب تم کو سلام کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں السام علیك (یعنی تم پر موت ہو) تم اس کے جواب میں کہو "وعلیك" (یعنی تجھ پر بھی موت ہو)۔" (بخاری ومسلم)

٤٦٣٧ - (١٠) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَاسَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا: وَعَلَيْكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہود ونصاریٰ جب تم کو سلام کریں تو تم ان کے جواب میں وعلیکم کہو (یعنی تم پر بھی)۔" (بخاری ومسلم)

٤٦٣٨ - (١١) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اِسْتَاذَنَ رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: السَّامُ عَلَيْكُمْ. فَقُلْتُ: بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ: «يَاعَائِشَةُ! اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ». قُلْتُ: اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا! قَالَ: «قَدْ قُلْتُ: وَ عَلَيْكُمْ» وَفِيْ رِوَايَةٍ: «عَلَيْكُمْ» وَلَمْ يُذْكَرِ الْوَاوُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ یہود کی ایک جماعت نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضری کی اجازت طلب کی اور کہا السّام علیکم (یعنی تم کو موت آئے) میں نے ان کے جواب میں کہا بلکہ تم کو موت آئے اورتم پر لعنت ہو (یہ سن کر) نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: عائشہ! خداوند تعالیٰ نرمی کرتا اور نرمی کو تمام امور میں پسند کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا آپ نے سنا نہیں انہوں نے کیا کہا تھا؟ آپ نے ارشاد فرمایا میں نے ان کو جواب میں ''وعلیکم'' (یعنی تم پر بھی) کہہ دیا تھا۔'' (بخاری و مسلم)

(١٢) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ. قَالَتْ: اِنَّ الْيَهُوْدَ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: اَلسَّامُ عَلَيْكَ. قَالَ: «وَعَلَيْكُمْ» فَقَالَتْ عَائِشَةُ: السَّامُ عَلَيْكُمْ، وَ لَعَنَكُمُ اللّٰهُ، وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَهْلًا يَاعَائِشَةُ! عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ، وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ». قَالَتْ: اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا؟ قَالَ: «اَوَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قُلْتُ، رَدَدْتُّ عَلَيْهِمْ، فَيُسْتَجَابُ لِيْ فِيْهِمْ، وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ».

ترجمہ: ''اور بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ یہود نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا ''السّام علیك'' (تم کو موت آئے) آپ نے ارشاد فرمایا۔ اورتم پر بھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہود کے الفاظ سن کر کہا تم کو موت آئے تم پر خدا کی لعنت ہو اور تم پر غضب الٰہی نازل ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عائشہ! ٹھہرو، نرمی سے کام لو سختی ودرشتی چھوڑ دو اور بے شرمی کی باتوں سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا آپ نے ان کے الفاظ نہیں سُنے؟ آپ نے ارشاد فرمایا اور تم نے میرے جواب کے الفاظ نہیں سُنے میں نے ان کے الفاظ کو انہی پر لوٹا دیا۔ میری دعا ان کے خلاف قبول کی جاتی ہے اور ان کی دعا میرے خلاف قبول نہیں کی جاتی۔''

(١٣) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ. قَالَ: «لَا تَكُوْنِيْ فَاحِشَةً، فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ».

ترجمہ: ''اور مسلم میں ایک روایت کے اندر یہ الفاظ ہیں کہ نبی ﷺ نے یہ فرمایا کہ عائشہ! تو بیہودہ اور فحش باتیں نہ کر اس لئے کہ اللہ تعالیٰ بے حیائی کو پسند نہیں فرماتا۔''

٤٦٣٩ - (١٤) وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ

ترجمہ: ''حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ

اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّبِمَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ، وَالْيَهُوْدِ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۴۰ - (۱۵) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ». فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَالَنَا مِنْ مَّجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيْهَا. قَالَ: فَاِذَا اَبَيْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهُ». قَالُوْا: وَمَاحَقُّ الطَّرِيْقِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْاَذٰى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۶۴۱ - (۱۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: وَاِرْشَادُ السَّبِيْلِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ عَقِيْبَ حَدِيْثِ الْخُدْرِيِّ هٰكَذَا.

۴۶۴۲ - (۱۷) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: «وَتُغِيْثُوا الْمَلْهُوْفَ، وَتَهْدُوْا الضَّالَّ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ عَقِيْبَ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰكَذَا، وَلَمْ اَجِدْ هُمَا فِيْ «الصَّحِيْحَيْنِ»

ﷺ ایک ایسے مجمع کے پاس سے گزرے جن میں مسلمان، مشرک یعنی بُت پرست اور یہود ہر قسم کے آدمی تھی اور آپ ﷺ نے ان کو سلام کیا۔'' (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے تم راستوں پر نہ بیٹھا کرو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم تو راستوں پر بیٹھنے کے لئے مجبور ہیں اس لئے کہ ہم وہاں بیٹھ کر تمام ضروری امور پر بحث وگفتگو کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم اس پر مجبور ہو تو راستہ کا حق ادا کیا کرو۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا راستہ کا حق کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا آنکھوں کا بند رکھنا (یعنی حرام چیزوں پر نظر نہ ڈالنا) کسی کو اذیت نہ پہنچانا، سلام کا جواب دینا مشروع باتوں کا لوگوں کو حکم دینا اور ممنوع باتوں سے روکنا۔'' (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث بالا کے واقعہ میں اتنا اضافہ اور کرتے ہیں کہ آپ نے راستہ کے حقوق بیان کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا راستہ کا بتلانا (یعنی کوئی شخص راستہ دریافت کرے تو اس کی رہنمائی کرنا)۔'' (ابوداؤد)

ترجمہ: ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ بالا واقعہ میں فرمایا کہ مظلوم کی فریاد رسی کرنا اور بھولے ہوئے کو راستہ بتانا۔ (ابوداؤد نے اس کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بعد اسی طرح بیان کیا ہے اور ہم نے یہ دونوں حدیثیں صحیحین میں نہیں پائیں)۔''

الفصل الثانی

٤٦٤٣ - (١٨) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ: يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهٗ، وَيُجِيْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ، وَيُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ، وَيَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ، وَيَتَّبِعُ جَنَازَتَهٗ اِذَا مَاتَ، وَيُحِبُّ لَهٗ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل

تَرجَمَہ: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے مسلمان کے مسلمان پر چھ پسندیدہ حقوق ہیں: ① جب کوئی مسلمان ملے تو اس کو سلام کرنا۔ ② کوئی مسلمان دعوت کرے تو اس کو قبول کرنا۔ ③ کسی مسلمان کو چھینک آئے تو اس کا جواب دینا۔ ④ کوئی مسلمان بیمار ہو تو اس کی عیادت کرنا۔ ⑤ کوئی مسلمان مر جائے تو اس کے جنازہ کے ساتھ جانا۔ اور ⑥ ہر مسلمان کے لئے اس چیز کو پسند کرنا جس کو خود اپنے لئے پسند کرتا ہے۔'' (ترمذی، دارمی)

٤٦٤٤ - (١٩) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَشْرٌ» ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَجَلَسَ، فَقَالَ: «عِشْرُوْنَ» ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَجَلَسَ فَقَالَ: «ثَلٰثُوْنَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ.

تَرجَمَہ: ''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا حضور ﷺ نے ان کے سلام کا جواب دیا پھر وہ بیٹھ گیا۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اس شخص کے لئے دس نیکیاں لکھی گئیں۔ پھر ایک اور شخص آیا اور کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ نے اس کو بھی سلام کا جواب دیا اور اس کے بیٹھ جانے پر فرمایا اس کے لئے بیس نیکیاں لکھی گئیں۔ پھر ایک اور شخص آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ نے اس کے سلام کا بھی جواب دیا اور اس کے بیٹھ جانے پر فرمایا اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی گئیں۔'' (ابوداؤد، ترمذی)

٤٦٤٥ - (٢٠) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ، وَزَادَ، ثُمَّ اَتٰى اٰخَرُ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ

تَرجَمَہ: ''حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نے مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنٰی حدیث رسول اللہ ﷺ سے نقل کی ہے اور یہ الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں کہ پھر ایک اور شخص آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ، فَقَالَ: «اَرْبَعُوْنَ» وَقَالَ: «هٰكَذَا تَكُوْنُ الْفَضَائِلُ» رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

وبرکاتہٗ ومغفرتہٗ۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس شخص کے لئے چالیس نیکیاں لکھی گئیں اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اسی طرح سے ثواب بڑھتا جاتا ہے۔'' (ابوداؤد)

٤٦٤٦ - (٢١) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ» رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے اللہ سے نزدیک تر وہ شخص ہے جو پہلے سلام کرے۔'' (احمد، ترمذی۔ ابوداؤد)

٤٦٤٧ - (٢٢) وَعَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ. رَوَاهُ اَحْمَدُ.

ترجمہ: ''حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ عورتوں کی ایک جماعت کے قریب سے گزرے اور ان کو سلام کیا۔'' (احمد)

٤٦٤٨ - (٢٣) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ اِذَا مَرُّوْا اَنْ يُّسَلِّمَ اَحَدُهُمْ، وَيُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوْسِ اَنْ يَّرُدَّ اَحَدُهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» مَرْفُوْعًا وَرَوٰى اَبُوْدَاوُدَ، وَقَالَ: رَفَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَهُوَ شَيْخُ اَبِيْ دَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کہتے ہیں کہ جب آدمیوں کی کوئی جماعت گزرے اور ان میں سے ایک کسی آدمی یا جماعت کو سلام کرے تو یہ سلام ساری جماعت کی طرف سے ہے اور اسی طرح سے اگر کسی میں سے صرف ایک آدمی کسی سلام کا جواب دے دے تو یہ سلام سارے لوگوں کی طرف سے کافی ہے۔ (بیہقی نے اس روایت کو مرفوعاً نقل کیا ہے یعنی اس قول کو نبی ﷺ کا ارشاد بتایا ہے) ابوداؤد کہتے ہیں اسے حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً روایت کیا ہے اور یہ حسن بن علی ابوداؤد کے شیخ ہیں''

٤٦٤٩ - (٢٤) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا، لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰى، فَاِنَّ تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ الْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ، وَتَسْلِيْمَ النَّصَارٰى الْاِشَارَةُ بِالْاَكُفِّ». رَوَاهُ

ترجمہ: ''عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص غیروں کے ساتھ مشابہت کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ تم نہ تو یہود کے ساتھ مشابہت کرو اور نہ نصاریٰ کے ساتھ۔ یہود انگلیوں کے اشارے سے سلام کرتے ہیں اور نصاریٰ ہتھیلیوں کے اشارے سے۔ (ترمذی نے کہا اس کی سند ضعیف ہے)۔''

التِّرمذِیُّ، وَقَالَ: اِسْنَادُہٗ ضَعِیفٌ.

٤٦٥٠ - (٢٥) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِذَا لَقِیَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْہِ، فَاِنْ حَالَتْ بَیْنَهُمَا شَجَرَةٌ، اَوْجِدَارٌ، اَوْ حَجَرٌ، ثُمَّ لَقِیَہٗ، فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْہِ. رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے تم میں سے جب کوئی اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرے تو پہلے اس کو سلام کرے اور جب وہ ہٹ جائے اور کوئی درخت یا دیوار یا بڑا پتھر دونوں کے درمیان آجائے اور پھر سامنا ہو تو دوبارہ سلام کرے۔'' (ابوداؤد)

٤٦٥١ - (٢٦) وَعَنْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: «اِذَا دَخَلْتُمْ بَیْتًا فَسَلِّمُوْاعلٰی اَهْلِہٖ، وَاِذَاخَرَجْتُمْ فَاَوْدِعُوْا اَهْلَہٗ بِسَلَامٍ» رَوَاہُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِیْمَانِ» مُرْسَلاً.

ترجمہ: ''حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جب تم گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو۔ اور جب تم گھر سے باہر جاؤ تو گھر والوں کو سلام کر کے رخصت کرو۔'' (بیہقی)

٤٦٥٢ - (٢٨) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: «یَابُنَیَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی اَهْلِكَ فَسَلِّمْ یَکُوْنُ بَرکَةً عَلَیْكَ وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِكَ». رَوَاہُ التِّرمِذِیُّ.

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے بیٹا جب تم گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کر تیرا سلام تیرے اور تیرے گھر والوں کے لئے برکت کا موجب ہوگا۔'' (ترمذی)

٤٦٥٣ - (٢٨) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: «السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ». رَوَاہُ التِّرمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ مُنْکَرٌ.

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کلام سے پہلے سلام کرنا چاہئے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث منکر ہے)۔''

٤٦٥٤ - (٢٩) وَعَنْ عِمْرَانَ اُبنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا، قَالَ: کُنَّا فِی الْجَاهِلِیَّةِ نَقُوْلُ اَنْعَمَ اللّٰہُ بِكَ عَیْنًا، وَاَنْعِمْ صَبَاحًا. فَلَمَّا کَانَ الْاِسْلَامُ نُهِیْنَا عَنْ ذٰلِكَ. رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ.

ترجمہ: ''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایامِ جاہلیت میں (ملاقات کے وقت) یہ کہا کرتے تھے کہ اللہ تیری آنکھوں کو ٹھنڈا کرے اور تو صبح کے وقت نعمتوں میں داخل رہے پھر جب اسلام پھیلا تو ہم کو اس سے منع کر دیا گیا۔'' (ابوداؤد)

٤٦٥٥ - (٣٠) وَعَنْ غَالِبٍ رحمه الله

ترجمہ: ''غالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ

تعالیٰ، قَالَ: اِنَّا لَجُلُوْسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ، اِذْجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ جَدِّيْ، قَالَ: بَعَثَنِيْ اَبِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «اِئْتِهٖ فَاَقْرِئْهُ السَّلَامَ. قَالَ: فَاَتَيْتُهٗ، فَقُلْتُ: اَبِيْ يَقْرِئُكَ السَّلَامَ. فَقَالَ: «عَلَيْكَ وَعَلٰى اَبِيْكَ السَّلَامُ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا اور بیان کیا کہ میرے والد نے میرے دادا سے نقل کیا ہے کہ مجھ کو (یعنی میرے دادا کو) میرے والد نے نبی ﷺ کے پاس بھیجا اور کہا تو نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر میرا سلام پہنچا۔ میرے دادا کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے والد نے آپ کو سلام کہا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تجھ پر اور تیرے باپ پر سلامتی ہو۔" (ابوداؤد)

٤٦٥٦ - (٣١) وَعَنْ اَبِي الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ الْعَلَاءَ الْحَضْرَمِيَّ كَانَ عَامِلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ اِذَا كَتَبَ اِلَيْهِ، بَدَاَ بِنَفْسِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

ترجمہ: "حضرت ابی العلاء حضرمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ علاء حضرمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے عامل تھے جب وہ رسول اللہ ﷺ کو خط لکھتے تو اپنی جانب سے شروع کرتے (یعنی اس طرح لکھتے یہ خط علاء حضرمی کی جانب سے رسول اللہ ﷺ کی طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔" (ابوداؤد)

٤٦٥٧ - (٣٢) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِذَا كَتَبَ اَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيُتَرِّبْهُ، فَاِنَّهٗ اَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ.

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جب تم میں سے کوئی شخص کسی کو خط لکھے تو (لکھنے کے بعد) اس پر مٹی ڈال دے اس لئے کہ ایسا کرنا حاجت کو بر لاتا ہے۔ (ترمذی، یہ حدیث منکر ہے)۔"

٤٦٥٨ - (٣٣) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ، فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: «ضَعِ الْقَلَمَ عَلٰى اُذُنِكَ، فَاِنَّهٗ اَذْكَرُ لِلْمَآلِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَفِيْ اِسْنَادِهٖ ضُعْفٌ.

ترجمہ: "حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اُس وقت آپ ﷺ کے سامنے کاتب بیٹھا ہوا تھا میں نے آپ ﷺ کو کاتب سے یہ فرماتے ہوئے سنا۔ قلم کو اپنے کان میں رکھ اس لئے کہ ایسا کرنا مطالب کو جلد یاد دلاتا ہے۔ (ترمذی، یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں ضعف ہے)۔"

٤٦٥٩ - (٣٤) وَعَنْهُ، قَالَ: اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: "حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَعَلَّمَ السُّرْيَانِيَّةَ، وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَنَّهٗ اَمَرَنِيْ اَنْ اَتَعَلَّمَ كِتَابَ يَهُوْدَ، وَقَالَ: «اِنِّيْ مَا اٰمَنُ يَهُوْدَ عَلٰى كِتَابٍ». قَالَ: فَمَا مَرَّبِيْ نِصْفُ شَهْرٍ حَتّٰى تَعَلَّمْتُ فَكَانَ اِذَا كَتَبَ اِلٰى يَهُوْدَ كَتَبْتُ، وَاِذَا كَتَبُوْا اِلَيْهِ قَرَأْتُ لَهٗ كِتَابَهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ﷺ نے مجھ کو حکم دیا کہ میں سریانی زبان سیکھوں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ کو حکم دیا کہ میں یہود کی خط وکتابت سیکھ لوں اور یہ فرمایا خط وکتابت کے معاملے میں مجھ کو یہود کی طرف سے اطمینان نہیں ہوتا۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آدھے مہینہ کے اندر اندر میں نے سریانی زبان کو سیکھ لیا۔ پھر جب نبی ﷺ کسی یہودی کو خط لکھواتے اور یہودی جو آپ کے پاس خط بھیجتے اس کو میں ہی پڑھتا۔" (ترمذی)

٤٦٦٠ - (٣٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «اِذَا انْتَهٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ، فَاِنْ بَدَالَهٗ اَنْ يَّجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ، ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ، فَلَيْسَتِ الْاُوْلٰى بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے تم میں سے جب کوئی شخص کسی مجلس میں پہنچے تو سلام کرے اور اگر بیٹھنے کی ضرورت ہو تو بیٹھ جائے اور پھر جب چلنے لگے تو دوبارہ سلام کرے اس لئے کہ پہلی مرتبہ کا سلام کرنا دوسرا سلام کرنے سے بہتر نہیں ہے (یعنی دونوں سلام حق اور مسنون ہیں)۔" (ترمذی)

٤٦٦١ - (٣٦) وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَاخَيْرَ فِيْ جُلُوْسٍ فِي الطُّرُقَاتِ، اِلَّا لِمَنْ هَدَى السَّبِيْلَ، وَرَدَّ التَّحِيَّةَ، وَغَضَّ الْبَصَرَ، وَاَعَانَ عَلَى الْحَمُوْلَةِ» رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ». وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ جُرَيٍّ فِيْ «بَابِ فَضْلِ الصَّدَقَةِ».

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے راستوں پر بیٹھنا بہتر نہیں ہے مگر اس شخص کے لئے جو راستہ بتلائے سلام کا جواب دے آنکھوں کو بند رکھے (یعنی حرام چیزوں کو نہ دیکھے) اور بوجھ لے جانے والے کی مدد کرے۔" (شرح السنۃ) اور ابوجری کی حدیث "بَابِ فَضْلِ الصَّدَقَةِ" میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثالث

تیسری فصل

٤٦٦٢ - (٣٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے خداوند تعالیٰ نے جس وقت آدم (علیہ السلام) کو پیدا

وَسَلَّمَ: «لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَنَفَخَ فِيْهِ الرُّوْحَ عَطَسَ، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ بِاِذْنِهٖ، فَقَالَ لَهٗ رَبُّهٗ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ يَا اٰدَمُ! اِذْهَبْ اِلٰى اُولٰئِكَ الْمَلٰئِكَةِ اِلٰى مَلَاءٍ مِنْهُمْ جُلُوْسٌ، فَقُلِ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ. قَالُوْا: عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ. ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى رَبِّهٖ، فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهٖ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيْكَ بَيْنَهُمْ. فَقَالَ لَهُ اللّٰهُ وَيَدَاهُ مَقْبُوْضَتَانِ: اِخْتَرْ اَيَّتَهُمَا شِئْتَ فَقَالَ: اِخْتَرْتُ يَمِيْنَ رَبِّيْ وَكِلْتَا يَدَيْ رَبِّيْ يَمِيْنٌ مُبَارَكَةٌ، ثُمَّ بَسَطَهَا، فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ وَذُرِّيَّتُهٗ، فَقَالَ: اَيْ رَبِّ! مَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ، فَاِذَا كُلُّ اِنْسَانٍ مَكْتُوْبٌ عُمْرُهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، فَاِذَا فِيْهِمْ رَجُلٌ اَضْوَءُ هُمْ، اَوْ مِنْ اَضْوَءِ هِمْ قَالَ: يَارَبِّ! مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا ابْنُكَ دَاوٗدُ قَدْ كَتَبْتُ لَهٗ عُمْرَهٗ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً. قَالَ: يَا رَبِّ زِدْ فِيْ عُمْرِهٖ. قَالَ: ذٰلِكَ الَّذِيْ كَتَبْتُ لَهٗ. قَالَ: اَيْ رَبِّ! فَاِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ لَهٗ مِنْ عُمْرِيْ سِتِّيْنَ سَنَةً. قَالَ: اَنْتَ وَذَاكَ. قَالَ: ثُمَّ سَكَنَ الْجَنَّةَ مَاشَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اُهْبِطَ مِنْهَا، وَكَانَ اٰدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهٖ، فَاَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ، قَالَ لَهٗ اٰدَمُ: قَدْ عَجِلْتَ، قَدْ كُتِبَ لِيْ اَلْفُ سَنَةٍ. قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوٗدَ سِتِّيْنَ سَنَةً،

کیا اور ان میں روح ڈالی تو ان کو چھینک آئی اور انہوں نے خدا کی توفیق واجازت سے الحمدللہ کہا۔ خداوند نے کہا آدم! خدا تجھ پر رحم کرے (اب) تو فرشتوں کی اس جماعت کے پاس جا جو بیٹھی ہے اور ان کو سلام کر (یعنی السلام علیکم کہہ (چنانچہ حسب فرمانِ خداوندی) آدم علیہ السلام گئے اور فرشتوں کو سلام کیا فرشتوں نے جواب میں کہا علیک السلام ورحمۃ اللہ۔ اس کے بعد آدم علیہ السلام اپنے پروردگار کے پاس آئے اور خداوند تعالیٰ نے ان سے فرمایا یہ (یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ) تیری اور تیری اولاد کی دعا ہے جو وہ آپس میں ایک دوسرے کو دیں گے پھر خداوند تعالیٰ نے دونوں بندھے ہوئے ہاتھوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ان دونوں ہاتھوں میں سے ایک کو پسند کر لے۔ آدم علیہ السلام نے خداوند تعالیٰ کے داہنے ہاتھ کو پسند کر لیا اور خدا کے دونوں ہاتھ داہنے اور بابرکت ہیں پھر خداوند تعالیٰ نے اپنے ہاتھوں کو کھولا تو ان میں آدم اور آدم کی ذرّیات بھری ہوئی تھی۔ آدم نے پوچھا اے پروردگار یہ کون ہیں خداوند تعالیٰ نے ارشاد فرمایا یہ تیری اولاد ہے آدم علیہ السلام نے دیکھا کہ ان میں سے ہر انسان کی عمر اس کی آنکھوں کے درمیان لکھی ہوئی ہے پھر ان میں آدم نے ایک روشن ترین آدمی کو دیکھا اور پوچھا اے پروردگار یہ کون ہے؟ خداوند تعالیٰ نے ارشاد فرمایا یہ تیرا بیٹا داؤد ہے اور میں نے اس کی عمر چالیس سال لکھی ہے۔ آدم نے عرض کیا اے پروردگار! اس کی عمر بڑھا دے۔ خداوند تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں نے تو اس کیلئے اتنی ہی عمر لکھی ہے۔ آدم نے عرض کیا اے پروردگار میں نے اپنی عمر میں سے ساٹھ سال اس کو دیئے۔ خداوند تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تم جانو اور تمہارا بیٹا داؤد۔ رسول اللہ

فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ، وَنَسِيَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ» قَالَ: «فَمِنْ يَّوْمَئِذٍ اُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُوْدِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ﷺ فرماتے ہیں کہ آدم (اس کے بعد) جب تک خدا نے چاہا بہشت کے اندر رہے اور پھر بہشت سے نیچے اتار دیئے گئے آدم اپنی عمر کے سالوں کو گنتے رہے جب ان کی عمر (نو سو چالیس سال کی) پوری ہوگئی تو موت کا فرشتہ آیا۔ آدم نے اس سے کہا تم نے جلدی کی میری عمر تو ایک ہزار سال کی ہے موت کے فرشتے نے کہا ہاں تمہاری عمر ایک ہزار برس ہی کی تھی لیکن تم نے اپنی عمر میں سے ساٹھ سال اپنے بیٹے داؤد کو دے دیئے ہیں آدم نے اس سے انکار کیا اور ان کی اولاد بھی اس سے انکار کرتی ہے اور بھول گئے آدم (خدا کی ممانعت کو جو درخت کا پھل کھانے کے متعلق تھی) اور ان کی اولاد بھی بھولتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس روز سے حکم دیا گیا لکھنے کا اور گواہ بنانے کا۔" (ترمذی)

٤٦٦٣ - (٣٨) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيْ نِسْوَةٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْنَا. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

ترجمہ: "حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری (یعنی عورتوں کی) ایک جماعت کے قریب سے گزرے اور ہم کو سلام کیا۔" (ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

٤٦٦٤ - (٣٩) وَعَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهُ كَانَ يَأْتِي ابْنَ عُمَرَ فَيَغْدُوْا مَعَهُ اِلَى السُّوْقِ. قَالَ: فَاِذَا غَدَوْنَا اِلَى السُّوْقِ، لَمْ يَمُرَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَلٰى سَقَّاطٍ وَّ لَا عَلٰى صَاحِبِ بَيْعَةٍ، وَّلَا مِسْكِيْنٍ، وَّلَا عَلٰى اَحَدٍ اِلَّاسَلَّمَ عَلَيْهِ. قَالَ الطُّفَيْلُ: فَجِئْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا، فَاسْتَتْبَعَنِي اِلَى السُّوْقِ، فَقُلْتُ لَهُ: وَ مَا تَصْنَعُ فِي السُّوْقِ

ترجمہ: "حضرت طفیل بن اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ (یعنی طفیل) ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جایا کرتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ ان کو ساتھ لے کر صبح کے وقت بازار کو جایا کرتے تھے وہ جب بازار کو جاتے تو جس دکاندار بیچنے والے، مسکین یا اور کسی آدمی کے پاس سے گزرتے اس کو سلام کرتے۔ طفیل کا بیان ہے کہ (ایک روز حسب معمول) میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور مجھ کو بازار لے جانے لگے تو میں نے کہا تم کیوں بازار جایا کرتے ہو نہ تو خرید وفروخت کے کسی مرکز پر ٹھہرتے ہو نہ کسی چیز کا نرخ دریافت

وَاَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلَا تَسْئَالُ عَنِ السِّلَعِ وَلَا تَسُوْمُ بِهَا، وَلَا تَجْلِسُ فِيْ مَجَالِسِ السُّوْقِ؟ فَاجْلِسْ بِنَا هٰهُنَا نَتَحَدَّثُ. قَالَ: فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: يَا اَبَا بَطْنٍ! قَالَ وَ كَانَ الطُّفَيْلُ ذَابَطْنٍ اِنَّمَا نَغْدُوْ مِنْ اَجْلِ السَّلَامِ، نُسَلِّمُ عَلٰى مَنْ لَقِيْنَاهُ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

کرتے ہو، اور نہ کوئی سودا کرتے اور نہ کسی بازار کی مجلس میں شریک ہوتے ہو۔ آؤ یہیں بیٹھ کر باتیں کریں۔ طفیل کہتے ہیں کہ اس کے جواب میں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا اے بڑے پیٹ والے (طفیل کا پیٹ بڑا تھا) ہم صرف سلام کرنے جاتے ہیں اور ہر اس شخص کو سلام کرتے ہیں جو ہم کو ملتا ہے۔'' (مالک۔ بیہقی)

٤٦٦٥ - (٤٠) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتٰى رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لِفُلَانٍ فِيْ حَائِطِيْ عَذْقٌ، وَاِنَّهٗ قَدْ آذَانِيْ مَكَانُ عَذْقِهٖ، فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «اَنْ بِعْنِيْ عَذْقَكَ» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَهَبْ لِيْ». قَالَ: لَا. قَالَ: «فَبِعْنِيْهِ بِعَذْقٍ فِي الْجَنَّةِ» فَقَالَ: لَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَارَأَيْتُ الَّذِيْ هُوَ اَبْخَلُ مِنْكَ اِلَّا الَّذِيْ يَبْخَلُ بِالسَّلَامِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ میرے باغ میں فلاں شخص کا کھجور کا ایک درخت ہے اور اس کا یہ درخت مجھ کو اذیت دیتا ہے (یعنی اس کا مالک وقت بے وقت باغ میں آتا ہے اور میرے اہل وعیال کو اس سے تکلیف ہوتی ہے) رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو بلا بھیجا اور اس سے کہا تو اپنا درخت میرے ہاتھ بیچ دے۔ اس نے کہا میں فروخت نہیں کرتا۔ آپ نے ارشاد فرمایا فروخت نہیں کرتا تو ہبہ کردے۔ اس نے کہا ہبہ بھی نہیں کرتا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اچھا درخت کو جنت کے عوض فروخت کردے۔ اس نے کہا اس طرح بھی فروخت نہیں کرتا۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں نے تجھ سے زیادہ بخیل کوئی آدمی نہیں دیکھا مگر وہ شخص تجھ سے بھی زیادہ بخیل ہے جو لوگوں کو سلام کرنے میں بخل کرتا ہے۔'' (احمد، بیہقی)

٤٦٦٦ - (٤١) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «اَلْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِئٌ مِنَ الْكِبْرِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے پاک ہے۔'' (بیہقی)

(۲) باب الاستئذان

اجازت لینے کا بیان

الفصل الأول

پہلی فصل

٤٦٦٧ - (١) عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَانَا اَبُوْ مُوْسٰى، قَالَ: اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَنْ اٰتِيَهٗ، فَاَتَيْتُ بَابَهٗ، فَسَلَّمْتُ ثَلٰثًا، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَرَجَعْتُ. فَقَالَ: مَامَنَعَكَ اَنْ تَأْتِيَنَا؟ فَقُلْتُ: اِنِّي اَتَيْتُ فَسَلَّمْتُ عَلٰى بَابِكَ ثَلٰثًا فَلَمْ تَرُدُّوْا عَلَيَّ فَرَجَعْتُ، وَقَدْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَا اسْتَأْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلَاثًافَلَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ، فَلْيَرْجِعْ». فَقَالَ عُمَرُ: اَقِمْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ. قَالَ اَبُوْسَعِيْدٍ: فَقُمْتُ مَعَهٗ، فَذَهَبْتُ اِلٰى عُمَرَ، فَشَهِدْتُّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ (ایک روز) ہمارے پاس آئے اور فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرے پاس ایک آدمی بھیج کر مجھ کو بلایا۔ میں (حسب طالب) ان کے دروازے پر پہنچا اور (اجازت حاصل کرنے کے لئے) تین بار سلام کہا لیکن مجھ کو سلام کا جواب نہ ملا اور میں واپس چلا آیا۔ پھر دوسرے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا۔ میرے پاس آنے سے کس چیز نے تم کو روکا؟ میں نے عرض کیا میں حاضر ہوا تھا اور آپ کے دروازے پر کھڑے ہو کر تین مرتبہ سلام کیا تھا لیکن گھر والوں میں سے کسی نے سلام کا جواب نہیں دیا اور میں واپس چلا آیا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص تین مرتبہ اجازت حاصل کرے اور اس کو اجازت نہ ملے تو واپس چلا آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (یہ سن کر) فرمایا۔ اس حدیث کے گواہ لاؤ۔ ابوسعید اس کے راوی کہتے ہیں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ میں حضرت عمر کے پاس گیا اور شہادت دی کہ یہ حدیث صحیح ہے۔'' (بخاری و مسلم)

٤٦٦٨ - (٢) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تجھ کو اجازت دیتا ہوں کہ تو میرے دروازہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَاَنَ تَسْمَعَ سَوَادِي حَتّٰى اَنْهٰكَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

کا پردہ اُٹھا کر اندر چلا آ اور میری خفیہ باتیں سن جب تک میں تجھ کو منع نہ کروں۔'' (مسلم)

٤٦٦٩ - (٣) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَيْنٍ كَانَ عَلٰى اَبِيْ، فَدَقَقْتُ الْبَابَ، فَقَالَ: «مَنْ ذَا؟» فَقُلْتُ: اَنَا. فَقَالَ: «اَنَا اَنَا!» كَاَنَّهٗ كَرِهَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک قرض کے معاملہ میں جو میرے والد پر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کون ہے؟ میں نے عرض کیا میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں ہوں، میں ہوں۔ گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے الفاظ کو بُرا سمجھا۔'' (بخاری ومسلم)

٤٦٧٠ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدَ لَبَنًا فِيْ قَدَحٍ. فَقَالَ: «اَبَاهِرٍّ! اِلْحَقْ بِاَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ اِلَيَّ» فَاَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ، فَاَقْبَلُوْا، فَاسْتَأْذَنُوْا، فَاَذِنَ لَهُمْ، فَدَخَلُوْا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں) داخل ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں دودھ کا ایک پیالہ رکھا ہوا پایا اور مجھ سے فرمایا۔ ابوہریرہ! اہلِ صفہ کو بلا لا۔ میں اہلِ صفہ کو بلا لایا۔ انہوں نے دروازہ پر حاضر ہو کر اجازت چاہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دے دی وہ داخل ہوگئے۔'' (بخاری)

الفصل الثانی

دوسری فصل

٤٦٧١ - (٥) عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ: اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَ بِلَبَنٍ اَوْ جِدَايَةٍ وَّضَغَابِيْسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْلَى الْوَادِيْ، قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ اُسَلِّمْ وَلَمْ اَسْتَأْذِنْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِرْجِعْ فَقُلِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَاَدْخُلُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نے میرے ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ، ہرن کا ایک بچہ اور ایک ککڑی بھیجی اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی بلند جانب جس کو معلا کہتے ہیں قیام پذیر تھے۔ میں آپ کی خدمت میں یونہی چلا گیا، یعنی نہ تو سلام کیا اور نہ اجازت طلب کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا واپس جا (یعنی گھر سے باہر نکل کر دروازے پر جا) السلام علیکم کہہ اور اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کر۔'' (ترمذی)

٤٦٧٢ - (٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ: «اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ فَجَآءَ مَعَ الرَّسُوْلِ، فَاِنَّ ذٰلِكَ لَهٗ اِذْنٌ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ، قَالَ: «رَسُوْلُ الرَّجُلِ اِلَى الرَّجُلِ اِذْنُهٗ»

تَرجَمَہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جب تم میں سے کسی کو بلایا جائے تو وہ اسی شخص کے ساتھ چلا آئے جو اس کو بلانے گیا ہے اور اس کے ساتھ آنا ہی اس کے لئے اجازت ہے۔“ (ابوداؤد)

٤٦٧٣ - (٧) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰى بَابَ قَوْمٍ لَّمْ يَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تِلْقَآءِ وَجْهِهٖ، وَلٰكِنْ مِّنْ رُكْنِهِ الْاَيْمَنِ اَوِ الْاَيْسَرِ فَيَقُوْلُ: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ» وَذٰلِكَ اَنَّ الدُّوْرَ لَمْ تَكُنْ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا سُتُوْرٌ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَنَسٍ، قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ» فِيْ «بَابِ الضِّيَافَةِ».

تَرجَمَہ: ”حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے گھر جاتے تو دروازہ کی طرف منہ کر کے کھڑے نہ ہوتے بلکہ دروازے کے دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہوتے اور کہتے (یعنی اجازت حاصل کرنے کے لئے) السلام علیکم السلام علیکم اور دروازہ کے سامنے کھڑا نہ ہونا اس وجہ سے تھا کہ اس زمانہ میں دروازوں کے سامنے پردے پڑے ہوئے نہ تھے۔“ (ابوداؤد)

اور انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ”اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ بَابَ الضِّيَافَةِ“ میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثالث

تیسری فصل

٤٦٧٤ - (٨) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَسْتَاْذِنُ عَلٰى اُمِّيْ؟ فَقَالَ: نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنِّيْ مَعَهَا فِي الْبَيْتِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِسْتَاْذِنْ عَلَيْهَا» فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنِّيْ خَادِمُهَا فَقَالَ

تَرجَمَہ: ”عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں اپنی کے پاس جانے میں بھی اجازت طلب کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں، اس شخص نے عرض کیا میں اور میری ماں ایک ساتھ ایک گھر میں رہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب اس کے پاس جائے تو اجازت حاصل کر کے جا۔* اس نے عرض کیا میں اپنی ماں کا خادم ہوں (یعنی اس کی

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: «اسْتَأْذِنْ عَلَیْھَا اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاھَا عُرْیَانَۃً؟ قَالَ: لَا. قَالَ: «فَاسْتَأْذِنْ عَلَیْھَا». رَوَاہُ مَالِكٌ مُرْسَلاً.

خدمت کے لئے مجھ کو بار بار جانا پڑتا ہے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اجازت حاصل کرکے اس کے پاس جا۔ کیا تو اس کو پسند کرے گا کہ اپنی ماں کو برہنہ دیکھے۔ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تو اجازت حاصل کرکے اُس کے پاس جایا کر۔" (مالک مُرسلا)

٤٦٧٥ - (٩) وَعَنْ عَلِيٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: کَانَ لِیْ مِن رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَدْخَلٌ بِاللَّیْلِ، وَمَدْخَلٌ بِالنَّھَارِ، فَکُنْتُ اِذَا دَخَلْتُ بِاللَّیْلِ، تَنَحْنَحَ لِیْ. رواہ النسائی.

ترجمہ: "حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس رات کو اور دن کو (یعنی ہر وقت) آیا جایا کرتا تھا۔ جب میں رات کو حاضر ہوتا تو آپ ﷺ اجازت کے لئے کھنکار دیتے۔" (نسائی)

٤٦٧٦ - (١٠) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تَأْذَنُوْا لِمَنْ لَّمْ یَبْدَأْ بِالسَّلَامِ». رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِیْمَانِ».

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص سلام سے پہل نہ کرے اس کو اپنے پاس آنے کی اجازت نہ دو۔" (بیہقی)

(۳) باب المصافحة والمعانقة

مصافحہ کرنے اور معانقہ کرنے کا بیان

الفصل الأول

۴۶۷۷ - (۱) عَنْ قَتَادَةَ، رَضِى اللّٰه عَنه قَالَ: قُلْتُ لِاَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِيْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۶۷۸ - (۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْاَقْرَعُ ابْنُ حَابِسٍ. فَقَالَ الْاَقْرَعُ: اِنَّ لِيْ عَشَرَةً مِّنَ الْوَلَدِ مَاقَبَّلْتُ مِنْهُمْ اَحَدًا، فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: «مَن لَّا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: «اَثَمَّ لُكَعُ» فِيْ «بَابِ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ» اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

وَذَكَرَ حَدِيْثَ اُمِّ هَانِيءٍ فِيْ «بَابِ الْاِيْمَانِ»

پہلی فصل

تَرجَمَہ: ”حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں مصافحہ کا رواج تھا؟ انہوں نے کہا، ہاں۔“ (بخاری)

تَرجَمَہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھ کر فرمایا میرے دس بیٹے ہیں میں نے ان میں سے کبھی کسی کا بوسہ نہیں لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا جو شخص (اولاد یا مخلوقِ خدا پر) مہربانی اور شفقت نہیں کرتا اُس پر رحم نہیں کیا جاتا (یعنی اللہ اس پر رحم نہیں کرتا)۔“ (بخاری ومسلم)

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ”اَثَمَّ لُكَعُ“ کو ہم ”بَابِ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“ میں ہم انشاء اللہ ذکر کریں گے۔

اور ام ہانی کی حدیث کو ”بَابُ الْاِيْمَانِ“ میں ذکر کیا ہے۔

الفصل الثانی

دوسری فصل

٤٦٧٩ - (٣) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَامِنْ مُّسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ، اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَّتَفَرَّقَا». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَ: «اِذَالْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا، وَحَمِدَا اللّٰهَ واسْتَغْفَرَاهُ، غُفِرَلَهُمَا.

ترجمہ: ”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب دو مسلمان ملیں اور مصافحہ کریں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان کو بخش دیا جاتا ہے۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

اور ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب دو مسلمان ملیں باہم مصافحہ کریں خدا کی حمد کریں اور بخشش چاہیں تو ان کو بخش دیا جاتا ہے۔“

٤٦٨٠ - (٤) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ! الرَّجُلُ مِنَّا يَلْقٰى اَخَاهُ اَوْصَدِيْقَهٗ، اَيَنْحَنِيْ لَهٗ؟ قَالَ: «لَا» قَالَ: اَفَيَلْتَزِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ؟ قَالَ: «لَا» قَالَ: اَفَيَاخُذُ بِيَدِهٖ وَيُصَافِحُهٗ؟ قَالَ: «نَعَمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے جب کوئی اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرے یا کسی دوست سے، تو کیا وہ (اس کی تعظیم وتکریم کے لئے) سر کو جھکائے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں۔ اس شخص نے کہا۔ کیا اس سے معانقہ کرے (یعنی اس سے گلے ملے) اور اس کو بوسہ دے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں۔ اس شخص نے پھر پوچھا کیا اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کر مصافحہ کرے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، ہاں۔“ (ترمذی)

٤٦٨١ - (٥) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «تَمَامُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ اَنْ يَّضَعَ اَحَدُكُمْ يَدَهٗ عَلٰى جَبْهَتِهٖ، اَوْعَلٰى يَدِهٖ، فَيَسْاَلُهٗ: كَيْفَ هُوَ؟ وَتَمَامُ تَحِيَّاتِكُمْ بَيْنَكُمُ الْمُصَافَحَةُ».

ترجمہ: ”حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مریض کی پوری عیادت یہ ہے کہ تم اپنا ہاتھ مریض کی پیشانی یا ہاتھ پر رکھ کر اس سے اس کا حال پوچھو اور پورا سلام کرنا یہ ہے کہ سلام کے بعد تم مصافحہ بھی کرو۔ (احمد، ترمذی نے اسے ضعیف کہا ہے)۔“

رَوَاه احمد، والتِّرْمِذِيُّ، و ضعفه.

٤٦٨٢ - (٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِيْنَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ، فَأَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ، فَقَامَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ، وَاللّٰهِ مَارَأَيْتُهُ عُرْيَانًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ، فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: ”حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ زید بن حارثہ مدینہ میں آئے اور رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کیلئے حاضر ہوئے، نبی ﷺ اس وقت میرے گھر میں تشریف فرما تھے انہوں نے دروازہ کو کھٹکھٹایا۔ رسول اللہ ﷺ صرف تہبند باندھے برہنہ جسم چادر کو کھینچتے ہوئے باہر تشریف لے گئے قسم ہے خدا کی میں نے کبھی اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد آپ کو برہنہ نہیں دیکھا۔ آپ نے جوشِ محبت سے زید کو گلے لگا لیا اور بوسہ دیا۔“ (ترمذی)

٤٦٨٣ - (٧) وَعَنْ اَيُّوْبَ بْنِ بُشَيْرٍ، عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ عَنَزَةَ، اَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِيْ ذَرٍّ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَافِحُكُمْ اِذَا لَقِيْتُمُوْهُ؟ قَالَ: مَالَقِيْتُهُ قَطُّ اِلَّا صَافَحَنِيْ، وَبَعَثَ اِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ اَكُنْ فِيْ اَهْلِيْ، فَلَمَّا جِئْتُ اُخْبِرْتُ، فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلٰى سَرِيْرٍ، فَالْتَزَمَنِيْ، فَكَانَتْ تِلْكَ اَجْوَدَ وَاَجْوَدَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ”حضرت ایوب رضی اللہ عنہ بن بشیر قبیلہ بنو عنزہ کے ایک شخص سے ناقل ہیں کہ اس شخص نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب تم لوگوں سے ملاقات کیا کرتے تھے تو کیا مصافحہ بھی کیا کرتے تھے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے جب کبھی آپ ﷺ سے ملاقات کی آپ ﷺ نے مجھ سے مصافحہ کیا اور ایک روز آپ ﷺ نے مجھ کو بلا بھیجا میں اس وقت گھر میں موجود نہ تھا۔ جب میں گھر آیا تو مجھ کو اس کی اطلاع دی گئی۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت تخت پر تشریف فرما تھے آپ ﷺ نے مجھ کو گلے سے لگا لیا اور یہ گلے لگانا بہت بہتر بہت بہتر ہوا (یعنی مصافحہ سے زیادہ بہتر ہوا کہ معانقہ کی برکت وراحت حاصل ہوئی)۔“ (ابوداؤد)

٤٦٨٤ - (٨) وَعَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ اَبِيْ جَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جِئْتُهُ: «مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: ”حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابی جہل کہتے ہیں کہ میں جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا ہجرت کرنے والے سوار کو مرحبا۔“ (ترمذی)

٤٦٨٥ - (٩) وَعَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْر. رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَار. قَالَ: بَيْنَما هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيْهِ مُزَاحٌ بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَاصِرَتِهٖ بِعُوْدٍ، فَقَالَ: أَصْبِرْنِيْ قَالَ: «اصْطَبِرْ» قَالَ: اِنَّ عَلَيْكَ قَمِيْصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيْصٌ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمِيْصِهٖ، فَاَحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ قَالَ: اِنَّمَا اَرَدْتُّ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ”حضرت اُسید بن حضیر انصاری سے روایت ہے کہ وہ ایک روز اپنی قوم سے باتیں کر رہے تھے اور چونکہ ان کے مزاج میں خوش طبعی تھی وہ اپنی باتوں سے قوم کو ہنسا رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے پہلو میں ایک لکڑی سے ٹھوکا دیا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا مجھ کو ٹھوکا دینے کا بدلہ دیجئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بدلہ لے لو۔ انہوں نے کہا آپ ﷺ کے جسم پر قمیص ہے اور میں ننگا تھا۔ نبی ﷺ نے اپنی قمیص الٹ دی۔ اُسید آپ ﷺ کے پہلو سے لپٹ گئے اور پہلو پر بوسے دینے شروع کر دیئے اور پھر کہا یا رسول اللہ ﷺ میں صرف یہی چاہتا تھا (یعنی بدن مبارک پر بوسہ دینا)۔“ (ابوداؤد)

٤٦٨٦ - (١٠) وَعَنِ الشَّعْبِيِّ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقّٰى جَعْفَرَبْنَ اَبِيْ طَالِبٍ، فَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ مَابَيْنَ عَيْنَيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيِّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» مُرْسَلاً.

وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ «الْمَصَابِيْحِ»: وَفِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» عَنِ الْبَيَاضِيِّ مُتَّصِلاً.

ترجمہ: ”شعبی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے ملے اور ان کو گلے لگا لیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ (ابوداؤد، بیہقی) بیہقی نے شعب الایمان میں اس کو مُرسلاً روایت کیا مصابیح کے بعض نسخوں اور شرح السنۃ میں بیاضی سے متصلاً روایت ہے۔“

٤٦٨٧ - (١١) وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فِيْ قِصَّةِ رُجُوْعِهٖ مِنْ اَرْضِ الْحَبْشَةِ، قَالَ: فَخَرَجْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا مَدِيْنَةً، فَتَلَقَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَنَقَنِيْ ثُمَّ قَالَ: «مَااَدْرِيْ: اَنَا بِفَتْحِ خَيْبَرَ اَفْرَحُ، اَمْ بِقُدُوْمِ جَعْفَرٍ؟». وَوَافَقَ ذٰلِكَ فَتْحَ خَيْبَرَ. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

ترجمہ: ”حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حبشہ سے واپسی کا قصہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم حبشہ سے روانہ ہو کر مدینہ آئے تو رسول اللہ ﷺ مجھ سے ملے اور مجھ کو گلے سے لگا لیا اور فرمایا میں نہیں کہہ سکتا کہ فتحِ خیبر کی خوشی مجھ کو زیادہ ہے یا جعفر رضی اللہ عنہ کے واپس آنے کی۔ اور جعفر رضی اللہ عنہ اتفاق سے اسی روز آئے تھے جس روز خیبر فتح ہوا تھا۔“ (شرح السنۃ)

٤٦٨٨ - (۱۲) وَعَنْ زَارِعٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، وَكَانَ فِیْ وَفْدِ عَبْدِ الْقَیْسِ، قَالَ: لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ، فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَّوَاحِلِنَا فَنُقَبِّلُ یَدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَہٗ، رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ.

تَرْجَمَہ: ''حضرت زارع رضی اللہ عنہ جو عبدالقیس کے وفد میں شامل تھے کہتے ہیں کہ جب ہم مدینہ آئے تو ہم جلدی جلدی اپنی سواریوں سے اُترے اور ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دیا۔'' (ابوداؤد)

٤٦٧٩ - (۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا، قَالَتْ: مَارَأَیْتُ اَحَدًا كَانَ اَشْبَہَ سَمْتًا وَھَدْیًا وَدَلًّا. وَفِیْ رِوَایَةٍ: حَدِیْثًا وَّكَلَامًا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ، كَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَیْہِ، قَامَ اِلَیْہَا، فَاَخَذَ بِیَدِھَا فَقَبَّلَھَا وَ اَجْلَسَھَا فِیْ مَجْلِسِہٖ، وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلَیْہَا، قَامَتْ اِلَیْہِ، فَاَخَذَتْ بِیَدِہٖ فَقَبَّلَتْہُ وَاَجْلَسَتْہُ فِیْ مَجْلِسِھَا. رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ.

تَرْجَمَہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ ہیئت وطریقہ، سیرت وعادت اور شکل وصورت میں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ گفتگو اور کلام میں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مشابہ سوائے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کسی کو نہ پایا (ان تمام باتوں میں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ ﷺ سے بہت زیادہ مشابہ تھیں) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو آپ کھڑے ہوجاتے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتے ان کی پیشانی پر بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھا دیتے اور رسول اللہ ﷺ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تشریف لے جاتے تو فاطمہ کھڑی ہوجاتیں آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتیں اور آپ کے ہاتھوں پر بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔'' (ابوداؤد)

٤٦٩٠ - (١٤) وَعَنِ الْبَرَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَوَّلَ مَاقَدِمَ الْمَدِیْنَةَ، فَاِذَا عَائِشَةُ بِنْتُہٗ مُضْطَجِعَةٌ، قَدْ اَصَابَھَا حُمّٰی، فَاَتَاھَا اَبُوْبَكْرٍ، فَقَالَ: كَیْفَ اَنْتِ یَا بُنَیَّةُ؟ وَقَبَّلَ خَدَّھَا. رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ.

تَرْجَمَہ: ''حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پہلی بار مدینہ میں آئے (یعنی کسی غزوہ سے واپس آئے) تو میں ان کے ساتھ ان کے گھر گیا۔ میں نے دیکھا کہ ان کی بیٹی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لیٹی ہوئی ہیں اور بخار میں مبتلا ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے اور پوچھا میری بیٹی! کیسی طبیعت ہے؟ اور پھر ان کے منہ پر بوسہ دیا۔'' (ابوداؤد)

٤٦٩١ - (١٥) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِصَبِيٍّ، فَقَبَّلَهُ، فَقَالَ: «اَمَا اِنَّهُمْ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ، وَاِنَّهُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللّٰهِ». رواه فى «شرح السنة».

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ ایک بچہ نبی ﷺ کے پاس لایا گیا آپ ﷺ نے اس کا بوسہ لیا اور فرمایا یہ اولاد بخل وبزدلی کا سبب ہے اور یہ اولاد خدا کے پھول یا خدا کی نعمت ہیں (یعنی اولاد کے لئے انسان کو بخیل اور بزدل بننا پڑتا ہے)۔'' (شرح السنۃ)

الفصل الثالث

تیسری فصل

٤٦٩٢ - (١٦) عَنْ يَّعْلٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ حَسَنًا وَّحُسَيْنًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، اِسْتَبَقَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُمَا اِلَيْهِ، وَقَالَ: «اِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

ترجمہ: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دوڑتے ہوئے آئے آپ ﷺ نے ان کو گلے لگایا اور فرمایا اولاد سبب ہے بخل کا اور اولاد باعث ہے بزدلی ونامردی کا۔'' (احمد)

٤٦٩٣ - (١٧) وَعَنْ عَطَاءِ نِ الْخُرَاسَانِي، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «تَصَافَحُوْا، يَذْهَبُ الْغِلُّ، وَتَهَادَوْا، تَحَابُّوْا وَتَذْهَبِ الشَّحْنَاءُ». رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلاً.

ترجمہ: ''عطاء خراسانی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: مصافحہ کیا کرو اس سے (بغض) کینہ دور ہوجاتا ہے اور ہدیہ وتحفہ بھیجا کرو اس سے محبت بڑھتی ہے اور دشمنی جاتی رہتی ہے۔ (مالک نے اسے مرسلاً روایت کیا ہے)۔''

٤٦٩٤ - (١٨) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «مَنْ صَلّٰى اَرْبَعًا قَبْلَ الْهَاجِرَةِ، فَكَاَنَّمَا صَلَّاهُنَّ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَالْمُسْلِمَانِ اِذَا تَصَافَحَا لَمْ يَبْقَ بَيْنَهُمْ ذَنْبٌ اِلَّا سَقَطَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: ''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دوپہر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھی اس نے گویا چار رکعتوں کو شب قدر میں پڑھا اور دو مسلمان جب آپس میں مصافحہ کریں تو ان کے درمیان کوئی گناہ باقی نہیں رہتا بخش دیا جاتا ہے۔'' (بیہقی)

(٤) باب القيام

کھڑے ہونے کا بیان

الفصل الأول

٤٦٩٥ - (١) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدٍ، بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ، وَكَانَ قَرِيْبًا مِّنْهُ، فَجَاءَ عَلٰى حِمَارٍ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ: «قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَمَضٰى الْحَدِيْثُ بِطُوْلِهٖ فِیْ «بَابِ حُكْمِ الْاُسَرَاءِ».

پہلی فصل

تَرجَمَہ: ”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہود بنوقریظہ نے سعد رضی اللہ عنہ کے فیصلہ پر آمادگی ظاہر کردی تو رسول اللہ ﷺ نے سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ کو بلا بھیجا۔ سعد وہاں سے قریب ہی تھے وہ گدھے پر سوار ہوکر آئے جب وہ مسجد کے قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے انصار سے فرمایا۔ تم اپنے سردار کے اُتارنے کے لئے کھڑے ہوجاؤ (کیونکہ ان کی پنڈلی میں زخم ہے)۔ اور یہ مکمل حدیث ”بَابِ حُكْمِ الْاُسَرَاءِ“ میں گزر چکی ہے۔“

٤٦٩٦ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ، وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تَرجَمَہ: ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص کسی شخص کو اپنے بیٹھنے کے لئے اس کی مجلس سے کھڑا نہ کرے لیکن تھوڑا کھسک جاؤ اور جگہ دو۔“ (بخاری ومسلم)

٤٦٩٧ - (٣) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ: «مَنْ قَامَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تَرجَمَہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص (کسی مجلس میں) اپنی جگہ سے اُٹھ کر کہیں چلا جائے اور پھر واپس آجائے تو اپنی جگہ کا زیادہ مستحق ہے (یعنی اپنی جگہ پر بیٹھنے کا حق اسی کو حاصل ہے)۔“ (مسلم)

الفصل الثانی

٤٦٩٨ - (٤) عَنْ اَنَسِ بن مالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانُوْا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ يَقُوْمُوْا، لِمَا يَعْلَمُوْنَ مِنْ كَرَاهِيَّتِهٖ لِذَالِكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

٤٦٩٩ - (٥) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

٤٧٠٠ - (٦) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى عَصًا، فَقُمْنَا لَهٗ فَقَالَ: «لَا تَقُوْمُوْا كَمَا يَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

٤٧٠١ - (٧) وَعَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِي الْحَسَنِ، قَالَ: جَآءَ نَا اَبُوْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فِيْ شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهٗ رَجُلٌ مِّنْ مَّجْلِسِهٖ، فَاَبٰى اَنْ يَّجْلِسَ فِيْهِ، وَقَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ذَا، وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهٗ بِثَوْبِ مَنْ

دوسری فصل

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی دوسرے شخص کو عزیز ومحبوب نہ رکھتے تھے لیکن ان کی عادت یہ تھی کہ جب رسول اللہ ﷺ کو تشریف لاتے دیکھتے تو تعظیم کے لئے کھڑے نہ ہوتے اس لئے کہ وہ جانتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ اس کو پسند نہیں فرماتے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔“

ترجمہ: ”حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو یہ بات پسند آئے کہ لوگ اس کے سامنے کھڑے رہیں اس کو چاہئے کہ وہ دوزخ میں اپنی نشست کی جگہ تیار کرلے۔“ (ترمذی، ابوداؤد)

ترجمہ: ”حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لاٹھی پر سہارا دیئے ہوئے تشریف لائے۔ ہم لوگ آپ ﷺ کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوگئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ تعظیم کے لئے اس طرح کھڑے نہ ہو جس طرح عجمی لوگ کھڑے ہوتے ہیں اور ان میں سے بعض، بعض کی تعظیم کرتے ہیں۔“ (ابوداؤد)

ترجمہ: ”سعید بن ابی الحسن کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ایک مقدمہ میں شہادت (گواہی) دینے کے لئے تشریف لائے۔ ایک شخص ان کے بیٹھنے کے لئے جگہ خالی کرنے کے خیال سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ آپ نے اس کی جگہ پر بیٹھنے سے انکار کردیا اور کہا کہ نبی ﷺ نے دوسرے شخص کی جگہ پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے اور اس شخص کے کپڑے سے ہاتھ پونچھنے سے بھی منع فرمایا ہے جس نے اس کو کپڑا

لَمْ يَكْسُهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

نہیں پہنایا (یعنی دوسرے شخص کے کپڑے سے ہاتھ پونچھنے کی ممانعت ہے، البتہ اس شخص کے کپڑے سے ہاتھ پونچھنے کی اجازت دی ہے جس کو اس نے کپڑے پہنائے ہوں یعنی غلام وغیرہ کے کپڑے سے)۔" (ابوداؤد)

٤٧٠٢ - (٨) وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَامَ، فَاَرَادَ الرُّجُوْعَ، نَزَعَ نَعْلَهُ اَوْ بَعْضَ مَا يَكُوْنُ عَلَيْهِ، فَيَعْرِفُ ذٰلِكَ اَصْحَابُهُ فَيَثْبُتُوْنَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف فرما ہوتے اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد بیٹھ جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت یہ تھی کہ اگر کہیں جانے کی ضرورت پیش آتی یعنی گھر میں اور پھر واپس آنے کا ارادہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ پر جوتیاں یا اور کوئی کپڑا وغیرہ چھوڑ جاتے اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی واپسی کا علم ہوجاتا اور وہ اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہتے۔" (ابوداؤد)

٤٦٠٣ - (٩) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ بِاَنْ يُّفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو بیٹھے ہوئے آدمیوں کے درمیان جدائی ڈالنا یعنی ان کے درمیان گھس کر بیٹھ جانا جائز نہیں ہے مگر جب کہ وہ اجازت دے دیں۔" (ترمذی، ابوداؤد)

٤٦٠٤ - (١٠١) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تَجْلِسْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو آدمیوں کے درمیان نہ بیٹھو جب تک ان سے اجازت حاصل نہ کرلو۔" (ابوداؤد)

الفصل الثالث

تیسری فصل

٤٧٠٥ - (١١) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھ کر باتیں کیا کرتے تھے پھر جب آپ کھڑے ہوتے تو ہم

وَسَلَّمَ يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَسْجِدِ يُحَدِّثُنَا، فَإِذَا قَامَ قُمْنَا قِيَامًا حَتّٰى نَرَى قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُيُوْتِ أَزْوَاجِهِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

بھی کھڑے ہوجاتے اور اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک کہ آپ ﷺ اپنی بیویوں میں سے کسی کے گھر میں داخل نہ ہوجاتے۔'' (بیہقی)

٤٧٠٦ - (١٢) وَعَنْ وَاثِلَةَ ابْنِ خَطَّابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ، فَتَزَحْزَحَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ فِي الْمَكَانِ سَعَةً. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ لِلْمُسْلِمِ لَحَقًّا إِذَا رَآهُ أَخُوْهُ أَنْ يَّتَزَحْزَحَ لَهُ». رواهما البيهقی فی «شعب الایمان».

ترجمہ: ''حضرت واثلہ بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا آپ ﷺ اپنی جگہ سے ذرا ہٹ گئے اور اس کے لئے جگہ خالی کردی۔ اس شخص نے کہا یا رسول اللہ جگہ کافی وکشادہ ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک مسلمان کا فرض ہے کہ جب وہ کسی مسلمان کو آتا دیکھے تو اس کے لئے اپنی جگہ سے حرکت کرے اور جگہ نکالے۔'' (بیہقی)

(٥) باب الجلوس والنوم والمشي

بیٹھنے اور سونے اور چلنے کے بارے میں بیان

الفصل الأول

پہلی فصل

٤٧٠٧ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو صحنِ کعبہ میں اس طرح بیٹھے دیکھا کہ آپ ﷺ کے دونوں زانو کھڑے تھے تلوے زمین پر تھے اور ہاتھوں سے پنڈلیوں پر حلقہ باندھے ہوئے تھے۔'' (بخاری)

٤٧٠٨ - (٢) وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا إِحْدٰى قَدَمَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''عباد بن تمیم روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں اِس طرح چت لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپ ﷺ کا ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا۔'' (بخاری و مسلم)

٤٧٠٩ - (٣) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح چت لیٹنے سے منع فرمایا ہے کہ ایک پاؤں کھڑا رکھے اور دوسرا پاؤں اُس کے اوپر رکھے۔'' (مسلم)

٤٧١٠ - (٤) وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَسْتَلْقِيَنَّ أَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ کوئی شخص اس طرح چت نہ لیٹے کہ ایک پاؤں کھڑا رکھے اور دوسرا پاؤں اُس کے اوپر رکھے۔'' (مسلم)

٤٧١١ - (٥) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت جب کہ ایک شخص دو دھاری دار چادریں اوڑھے

«بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ فِيْ بُرْدَيْنِ وَقَدْ اَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ، خُسِفَ بِهِ الْاَرْضُ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اکڑتا چلا جا رہا تھا اور یہ دو چادریں اپنے جسم پر اس کو بہت بھلی معلوم ہوتی تھیں، اس شخص کو زمین میں دھنسایا گیا اور وہ قیامت تک دھنستا چلا جائے گا۔" (بخاری ومسلم)

الفصل الثانی

دوسری فصل

٤٧١٢ - (٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ عَلٰى يَسَارِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

تَرْجَمَہ: "حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح تکیہ لگائے بیٹھے دیکھا کہ تکیہ آپ ﷺ کے بائیں جانب رکھا ہوا تھا۔" (ترمذی)

٤٧١٣ - (٧) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ احْتَبٰى بِيَدَيْهِ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

تَرْجَمَہ: "حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں بیٹھتے تو دونوں زانو کھڑے رکھتے اور دونوں ہاتھوں کا حلقہ باندھ لیتے۔" (رزین)

٤٧١٤ - (٨) وَعَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا رَأَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدٌ نِ الْقُرْفُصَاءَ. قَالَتْ: فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَخَشِّعَ اُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

تَرْجَمَہ: "حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد کے اندر قرفصاء ہیئت پر بیٹھے دیکھا اور جب میں نے آپ ﷺ کو خضوع وخشوع کی اس حالت میں دیکھا تو آپ ﷺ کی ہیبت سے میں کانپ اُٹھی۔" (ابوداؤد)

٤٧١٥ - (٩) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سُمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهما، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ فَتَرَبَّعَ فِيْ مَجْلِسِهٖ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنَاءَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

تَرْجَمَہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن سمرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ چکتے تو چار زانو بیٹھ جاتے اور سورج خوب روشن ہوجانے تک تشریف فرما رہتے۔" (ابوداؤد)

٤٧١٦ - (١٠) وَعَنْ اَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ نِ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ، وَاِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلٰى كَفِّهِ. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

ترجمہ: ”حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر میں رات کے وقت آرام فرماتے تو دائیں کروٹ پر لیٹتے اور جب صبح کے وقت (یعنی تہجد کے بعد) آرام فرماتے تو اپنا ایک ہاتھ کھڑا کرتے اور ہتھیلی پر سر رکھ کر لیٹ جاتے۔“ (شرح السنة)

٤٧١٧ - (١١) وَعَنْ بَعْضِ اٰلِ اُمِّ سلَمَةَ، قَالَ: كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِمَّا يُوْضَعُ فِيْ قَبْرِهٖ، وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَاسِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بعض لڑکوں سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا بستر اس کپڑے کا تھا جو آپ ﷺ کی قبر شریف میں رکھا گیا اور مسجد آپ ﷺ کے سرہانے کے قریب تھی۔“ (ابوداؤد)

٤٧١٨ - (١٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً مُّضْطَجِعًا عَلٰى بَطْنِهٖ، فَقَالَ: «اِنَّ هٰذِهٖ ضِجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو اوندھا (یعنی پیٹ کے بل) لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا اس صورت پر لیٹنا خدا کو پسند نہیں۔“ (ترمذی)

٤٧١٩ - (١٣) وَعَنْ يَعِيْشَ بْنِ طِخْفَةَ بْنِ قَيْسِ نِ الْغِفَارِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ قَالَ: بَيْنَمَا اَنَا مُضْطَجِعٌ مِنَ السَّحَرِ عَلٰى بَطْنِيْ اِذَا رَجُلٌ يُّحَرِّكُنِيْ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهٖ ضِجْعَةٌ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ» فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وابن ماجة.

ترجمہ: ”یعیش بن طخفہ بن قیس غفاری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے جو اصحاب صفہ میں شامل تھے نقل کرتے ہیں کہ میں سینہ کے درد کی وجہ سے اوندھا لیٹا ہوا تھا کہ ایک شخص نے اپنے پاؤں سے مجھ کو ہلایا اور کہا، لیٹنے کے اس طریقہ کو خدا برا سمجھتا ہے۔ میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔“ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

٤٧٢٠ - (١٤) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ: ”حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جو شخص رات کو ایسی چھت پر سوئے کہ اس

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ بَاتَ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَابٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ: حِجَارٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ «مَعَالِمِ السُّنَنِ» لِلْخَطَّابِيِّ «حجيٌ».

پر پردہ (کی دیوار) نہ ہو۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس پر پتھر نہ ہوں (یعنی پتھروں کی دیوار نہ ہو) اس سے خدا کا ذمہ جاتا رہا (یعنی اس کی نگہبانی کا ذمہ جاتا رہا اس لئے کہ اس شخص نے خود اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالا)۔'' (ابوداؤد)

٤٧٢١ - (١٥) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُوْرٍ عَلَيْهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس چھت پر سونے سے منع فرمایا ہے جس پر پردہ کی دیوار نہ ہو۔'' (ترمذی)

٤٧٢٢ - (١٦) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَلْعُوْنٌ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس شخص پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے جو حلقہ کے درمیان جا کر بیٹھے۔'' (ترمذی، ابوداود)

٤٧٢٣ - (١٧) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خَيْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُهَا» رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے بہترین مجلس وہ ہے جو کشادہ جگہ میں منعقد کی جائے۔'' (ابوداود)

٤٧٢٤ - (١٨) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ جُلُوْسٌ، فَقَالَ: «مَالِيْ اَرٰكُمْ عِزِيْنَ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کیا بات ہے کہ میں تم کو متفرق و منتشر بیٹھا ہوا پاتا ہوں۔'' (ابوداود)

٤٧٢٥ - (١٩) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے تم میں سے جب کوئی شخص سایہ میں بیٹھا ہو پھر وہ سایہ جاتا رہے (یعنی اس پر دھوپ آجائے) اور اس کے جسم کا کچھ

الظِّلِّ، فَصَارَ بَعْضُهُ فِي الشَّمْسِ، وَبَعْضُهُ فِي الظِّلِّ، فَلْيَقُمْ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

حصہ دھوپ میں اور کچھ سایہ میں ہو تو اس کو چاہیئے کہ وہ (وہاں سے) اٹھ کھڑا ہو (اور بالکل سایہ میں جا بیٹھے یا بالکل دھوپ میں)۔" (ابوداؤد)

٤٧٢٦ - (٢٠) وَفِي «شَرْحِ السُّنَّةِ» عَنْهُ. قَالَ: «اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ فَلْيَقُمْ، فَاِنَّهُ مَجْلِسُ الشَّيْطٰنِ». هٰكَذَا رَوَاهُ مُعَمَّرٌ مَوْقُوْفًا.

ترجمہ: "اور شرح السنۃ میں یہ الفاظ ہیں کہ تم میں سے جو شخص سایہ میں بیٹھا ہو پھر وہ سایہ جاتا رہا تو وہاں سے اٹھ کھڑا ہو اس لئے کہ کچھ سایہ میں اور کچھ دھوپ میں بیٹھنا شیطان کا کام ہے۔ (اسے معمر نے موقوفا روایت ہے کیا ہے)۔"

٤٧٢٧ - (٢١) وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدِ نِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ خَارِجٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ، فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَآءِ فِي الطَّرِيْقِ، فَقَالَ لِلنِّسَآءِ: «اسْتَأْخِرْنَ فَاِنَّهُ لَيْسَ لَكُنَّ اَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيْقَ، عَلَيْكُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِيْقِ» فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْصَقُ بِالْجِدَارِ حَتّٰى اِنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: "حضرت ابو اُسید انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد سے نکل رہے تھے کہ راستہ میں مرد عورتوں سے مل گئے یعنی مخلوط ہو کر راستہ میں چلنے لگے۔ آپ ﷺ نے عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا تم مردوں کے پیچھے چلو۔ تم کو راستہ کے درمیان چلنا مناسب نہیں ہے تم کنارے کنارے جایا کرو اس حکم کو سن کر عورتیں دیواروں سے مل کر چلنے لگیں یہاں تک کہ بعض اوقات ان کا کپڑا دیوار سے اٹک جاتا تھا۔" (ابوداؤد، بیہقی)

٤٧٢٨ - (٢٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّمْشِيَ. يَعْنِي الرَّجُلَ. بَيْنَ الْمَرْأَتَيْنِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی مرد عورتوں کے درمیان چلے۔" (ابوداؤد)

٤٧٢٩ - (٢٣) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ اَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي.

ترجمہ: "حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم جب نبی ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوتے تو اس جگہ بیٹھ جاتے جہاں آخر میں جگہ خالی ہوتی۔" (ابوداؤد)

رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فِيْ «بَابِ الْقِيَامِ».

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثُ عَلِيٍّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ فِيْ «بَابِ اَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهٖ» اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث "بَابِ الْقِيَامِ" میں ذکر کی گئی ہے۔

اور ہم علی اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیثوں کو "بَابِ اَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهٖ" میں انشاء اللہ ذکر کریں گے۔

الفصل الثالث

تیسری فصل

٤٧٣٠ - (٢٤) عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّبِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا جَالِسٌ هٰكَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِيَ الْيُسْرٰى خَلْفَ ظَهْرِيْ وَاتَّكَأْتُ عَلٰى اَلْيَةِ يَدِيْ. فَقَالَ: «اَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں اس طرح بیٹھا ہوا تھا کہ میرا بایاں ہاتھ تو میری پشت پر تھا اور انگوٹھے کے نیچے گوشت پر میں سہارا دیئے ہوئے تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس حال میں دیکھ کر فرمایا کیا تو اس ہیئت پر بیٹھتا ہے جس ہیئت پر وہ لوگ بیٹھتے تھے جن پر خدا کا غضب نازل ہوا تھا۔" (ابوداؤد)

٤٧٣١ - (٢٥) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّبِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مُضْطَجِعٌ عَلٰى بَطْنِيْ فَرَكَضَنِيْ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ: «يَا جُنْدُبُ اِنَّمَا هِيَ ضِجْعَةُ اَهْلِ النَّارِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: "حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں پیٹ کے بل یعنی اوندھا لیٹا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں سے مجھ کو ٹھوکر ماری اور فرمایا "اے جندب! (ابوذر رضی اللہ عنہ کا نام ہے) لیٹنے کا یہ طریقہ دوزخیوں کا ہے۔" (ابن ماجہ)

(٦) باب العطاس والتثاؤب

چھینکنے اور جمائی لینے کا بیان

الفصل الأول

٤٧٣٢ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ وَیَکْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَاِذَا عَطَسَ أَحَدُکُمْ وَحَمِدَ اللّٰهَ کَانَ حَقًّا عَلٰى کُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهٗ اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ: یَرْحَمُكَ اللّٰهُ. فَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّیْطٰنِ، فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَرُدَّهٗ مَا اسْتَطَاعَ، فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّیْطَانُ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ. وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ: فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَالَ: هَا ضَحِكَ الشَّیْطَانُ مِنْهُ».

پہلی فصل

تَرْجَمَۃ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خدا چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو بُرا سمجھتا ہے تم میں سے جس شخص کو چھینک آئے اور وہ الحمد للّٰہ کہے تو ہر اس مسلمان کا جو چھینک کو سُنے یہ فرض ہے کہ وہ جواب میں یرحمك اللّٰہ کہے اور جمائی شیطان کا فعل ہے تم میں سے جس کو جمائی آئے تو جس حد تک ممکن ہو اُسے روکے اس لئے کہ جب کسی شخص کو جمائی آتی ہے تو شیطان دیکھ کر ہنستا ہے۔'' (بخاری) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ تم میں سے جب کوئی ''ہا'' کہتا ہے (یعنی جمائی لیتا ہے) تو شیطان ہنستا ہے۔''

٤٧٣٣ - (٢) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلْیَقُلْ لَهٗ اَخُوْهُ، اَوْصَاحِبُهٗ: یَرْحَمُكَ اللّٰهُ. فَاِذَا قَالَ لَهٗ: یَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَلْیَقُلْ: یَهْدِیْکُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

تَرْجَمَۃ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی کو چھینک آئے تو وہ الحمدللّٰہ کہے اور اُس کا مسلمان بھائی یا دوست یرحمك اللّٰہ (اس کے جواب میں) کہے اور جب کوئی شخص چھینکے اور الحمدللہ کے جواب میں یرحمك اللّٰہ کہے تو چھینکنے والا اس کے جواب میں یَہْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ (اللہ تم کو ہدایت دے اور تمہارے حال کو درست فرمائے) کہے۔'' (بخاری)

٤٧٣٤ - (٣) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ. فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! شَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِيْ قَالَ: «إِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ، وَلَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دو شخصوں کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے چھینک آئی آپ ﷺ نے ایک شخص کو جواب دیا اور دوسرے کو جواب نہ دیا۔ جس کو آپ ﷺ نے جواب نہ دیا تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے اس کو جواب دیا اور مجھ کو نہیں دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس نے الحمد للہ کہا تھا اور تو نے نہیں کہا۔'' (بخاری و مسلم)

٤٧٣٥ - (٤) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوْهُ، وَإِنْ لَّمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے جب کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمدللّٰه کہے تو تم (يَرحَمكَ الله) کہہ کر اس کو جواب دو۔ اور جو شخص چھینک کر الحمد للہ نہ کہے اس کو جواب نہ دو۔'' (مسلم)

٤٧٣٦ - (٥) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُ: «يَرْحَمُكَ اللّٰهُ» ثُمَّ عَطَسَ أُخْرٰى، فَقَالَ: «الرَّجُلُ مَزْكُوْمٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ: «إِنَّهُ مَزْكُوْمٌ».

ترجمہ: ''حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے سامنے چھینک لی تو انہوں نے آنحضرت ﷺ کو جواب میں یَرحَمُکَ اللہ کہتے ہوئے سنا۔ پھر اس کو دوبارہ چھینک آئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس شخص کو زکام ہے۔ (مسلم) اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کی تیسری چھینک پر یہ فرمایا کہ اس کو زکام ہے۔''

٤٧٣٧ - (٦) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: «إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهٖ عَلٰى فَمِهٖ، فَإِنَّ الشَّيْطٰنَ يَدْخُلُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جب کسی کو جمائی آئے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے اس لئے کہ شیطان منہ کو کھلا ہوا پاتا ہے تو اس میں گھس جاتا ہے۔'' (مسلم)

الفصل الثانی

دوسری فصل

٤٧٣٨ - (٧) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ غَطّٰى وَجْهَهٗ بِيَدِهٖ اَوْ ثَوْبِهٖ، وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهٗ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ. وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کو جب چھینک آتی تو اپنے منہ کو ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانک لیتے اور چھینک کی آواز کو پست رکھتے۔“ (ترمذی، ابوداوٗد، اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

٤٧٣٩ - (٨) وَعَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، وَلْيَقُلِ الَّذِیْ يَرُدُّ عَلَيْهِ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَلْيَقُلْ هُوَ: يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَالدَّارِمِیُّ.

ترجمہ: ”حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جب کسی کو چھینک آئے تو اَلحمدُ للّٰہِ علٰی کُلِّ حالٍ کہے یعنی ہر حال میں خدا کی تعریف یا خدا کا شکر ہے اور جو شخص اس کا جواب دے وہ یرحمک اللہ کہے اور اس کے جواب میں چھینکنے والا ”یھدیکم اللّٰہُ ویُصْلِحُ بَالکُم“ کہے۔“ (ترمذی، دارمی)

٤٧٤٠ - (٩) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰى رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ الْيَهُوْدُ يَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُوْنَ اَنْ يَّقُوْلَ لَهُمْ: يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ، فَيَقُوْلُ: «يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ”حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہودی جب رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوتے تو بہ تکلف یعنی جان کر چھینکتے کہ آپ ﷺ جواب میں یرحمک اللہ کہیں گے لیکن آپ ﷺ ان کی چھینک کے جواب میں ”یھدیکم اللّٰہُ ویُصْلِحُ بَالکُم“ کہتے۔“ (ترمذی، ابوداوٗد)

٤٧٤١ - (١٠) وَعَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ، فَعَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ، فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فَقَالَ لَهٗ سَالِمٌ: وَعَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ فَكَاَنَّ الرَّجُلَ وَجَدَ فِیْ نَفْسِهٖ، فَقَالَ: اَمَا اِنِّیْ

ترجمہ: ”ہلال بن یساف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سالم بن عبید کے ساتھ تھے کہ ایک شخص کو چھینک آئی اور اس نے (الحمدللہ کے بجائے) السلام علیکم کہا (اس خیال سے کہ شاید یہ بھی درست ہو) سالم نے اس شخص کے جواب میں کہا۔ تجھ پر اور تیری ماں پر بھی سلام۔ اس شخص نے اپنے دل میں اِن الفاظ کا بُرا مانا۔ سالم نے کہا

لَمْ اَقُلْ اِلَّا مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ، اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، وَلْيَقُلْ لَهٗ مَنْ يَّرُدُّ عَلَيْهِ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوٗدَ.

(اس میں برا ماننے کی کونسی بات ہے) میں نے تو وہی لفظ کہے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائے تھے یعنی ایک شخص نے چھینک کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے السلام علیکم کہا تھا نبی ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا تجھ پر اور تیری ماں پر بھی سلام اور اس کے بعد نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ جب کسی کو چھینک آئے تو وہ الحمدُ للّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن کہے اور جو شخص اس کو جواب دے وہ یرحمک اللہ کہے اور پھر چھینکنے والا اس کے جواب میں یغفر اللہ لی ولکم (خدا میری اور تمہاری مغفرت فرمائے) کہے۔" (ترمذی، ابوداؤد)

٤٧٤٢ - (١١) وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «شَمِّتِ الْعَاطِسَ ثَلٰثًافَمَا زَادَ فَاِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ، وَاِنْ شِئْتَ فَلَا». رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: "حضرت عبید بن رفاعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: چھینکنے والے کو تین بار جواب دو (یعنی اگر کسی شخص کو تین مرتبہ چھینکیں آئیں تو تینوں مرتبہ جواب دے) اس کے بعد اگر چھینکیں آئیں تو اختیار ہے جواب دے یا نہ دے۔" (ابوداؤد، ترمذی)

٤٧٤٣ - (١٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: «شَمِّتْ اَخَاكَ ثَلٰثًا، فَاِنْ زَادَ فَهُوَ زُكَامٌ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ، قَالَ: لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا اَنَّهٗ رَفَعَ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تین بار اپنے مسلمان بھائی کی چھینک کا جواب دے۔ اس سے زیادہ چھینکیں آئیں تو پھر وہ زکام ہے۔ (ابوداؤد کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مرفوع بیان کیا ہے)۔"

الفصل الثالث

تیسری فصل

٤٧٤٤ - (١٣) عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا عَطَسَ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

ترجمہ: "نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں چھینک لی اور پھر کہا الحمدُ لِلّٰہِ والسّلام علٰی رسول اللّٰہ. حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں کہا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَاَنَا اَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، وَلَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَقُوْلَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

اور میں بھی کہتا ہوں الحمدُ لِلّٰہِ والسّلام عَلٰی رسول اللّٰه. لیکن طریقہ وہ ہے جو ہم کو رسول اللہ ﷺ نے سکھایا ہے کہ (جب چھینک آئے تو) الحمدُ للّٰہ علٰی کلّ حَالٍ کہے۔" (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

(۷) باب الضِحْكِ

ہنسنے کا بیان

الفصل الأول

٤٧٤٥ - (١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ، إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٤٧٤٦ - (٢) وَعَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلَا رَآنِيْ إِلَّا تَبَسَّمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤٧٤٧ - (٣) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْمُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ الصُّبْحَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ، وَكَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ فَيَأْخُذُوْنَ فِيْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُوْنَ، وَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ، يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ.

پہلی فصل

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح خوب ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ کا منہ کھل جاتا اور آپ ﷺ کا تالو نظر آجاتا ہو بلکہ آپ ﷺ اکثر تبسم فرمایا کرتے تھے۔'' (بخاری)

ترجمہ: ''حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو کسی حال میں اپنے پاس آنے سے منع نہیں فرمایا اور جب آپ ﷺ مجھ کو دیکھتے تو مسکراتے۔'' (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس جگہ صبح کی نماز پڑھتے تھے اس جگہ سے اس وقت تک نہ اٹھتے تھے جب تک کہ آفتاب خوب روشن نہ ہوجاتا تھا جب سورج نکل آتا تو آپ ﷺ اُٹھ کھڑے ہوتے اس عرصہ میں آپ ﷺ صحابہ سے باتیں کرتے رہتے تھے اور جاہلیت کی باتوں کا ذکر کرکے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہنستے اور حضور ﷺ مسکراتے تھے۔ (مسلم) اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم شعر پڑھا کرتے تھے۔''

الفصل الثانی

٤٧٤٨ - (٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَارَأَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِّن رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

تَرجَمَۃ: ’’حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی شخص کو مُسکراتے نہیں دیکھا۔‘‘ (ترمذی)

الفصل الثالث

٤٧٤٩ - (٥) عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ: هَلْ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ وَالْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ اَعْظَمُ مِنَ الْجَبَلِ. وَقَالَ بِلَالُ بْنُ سَعْدٍ: اَدْرَكْتُهُمْ يَشْتَدُّوْنَ بَيْنَ الْأَغْرَاضِ، وَيَضْحَكُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ، فَاِذَا كَانَ اللَّيْلُ كَانُوْا رُهْبَانًا. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

تیسری فصل

تَرجَمَۃ: ’’حضرت قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہنسا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں اور ان کے دلوں میں پہاڑ سے بھی بڑا ایمان تھا۔ بلال بن سعد کہتے ہیں کہ میں نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تیروں کے نشانہ پر دوڑتے دیکھا ہے اِس حال میں کہ بعض ان میں سے بعض پر ہنستے تھے لیکن جب رات ہوتی تو وہ خدا سے زیادہ ڈرنے والے ہوجاتے۔‘‘ (شرح السنۃ)

(۸) باب الأسامی

ناموں کا بیان

الفصل الاول

پہلی فصل

٤٧٥٠ - (١) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا اَبَا الْقَاسِمِ! فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّمَا دَعَوْتُ هٰذَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَمُّوْا بِاِسْمِيْ، وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بازار میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے ابوالقاسم کہہ کر پکارا۔ آپ ﷺ نے مڑ کر اس شخص کی طرف دیکھا۔ اس نے عرض کیا میں نے آپ کو نہیں پکارا، اُس شخص کو پکارا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میرے نام پر نام رکھ لو لیکن میری کنیت پر کنیت مقرر نہ کرو۔“ (بخاری و مسلم)

٤٧٥١ - (٢) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «سَمُّوْا بِاِسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ، فَاِنِّيْ اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ”حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت مقرر نہ کرو اس لئے کہ مجھ کو قاسم (تقسیم کرنے والا) مقرر کیا گیا ہے اور میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔“ (بخاری و مسلم)

٤٧٥٢ - (٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللّٰهِ: عَبْدُ اللّٰهِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خدا کے نزدیک تمہارے ناموں میں بہترین نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔“ (مسلم)

٤٧٥٣ - (٤) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ: ”حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے غلام کا نام یسار، رباح، نجیح اور افلح نہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا، وَّلَا رَبَاحًا، وَّلَا نَجِيحًا، وَّلَا أَفْلَحَ، فَإِنَّكَ تَقُوْلُ: أَثَمَّ هُوَ؟ فَلَا يَكُوْنُ، فَيَقُوْلُ: لَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ، قَالَ: «لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا، وَّلَا يَسَارًا وَّلَا أَفْلَحَ وَّلَا نَافِعًا»

رکھو (یسار کے معنٰی آسانی وفراخی، رباح کے معنٰی فائدہ، نجیح کے معنٰی فیروزی وحاجت برآری اور افلح کے معنٰی نجات وچھٹکارا) اس لئے کہ جب تم اس کو اس کا نام لے کر پکاروگے اور وہ موجود نہ ہوگا تو کہا جائے گا کہ وہ نہیں ہے (مثلاً تم یسار کا نام لے کر پکاروگے اور کہا جائے گا وہ نہیں ہے تو اس کا ایک مفہوم یہ بھی ہوگا کہ گھر میں فراخی وآسانی نہیں ہے اور یہ برائی کی بات ہے۔" (مسلم)

ترجمہ: "اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور ﷺ نے یہ فرمایا ہے اپنے غلام کا نام رباح، یسار، افلح اور نافع نہ رکھ۔"

٤٧٥٤ - (٥) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّنْهٰى أَنْ يُّسَمّٰى بِيَعْلٰى وَبِبَرَكَةَ وَبِأَفْلَحَ وَبِيَسَارٍ وَّبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذٰلِكَ. ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا، ثُمَّ قُبِضَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارادہ کیا تھا کہ یعلی، برکت، افلح، یسار اور نافع نام رکھنے سے لوگوں کو منع فرمادیں، پھر میں نے دیکھا کہ اس ارادہ کے بعد آپ ﷺ خاموش رہے اور اس کے بعد آپ ﷺ نے وفات پائی اور آپ نے ان ناموں کو رکھنے سے منع نہ فرمایا۔" (مسلم)

٤٧٥٥ - (٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَخْنَى الْأَسْمَآءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ يُّسَمّٰى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: «أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَخْبَثُهُ رَجُلٌ كَانَ يُسَمّٰى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ لَا مَلِكَ إِلَّا اللّٰهُ».

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن خدا کے نزدیک بدترین ناموں میں اس شخص کا نام ہوگا جس کو شہنشاہ کہتے ہوں گے (یعنی جس کا نام شہنشاہ ہوگا)۔ (بخاری) اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ قیامت کے دن مبغوض ترین شخص اور بدترین شخص خدا کے نزدیک وہ ہوگا جس کا نام شہنشاہ ہوگا۔ خدا کے سوا کوئی شہنشاہ نہیں ہے۔

٤٧٥٦ - (٧) وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سُمِّيْتُ بَرَّةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تُزَكُّوْا

ترجمہ: "حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابی سلمہ کہتی ہیں کہ میرا نام بَرّہ (نیکوکار) رکھا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے نفس کی تعریف نہ کرو نیکی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا

اَنْفُسَکُمْ، اللّٰہُ اَعْلَمُ بِاَھْلِ الْبِرِّمِنْکُمْ، سَمُّوْھَا زَیْنَبَ». رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

ہے،تم اس کا نام زینب رکھو۔'' (مسلم)

٤٧٥٧ - (٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا، قَالَ: کَانَتْ جُوَیْرِیَۃُ اِسْمُھَا بَرَّۃٌ، فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْمَھَا جُوَیْرِیَۃَ، فَکَانَ یَکْرَہُ اَنْ یُّقَالَ: خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّۃَ. رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بیوی جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام برۃ تھا آپ نے اس نام کو بدل کر جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کردیا اس لئے کہ آپ ﷺ اس بات کو برا جانتے تھے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ آپ ﷺ برہ یعنی نیکو کار کے پاس سے نکلے۔'' (مسلم)

٤٧٥٨ - (٩) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا، اَنَّ بِنْتًا کَانَتْ لِعُمَرَ یُقَالُ لَھَا: عَاصِیَۃٌ فَسَمَّاھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَمِیْلَۃَ. رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ (گناہ گار) تھا رسول اللہ ﷺ نے اس کے نام کو بدل کر جمیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رکھا۔'' (مسلم)

٤٧٥٩ - (١٠) وَعَنْ سَھْلِ ابْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: اُتِیَ بِالْمُنْذِرِبْنِ اَبِیْ اُسَیْدٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ وُلِدَ، فَوَضَعَہٗ عَلٰی فَخِذِہٖ فَقَالَ: «مَا اسْمُہٗ» قَالَ: فُلَانٌ. قَالَ: «لَا، لٰکِنِ اسْمُہُ الْمُنْذِرُ». مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

ترجمہ: ''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ منذر بن ابی اسید رضی اللہ عنہ جب پیدا ہوئے تو ان کو نبی ﷺ کے پاس لایا گیا رسول اللہ ﷺ نے ان کو ران مبارک پر بٹھا لیا اور پوچھا اس کا کیا نام ہے؟ جواب میں بتایا گیا کہ اس کا نام یہ ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ نہیں، اس کا نام منذر ہے۔'' (بخاری ومسلم)

٤٧٦٠ - (١١) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: «لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ عَبْدِیْ وَاَمَتِیْ، کُلُّکُمْ عَبِیْدُ اللّٰہِ، کُلُّ نِسَآءِ کُمْ اِمَآءُ اللّٰہِ، وَلٰکِنْ لِّیَقُلْ: غُلَامِیْ وَجَارِیَتِیْ، فَتَایَ وَفَتَاتِیْ. وَلَا یَقُلِ الْعَبْدُ: رَبِّیْ، وَلٰکِنْ لِّیَقُلْ: سَیِّدِیْ.

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کوئی شخص (اپنے غلام اور لونڈی کو) میرا غلام اور میری لونڈی نہ کہے، تم سب خدا کے بندے اور ساری عورتیں خدا کی لونڈیاں ہیں بلکہ یوں کہے کہ میرا خادم اور میری خادمہ میرا لڑکا اور میری لڑکی۔ اور غلام اپنے آقا کو میرا پروردگار نہ کہے بلکہ میرا سردار کہے اور ایک روایت میں الفاظ ہیں کہ میرا سردار اور میرا مولیٰ

وَفِيْ رِوَايَةٍ: «لِيَقُلْ: سَيِّدِيْ وَمَوْلَائِيْ» وَفِيْ رِوَايَةٍ: «لَّا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهٖ: مَوْلَائِيْ، فَاِنَّ مَوْلَاكُمُ اللّٰهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

کہے اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ غلام اپنے آقا کو میرا مولیٰ نہ کہے اس لئے کہ تمہارا مولیٰ خدا ہے۔" (مسلم)

٤٧٦١ - (١٢) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تَقُوْلُوْا: اَلْكَرْمَ، فَاِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تَرجَمَۃ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے (انگور کے درخت کو) کرم نہ کہو اس لئے کہ کرم مؤمن کا دل ہے۔" (مسلم)

٤٧٦٢ - (١٣) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قال: «لَا تَقُوْلُوْا: الْكَرْمُ وَلٰكِنْ قُوْلُوا: اَلْعِنَبُ وَالْحَبَلَةُ».

تَرجَمَۃ: "اور مسلم کی ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ (انگور کو) کرم نہ کہو بلکہ عنب وحبلہ کہو۔"

٤٧٦٣ - (١٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ، وَلَا تَقُوْلُوْا: يَاخَيْبَةَ الدَّهْرِ! فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تَرجَمَۃ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے انگور کا نام کرم نہ رکھو اور زمانہ کی ناامیدی کے الفاظ نہ کہو اس لئے کہ زمانہ خدا ہے (یعنی خدا کے اختیار میں ہے)۔" (بخاری)

٤٧٦٤ - (١٥) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَسُبُّ اَحَدُكُمُ الدَّهْرَ، فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تَرجَمَۃ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے زمانے کو بُرا نہ کہو اس لئے کہ زمانے کا انقلاب خدا کے ہاتھ میں ہے۔" (مسلم)

٤٧٦٥ - (١٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ: خَبُثَتْ نَفْسِيْ، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: لَقِسَتْ نَفْسِيْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تَرجَمَۃ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص جی بُرا ہونے (قے یا متلی ہونے) کو خبثت نفسی (میرا جی بُرا ہوا) نہ کہے بلکہ لقست نفسی کہے۔" (بخاری ومسلم)

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: «يُؤْذِيْنِيْ اِبْنُ آدَمَ» فِيْ «بَابِ الْاِيْمَانِ».

اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث "يُؤْذِيْنِيْ اِبْنُ آدَمَ فِيْ بَابِ الْاِيْمَانِ" میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثانی

٤٧٦٦ - (١٧) عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ لَمَّا وَفَدَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قَوْمِهٖ سَمِعَهُمْ يُكَنُّوْنَهٗ بِاَبِي الْحَكَمِ، فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ، وَاِلَيْهِ الْحُكْمُ، فَلِمَ تُكَنّٰى اَبَا الْحَكَمِ؟» قَالَ: اِنَّ قَوْمِيْ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِيْ شَيْءٍ اَتَوْنِيْ فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ، فَرَضِيَ كِلَا الْفَرِيْقَيْنِ بِحُكْمِيْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا أَحْسَنَ هٰذَا، فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ؟» قَالَ: لِيْ شُرَيْحٌ، وَمُسْلِمٌ، وَعَبْدُ اللّٰهِ. قَالَ: «فَمَنْ اَكْبَرُهُمْ؟» قَالَ: قُلْتُ: شُرَيْحٌ. قَالَ: «فَاَنْتَ اَبُوْشُرَيْحٍ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل

ترجمہ: ''شریح بن ہانی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب وہ اپنی قوم کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی ﷺ نے سنا کہ ان کی قوم ان کو ابوالحکم کہہ کر پکارتی ہے۔ آپ ﷺ نے مجھ کو اپنے پاس بُلایا اور فرمایا ''حَکَم'' خدا ہے اور حُکم اسی کے قبضہ واختیار میں ہے پھر تم نے ابوالحکم کنیت کیوں مقرر کی ہے؟ انہوں نے کہا کہ میری قوم میں جب کسی معاملہ پر اختلاف ہوتا ہے تو میرے پاس چلے آتے ہیں اور میں ان کے درمیان ایسا فیصلہ کردیتا ہوں کہ وہ سب راضی ہوجاتے ہیں اور میرے فیصلے کو تسلیم کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنا بہت بہتر بات ہے۔ تمہارے کتنے بچے ہیں؟ میں نے عرض کیا تین لڑکے، شریح مسلم اور عبد اللہ۔ آپ ﷺ نے پوچھا اُن میں بڑا کون ہے؟ میں نے عرض کیا، شریح۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بس تو تیری کنیت ابوشریح ہے۔'' (ابوداؤد، نسائی)

٤٧٦٧ - (١٨) وَعَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ: لَقِيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. فَقَالَ: مَنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ: مَسْرُوْقُ ابْنُ الْاَجْدَعِ. قَالَ عُمَرُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «الْاَجْدَعُ شَيْطٰنٌ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: ''مسروق رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور انہوں نے پوچھا تو کون ہے؟ میں نے کہا مسروق، اجدع کا بیٹا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اَجْدَع شیطان کا ایک نام ہے۔'' (ابوداؤد، ابن ماجہ)

٤٧٦٨ - (١٩) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ: ''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم کو تمہارے اور تمہارے آباء کے

وَسَلَّمَ: «تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَسْمَآءِ اٰبَائِكُمْ، فَأَحْسِنُوْا اَسْمَآءَ كُمْ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

ناموں سے پکارا جائے گا اس لئے تم اپنے اچھے نام رکھو۔" (احمد، ابوداؤد)

٤٧٦٩ - (٢٠) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّجْمَعَ اَحَدٌ بَيْنَ اسْمِهٖ وكُنِّيَتِهٖ، وَيُسَمّٰى مُحَمَّدًا اَبَا الْقَاسِمِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت کو جمع کرے (یعنی) محمد نام رکھے اور ابو القاسم کنیت مقرر کرے۔" (ترمذی)

٤٧٧٠ - (٢١) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِذَا سَمَّيْتُمْ بِاِسْمِيْ فَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنِّيَتِيْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، ابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ، وَقَالَ: «مَنْ تَسَمّٰى بِاِسْمِيْ، فَلَا يَكْتَنِ بِكُنِّيَتِيْ، وَمَنْ تَكَنّٰى بِكُنِّيَتِيْ، فَلَا يَتَسَمَّ بِاِسْمِيْ».

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے تم اگر میرے نام پر نام رکھو تو میری کنیت پر کنیت مقرر نہ کرو۔ (ترمذی) ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔" اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں یوں ہے کہ جو شخص میرے نام پر نام رکھے وہ میری کنیت کو اپنی کنیت مقرر نہ کرے اور جو شخص میری کنیت پر اپنی کنیت مقرر کرے وہ میرے نام پر اپنا نام نہ رکھے۔"

٤٧٧١ - (٢٢) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ وَلَدْتُ غُلَامًا فَسَمَّيْتُهٗ مُحَمَّدًا، وَكَنَّيْتُهٗ اَبَا الْقَاسِمِ، فَذُكِرَلِيْ اَنَّكَ تَكْرَهُ ذٰلِكَ. فَقَالَ: «مَا الَّذِيْ اَحَلَّ اِسْمِيْ وَحَرَّمَ كُنِّيَتِيْ؟ اَوْ مَا الَّذِيْ حَرَّمَ كُنِّيَتِيْ وَاَحَلَّ اسْمِيْ؟». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ. وَقَالَ مُحْيُ السُّنَّةِ: غَرِيْبٌ.

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک لڑکا جنا ہے جس کا نام محمد اور کنیت ابوالقاسم رکھا ہے پھر مجھ سے کہا گیا کہ آپ کو یہ پسند نہیں ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کس چیز نے میرے نام کو حلال کیا اور کس چیز نے میری کنیت کو حرام کیا (یعنی میرا نام اور میری کنیت دونوں حلال و جائز ہیں لیکن دونوں کا جمع کرنا مکروہِ تنزیہی ہے حرام نہیں)۔ (ابوداؤد، محی السنۃ کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے)۔"

٤٧٧٢ - (٢٣) وَعَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ اَبِيْهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا

ترجمہ: "حضرت محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میرے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت

رَسُوْلَ! اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ وُلِدَ لِیْ بَعْدَكَ وَلَدٌ اُسَمِّيْهِ بِاسْمِكَ وَاُكَنِّيْهِ بِكُنْيَتِكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ اگر آپ کے بعد میرے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوتو میں اس کا نام محمد اور کنیت ابو القاسم رکھ دوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں۔'' (ابوداؤد)

٤٧٧٣ - (٢٤) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَنَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَقْلَةٍ كُنْتُ اَجْتَنِيْهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ. وَفِی «الْمَصَابِيْحِ» صَحَّحَهُ.

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک ساگ اُکھاڑا کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسی ساگ کے نام پر میری کنیت مقرر کردی (یعنی ابو الحمزہ۔ حمزہ ترہ تیزک کو کہتے ہیں)۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث اس سند کے علاوہ اور سند سے مروی نہیں اور صاحبِ مصابیح نے اسے صحیح کہا ہے)۔''

٤٧٧٤ - (٢٥) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيْحَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بُرے نام کو بدل دیا کرتے تھے۔'' (ترمذی)

٤٧٧٥ - (٢٦) وَعَنْ بَشِيْرِ بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنْ عَمِّهٖ اُسَامَةَ بْنِ اَخْدَرِیٍّ، اَنَّ رَجُلًا يُّقَالُ لَهٗ اَصْرَمُ كَانَ فِی النَّفَرِ الَّذِیْ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا اسْمُكَ؟» قَالَ: اَصْرَمُ قَالَ: «بَلْ اَنْتَ زُرْعَةُ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت بشیر بن میمون رضی اللہ عنہ اپنے چچا اسامہ بن اخدری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک جماعت آئی اس میں ایک شخص تھا جس کو اَصرم (درخت کاٹنے والا) کہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا تیرا کیا نام ہے اس نے کہا اَصرم۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بلکہ زرعہ ہے۔''

٤٧٧٦ - (٢٧) وَقَالَ غَيَّرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْمَ الْعَاصِ، وَعَزِيْزٍ، وَعَتَلَةَ، وَشَيْطٰنٍ، وَالْحَكَمِ، وَغُرَابٍ، وَحُبَابٍ، وَشِهَابٍ، وَقَالَ: تَرَكْتُ اَسَانِيْدَهَا لِلْاِخْتِصَارِ.

ترجمہ: ''ابوداؤد نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے عاص، عزیز، عتلہ، شیطان، حکم، غراب، حباب اور شہاب ناموں کو بدل دیا تھا۔ میں نے ان کی اسانید، اختصار کے باعث چھوڑ دی ہیں۔''

٤٧٧٧ - (٢٨) وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ، اَوْقَالَ اَبُوْ

ترجمہ: ''حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے ابو عبداللہ سے یا ابو عبداللہ نے ابو مسعود رضی اللہ عنہ انصاری سے دریافت کیا کہ تم نے رسول اللہ

عَبْدِ اللّٰهِ لِاَبِیْ مَسْعُوْدٍ: مَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِیْ (زَعَمُوْا؟) قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُلِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ: اِنَّ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، حُذَيْفَةُ.

ﷺ سے لفظ زَعَمُوْا کی نسبت کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ "زَعَمُوْا" آدمی کی بری سوار ہے، یعنی اس لفظ کا استعمال بُرا ہے۔ (ابوداؤد کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ سے مراد حذیفہ ہیں)۔"

٤٧٧٨ - (٢٩) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تَقُوْلُوا: مَا شَآءَ اللّٰهُ وَشَآءَ فُلَانٌ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا: مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَآءَ فُلَانٌ». رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے تم اس طرح نہ کہو کہ اگر خدا نے اور فلاں شخص نے چاہا (تو اس طرح ہوگا کیونکہ اس میں خدا اور بندہ کی برابری ثابت ہوتی ہے) بلکہ یوں کہو کہ اگر خدا نے چاہا اور پھر فلاں شخص نے چاہا (تو اس طرح ہوگا)۔" (ابوداؤد، احمد)

٤٧٧٩ - (٢٩) وَفِیْ رِوَايَةٍ مُنْقَطِعًا قَالَ: «لَا تَقُوْلُوْا: مَا شَآءَ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَّقُوْلُوْا: مَاشَآءَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ». رَوَاهُ فِیْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

ترجمہ: "اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ تم یوں نہ کہو کہ اگر خدا نے اور محمد ﷺ نے چاہا (تو اسطرح ہوگا) بلکہ صرف اتنا کہو کہ اگر خدا نے چاہا۔" (شرح السنۃ)

٤٧٨٠ - (٣١) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدًا، فَاِنَّهٗ اِنْ يَّكُ سَيِّدًا فَقَدْ اَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: منافق کو سیّد (سردار یا آقا) نہ کہو اس لئے کہ اگر وہ سیّد نہ ہو (اور تم نے اس کو سیّد کہا) تو اپنے پروردگار کو ناخوش کیا۔" (ابوداؤد)

الفصل الثالث

تیسری فصل

٤٧٨١ - (٣٢) عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، قَالَ: جَلَسْتُ اِلٰى سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، فَحَدَّثَنِیْ اَنَّ جَدَّهٗ حَزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «مَا

ترجمہ: "عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں سعید رضی اللہ عنہ بن میسّب کے پاس بیٹھا تھا کہ انہوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ میرے دادا جن کا نام حزن تھا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے پوچھا تیرا

اسْمُكَ؟» قَالَ: اِسْمِيْ حَزْنٌ، قَالَ: «بَلْ اَنْتَ سَهْلٌ» قَالَ: مَا اَنَا بِمُغَيِّرٍ نِ اسْمًا سَمَّانِيْهِ اَبِیْ قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبُ: فَمَا زَالَتْ فِيْنَا الْحُزُوْنَةُ بَعْدُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

کیا نام ہے؟ انہوں نے کہا ''حزن'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے تیرا نام سہل رکھا۔ انہوں نے کہا میں اپنے اس نام کو تبدیل کرنا نہیں چاہتا جس کو میرے باپ نے رکھا ہے۔ ابن مسیّب کا بیان ہے کہ (اس نام کی وجہ سے) ہمیشہ ہمارا خاندان سختی میں مبتلا رہا (حزن کے معنی ہیں سخت زمین اور سہل کے معنی ہیں نرم زمین)۔'' (بخاری)

٤٧٨٢ - (٣٣) وَعَنْ اَبِیْ وَهَبِ نِ الْجُشَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، الْجُشَمِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَسَمَّوْا بِاَسْمَآءِ الْاَنْبِيَآءِ، وَاَحَبُّ الْاَسْمَآءِ اِلَى اللّٰهِ: عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَاَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ، وَاَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةٌ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت ابو وہب جشمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے انبیاء علیہ السلام کے ناموں پر اپنے نام رکھو اور خدا کے نزدیک بہترین نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن اور زیادہ سچے (معنی کے اعتبار سے یا واقع کے مطابق) نام، حارث (کسب کرنے والا) اور ہمام (قصد و ارادہ کرنے والا) ہیں اور بدترین نام حرب (لڑنا) اور مُرہ (تلخی) ہیں۔'' (ابوداوٗد)

(٩) باب البيان والشعر

فصاحت اور شعر کا بیان

الفصل الأول

٤٧٨٣ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا، فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٤٧٨٤ - (٢) وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤٧٨٥ - (٣) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ» قَالَهَا ثَلَاثًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٤٧٨٦ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ: اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

ترجمہ: ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دو اشخاص مشرق کی جانب سے آئے اور (خوب فصاحت وبلاغت سے) گفتگو کی۔ لوگ ان کی تقریر اور بیان کو سن کر ششدر وحیران رہ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بعض بیان سحر (کا اثر رکھتے) ہیں۔“ (بخاری)

ترجمہ: ”حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، بعض اشعار (پراز) حکمت ہوتے ہیں۔“ (بخاری، مسلم)

ترجمہ: ”حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ہلاک ہوئے کلام میں مبالغہ کرنے والے۔ تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ فرمائے۔“ (مسلم)

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی شاعر نے اگر کوئی سچی بات کہی ہے تو وہ لبید کا قول ہے یعنی یہ کہ ”اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللّٰهُ بَاطِلٌ“ (آگاہ ہو کہ خدا کے سوا ہر چیز باطل وفانی ہے)۔“ (بخاری ومسلم)

٤٧٨٧ - (٥) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ: «هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ ابْنِ اَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «هِيْهِ» فَاَنْشَدْتُّهُ بَيْتًا. فَقَالَ «هِيْهِ» ثُمَّ اَنْشَدْتُّهُ بَيْتًا فَقَالَ: «هِيْهِ» حَتّٰى اَنْشَدْتُّهُ مِائَةَ بَيْتٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ”عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک روز رسول اللہ ﷺ کے پیچھے (یعنی آپ ﷺ کی سواری پر) سوار ہوا، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تجھ کو امیہ بن ابی الصلت کے کچھ اشعار یاد ہیں۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں تو سناؤ۔ میں نے ایک شعر سنایا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اور سناؤ۔ میں نے پھر ایک شعر پڑھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اور سناؤ۔ اسی طرح میں نے سو شعر سنائے۔“ (مسلم)

٤٧٨٨ - (٦) وَعَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ اِصْبَعُهُ فَقَالَ:

«هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ
وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَالَقِيْتِ»

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ”حضرت جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک لڑائی میں (غزوۂ اُحد میں) شریک تھے کہ آپ کی اُنگلی خون آلود ہوگئی آپ ﷺ نے (اُنگلی کو مخاطب کر کے) کہا: تو ایک انگلی ہے (جسم کا کوئی بڑا عضو نہیں) اور خون میں آلودہ ہوئی ہے (یعنی اور کوئی مصیبت تجھ پر نہیں پڑی، نہ تو تو کاٹی گئی اور نہ ہلاک ہوئی) اور یہ (جو کچھ ہوا ہے) خدا کی راہ میں ہوا ہے، (جس کا ثواب ملے گا)۔“ (بخاری ومسلم)

٤٧٨٩ - (٧) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانِ ابْنِ ثَابِتٍ: «اُهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ، فَاِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَكَ» وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِحَسَّانٍ: «اَجِبْ عَنِّيْ، اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ”حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قریظہ کے دن (یعنی اُس روز جس روز کہ آپ ﷺ نے یہود بنی قریظہ کا محاصرہ کیا تھا) حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ (شاعر) سے فرمایا تم مشرکوں کی ہجو کرو جبرئیل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں (یعنی جبرئیل علیہ السلام اِلقاو الہام کے ذریعہ تمہاری مدد کریں گے) اور رسول اللہ ﷺ (جب کافروں سے اپنی ہجو سنتے تو) حسان رضی اللہ عنہ سے فرماتے تم میری طرف سے ان کو جواب دو۔ اور پھر حسان رضی اللہ عنہ کے لئے اس طرح دعا کرتے ”اے اللہ! روح القدس (جبرئیل) سے حسان کی مدد فرما۔“ (بخاری ومسلم)

٤٧٩٠ - (٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اُهْجُوْا قُرَيْشًا، فَاِنَّهُ اَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ رَّشْقِ النَّبْلِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (اپنے شاعروں سے دورانِ جنگ میں) فرمایا قریش کی ہجو کرو اس لئے کہ ہجو قریش کے لئے تیروں کے زخم سے زیادہ سخت ہے۔'' (مسلم)

٤٧٩١ - (٩) وَعَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ: «اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَانَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ». وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «هَجَاهُمْ حَسَّانٌ فَشَفٰى وَاشْتَفٰى». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حسان رضی اللہ عنہ سے یہ فرماتے سنا۔ جب تک تو خدا اور خدا کے رسول کی طرف سے (مشرکوں کی ہجو کا مقابلہ) کرتا رہے گا روح القدس (جبرئیل علیہ السلام) برابر تیری مدد کرتے رہیں گے۔ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ حسان رضی اللہ عنہ نے کفار کی ہجو کی (اور اس ہجو سے) مسلمانوں کو شفا دی اور خود بھی شفا پائی (یعنی سکون وطمانیت حاصل کی)۔'' (مسلم)

٤٧٩٢ - (١٠) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى اغْبَرَّ بَطْنُهُ يَقُوْلُ:

وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّا قَيْنَا
اِنَّ الْاُولٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا
يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ اَبَيْنَا اَبَيْنَا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ غزوۂ خندق میں رسول اللہ ﷺ خود بہ نفسِ نفیس مٹی اُٹھا اٹھا کر پھینکتے جاتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کا شکم مبارک غبار آلود ہوگیا تھا اور یہ فرماتے جاتے تھے۔ ''خدا کی قسم اگر خدا کی ہدایت نہ ہوتی تو ہم (ہرگز) ہدایت نہ پاتے، نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ ہم نماز پڑھتے۔ پس اے اللہ! ہم پر آرام وسکینت نازل فرما اور ہم جب دشمنوں سے لڑیں تو ہم کو ثابت قدم رکھ۔ ان کافروں نے ہم پر زیادتی کی ہے (یعنی کفارِ مکہ نے) جب وہ ہم کو فتنہ میں ڈالنے کا ارادہ کرتے ہیں (یعنی کفر کی طرف ہم کو واپس لے جانے کا) تو ہم اس سے انکار کردیتے ہیں۔'' ان شعروں کو آپ بلند آواز سے پڑھتے اور اَبَيْنَا اَبَيْنَا کے الفاظ زیادہ بلند آواز سے فرماتے۔'' (بخاری ومسلم)

٤٧٩٣ - (١١) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ وَيَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا

عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا

يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجِيْبُهُمْ:

اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ

فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ غزوہ احزاب میں مہاجرین اور انصار نے خندق کو کھودنا اور مٹی کو اُٹھا کر اٹھا کر پھینکنا شروع کیا (وہ کام میں مشغول تھے) اور کہتے جاتے تھے: ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر جہاد کے لیے بیعت کی ہے جب تک ہم باقی رہیں گے (جہاد کریں گے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے جواب میں فرماتے تھے اے اللہ! زندگی آخرت ہی کی زندگی ہے تو انصار اور مہاجرین کو بخش دے۔“ (بخاری ومسلم)

٤٧٩٤ - (١٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيْهِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیٹ کو پیپ سے بھر لینا جو پیٹ کو خراب کردے اس سے بہتر ہے کہ اس میں شعر کو بھرے (شعر سے مراد مذموم شعر ہے)۔“ (بخاری)

الفصل الثانی

دوسری فصل

٤٧٩٥ - (١٣) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا اَنْزَلَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهٖ وَلِسَانِهٖ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَكَاَنَّمَا تَرْمُوْنَهُمْ بِهٖ نَضْحَ النَّبْلِ». (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ.

ترجمہ: ”حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا خداوند تعالیٰ نے شعر کے متعلق جو حکم نازل فرمایا ہے وہ ظاہر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن تلوار سے بھی جہاد کرتا ہے اور زبان سے بھی۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم کافروں کو شعر سے اسی طرح مارتے ہو جس طرح تیروں سے۔ (شرح السنۃ) اور کتاب استیعاب میں ابن عبدالبر سے منقول ہے کہ انہوں نے (یعنی کعب رضی اللہ عنہ نے عرض

وَفِي «الْاِسْتِيْعَابِ لِابْنِ عَبْدِ الْبَرِّ، اَنَّهٗ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَاذَا تَرٰى فِي الشِّعْرِ، فَقَالَ: «اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُحَارِبُ بِسَيْفِهٖ وَلِسَانِهٖ».

کرتے ہوئے) کہا کہ یا رسول اللہ! شعر کی بابت آپ ﷺ کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مؤمن اپنی تلوار سے جہاد کرتا ہے اور اپنی زبان سے بھی۔"

٤٧٩٦ - (١٤) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَلْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِيْمَانِ، وَالْبَذَاءُ، وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: "حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے حیاء اور زبان ایمان کی دو شاخیں ہیں اور دل آزار گفتگو اور بیہودہ باتیں نفاق کی دو شاخیں ہیں۔" (ترمذی)

٤٧٩٧ - (١٥) وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِنَّ اَحَبَّكُمْ اِلَيَّ وَاَقْرَبَكُمْ مِنِّيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا، و اِنَّ اَبْغَضَكُمْ اِلَيَّ وَاَبْعَدَكُمْ مِنِّي، مَسَاوِيْكُمْ اَخْلَاقًا، الثَّرْثَارُوْنَ، الْمُتَشَدِّقُوْنَ، الْمُتَفَيْهِقُوْنَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: "حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مجھ کو سب سے زیادہ عزیز و محبوب اور مجھ سے قریب تر وہ لوگ ہوں گے جو تم میں زیادہ خوش اخلاق ہیں اور مبغوض ترین اور مجھ سے بہت دور وہ لوگ ہوں گے جو بداخلاق ہیں (اور بداخلاق وہ ہیں جو) زیادہ باتیں بنانے والے، بے احتیاطی سے فضول باتیں کرنے والے، تکبر کرنے والے ہیں۔ (بیہقی نے اسے شعب الایمان میں روایت کیا ہے)

٤٧٩٨ - (١٦) وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ عَنْ جَابِرٍ، وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ، فَمَا الْمُتَفَيْهِقُوْنَ؟ قَالَ: «اَلْمُتَكَبِّرُوْنَ».

ترجمہ: "اور ترمذی نے اسے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ لوگوں نے عرض کیا متفیہقون کون ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تکبر کرنے والے)۔"

٤٧٩٩ - (١٧) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ قَوْمٌ يَّاْكُلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَاْكُلُ الْبَقَرَةُ بِاَلْسِنَتِهَا». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

ترجمہ: "حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ ایک ایسی قوم پیدا نہ ہو جائے گی جو اپنی زبانوں سے اس طرح کھائے گی جس طرح گائیں اپنی زبانوں سے کھاتی ہیں (یعنی اپنی زبانوں کو کھانے کا وسیلہ قرار دیگی اور جھوٹی باتوں یا فصاحت

وبلاغت یا مدح وذم سے روٹی کمائے گی)۔" (احمد)

٤٨٠٠ - (١٨) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِيْ يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهٖ كَمَا يَتَخَلَّلُ الْبَاقِرَةُ بِلِسَانِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوٗدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خداوند تعالیٰ اس شخص کو اپنا دشمن سمجھتا ہے جو اظہارِ فصاحت وبلاغت میں اپنی زبان سے کھائے یعنی اپنی زبان کو دانتوں کے گرد اس طرح حرکت دے جس طرح گائیں اپنی زبان کو حرکت دیتی ہیں (مطلب یہ ہے کہ الفاظ کو اس طرح ادا کرے کہ زبان کو غیر معمولی حرکت ہو)۔ (ترمذی، ابوداؤد، یہ حدیث غریب ہے)۔"

٤٨٠١ - (١٩) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ بِقَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنَ النَّارِ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرَئِيْلُ! مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ اُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَالَا يَفْعَلُوْنَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے معراج کی رات میرا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جن کی زبانیں آگ کی قینچیوں سے کاٹی جارہی تھیں۔ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا یہ آپ کی امت کے خطیب (وعظ گو، لیکچرار) جو ایسی باتیں کہتے تھے جن پر خود عمل نہیں کرتے تھے۔ (ترمذی یہ حدیث غریب ہے)۔"

٤٨٠٢ - (٢٠) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِيَسْبِيَ بِهٖ قُلُوْبَ الرِّجَالِ اَوِ النَّاسِ، لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا.» رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص (فصاحت وبلاغت یا مکروفریب کی) ایسی باتوں کو سیکھے کہ ان سے مردوں یا لوگوں کے دلوں پر قابو حاصل کرلے خداوند تعالیٰ قیامت کے دن نہ تو اس کے نفل قبول فرمائے گا اور نہ فرض یعنی اس کا کوئی فرض ونفل قبول نہ ہوگا)۔" (ابوداؤد)

٤٨٠٣ - (٢١) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ قَالَ يَوْمًا وَقَامَ رَجُلٌ فَاَكْثَرَ الْقَوْلَ. فَقَالَ عَمْرٌو: لَوْ قَصَدَ فِيْ قَوْلِهٖ لَكَانَ

ترجمہ: "حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز ایک شخص نے کھڑے ہوکر فصاحت وبلاغت کے ساتھ طویل تقریر کی۔ انہوں نے اس کو مخاطب کرکے کہا۔ اگر تو اپنے بیان میں اختصار

خَيْرًا لَّهُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «لَقَدْ رَأَيْتُ . أَوْ أُمِرْتُ . أَنْ أَتَجَوَّزَ فِي الْقَوْلِ، فَإِنَّ الْجَوَازَ هُوَ خَيْرٌ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

سے کام لیتا تو بہتر ہوتا، اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، میں نے سمجھ لیا ہے یا مجھے حکم کیا گیا ہے اس بات کا کہ تقریر و گفتگو میں اختصار کردوں اس لئے کہ مختصر تقریر بہتر ہوتی ہے۔" (ابوداؤد)

٤٨٠٤ - (٢٢) وَعَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا، وَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلاً، وَإِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا، وَإِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالاً». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "صخر بن عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے بعض بیان جادو کی مانند ہوتے ہیں اور بعض علم جہالت ہوتے ہیں اور بعض شعر مبنی بر حکمت اور نافع ہوتے ہیں اور بعض قول وبالِ جان ہوتے ہیں۔" (ابوداؤد)

الفصل الثالث

تیسری فصل

٤٨٠٥ - (٢٣) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَضَعُ لِحَسَّانٍ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا، يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ يُنَافِحُ. وَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَانَافَحَ أَوْفَاخَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حسان رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد میں منبر بچھاتے اور حسان رضی اللہ عنہ اس پر کھڑے ہوکر رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اظہارِ فخر کرتے یا حضور ﷺ کی طرف سے (کفار کی مذمت کا) مقابلہ کرتے اور رسول اللہ ﷺ یہ فرماتے کہ خداوند تعالیٰ حسان رضی اللہ عنہ کی روح القدس سے مدد کرتا ہے جب تک کہ وہ مقابلہ یا فخر کرتا ہے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے۔" (بخاری)

٤٨٠٦ - (٢٤) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادٍ

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کا ایک حُدی خوان تھا (حدی اونٹوں کے ہانکنے کا گانا) جس کا نام انجشہ تھا یہ خوش

يُقَالُ لَهُ: اَنْجَشَةُ، وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «رُوَيْدَكَ يَا اَنْجَشَةُ لَا تُكْسِرِ الْقَوَارِيْرَ». قَالَ قَتَادَةُ: يَعْنِيْ ضَعَفَةَ النِّسَآءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

آواز تھا ایک روز نبی ﷺ نے اس سے فرمایا انجشہ اونٹوں کو آہستہ آہستہ ہانک (یعنی اپنی حدی سے ان کو گرم اور تیز رو نہ بنا) اور شیشوں کو نہ توڑ۔ قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ شیشوں سے مراد آپ کی کمزور ضعیف عورتیں تھیں۔" (بخاری، مسلم)

٤٨٠٧ - (٢٥) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هُوَ كَلَامٌ، فَحَسَنُهُ حَسَنٌ، وَقَبِيْحُهُ قَبِيْحٌ». رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيْ.

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے شعر کا ذکر آیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا شعر کلام ہے اچھا شعر اچھا ہے اور برا شعر برا ہے۔" (دار قطنی)

٤٨٠٨ - وَرَوَى الشَّافِعِيُّ عَنْ عُرْوَةَ مُرْسَلًا.

ترجمہ: "شافعی نے اُسے عروہ سے مرسلاً روایت کیا۔"

٤٨٠٩ - (٢٦) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ اِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خُذُوا الشَّيْطَانَ، اَوْ أَمْسِكُوا الشَّيْطٰنَ، لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: "حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مقامِ عرج میں (مکہ کے راستہ میں ایک گاؤں ہے) جا رہے تھے کہ ایک شاعر شعر پڑھتا ہوا سامنے آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے (اُس کے اشعار سن کر) فرمایا۔ اس شیطان کو پکڑلو، یا اس شیطان کو روک لو۔ انسان کا پیپ سے پیٹ بھر لینا اس سے بہتر ہے کہ اس میں شعر بھرے ہوں۔" (مسلم)

٤٨١٠ - (٢٧) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گانا یا راگ اس طرح دل میں نفاق کو پیدا کرتا ہے جس طرح پانی کھیتی کو اُگاتا ہے۔" (بیہقی)

٤٨١١ - (٢٨) وَعَنْ نَافِعٍ رحمه الله، قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِيْ طَرِيْقٍ، فَسَمِعَ مِزْمَارًا، فَوَضَعَ اصْبَعَيْهِ فِيْ أُذُنَيْهِ وَنَأَىٰ عَنِ الطَّرِيْقِ اِلَى الْجَانِبِ الْاٰخَرِ، ثُمَّ قَالَ لِيْ: بَعْدَ اَنْ بَعُدَ: يَا نَافِعُ! هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا؟ قُلْتُ: لَا، فَرَفَعَ اِصْبَعَيْهِ مِنْ اُذُنَيْهِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ يَرَاعٍ، فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ، قَالَ نَافِعٌ: وَكُنْتُ اِذْ ذَاكَ صَغِيْرًا. رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

تَرْجَمَۃ: ''حضرت نافع رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہا تھا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بانسری کی آواز سنی اور اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں رکھ لیں اور راستہ سے ہٹ کر دُور چلے گئے۔ پھر مجھ سے فرمایا۔ نافع! تجھ کو آواز آ رہی ہے میں نے عرض کیا نہیں۔ انہوں نے کانوں سے انگلیاں نکال لیں اور کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا کہ آپ نے ''نے'' کی آواز سنی اور آپ نے یہی کیا جو میں نے اس وقت کیا۔ نافع رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں اس وقت بہت چھوٹا تھا۔''
(احمد، ابوداؤد)

(۱۰) باب حفظ اللسان والغيبة والشتم

زبان کی حفاظت اور غیبت اور گالی دینے کا بیان

الفصل الأول

پہلی فصل

٤٨١٢ - (١) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ يَّضْمَنُ لِيْ مَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ، اَضْمَنُ لَهُ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: ”حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مجھ سے اس کا عہد کرے کہ وہ اپنے دونوں کلوں کے درمیان کی چیز (یعنی زبان اور دانتوں) اور اپنے دونوں پاؤں کی درمیانی چیز (یعنی شرم گاہ) کی حفاظت کرے گا (اور لوگوں کو برا نہ کہے گا نہ کسی کی برائی اور غیبت کرے گا اور بدکاری وزنا وغیرہ سے بچے گا) تو میں اُس کے لئے جنت کی ضمانت کرلوں گا۔“ (بخاری)

٤٨١٣ - (٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالاً، يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَّاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالاً، يَهْوِيْ بِهَا فِيْ جَهَنَّمَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لهما: «يَهْوِيْ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ».

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بندہ بعض اوقات ایسی بات زبان سے کہتا ہے جس سے خداوند تعالیٰ خوش ہوجاتا ہے لیکن وہ بندہ اس کی حیثیت سے واقف نہیں ہوتا اور خداوند تعالیٰ اس بات کے بدلے میں اس کے درجات بلند کردیتا ہے۔ اور بعض اوقات بندہ ایسی بات کہتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوجاتا ہے اور وہ اس سے واقف نہیں ہوتا اور وہ بات اس کو جہنم میں لے جاتی ہے۔ (بخاری) اور ایک روایت میں ہے کہ وہ کلمہ اسے دوزخ میں اتنی دوری پر ڈال دیتا ہے جتنی کہ مشرق ومغرب میں دوری ہے۔“

٤٨١٤ - (٣) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے مسلمان کو بُرا کہنا فسق ہے اور مسلمان کو مارڈالنا کفر ہے۔" (بخاری)

٤٨١٥ - (٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيْهِ كَافِرٌ، فَقَدْ بَآءَ بِهَا اَحَدُهُمَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہا تو ان دونوں میں سے ایک اس کلمہ کفر کا مستحق قرار پاتا ہے (یعنی دونوں میں سے ایک کافر ٹھہرتا ہے اگر وہ شخص جس کو کافر کہا گیا ہے ایسا ہی ہے تو اس کلمہ کا وہی مستحق ہے اگر وہ ایسا نہیں ہے تو یہ کلمہ کہنے والے پر لوٹ پڑے گا۔" (بخاری ومسلم)

٤٨١٦ - (٥) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ، وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: "حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کوئی شخص کسی شخص پر نہ تو فسق کی تہمت لگائے اور نہ کفر کی، اس لئے کہ اگر وہ شخص ایسا نہیں ہے تو یہ کلمہ کہنے والے پر لوٹ پڑتا ہے۔" (بخاری)

٤٨١٧ - (٦) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ، اَوْ قَالَ: عَدُوَّاللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ، اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: "حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص کسی کو کافر کہہ کر پکارے یا خدا کا دشمن کہے اور وہ ایسا نہ ہو تو یہ کلمہ کہنے والے پر لوٹ پڑتا ہے۔" (بخاری ومسلم)

٤٨١٨ - (٧) ٤٨١٩ - (٨) وَعَنْ اَنَسٍ، وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا، فَعَلَى الْبَادِيْ، مَالَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے اگر دو شخص ایک دوسرے کو برا کہیں تو اس بُرا کہنے کا گناہ اس شخص پر ہوگا جس نے پہل کی ہے وہ ظالم ہے اور دوسرا مظلوم، جبتک کہ مظلوم حد سے آگے نہ بڑھے۔ یعنی ظالم سے زیادہ بُرا نہ کہے۔" (مسلم)

٤٨٢٠ - (٩) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَنْبَغِیْ لِصِدِّيْقٍ اَنْ يَّكُوْنَ لَعَّانًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تَرجَمَۃ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا صدیق (یعنی مؤمن) کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ زیادہ لعنت کرنے والا ہو۔'' (مسلم)

٤٨٢١ - (١٠) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اِنَّ اللَّعَّانِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَآءَ وَلَاشُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تَرجَمَۃ: ''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ''زیادہ لعنت کرنے والے لوگ قیامت کے دن نہ تو شہادت دینے والے ہوں گے اور نہ شفاعت کرنے والے۔'' (مسلم)

٤٨٢٢ - (١١) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَا قَالَ الرَّجُلُ: هَلَكَ النَّاسُ، فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تَرجَمَۃ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جب کوئی آدمی یہ کہے کہ ہلاک ہوجائیں وہ لوگ، تو وہ کہنے والا سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔'' (مسلم)

٤٨٢٣ - (١٢) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ، الَّذِیْ يَأْتِیْ هٰؤُلَآءِ بِوَجْهٍ، وَّهٰؤُلَآءِ بِوَجْهٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تَرجَمَۃ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے تم قیامت کے دن بدترین لوگوں میں ان کو پاؤ گے جو دو منہ رکھنے والے منافق ہوں گے (یعنی منہ دیکھی بات کہتے ہوں گے) ان کے پاس جائیں گے تو ان کی سی کہیں گے اور ان کے پاس جائیں گے تو ان کی سی کہیں گے۔'' (بخاری، مسلم)

٤٨٢٤ - (١٣) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ: «نَمَّامٌ».

تَرجَمَۃ: ''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے ''چغل خور جنت میں نہ جائیں گے۔'' (بخاری، مسلم)

٤٨٢٥ - (١٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

تَرجَمَۃ: ''حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے سچ بولنا اختیار کرو اس لئے کہ سچ بولنا نیکی کا راستہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِىْ اِلَى الْبِرِّ، وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِىْ اِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا، وَاِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ، فَاِنَّ الْكِذْبَ يَهْدِىْ اِلَى الْفُجُوْرِ، وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِىْ اِلَى النَّارِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكِذْبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِىْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: «اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ، وَّاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِىْ اِلَى الْجَنَّةِ. وَاِنَّ الْكِذْبَ فُجُوْرٌ، وَّاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِىْ اِلَى النَّارِ».

دکھاتا ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے اور جو شخص ہمیشہ سچ بولتا اور سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے وہ خدا کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے اور بچو تم جھوٹ سے اس لئے کہ جھوٹ فسق وفجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق وفجور دوزخ کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور جو شخص ہمیشہ جھوٹ بولتا اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے وہ خدا کے ہاں کذاب (بہت جھوٹ بولنے والا) لکھا جاتا ہے۔'' (بخاری ومسلم) اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی بہشت میں لے جاتی ہے اور جھوٹ بولنا فسق وفجور ہے اور فسق فجور دوزخ میں لے جاتا ہے۔''

٤٨٢٦ - (١٥) وَعَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِىْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُوْلُ خَيْرًا وَّيَنْمِىْ خَيْرًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تَرْجَمَہ: ''حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کرتا ہو، نیک باتیں کہتا ہو اور بھلی باتیں پہنچاتا ہو (یعنی دو آدمیوں یا جماعتوں کے درمیان اچھی اور بھلی باتوں سے اصلاح کرنا مقصود ہو اگرچہ ان میں کوئی بات جھوٹی بھی ہو)'' (بخاری ومسلم)

٤٨٢٧ - (١٦) وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَ رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ فَاحْثُوْا فِىْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تَرْجَمَہ: ''حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بن اسود کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو مبالغہ کے ساتھ تعریفیں کرتے ہوں (جھوٹی تعریف کرتے ہوں) تو ان کے منہ میں خاک ڈال دو۔'' (مسلم)

٤٨٢٨ - (١٧) وَعَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَثْنٰى رَجُلٌ عَلٰى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «وَيْلَكَ

تَرْجَمَہ: ''حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک شخص کی رسول اللہ ﷺ کے سامنے (مبالغہ کے ساتھ) تعریف کی۔ آپ نے تعریف کرنے والے سے فرمایا۔ افسوس ہے تجھ پر تو

قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِيْكَ» ثَلٰثًا «مَّنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مُحَالَةَ فَلْيَقُلْ: اَحْسِبُ فُلَانًا، وَاللّٰهُ حَسِيْبُهُ، اِنْ كَانَ يَرٰى اَنَّهُ كَذٰلِكَ، وَلَا يُزَكِّىْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا.» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

نے اپنے بھائی کی گردن ماردی۔ تین بار آپ ﷺ نے یہ الفاظ فرمائے اور اس کے بعد فرمایا۔ اگر تم کسی کی تعریف کو ضروری سمجھو تو اس طرح کہو کہ میں فلاں شخص کی نسبت یہ خیال رکھتا ہوں یا فلاں شخص کو میں ایسا سمجھتا ہوں (مثلاً مردِ صالح یا مردِ سخی) اور اللہ تعالیٰ حقیقتِ حال سے خوب واقف ہے وہی حساب کرنے والا اور خبر دینے والا ہے اور یہ بھی اس صورت میں کہے جب کہ وہ اس شخص کی نسبت ایسا ہی خیال رکھتا ہو اور خدا پر کسی شخص کی نسبت یقین کے ساتھ یہ حکم نہ لگائے کہ وہ یقیناً ایسا ہی ہے۔'' (بخاری و مسلم)

٤٨٢٩ - (١٨) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ» قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: «ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ». قِيْلَ: اَفَرَأَيْتَ اِنْ كَانَ فِىْ اَخِىْ مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ: «اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ، وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِىْ رِوَايَةٍ: «اِذَا قُلْتَ لِاَخِيْكَ مَا فِيْهِ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ، وَاِذَا قُلْتَ مَالَيْسَ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّهٗ».

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے پوچھا۔ تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ذکر کرنا اپنے مسلمان بھائی کا ایسی باتوں کے ساتھ جو اس کو بُری معلوم ہوں (غیبت ہے) پوچھا گیا اگر میرے بھائی کے اندر وہ بُرائی موجود ہو جس کا میں نے ذکر کیا ہے تب بھی اس کو غیبت کہا جائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر اس کے اندر وہ بُرائی موجود ہو جس کا تو نے ذکر کیا ہے تو تو نے اس کی غیبت کی اگر وہ بُرائی اس میں موجود نہ ہو تو پھر تو نے اس پر بہتان لگایا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تو نے اپنے بھائی کی وہ بُرائی بیان کی جو اس کے اندر پائی جاتی ہے تو تو نے اس کی غیبت کی اور اگر تو نے اس کی نسبت ایسی بات کہی جو اس کے اندر نہیں پائی جاتی تو تو نے اس پر بہتان لگایا۔''

٤٨٣٠ - (١٩) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ ایک شخص

عَنهَا، اَنَّ رَجُلاً اِستَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: «ائْذَنُوْا لَهٗ فَبِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ» فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجْهِهٖ وَانْبَسَطَ اِلَيْهِ. فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قُلْتَ لَهٗ: كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِيْ وَجْهِهٖ، وَانْبَسَطْتَ اِلَيْهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَتٰى عَاهَدْتِّنِيْ فَحَّاشًا؟؟ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ شَرِّهٖ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «اِتِّقَاءَ فُحْشِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

نے رسول اللہ ﷺ سے حاضری کی اجازت چاہی۔ آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا اس کو آنے کی اجازت دیدو یہ اپنی قوم میں بُرا آدمی ہے۔ جب وہ شخص آپ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے کشادہ پیشانی سے اس کی طرف دیکھا اور مسکرا کر اُس سے باتیں کیں پھر جب وہ چلا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے اس شخص کی نسبت ایسا ایسا کہا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے بکشادہ پیشانی ملاقات کی اور مسکرا مسکرا کر اس سے باتیں کیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تو نے مجھ کو فحش گو کب پایا۔ بدترین آدمی خدا کے نزدیک قیامت کے دن وہ ہوں گے جن کو لوگ ان کی برائی سے ڈر کر چھوڑ دیں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جن کی فحش گوئی سے ڈر کر لوگ ان سے دور دور رہیں۔'' (بخاری ومسلم)

٤٨٣١ - (٢٠) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلُّ اُمَّتِيْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ، وَاِنَّ مِنَ الْمُجَانَةِ اَنْ يَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلاً ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ. فَيَقُوْلُ: يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهٗ رَبُّهٗ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تَرجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری ساری امت عافیت میں ہے (یعنی اس پر کوئی سخت عذاب نہ کیا جائے گا) مگر وہ لوگ عافیت میں نہیں ہیں جو برائی کو ظاہر کرنے والے ہیں اور یہ بات کس قدر بے پروائی (بے شرمی) کی ہے کہ آدمی رات کو کوئی (بُرا) کام کرے اور صبح ہونے پر جب اللہ تعالیٰ نے رات کو اس کے عیب کو چھپا لیا ہو، وہ لوگوں سے یہ کہتا پھرے کہ اے فلانے میں نے رات کو ایسا ایسا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے رات کو اس کے عیب کو ڈھانک لیا تھا اور اس نے صبح ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کے پردہ کو چاک کردیا۔ یعنی جس عیب کو خدا نے چھپایا تھا اس کو لوگوں پر ظاہر کردیا۔'' (بخاری ومسلم)

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ» فِيْ «بَابِ الضِّيَافَةِ».

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ''مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ

بِاللّٰهِ بَابِ الضِّيَافَةِ“ میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثانی

دوسری فصل

٤٨٣٢ - (٢١) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ. وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهُ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَآءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهُ فِيْ وَسْطِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ بُنِيَ لَهُ فِيْ أَعْلَاهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَكَذَا فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» وَفِي «الْمَصَابِيْحِ» قَالَ غَرِيْبٌ.

تَرجَمَہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دے وہ جھوٹ جو ناحق اور ناروا ہو اس کے لئے جنت کے کنارے ایک محل بنایا جاتا ہے اور جو شخص نزاع کو ترک کردے اس حال میں کہ وہ حق پر تھا اس کے لئے جنت کے درمیان محل بنایا جاتا ہے اور جس نے اپنے اخلاق کو اچھا بنایا اس کے لئے جنت کی بلندیوں پر محل بنایا جاتا ہے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور مصابیح میں ہے کہ غریب ہے۔)“

٤٨٣٣ - (٢٢) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَتَدْرُوْنَ مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ؟ تَقْوَى اللّٰهِ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ. أَتَدْرُوْنَ مَا أَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ؟ الْأَجْوَفَانِ: اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وابن ماجه.

تَرجَمَہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جانتے ہو کہ جنت میں آدمی کو اکثر کونسی چیز داخل کرتی ہے؟ (وہ چیز) اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور حسنِ خلق ہے اور تم جانتے ہو دوزخ میں لوگوں کو اکثر کون سی چیز لے جاتی ہے؟ وہ دو چیزیں ہیں منہ اور شرم گاہ۔“ (ترمذی)

٤٨٣٤ - (٢٣) وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ. وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنَ الشَّرِّ مَا يَعْلَمُ مَبْلَغَهَا يَكْتُبُ

تَرجَمَہ: ”حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے انسان کلمۂ خیر اپنی زبان سے بولتا ہے لیکن اس کی قدرو منزلت نہیں جانتا اور اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اپنی خوشنودی ظاہر و ثابت کرتا ہے جب تک کہ وہ خدا سے ملاقات نہ کرے اور انسان ایک کلمۂ بد اپنی زبان سے نکالتا ہے لیکن اس کی حقیقت نہیں جانتا اور خداوند تعالیٰ اس کے سبب اس پر اپنے غیظ

اللّٰهُ بِهَا عَلَيْهِ سَخَطَهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ». رَوَاهُ «فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ». وَرَوَى مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ.

وغضب کو ظاہر و ثابت کرتا ہے جب تک کہ وہ خدا سے ملاقات نہ کرے۔ (شرح السنۃ، مالک، ترمذی اور ابن ماجہ سے بھی یہ روایت ہے)۔"

٤٨٣٥ - (٢٤) وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَيْلٌ لِّمَنْ يُّحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ، وَيْلٌ لَّهٗ، وَيْلٌ لَّهٗ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوٗدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

ترجمہ: "حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے افسوس ہے اس شخص پر جو گفتگو کرے اور جھوٹ بولے اس لئے کہ لوگوں کو ہنسائے افسوس ہے اس پر، افسوس ہے اس پر۔" (احمد، ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

٤٨٣٦ - (٢٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُوْلُ الْكَلِمَةَ لَا يَقُوْلُهَا اِلَّا لِيُضْحِكَ بِهِ النَّاسَ، يَهْوِيْ بِهَا اَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ، وَاِنَّهٗ لَيَزِلُّ عَنْ لِّسَانِهٖ اَشَدَّ مِمَّا يَزِلُّ عَنْ قَدَمِهٖ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان ایک بات کہتا ہے اور اس لئے کہتا ہے کہ اس سے لوگوں کو ہنسائے تو وہ اپنی اس بات کے سبب دوزخ کے اندر گرتا ہے اتنی دوری سے گرتا جتنی کہ آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور انسان اپنی زبان کے سبب پھسلتا ہے قدموں سے پھسلنے سے زیادہ سخت۔" (بیہقی)

٤٨٣٧ - (٢٧) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَمَتَ نَجَا.» رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص خاموش رہا اس نے نجات پائی۔ (یعنی خاموشی نجات کا ذریعہ ہے)۔" (احمد، ترمذی، دارمی، بیہقی)

٤٨٣٨ - (٢٧) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ: "حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اور پوچھا کہ نجات کا کیا ذریعہ ہے؟ آپ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: مَا النَّجَاةُ؟ فَقَالَ: «اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ، وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنی زبان کو قابو میں رکھو، اپنے گھر میں پڑے رہو اور اپنے گناہوں پر روؤ۔" (احمد، ترمذی)

٤٨٣٩ - (٢٨) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، رَفَعَهُ، قَالَ: «اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ، فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ، فَتَقُوْلُ: اِتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا، فَاِنَّا نَحْنُ بِكَ، فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا، وَاِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: "حضرت ابو سعید مرفوعاً روایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں، آدم علیہ السلام کا بیٹا (انسان) جب صبح کرتا ہے (یعنی سو کر صبح کو اٹھتا ہے) تو جسم کے سارے اعضاء زبان کے سامنے عاجزی کرتے اور کہتے ہیں کہ ہمارے معاملہ میں خدا سے ڈر، اس لئے کہ ہم تیرے ساتھ وابستہ ہیں تو اگر ٹھیک رہے گی ہم بھی ٹھیک رہیں گے اور تو کجروی اختیار کرے گی تو ہم بھی کجرو ہوں گے۔" (ترمذیؒ)

٤٨٤٠ - (٢٩) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَالَا يَعْنِيْهِ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَاَحْمَدُ.

ترجمہ: "علی بن حسین کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ اس چیز کو چھوڑ دے جو بے فائدہ ہے۔" (مالک واحمد)

٤٨٤٢ - (٣٠) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» عَنْهُمَا.

ترجمہ: "ابن ماجہ نے اسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ترمذی وبیہقی نے دونوں سے روایت کیا ہے)۔"

٤٨٤٣ - (٣١) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ. فَقَالَ: رَجُلٌ: اَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَوَلَا تَدْرِيْ، فَلَعَلَّهُ تَكَلَّمَ فِيْمَا لَا يَعْنِيْهِ، اَوْ بَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے وفات پائی (تو کسی) ایک مرد نے کہا تجھ کو خوشخبری ہو جنت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا تو یہ بات کہتا ہے شاید حقیقت حال سے تو واقف نہیں ہے ممکن ہے اس نے بے فائدہ باتوں میں وقت ضائع کیا ہو اور ایسی چیز میں بخل کیا ہو جس میں کمی نہ آئے (مثلاً علم، پانی اور نمک وغیرہ میں)۔" (ترمذی)

٤٨٤٣ - (٣٢) وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ قَالَ: فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ وَقَالَ: «هٰذَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَصَحَّحَهُ.

ترجمہ: ''حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! جن چیزوں کو آپ میرے لئے خوفناک فرماتے ہیں ان میں سب سے زیادہ خوفناک کونسی چیز ہے؟ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان کو پکڑا اور فرمایا اس کو (میں سب سے زیادہ خوفناک سمجھتا ہوں)۔ (ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے)۔''

٤٨٤٤ - (٣٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيْلاً مِّنْ نَتْنِ مَاجَاءَ بِهٖ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت بندہ جھوٹ بولتا ہے تو (حفاظت کرنے والے) فرشتے اس کے جھوٹ کی بو سے میل بھر (کوس بھر) دور چلے جاتے ہیں۔'' (ترمذی)

٤٨٤٥ - (٣٤) وَعَنْ سُفْيَانَ ابْنِ أَسَدٍ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيْثًا هُوَ لَكَ بِهٖ مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ بِهٖ كَاذِبٌ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت سفیان رضی اللہ عنہ بن اسد حضرمی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ تو اپنے (مسلمان) بھائی سے کوئی بات کہے اور وہ اس بات کو سچ اور درست سمجھے اور حقیقت میں تو نے اس سے جھوٹی بات کہی ہے۔'' (ابوداؤد)

٤٨٤٦ - (٣٥) وَعَنْ عَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ كَانَ ذَاوَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا، كَانَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِسَانٌ مِّنْ نَّارٍ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت عمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے دنیا میں جو شخص دو زبان ہو (کسی سے کچھ کہتا ہو اور کسی سے کچھ) قیامت کے دن (اس کے منہ میں) آگ کی زبان ہوگی۔'' (دارمی)

٤٨٤٧ - (٣٦) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَا بِاللَّعَّانِ،

ترجمہ: ''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن (کامل) نہ تو طعن کرنے والا ہوتا ہے اور نہ لعنت کرنے والا، نہ فحش بکنے والا زبان دراز۔'' (ترمذی، بیہقی)

وَلَا الْفَاحِشِ، وَلَا الْبَذِيِّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ في «شعب الايمان». وَ فِيْ اُخْرٰى له: «وَلَا الْفَاحِشِ الْبَذِيِّ». وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

بیہقی کی ایک روایت میں وَلَا الْفَاحِشِ الْبَذِیِّ کے الفاظ ہیں ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

٤٨٤٨ - (٣٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا» وَفِيْ رِوَايَةٍ: لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَّكُوْنَ لَعَّانًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن (کامل) زیادہ لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ مؤمن کو زیادہ لعنت کرنا مناسب نہیں ہے۔“ (ترمذی)

٤٨٤٩ - (٣٨) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ، وَلَا بِغَضَبِ اللّٰهِ، وَلَا بِجَهَنَّمَ». وَفِيْ رِوَايَةٍ «وَلَا بِالنَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ”حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آپس میں اس طرح لعنت نہ کرو تجھ پر خدا کی لعنت ہو اور غضبِ الٰہی نازل ہونے کی بدعا نہ کرو اور نہ دوزخ میں داخل ہونے کی بدعا کرو۔“ (ترمذی، ابوداؤد)

٤٨٥٠ - (٣٩) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ اِلَى السَّمَآءِ، فَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَآءِ دُوْنَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ اِلَى الْاَرْضِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُهَا دُوْنَهَا، ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، فَاِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ اِلَى الَّذِيْ لُعِنَ، فَاِنْ كَانَ لِذَالِكَ اَهْلًا، وَاِلَّا رَجَعَتْ اِلٰى قَائِلِهَا». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ”حضرت ابی درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف جاتی ہے اور آسمان کے دروازے اس لعنت پر بند کردیئے جاتے ہیں (یعنی اس لعنت کو آسمان پر جانے کا راستہ نہیں دیا جاتا) پھر وہ لعنت زمین کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور زمین کے دروازے بھی اس پر بند کردیئے جاتے ہیں پھر وہ دائیں بائیں جاتی ہے (اور اس جانب بھی وہ راستہ نہیں پاتی) آخر وہ اس شخص یا چیز کی طرف متوجہ ہوتی ہے جس پر لعنت کی گئی ہے اگر وہ لعنت کی اہل اور مستحق ہے تو ورنہ لعنت کہنے والے پر لوٹ آتی ہے۔“ (ابوداؤد)

٤٨٥١ - (٤٠) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلاً نَازَعَتْهُ الرِّيْحُ رِدَاءَهُ فَلَعَنَهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَلْعَنْهَا فَاِنَّهَا مَامُوْرَةٌ، وَاِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہوا نے ایک شخص کی چادر کو اڑا دیا اس شخص نے ہوا پر لعنت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہوا پر لعنت نہ کر اس لئے کہ وہ مامور ہے (یعنی حکم الٰہی سے چلتی ہے) اور واقعہ یہ ہے کہ جو شخص کسی چیز پر لعنت کرتا ہے اگر وہ چیز لعنت کی اہل و مستحق نہیں ہوتی تو وہ لعنت کہنے والے پر لوٹ آتی ہے۔'' (ترمذی، ابوداؤد)

٤٨٥٢ - (٤١) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يُبَلِّغُنِيْ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ عَنْ اَحَدٍ شَيْئًا، فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ وَاَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کوئی شخص مجھ کو کسی شخص کے متعلق کوئی بُری بات نہ سنائے اس لئے کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ جب میں تمہارے پاس آؤں تو میرا سینہ صاف ہو (یعنی کسی کی متعلق کوئی بُری بات سن کر میرے دل میں کینہ نہ ہو) اور نہ میں کسی سے ناراض ہوں۔'' (ابوداؤد)

٤٨٥٣ - (٤٢) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا. تَعْنِيْ قَصِيْرَةً. فَقَالَ: «لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا صفیہ کی بابت (یعنی ان کے عیب کی بابت) آپ ﷺ کے سامنے اتنا کافی ہے کہ وہ ایسی ہے اور ایسی ہے یعنی وہ پستہ قد ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا۔ تم نے ایک ایسا کلمہ کہا ہے کہ اگر اس کو دریا میں ملا دیا جائے تو وہ دریا میں غالب آجائے۔ یعنی اس دریا کی حالت کو بدل دے۔ (مطلب یہ ہے کہ تمہارے اس ایک کلمہ کی جب یہ حالت ہے کہ دریا کی حالت کو بدل دے تو اس کے گناہ کا کیا مرتبہ ہوگا۔ یعنی کسی کی اتنی سی غیبت بھی ناجائز ہے)۔'' (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

٤٨٥٤ - (٤٣) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جس چیز یا امر میں فحش یا سخت کلامی ہو وہ فحش اس چیز

«مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ، وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

کو عیب دار بنادیتا ہے اور جس چیز یا جس امر میں حیا ہو، وہ حیا اُس چیز کی زینت کا سبب بنتی ہے۔'' (ترمذی)

٤٨٥٥ - (٤٤) وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ مُعَاذٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهُ». يَعْنِي مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ، لِاَنَّ خَالِدًا لَّمْ يُدْرِكْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ.

ترجمہ: ''حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص کسی مسلمان بھائی کو (اس گناہ پر جو وہ پہلے کر چکا ہے) عار دلائے (یعنی اس کو شرم وغیرت دلائے یا اس پر اس کو سرزنش وملامت کرے) تو وہ عار دلانے والا مرنے سے پہلے اس گناہ میں مبتلا ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس گناہ سے جس پر شرم دلائی جائے وہ گناہ مراد ہے جس سے اس نے توبہ کرلی ہو)۔ (ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند متصل نہیں ہے کہ اس کے راوی خالد نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا)۔''

٤٨٥٦ - (٤٥) وَعَنْ وَاثِلَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيْكَ فَيَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: ''حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے اپنے (اس مسلمان) بھائی کو (جو کسی دینی یا دنیوی مصیبت میں مبتلا ہو) دیکھ کر تو خوش نہ ہو (اس لئے کہ اگر تو دشمنی کے سبب اس کو مصیبت میں پا کر خوش ہوگا تو) اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا اور تجھ کو (اس مصیبت میں) مبتلا کردے گا۔ (ترمذی، یہ حدیث حسن غریب ہے)۔''

٤٨٥٧ - (٤٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا اُحِبُّ اَنِّيْ حَكَيْتُ اَحَدًا وَّاَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَصَحَّحَهُ.

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے میں کسی کی نقل کرنے کو پسند نہیں کرتا اگرچہ میرے لئے ایسا اور ایسا ہو (یعنی میں کسی کے عیب کی نقل کو پسند نہیں کرتا اگرچہ مجھ کو دنیاوی مال میں سے کتنا ہی دیا جائے۔ کسی کی نقل کرنا غیبت میں داخل ہے۔'' (ترمذی، یہ حدیث صحیح ہے)

٤٨٥٨ - (٤٧) وَعَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ اَعْرَابِيٌّ، فَأَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ، ثُمَّ عَقَلَهَا، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ اَتٰى رَاحِلَتَهٗ فَأَطْلَقَهَا، ثُمَّ رَكِبَ، ثُمَّ نَادٰى: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ ومُحَمَّدًا وَّلَا تُشْرِكْ فِيْ رَحْمَتِنَا اَحَدًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَتَقُوْلُوْنَ هُوَ اَضَلُّ اَمْ بَعِيْرُهٗ؟ اَلَمْ تَسْمَعُوْا اِلٰى مَا قَالَ؟» قَالُوْا: بَلٰى. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

تَرجَمہ: ”حضرت جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص آیا اپنے اونٹ کو بٹھایا اور اس کے پاؤں کو باندھ کر مسجد میں داخل ہوا پھر نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور پھر نماز کا سلام پھیر کر اُٹھا (مسجد سے باہر آیا) اپنے اونٹ کا پاؤں کھولا اور اس پر سوار ہوا اور یہ کہتا ہوا چل دیا اے اللہ تعالیٰ مجھ پر اور محمد ﷺ پر رحم کر اور ہماری رحمت میں کسی کو شریک نہ کر۔ رسول اللہ ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا تمہارے خیال میں یہ دیہاتی زیادہ جاہل ہے یا اس کا اونٹ، تم نے سنا نہیں اُس نے کیا کہا؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا ہاں ہم نے سنا۔“ (ابوداود)

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ «كَفٰى بِالْمَرْءِ كِذْبًا» فِيْ «بَابِ الْاِعْتِصَامِ» فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ.

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ”کَفٰی بِالْمَرْءِ کِذْبًا بَابِ الْاِعْتِصَامِ“ کی پہلی فصل میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثالث

تیسری فصل

٤٨٥٩ - (٤٨) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰى، وَاهْتَزَّلَهُ الْعَرْشُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

تَرجَمہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو خداوند تعالیٰ تعریف کرنے والے پر غصہ ہوتا ہے اور اس کی تعریف سے عرشِ الٰہی کانپ اٹھتا ہے۔“ (بیہقی)

٤٨٦٠ - (٤٩) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا اِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

تَرجَمہ: ”حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مؤمن سوائے جھوٹ اور خیانت کے تمام خصلتوں پر پیدا کیا جاتا ہے۔ (احمد)

٤٨٦١ - (٥٠) وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ.

ترجمہ: ''اور بیہقی نے اس کو شعب الایمان میں سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے۔''

٤٨٦٢ - (٥١) وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، اَنَّهُ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا؟ «قَالَ». «نَعَمْ» فَقِيْلَ لَهُ: اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِيْلاً؟ قَالَ: «نَعَمْ» فَقِيْلَ: لَهُ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا؟ قَالَ: «لَا». رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» مُرْسَلاً.

ترجمہ: ''صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا ''کیا مؤمن بزدل ہوتا ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''ہاں، (ہوسکتا ہے)'' پھر پوچھا گیا ''کیا مؤمن بخیل ہوتا ہے؟'' فرمایا ''ہاں، (ہوسکتا ہے)'' پھر پوچھا گیا کہ ''کیا مسلمان جھوٹا ہوتا ہے؟'' فرمایا ''نہیں۔'' (مالک، بیہقی نے شعب الایمان میں مرسلاً روایت کیا)۔''

٤٨٦٣ - (٥٢) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: «اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَتَمَثَّلُ فِيْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ، فَيَاْتِي الْقَوْمَ فَيُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيْثِ مِنَ الْكِذْبِ فَيَتَفَرَّقُوْنَ، فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ: سَمِعْتُ رَجُلاً اَعْرِفُ وَجْهَهٗ وَلَا اَدْرِيْ مَا اسْمُهٗ يُحَدِّثُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ شیطان کسی آدمی کی صورت اختیار کر کے ایک جماعت کے پاس آتا اور اس سے جھوٹی باتیں کہتا ہے پھر یہ جماعت منتشر ہوجاتی ہے اور ان میں ایک آدمی یہ کہتا ہے میں نے ایک شخص سے جس کی صورت پہچانتا ہوں نام نہیں جانتا میں نے یہ بات سنی ہے۔'' (مسلم)

٤٨٦٤ - (٥٣) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَطَّانَ، قَالَ: اَتَيْتُ اَبَاذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَوَجَدْتُّهٗ فِي الْمَسْجِدِ مُحْتَبِيًا بِكِسَاءٍ اَسْوَدَ وَحْدَهٗ. فَقُلْتُ: يَا اَبَا ذَرٍّ مَا هٰذِهِ الْوَحْدَةُ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اَلْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِّنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ، وَالْجَلِيْسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ الْوَحْدَةِ وَاِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِّنَ السُّكُوْتِ، وَالسُّكُوْتُ خَيْرٌ مِّنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت عمران رضی اللہ عنہ بن حطان کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا وہ مسجد میں سیاہ چادر لپیٹے ہوئے تنہا بیٹھے تھے۔ میں نے کہا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! یہ تنہائی کیسی ہے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تنہائی بُرے ہمنشین سے بہتر ہے اور صالح ہمنشین بہتر ہے تنہائی سے اور بھلائی کا سکھانا بہتر ہے خاموشی سے اور خاموشی بہتر ہے بُرائی کی تعلیم سے۔'' (بیہقی)

٤٨٦٥ - (٥٤) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے مرد کا خاموش رہنا (اور خاموشی پر ثابت قدم رہنا) ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔'' (بیہقی)

٤٨٦٦ - (٥٥) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ اِلٰى اَنْ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَوْصِنِيْ قَالَ: «اُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ، فَاِنَّهٗ اَزْيَنُ لِاَمْرِكَ كُلِّهٖ» قُلْتُ: زِدْنِيْ قَالَ: «عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، فَاِنَّهٗ ذِكْرٌ لَكَ فِي السَّمَآءِ، وَنُوْرٌ لَكَ فِي الْاَرْضِ». قُلْتُ: زِدْنِيْ قَالَ: «عَلَيْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ، فَاِنَّهٗ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطٰنِ وَعَوْنٌ لَّكَ عَلٰى اَمْرِ دِيْنِكَ» قُلْتُ: زِدْنِيْ. قَالَ: «اِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضَّحْكِ، فَاِنَّهٗ يُمِيْتُ الْقَلْبَ، وَيَذْهَبُ بِنُوْرِ الْوَجْهِ» قُلْتُ: زِدْنِي قَالَ: «قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا». قُلْتُ: زِدْنِيْ. قَالَ: «لَا تَخَفْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ». قُلْتُ: زِدْنِيْ. قَالَ: «لِيُحْجِزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کے بعد حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے طویل حدیث بیان کی (جو یہاں مذکور نہیں۔) اور پھر کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو نصیحت فرمایئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تجھ کو خدا سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں اس لئے کہ خدا سے ڈرتے رہنا تیرے سارے کاموں (دینی ودنیوی) کی زینت وآراستگی کا باعث ہوگا۔ میں نے عرض کیا کچھ اور فرمایئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قرآن مجید کی تلاوت اور ذکرِ الٰہی کو ضروری قرار دے اس لئے کہ خداوند تعالیٰ کا ذکر آسمان میں (فرشتوں کے درمیان) تیرے ذکر کا موجب ہوگا (یعنی آسمان کے فرشتے اور اللہ تعالیٰ تیرا ذکر کریں گے) اور زمین میں معرفت کا سبب ہوگا۔ میں نے عرض کیا کچھ اور فرمایئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا خاموشی (طویل خاموشی) کو اختیار کر اس لئے کہ خاموشی شیطان کو بھگاتی اور امورِ دین میں تیری مددگار ہوتی ہے (کہ تو تنہائی میں خاموشی کے ساتھ غور وفکر کرتا رہے) میں نے عرض کیا اور کچھ فرمایئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا زیادہ ہنسنے سے آپنے آپ کو بچا اس لئے کہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کردیتا ہے اور چہرے کی شگفتگی کو زائل کردیتا ہے۔ میں نے عرض کیا کچھ اور فرمایئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سچی بات کہہ اگرچہ وہ تلخ ہو۔ میں عرض کیا، کچھ اور فرمایئے۔ آپ

ﷺ نے ارشاد فرمایا دینی امور کے اظہار میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرو۔ میں نے عرض کیا کچھ اور فرمایئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کسی کی عیب گیری کا خیال تیرے دل میں پیدا ہو تو اس کے اظہار سے تجھ کو تیرا یہ خیال روک دے کہ مجھ میں بھی کچھ عیب ہیں۔" (بیہقی)

٤٨٦٧ - (٥٦) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَا اَبَا ذَرٍّ! اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى خَصْلَتَيْنِ هُمَا اَخَفُّ عَلَى الظَّهْرِ، وَاَثْقَلُ فِى الْمِيْزَانِ؟» قَالَ: قُلْتُ: بَلٰى. قَالَ: «طُوْلُ الصَّمْتِ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! میں تجھ کو دو ایسی باتیں نہ بتلاؤں جو نہایت سبک اور ہلکی ہیں لیکن اعمال کے ترازو میں بہت بھاری ہیں۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ہاں ضرور بتایئے! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: طویل خاموشی اور خوش اخلاقی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ان دو خصلتوں سے بہتر مخلوق کے لئے کوئی کام نہیں ہے۔" (بیہقی)

٤٨٦٨ - (٥٧) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ يَلْعَنُ بَعْضَ رَقِيْقِهٖ، فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ فَقَالَ: «لَعَّانِيْنَ وَصِدِّيْقِيْنَ؟ كَلَّا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ» فَاَعْتَقَ اَبُوْبَكْرٍ يَوْمَئِذٍ بَعْضَ رَقِيْقِهٖ، ثُمَّ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا اَعُوْدُ. رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْخَمْسَةَ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے کسی غلام پر لعنت کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا تم نے لعنت کرنے والوں اور صدیقوں کو یکجا دیکھا ہے (یعنی تم نے کسی ایسے مسلمان کو دیکھا ہے جو نہایت سچا ہو اور لعنت بھی کرتا ہو؟) قسم ہے پروردگار کعبہ کی! دونوں باتیں ایک شخص میں ہرگز جمع نہیں ہوسکتیں۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسی روز اپنے بعض غلاموں کو آزاد کر دیا اور پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آیندہ میں (کبھی) ایسا نہ کروں گا۔" (بیہقی)

٤٨٦٩ - (٥٨) وَعَنْ اَسْلَمَ قَالَ: اِنَّ عُمَرَ دَخَلَ يَوْمًا عَلٰى اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ

ترجمہ: "اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اس وقت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی

اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَهُوَ يَجْبِذُ لِسَانَهُ. فَقَالَ عُمَرُ: مَهْ، غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ فَقَالَ لَهُ اَبُوْبَكْرٍ: اِنَّ هٰذَا اَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

زبان کو (انگلیوں سے پکڑ کر) کھینچ رہے تھے (یعنی زبان پر اظہار غضب کر رہے تھے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ٹھہرو خدا تمہاری مغفرت فرمائے (یعنی ایسا نہ کرو) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا اس زبان نے مجھ کو ہلاکت کے مقامات میں ڈال دیا ہے۔" (مالک)

٤٨٧٠ - (٥٩) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِضْمَنُوْا لِيْ سِتًّا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَضْمَنُ لَكُمُ الْجَنَّةَ: اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ، وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُّمْ، وَاَدُّوْا اِذَا اؤْتُمِنْتُمْ، وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ، وَغُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ، وَكُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ». رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

ترجمہ: "حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے تم چھ باتوں کا میرے سامنے عہد کرو میں تمہارے لئے جنت کا ضامن بن جاؤں گا۔ ① باتیں کرو تو سچ بولو۔ ② وعدہ کرو تو اس کو پورا کرو۔ ③ تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو امانت کو ادا کرو۔ ④ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو۔ ⑤ نگاہ کو نیچا رکھو۔ ⑥ اپنے ہاتھوں کو قابو میں رکھو۔ (یعنی کسی پر ظلم نہ کرو)۔" (احمد، بیہقی)

٤٨٧١ - (٦٠) ٤٨٧٢ - (٦١) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ، وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ. وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاؤُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ، الْمُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْاَحِبَّةِ، الْبَاغُوْنَ الْبُرَاءَ الْعَنَتَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: "حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن غنم اور اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے خدا کے بہترین بندے وہ ہیں جن کو دیکھ کر خدا یاد آئے اور خدا کے بدترین بندے وہ ہیں جو لوگوں میں چغلی کھاتے پھرتے ہیں، دوستوں کے درمیان جدائی ڈالتے ہیں اور پاک لوگوں سے فساد وگناہ اور ہلاکت وزنا کے متوقع رہتے ہیں۔" (احمد، بیہقی)

٤٨٧٣ - (٥٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّى صَلٰوةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ، وَكَانَا صَائِمَيْنَ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ: «اَعِيْدُوْا

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دو روزہ دار شخصوں نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا جاؤ دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھو اور اپنا روزہ پورا کر کے دوسرے دن قضاء روزہ رکھو۔ انہوں نے عرض کیا یا

وُضُوْءَ كُمَا وَصَلٰوتَكُمَا، وَاَمْضِيَا فِيْ صَوْمِكُمَا، وَاقْضِيَاهُ يَوْمًا اٰخَرَ». قَالَ: لِمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اِغْتَبْتُمْ فُلَانًا». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

رسول اللہ ﷺ! کیوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا اس لئے کہ تم نے فلاں شخص کی غیبت کی ہے۔'' (بیہقی)

٤٨٧٤ - (٦٣) ٤٨٧٥ - (٦٤) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، وَجَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا». قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا؟ قَالَ: «اِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِيْ فَيَتُوْبُ، فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ» . وَفِيْ رِوَايَةٍ: «فَيَتُوْبُ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَهٗ، وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰى يَغْفِرَ لَهٗ صَاحِبُهٗ».

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے غیبت زنا سے بدتر ہے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ! غیبت زنا سے زیادہ بری کیونکر ہوسکتی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا آدمی زنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے اور خداوند تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر زانی توبہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو بخش دیتا ہے لیکن غیبت کرنے والے کو خدا نہیں بخشا جب تک کہ وہ شخص معاف نہ کردے جس کی اس نے غیبت کی ہے۔''

٤٨٧٦ - (٦٥) وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: «صَاحِبُ الزِّنَا يَتُوْبُ، وَصَاحِبُ الْغِيْبَةِ لَيْسَ لَهٗ تَوْبَةٌ». رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: ''اور انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ زانی توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنے والے کے لئے توبہ نہیں ہے۔'' (بیہقی)

٤٨٧٧ - (٦٦) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ مِنْ كَفَّارَةِ الْغِيْبَةِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَهٗ، تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ» وقال: في هذا الاسْنَادِ ضُعْفٌ.

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس شخص کی تو نے غیبت کی ہے اس کی مغفرت کی دعا مانگ اور اس طرح کہہ کہ اے اللہ! ہمیں اور اُس کو بخشدے۔ (بیہقی نے اس کو ''الدعوات الکبیر'' میں بیان کیا اور کہا کہ اس روایت کی سند میں ضعف ہے)۔''

(۱۱) باب الوعد

وعدہ کا بیان

الفصل الأول

٤٨٧٨ - (١) عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَاءَ اَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِّنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ. فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: مَّنْ كَانَ لَهٗ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ، اَوْ كَانَتْ لَهٗ قِبَلَهٗ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا. قَالَ جَابِرٌ: فَقُلْتُ: وَعَدَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّعْطِيَنِيْ هٰكَذَا، وَهٰكَذَا. فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ. قَالَ جَابِرٌ: فَحَثَالِيْ حَثْيَةً، فَعَدَدْتُهَا فَاِذَا هِيَ خَمْسُمِائَةٍ، وَقَالَ: خُذْمِثْلَيْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (خلیفہ اوّل) کے پاس علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ (عامل) کے ہاں سے مال آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا جس شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرض ہو یا کسی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وعدہ کیا ہو وہ ہمارے پاس آئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حاضر ہوکر عرض کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو اتنا اور اتنا مرحمت فرمائیں گے یعنی تین بار دونوں ہاتھ بھر کر۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ کو ایک لپ بھر کر زرنقد دیا شمار کیا تو وہ پانسو تھے۔ پھر فرمایا پانچسو دو مرتبہ اور گن لو۔'' (بخاری، مسلم)

الفصل الثانی

٤٨٧٩ - (٢) عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْيَضَ قَدْ شَابَ، وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهٗ، وَاَمَرَ لَنَا بِثَلٰثَةَ عَشَرَ قُلُوْصًا، فَذَهَبْنَا نَقْبِضُهَا، فَاَتَانَا

دوسری فصل

ترجمہ: ''حضرت ابوجحیفہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ دیکھا، بڑھاپا آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں ظاہر ہو چکا تھا اور حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری جماعت کو تیرہ جوان اونٹوں کے دینے کا حکم فرمایا تھا ہم ان

مَوْتُهُ. فَلَمْ يُعْطُوْنَا شَيْئًا. فَلَمَّا قَامَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْيَجِئْ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاَخْبَرْتُهُ، فَاَمَرَلَنَا بِهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

اونٹوں کو لینے گئے تھے کہ آپ ﷺ کی وفات کی خبر آ گئی اور ہم کو کچھ بھی نہ دیا گیا پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے اعلان کیا کہ جس شخص سے رسول اللہ ﷺ نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو وہ ہمارے پاس آئے۔ میں حاضر ہوا اور واقعہ سے آگاہ کیا۔ انہوں نے اونٹوں کے دینے کا حکم فرمایا۔'' (ترمذی)

٤٨٨٠ - (٣) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِي الْحَسْمَاءِ، قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يُّبْعَثَ، وَبَقِيَتْ لَهُ بَقِيَّةٌ، فَوَعَدْتُّهُ اَنْ اٰتِيَهُ بِهَا فِيْ مَكَانِهِ، فَنَسِيْتُ، فَذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلٰثٍ، فَاِذَا هُوَ فِيْ مَكَانِهِ، فَقَالَ: «لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ، اَنَا هٰهُنَا مُنْذُ ثَلٰثٍ اَنْتَظِرُكَ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن ابی الحسماء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے نبی ہونے سے پہلے میں نے آپ ﷺ سے ایک چیز خریدی تھی جس کی کچھ قیمت ادا کرنے سے باقی رہ گئی تھی۔ میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا کہ میں بقیہ قیمت لے کر آپ ﷺ کی جگہ پر حاضر ہوں گا۔ میں اس وعدہ کو بھول گیا تیسرے دن مجھ کو یہ بات یاد آئی کہ میں بقیہ قیمت لے کر اسی جگہ پہنچا جہاں کا وعدہ کیا تھا۔ میں نے دیکھا کہ آپ اسی جگہ بیٹھے ہیں۔ مجھ کو دیکھتے ہی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''تو نے مجھ کو بڑی زحمت میں مبتلا کیا میں تین روز سے یہاں بیٹھا ہوا تیرا انتظار کر رہا ہوں۔'' (ابوداؤد)

٤٨٨١ - (٤) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «اِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ اَخَاهُ وِمِنْ اُمْنِيَّتِهِ اَنْ يَّفِيَ لَهُ، فَلَمْ يَفِ وَلَمْ يَجِيءْ لِلْمِيْعَادِ، فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت زید رضی اللہ عنہ بن ارقم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جس وقت آدمی اپنے کسی بھائی سے کوئی وعدہ کرے اور اس کی یہ نیت ہو کہ وہ اس وعدہ کو پورا کرے گا اور کسی سبب سے وہ اس کو پورا نہ کر سکے اور وعدہ پر نہ آئے تو اس پر کچھ گناہ نہیں۔'' (ابوداؤد، ترمذی)

٤٨٨٢ - (٥) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَامِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَتْنِيْ اُمِّيْ يَوْمًا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِيْ بَيْتِنَا، فَقَالَتْ: هَاتَعَالَ اُعْطِيْكَ. فَقَالَ لَهَا

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز میری ماں نے مجھ کو بلایا۔ اُس وقت رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں تشریف فرما تھے۔ اور کہا اِدھر آ میں تجھ کو دوں گی۔ رسول اللہ ﷺ نے میری ماں سے پوچھا تم نے اس کو کیا چیز دینے کا ارادہ کیا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا اَرَدْتِ اَنْ تُعْطِيَهٖ؟» قَالَتْ: اَرَدْتُ اَنْ اُعْطِيَهٗ تَمْرًا. فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَمَا اِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِيْهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كَذِبَةٌ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

تھا انہوں نے کہا میں نے ایک کھجور دینے کا خیال کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم اس کو کچھ نہ دیتیں تو تمہارے نامۂ اعمال میں ایک جھوٹ لکھا جاتا (یہ عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے بچپن کا واقعہ ہے) جب کہ بچوں کو لالچ دے کر بلایا جاتا ہے۔'' (ابوداؤد، بیہقی)

الفصل الثالث

تیسری فصل

٤٨٨٣ - (٦) عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ وَعَدَ رَجُلًا فَلَمْ يَأْتِ اَحَدُهُمَا اِلٰى وَقْتِ الصَّلٰوةِ، وَذَهَبَ الَّذِيْ جَآءَ لِيُصَلِّيَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ». رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

ترجمہ: ''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی سے کوئی وعدہ کیا (مثلاً یہ کہ تم فلاں جگہ آنا) اور دونوں شخصوں میں سے ایک نماز کے وقت تک وہاں نہ پہنچا اور دوسرا نماز کے لئے چلا گیا تو اس دوسرے شخص پر کوئی گناہ نہ ہوگا۔'' (رزین)

(۱۲) باب المزاح

ہنسی مذاق کا بیان

الفصل الأول

٤٨٨٤ - (١) عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلَ لِاَخٍ لِيْ صَغِيْرٍ: «يَا اَبَا عُمَيْرٍ! مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟» كَانَ لَهٗ نُغَيْرٌ يَلْعَبُ بِهٖ فَمَاتَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے خوش طبعی اور اختلاط فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے یہ فرمایا کرتے تھے: ابو عمیر تمہارا نغیر کیا ہوا (نغیر ایک چڑیا کا نام ہے جس کو لال یا بلبل کہہ سکتے ہیں) انس رضی اللہ عنہ کا بھائی ابو عمیر اس سے کھیلا کرتا تھا اور وہ مر گیا تھا۔'' (بخاری و مسلم)

الفصل الثاني

٤٨٨٥ - (٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا، قَالَ: «اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ہم سے خوش طبعی فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا (ہاں لیکن اس خوش طبعی میں بھی) میں سچی بات کہتا ہوں۔'' (ترمذی)

٤٨٨٦ - (٣) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا اِسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فقال: «اِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ؟» فَقَالَ: مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ؟». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سواری طلب کی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تیری سواری کے لئے اونٹنی کا بچہ دوں گا۔ اس شخص نے کہا میں اونٹنی کا بچہ لے کر کیا کروں گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اونٹ کو تو اونٹنی ہی جنتی ہے۔'' (ترمذی، ابوداود)

٤٨٨٧ - (٤) وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: «يَاذَا الْاُذُنَيْنِ!». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا اے دو کانوں والے۔'' (ابوداود، ترمذی)

٤٨٨٨ - (٥) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِامْرَأَةٍ عَجُوْزٍ: «اِنَّهُ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوْزٌ» فَقَالَتْ: وَمَا لَهُنَّ؟ وَكَانَتْ تَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ. فَقَالَ لَهَا: «اَمَا تَقْرَئِيْنَ الْقُرْاٰنَ؟ ﴿اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا.﴾ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَفِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» بِلَفْظِ «الْمَصَابِيْحِ».

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک بوڑھی عورت سے فرمایا بڑھیا جنت میں نہ جائے گی۔ بڑھیا نے عرض کیا: کیا سبب ہے کہ وہ جنت میں نہ جائے گی۔ یہ بڑھیا قرآن پڑھی ہوئی تھی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تو نے قرآن میں یہ (آیت) نہیں پڑھی ﴿اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا﴾ (یعنی ہم پیدا کریں گے عورتوں کو جنت میں دوبارہ پیدا کرنا یعنی بنادیں گے ہم ان کو کنواری۔'' (زرین)

٤٨٨٩ - (٦) وَعَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اِسْمُهُ زَاهِرَ ابْنَ حَرَامٍ، وَكَانَ يُهْدِى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَادِيَةِ، فَيُجَهِّزُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ». وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهُ، وَكَانَ دَمِيْمًا. فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ يَبِيْعُ مَتَاعَهُ، فَاحْتَضَنَهُ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ لَا يُبْصِرُهُ. فَقَالَ: اَرْسِلْنِىْ، مَنْ هٰذَا؟ فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ لَا يَاْلُوْ مَا اَلْزَقَ ظَهْرَهُ بِصَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنگل کا رہنے والا ایک شخص جس کا نام زاہر بن حرام تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے لئے جنگل سے تحفہ کے طور پر کچھ لایا کرتا تھا (یعنی سبزی ترکاری وغیرہ) اور جب وہ جاتا تو رسول اللہ ﷺ اس کے سفر کا سامان درست کردیتے تھے۔ ایک روز نبی ﷺ نے اُس کے متعلق فرمایا زاہر رضی اللہ عنہ ہمارا باہر کا گماشتہ ہے (یعنی باہر کی چیزیں لاکر ہم کو دیتا ہے) اور ہم اس کے شہر کے گماشتہ ہیں (کہ شہر کی چیزوں کا اس کے لئے انتظام کرتے ہیں) اور رسول اللہ ﷺ زاہر رضی اللہ عنہ سے بہت محبت رکھتے تھے اور وہ بدصورت شخص تھا۔ ایک روز رسول اللہ ﷺ بازار میں تشریف لے گئے اور آپ نے زاہر رضی اللہ عنہ کو سودا بیچتے دیکھا۔ آپ ﷺ نے اس کے پیچھے جاکر اس کی کولی بھری (یعنی اس کی آنکھیں بند کرلیں کہ) وہ دیکھ نہ سکتا تھا۔ زاہر رضی اللہ عنہ نے کہا کون ہے۔ مجھ کو چھوڑ دے۔ پھر زاہر رضی اللہ عنہ نے کن انکھیوں سے دیکھ کر

وَسَلَّمَ حِيْنَ عَرَفَهُ، وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَنْ يَّشْتَرِي الْعَبْدَ؟» فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِذًا وَّاللّٰهِ تَجِدُنِيْ كَاسِدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لٰكِنْ عِنْدَ اللّٰهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

آپ کو پہچان لیا اور اپنی پشت کو رسول اللہ ﷺ کے سینہ مبارک سے لگانے میں پوری کوشش سے کام لیا (یعنی حصولِ برکت کے لئے) اور رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمانا شروع کیا "کوئی غلام خریدتا ہے" زاہر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! قسم ہے خدا کی آپ مجھ کو ناکارہ پائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا لیکن خدا کے نزدیک تو ناکارہ نہیں۔" (شرح السنۃ)

٤٨٩٠ - (٧) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَيْتُ قِبَلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ، فَسَلَّمْتُ، فَرَدَّ عَلَيَّ، فَقَالَ: «اُدْخُلْ» فَقُلْتُ: اَكُلِّيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «كُلُّكَ، فَدَخَلْتُ. قَالَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاتِكَةِ: اِنَّمَا قَالَ: اَدْخُلُ كُلِّيْ مِنْ صِغَرِ الْقُبَّةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ غزوۂ تبوک میں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ﷺ چمڑہ کے ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا اندر آجاؤ، میں نے مزاح کے طور پر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! سب کا سب آجاؤں (یعنی سارے جسم کو اندر لے آؤں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سارے بدن کو اندر لے آ۔ چنانچہ میں خیمہ کے اندر داخل ہوگیا۔ اس حدیث کے ایک راوی عثمان بن ابی العاتکہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ فقرہ اس لئے کہا تھا کہ خیمہ چھوٹا تھا۔" (ابوداؤد)

٤٨٩١ - (٨) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اسْتَأْذَنَ اَبُوْبَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا، فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ: لَا اَرَاكِ تَرْفَعِيْنَ صَوْتَكِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجُزُهُ، وَخَرَجَ

ترجمہ: "حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسولِ خدا ﷺ سے گھر کے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ معاً انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آواز کو سنا جو زور زور سے بول رہی تھیں۔ اندر داخل ہوکر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہاتھ پکڑ لیا اور طمانچہ مارنے کا ارادہ فرمایا اور فرمایا خبردار آئندہ میں تجھ کو رسول اللہ ﷺ کی آواز سے بلند آواز میں بولتا نہ دیکھوں۔ رسول اللہ ﷺ نے

اَبُوْبَكْرٍ مُغْضِبًا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ اَبُوْبَكْرٍ: «كَيْفَ رَاَيْتِنِيْ اَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ؟» قَالَتْ: فَمَكَثَ اَبُوْبَكْرٍ اَيَّامًا، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ فَوَجَدَهُمَا قَدِاصْطَلَحَا، فَقَالَ لَهُمَا: اَدْخِلَانِيْ فِيْ سِلْمِكُمَا كَمَا اَدْخَلْتُمَانِيْ فِيْ حَرْبِكُما، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدْ فَعَلْنَا، قَدْ فَعَلْنَا». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو روکنا شروع کیا (حتیٰ کہ معاملہ رفع دفع ہوگیا) اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ غضبناک حالت میں واپس چلے گئے۔ ان کے چلے جانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: تم نے دیکھا میں نے کیوں کر تم کو اس شخص (یعنی ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ہاتھ سے بچالیا۔ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ اس کے بعد کئی روز تک ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس نہیں آئے (یعنی شرمندگی یا غصہ کے سبب) پھر ایک روز انہوں نے حاضر ہوکر اجازت طلب کی اور گھر میں جاکر دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دونوں صلح کی حالت میں بیٹھے ہوئے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دونوں کو مخاطب کرکے کہا مجھ کو اپنی صلح میں شامل کرلو، جس طرح تم نے مجھ کو اپنی لڑائی میں شریک کیا تھا۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہم نے ایسا ہی کیا۔" (ابوداؤد)

٤٨٩٢ - (٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَاتُمَارِ اَخَاكَ، وَلَا تُمَازِحْهُ، وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: نہ تو اپنے (مسلمان) بھائی سے جھگڑا کر اور نہ مذاق کر اور نہ ایسا وعدہ کر جس کو تو پورا نہ کرسکے۔ (ترمذی، یہ حدیث غریب ہے)۔"

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ.

اور یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

(۱۳) باب المفاخرة والعصبية

فخر کرنے اور عصبیت کا بیان

الفصل الاول

۴۸۹۳ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَیُّ النَّاسِ اَكْرَمُ؟ فَقَالَ: «اَكْرَمُهُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقٰهُمْ». قَالُوْا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ. قَالَ: «وَاَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِیُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِیِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِیِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ». قَالُوْا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ: «فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِیْ؟» قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: «فَخِيَارُكُمْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

تَرجَمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا، کونسا آدمی بزرگ ومکرم ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا خدا کے نزدیک بزرگ وبرتر وہ شخص ہے جو خدا سے ڈرتا ہے (یعنی متقی و پرہیزگار) صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا ہمارے سوال کا یہ مطلب نہیں ہے (بلکہ ہم حسب ونسب کے اعتبار سے انسان کی شرافت کو دریافت کرتے ہیں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بزرگ وشریف تر انسانوں میں حضرت یوسف علیہ السلام ہیں جو خدا کے نبی حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے، خدا کے نبی حضرت اسحاق علیہ السلام کے پوتے اور خدا کے نبی (ابراہیم علیہ السلام) خلیل اللہ کے پڑپوتے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا۔ ہمارے سوال کا منشاء یہ بھی نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کیا تم عرب کے خاندان اور قبائل کی بابت مجھ سے دریافت کرتے ہو، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ایامِ جاہلیت میں تم میں سب سے بہتر تھا وہی اسلام میں بہتر ہے جب کہ وہ فقیہ یعنی عالمِ دین ہو۔'' (بخاری ومسلم)

۴۸۹۴ - (۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

تَرجَمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ کریم ابن کریم، ابن کریم، ابن کریم، یوسف علیہ

وَسَلَّمَ: «اَلْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ، يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

السلام بن یعقوب علیہ السلام بن اسحاق علیہ السلام بن ابراہیم علیہ السلام ہیں۔"

٤٨٩٥ - (٣) وَعَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: فِيْ يَوْمِ حُنَيْنٍ كَانَ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِهٖ، يَعْنِيْ بَغْلَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمُشْرِكُوْنَ، نَزَلَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ:

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

قَالَ: فَمَا رُئِيَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ اَشَدُّ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: "حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے دن ابوسفیان بن حارث نے رسول اللہ ﷺ کی خچر کی باگ پکڑلی اور جب حضور ﷺ کو مشرکوں نے چاروں طرف سے گھیر لیا تو آپ نے خچر سے اُتر کر فرمانا شروع کیا "میں نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔" راوی کا بیان ہے کہ اس روز آپ ﷺ سے زیادہ شجاع کسی شخص کو نہیں دیکھا گیا۔" (بخاری ومسلم)

٤٨٩٦ - (٤) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَاخَيْرَ الْبَرِيَّةِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا۔ اے بہترین مخلوق! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مخلوقات میں بہترین شخص حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔" (مسلم)

٤٨٩٧ - (٥) وَعَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَاتُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ، فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُهٗ، فَقُوْلُوْا: عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: "حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میری تعریف میں زیادتی نہ کرو جیسا کہ نصاریٰ ابن مریم علیہ السلام (عیسیٰ علیہ السلام) کی تعریف میں زیادتی (مبالغہ) کرتے ہیں۔ میں تو خدا کا بندہ ہوں تم (مجھ کو) خدا کا بندہ اور رسول کہو۔" (بخاری ومسلم)

٤٨٩٨ - (٦) وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ

ترجمہ: "حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول

الْمُجَاشِعِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ: اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ، وَلَا يَبْغِيَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے خداوند تعالیٰ نے مجھ کو وحی کے ذریعہ آگاہ کیا ہے کہ عاجزی وفروتنی اختیار کرو اس قدر کہ کوئی شخص کسی پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر ظلم وزیادتی کرے۔" (مسلم)

الفصل الثانی

دوسری فصل

٤٨٩٩ - (٧) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَفْتَخِرُوْنَ بِاٰبَائِهِمُ الَّذِيْنَ مَاتُوْا، اِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ جَهَنَّمَ، اَوْ لَيَكُوْنَنَّ اَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِيْ يُدَهْدِهُ الْخُرَآءَ بِاَنْفِهِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَآءِ، اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ، اَوْفَاجِرٌ شَقِيٌّ، اَلنَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُوْ اٰدَمَ، وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ اپنے باپوں پر فخر کرنا چھوڑ دیں، یعنی ان باپوں پر جو مر کر دوزخ کے کوئلے بن گئے ورنہ وہ خدا کے نزدیک نجاست کے اس کیڑے سے زیادہ ذلیل ہوں گے جو نجاست کو اپنی ناک سے دھکیلتا ہے خداوند تعالیٰ نے تم میں سے جاہلیت کی نخوست اور باپوں پر فخر کرنے کی علت کو خارج کر دیا ہے اب یا تو متقی مؤمن ہے یا فاجر بدبخت بدکار (ہونا ذلت کا سبب ہے) تمام آدمی آدم کے بیٹے ہیں اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔" (ترمذی، ابوداؤد)

٤٩٠٠ - (٨) وَعَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ أَبِيْ: انْطَلَقْتُ فِيْ وَفْدِ بَنِيْ عَامِرٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا اَنْتَ سَيِّدُنَا. فَقَالَ: «السَّيِّدُ اللّٰهُ» فَقُلْنَا وَاَفْضَلُنَا فَضْلاً، وَّاَعْظَمُنَا طَوْلاً. فَقَالَ: «قُوْلُوْا قَوْلَكُمْ، اَوْ بَعْضَ قَوْلِكُمْ، وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت مطرف بن عبداللہ بن الشخیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں بنو عامر کے وفد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور ہماری جماعت نے نبی ﷺ سے عرض کیا۔ آپ ﷺ ہمارے سردار ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، سردار خدا ہے۔ ہم نے عرض کیا آپ ﷺ ہم سب سے بہترین ہیں بہتری کے اعتبار سے اور بخشش کے لحاظ سے ہمارے بزرگ ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ بات کہو یا اس سے بھی کمتر اور شیطان تم کو اپنا وکیل بنائے (یعنی میری تعریف میں مبالغہ نہ کرو اتنا ہی یا اس سے بھی کچھ کم کہو

اور مبالغہ کرنے میں شیطان کی وکالت نہ کرو)۔" (ابوداؤد)

٤٩٠١ - (٩) وَعَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْحَسَبُ الْمَالُ، وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: "حضرت حسن رضی اللہ عنہ سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے (یعنی فضیلت وعظمت) مال ہے اور کرم (تقویٰ) کا نام ہے۔" (ترمذی، ابن ماجہ)

٤٩٠٢ - (١٠) وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَنْ تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَعَضُّوْهُ بِهَنِ اَبِيْهِ وَلَا تَكْنُوْا». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

ترجمہ: "حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے جو شخص جاہلیت کی نسبت (یعنی خاندانی عزت وعظمت) پر فخر کرے تو اس کے باپ کی شرم گاہ کو کٹواؤ (یعنی جو شخص اپنے باپ دادا پر فخر کرے جو ایام جاہلیت میں گزرے ہیں تو اس سے کہو کہ وہ اپنے باپ دادا کی شرمگاہ کو کٹوائے اور اپنے منہ میں ڈال دے۔ اور ان الفاظ کو اس سے صاف صاف کہو) کنایہ نہ کرو۔" (شرح السنۃ)

٤٩٠٣ - (١١) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ عُقْبَةَ، عَنْ اَبِيْ عُقْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَ مَوْلًى مِنْ اَهْلِ فَارِسٍ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحُدًا، فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ، فَقُلْتُ: خُذْهَا مِنِّيْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِيُّ! فَالْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ: «هَلَّا قُلْتَ: خُذْهَا مِنِّيْ وَاَنَا الْغُلَامُ الْاَنْصَارِيُّ؟». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابوعقبہ سے جو آزاد کردہ غلام اور فارس کا رہنے والا تھا روایت کرتے ہیں کہ میں اُحد کی لڑائی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوا اور مشرکوں میں سے ایک آدمی کے میں نے تلوار یا نیزہ مارا اور اُس سے کہا لے ایک ضرب میری طرف سے بھی لے اور میں فارسی غلام ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا تو نے یہ کیوں نہ کہا کہ لے ایک ضرب میری طرف سے بھی لے اور میں انصاری غلام ہوں۔" (ابوداؤد)

٤٩٠٤ - (١٢) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «مَنْ نَصَرَ قَوْمَهٗ عَلٰى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيْرِ

ترجمہ: "حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص ناحق اپنی قوم کی حمایت کرے وہ اس اونٹ کی مانند ہے جو کنوئیں میں گر پڑے پھر اُس کو اُس کی دم پکڑ کر کھینچا

الَّذِیْ رُدِّیَ، فَهُوَ یُنْزَعُ بِذَنْبِهٖ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

جائے۔'' (ابوداؤد)

۴۹۰۵ - (۱۳) وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْعَصَبِیَّةُ؟ قَالَ: «اَنْ تُعِیْنَ قَوْمَكَ عَلَی الظُّلْمِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! (جاہلیت) عصبیت کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا عصبیت یہ ہے کہ تو ظلم پر اپنی قوم کی حمایت کرے۔'' (ابوداؤد)

۴۹۰۶ - (۱۴) وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ ابْنِ جُعْشُمٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «خَیْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِیْرَتِهٖ مَالَمْ یَأْثَمْ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ تم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنی قوم کی طرف سے (ظلم کی) مدافعت کرے۔ جب تک کہ وہ اس مدافعت میں گناہ کا مرتکب نہ ہو۔'' (ابوداؤد)

۴۹۰۷ - (۱۵) وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَیْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰی عَصَبِیَّةٍ، وَلَیْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَصَبِیَّةٍ، وَلَیْسَ مِنَّا مَنْ مَّاتَ عَلٰی عَصَبِیَّةٍ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے وہ شخص ہم میں سے نہیں جو لوگوں کو عصبیت کی دعوت دے (یعنی عصبیت کی حمایت کرے) اور وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو عصبیت کے سبب جنگ کرے اور ہم میں سے وہ شخص نہیں ہے جو عصبیت کی حالت میں مرے۔'' (ابوداؤد)

۴۹۰۸ - (۱۶) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «حُبُّكَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہے کسی چیز سے تیرا محبت کرنا تجھ کو اندھا اور بہرا بنا دیتا ہے۔'' (ابوداؤد)

الفصل الثالث

تیسری فصل

۴۹۰۹ - (۱۷) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ كَثِیْرٍ الشَّامِیِّ، مِنْ اَهْلِ فَلَسْطِیْنَ، عَنِ امْرَاَةٍ مِّنْهُمْ یُقَالُ لَهَا فَسِیْلَةُ، اِنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ: سَاَلْتُ

ترجمہ: ''عبادہ بن کثیر شامی رضی اللہ عنہ اپنی قوم کی ایک عورت سے جس کا نام فسیلہ تھا نقل کرتے ہیں کہ فسیلہ نے بیان کیا میں نے اپنے باپ کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَمِنَ الْعَصَبِيَّةِ اَنْ يُّحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهٗ؟ قَالَ: «لَا وَلٰكِنْ مِّنَ الْعَصَبِيَّةِ اَنْ يَّنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَهٗ عَلَى الظُّلْمِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ.

کیا۔ یا رسول اللہ! آدمی کا اپنی قوم کو عزیز ومحبوب رکھنا کیا عصبیت میں داخل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں۔ لیکن یہ بات عصبیت میں داخل ہے کہ کوئی شخص ظلم میں اپنی قوم کی مدد وحمایت کرے۔'' (احمد، ابن ماجہ)

۴۹۱۰ - (۱۸) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَنْسَابُكُمْ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِمَسَبَّةٍ عَلٰى اَحَدٍ، كُلُّكُمْ بَنُوْ اٰدَمَ طَفُّ الصَّاعِ بِالصَّاعِ تَمْلَئُوْهُ، لَيْسَ لِاَحَدٍ عَلٰى اَحَدٍ فَضْلٌ اِلَّا بِدِيْنٍ وَتَقْوٰى، كَفٰى بِالرَّجُلِ اَنْ يَّكُوْنَ بَذِيًّا فَاحِشًا بَخِيْلًا». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

تَرْجَمَۃ: ''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے تمہارے انساب ایسی چیز نہیں کہ تم اُن کے سبب کسی کو بُرا کہو۔ (یعنی اپنے آپ کو شریف سمجھو اور دوسروں کو ذلیل خیال کرو) تم سب کے سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو، سیر کے برابر سیر (ہم وزن اور ہم پایہ) کسی کو کسی پر کوئی فضیلت نہیں ہے مگر دین اور تقوے کے سبب سے آدمی کو بُرائی کے لئے اتنی سی بات کافی ہے کہ وہ زبان دراز، فحش بکنے والا اور بخیل ہو۔'' (احمد، بیہقی درشعب الایمان)

(١٤) باب البر والصلة

بھلائی اور صلہ رحمی کرنے کا بیان

الفصل الأول

٤٩١١ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ؟ قَالَ: «اُمُّكَ». قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ؟ «اُمُّكَ». قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «اُمُّكَ». قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «اَبُوْكَ». وَفِیْ رِوَایَةٍ، قَالَ: «اُمُّكَ، ثُمَّ اُمُّكَ، ثُمَّ اُمُّكَ، ثُمَّ اَبَاكَ، ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میری صحبت کے لئے کون شخص زیادہ مناسب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تیری ماں۔ اُس نے عرض کیا پھر کون؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تیری ماں۔ عرض کیا پھر کون؟ فرمایا تیری ماں۔ عرض کیا پھر کون؟ فرمایا تیرا باپ۔ اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیری ماں پھر تیرا باپ پھر تیرا قریبی عزیز پھر تیرا قریبی عزیز۔'' (بخاری ومسلم)

٤٩١٢ - (٢) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «رَغِمَ اَنْفُهُ، رَغِمَ اَنْفُهُ، رَغِمَ اَنْفُهُ». قِیْلَ: مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَیْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ، اَحَدُهُمَا اَوْكِلَاهُمَا، ثُمَّ لَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا غبار آلود ہوناک اس کی، خاک آلود ہوناک اس کی، غبار آلود ہوناک اس کی (یعنی وہ ذلیل وخوار ہو) پوچھا گیا یارسول اللہ ﷺ! کس کی ناک؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس شخص کی جس نے اپنے والدین میں سے کسی کو یا دونوں کو بوڑھاپایا اور پھر جنت میں داخل نہیں ہوا (یعنی ان کی خدمت کر کے)۔'' (مسلم)

٤٩١٣ - (٣) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَیَّ اُمِّیْ وَهِیَ مُشْرِكَةٌ فِیْ عَهْدِ قُرَیْشٍ، فَقُلْتُ:

ترجمہ: ''حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں میری ماں میرے پاس آئی (یعنی مکہ سے مدینہ میں) اور وہ مشرک تھی۔ اور یہ واقعہ اُس وقت کا ہے جب کہ قریش سے حدیبیہ کی صلح ہو چکی

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اُمِّيْ قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ صِلِيْهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تھی۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! میری ماں میرے پاس آتی ہے اور وہ اسلام سے بیزار ہے۔ کیا میں اس کے ساتھ سلوک کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں اس سے سلوک کرو۔'' (بخاری ومسلم)

٤٩١٤ - (٤) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اِنَّ آلَ اَبِيْ فُلَانٍ لَيْسُوْا لِيْ بِاَوْلِيَاءَ، اِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ اَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے۔ ابی فلاں کی اولاد (یعنی ابی لہب یا ابی سفیان یا اور کوئی یا سب کے سب) میرے دوست نہیں ہیں بلکہ میرا دوست خدا ہے اور نیک بخت مؤمن لیکن ان لوگوں میں میری عزیز داری ہے میں اس کو اس کی تری کے ساتھ تر کرتا ہوں (یعنی اس سے جو سلوک کرتا ہوں) وہ رشتہ داری کی بناء پر ہے۔'' (بخاری ومسلم)

٤٩١٥ - (٥) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ، وَوَأْدَ الْبَنَاتِ، وَمَنْعَ وَهَاتِ. وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَاِضَاعَةَ الْمَالِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے خداوند تعالیٰ نے تم پر ماں کی نافرمانی واذیت رسانی لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا اور بخل وگدائی کو حرام قرار دیا ہے اور قیل وقال یعنی بے فائدہ بحث وگفتگو زیادتی سوال اور مال کو ضائع کرنا مکروہ قرار دیا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

٤٩١٦ - (٦) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ اَبَاهُ، وَيَسُبُّ اُمَّهُ، فَيَسُبُّ اُمَّهُ». مُتَّفَقٌ

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے اپنے ماں باپ کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! کیا آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے سکتا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں کوئی شخص کسی کے ماں باپ کو گالی دیتا ہے اور وہ اس کے ماں باپ کو گالی دیتا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

عَلَيْهِ.

٤٩١٧ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةُ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے بہترین نیکی آدمی کا اپنے باپ کے دوستوں سے احسان وسلوک کرنا ہے باپ کے مرنے کے بعد۔“ (مسلم)

٤٩١٨ - (٨) وَعَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ اَحَبَّ اَن يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَيُنْسَاَلَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کی روزی میں وسعت اور اس کی موت میں تاخیر کی جائے اس کو چاہیئے کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرے۔“ (بخاری ومسلم)

٤٩١٩ - (٩) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوَيِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ: مَهْ؟ قَالَتْ: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِبِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ. قَالَ: «اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ، وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلٰى يَارَبِّ! قَالَ: فَذَاكِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے خداوند تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا کیا جب اس سے فارغ ہوا تو رحم (یعنی رشتہ) کھڑا ہوا اور رحمٰن (یعنی خدا کی کمر پکڑلی۔ خدا تعالیٰ نے پوچھا ٹھہر (کیا چاہتا ہے؟) رحم نے عرض کیا یہ جگہ اس شخص کے کھڑے ہونے کی ہے جو تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہے قطع رحم سے (یعنی میں تیرے سامنے کھڑا ہوکر تیرے ذریعہ اس امر سے پناہ چاہتا ہوں کہ کوئی شخص مجھ کو قطع کرے اور رشتہ داری کی آبرو کو قائم نہ رکھے) خداوند تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کیا تو اس پر راضی ہے کہ جو شخص تجھ کو قائم وبرقرار رکھے میں اس کے ساتھ احسان وسلوک کروں اور جو شخص تجھ کو توڑدے میں بھی اس سے قطع تعلق کرلوں۔ رحم نے عرض کیا۔ ہاں میں اس پر راضی ہوں، خداوند تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، اچھا تو یہ وعدہ تیرے لئے ثابت وبرقرار ہے۔“ (بخاری ومسلم)

٤٩٢٠ - (١٠) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الرَّحِمُ شَجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ. فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ارشاد فرمایا ہے لفظ رحمٰن سے ''رحم'' لیا گیا ہے اور خداوند تعالیٰ نے رحم سے فرمایا ہے کہ جو شخص تجھ کو ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا اور جو تجھے کاٹے گا میں اس کو کاٹوں گا۔'' (بخاری)

٤٩٢١ - (١١) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ: مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ رحم عرشِ الٰہی میں معلق ہے اور دُعا کے طور پر کہتا ہے کہ جو شخص مجھ کو ملائے گا یعنی رشتہ داری وقرابتداری کو قائم رکھے گا اس کو اللہ تعالیٰ ملائے گا اور جو شخص مجھ کو قطع کریگا اللہ تعالیٰ اس کو قطع کرے گا۔'' (بخاری ومسلم)

٤٩٢٢ - (١٢) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت جبیر رضی اللہ عنہ بن مطعم کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے رشتہ داری کو قطع کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔'' (بخاری ومسلم)

٤٩٢٣ - (١٣) وَعَنِ ابْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ، وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے صلہ رحم کرنے والا وہ نہیں ہے جس کے ساتھ صلہ رحم کیا جاتا ہے (یعنی یہ تو بدلہ ہے صلہ رحم نہیں) بلکہ صلہ رحم کرنے والا وہ ہے جب کہ اس کی رشتہ داری کا سلسلہ منقطع کردیا جائے وہ اس رشتہ داری کو قائم کرے۔'' (بخاری)

٤٩٢٤ - (١٤) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ لِيْ قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِيْ، وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ إِلَيَّ، وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ. فَقَالَ: «لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ، وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ

ترجمہ: ''حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے قرابت دار ایسے ہیں کہ میں ان کے ساتھ سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھ سے برائی کرتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ احسان کرتا ہوں اور وہ مجھ سے بُرائی کرتے ہیں۔ میں حلم وبردباری سے کام لیتا ہوں اور درگزر کرتا ہوں اور وہ جہالت سے پیش آتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اگر تو ایسا ہی (کرتا) ہے جیسا

عَلَيْهِمْ مَادُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

کہ تو نے بیان کیا تو گویا تو ان کو گرم راکھ پھنکاتا ہے اور تیرے ساتھ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی مدد ہے۔ وہ ان کی اذیتوں اور شر کو تجھ سے دفع کرنے والا ہے جب تک کہ تو اسی صفت پر رہے۔" (مسلم)

الفصل الثانی

دوسری فصل

٤٩٢٥ - (١٥) عَنْ ثَوْبَانَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ، وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرُّ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُهُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: "حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے تقدیر الٰہی کو کوئی چیز نہیں بدلتی مگر دعا اور عمر کو کوئی چیز نہیں بڑھاتی مگر نیکی اور انسان کو روزی سے محروم نہیں کیا جاتا مگر اس گناہ کی وجہ سے جس کا اس نے ارتکاب کیا۔" (ابن ماجہ)

٤٩٢٦ - (١٦) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيْهَا قِرَائَةً، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، كَذَالِكُمُ الْبِرُّ، كَذَالِكُمُ الْبِرُّ». وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّهٖ. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا: قَالَ: «نِمْتُ فَرَأَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ» بَدَلَ: «دَخَلْتُ الْجَنَّةَ».

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں قرآن پڑھنے کی آواز سنی۔ پوچھا یہ کون ہے (جو قرآن پڑھتا ہے) فرشتوں نے کہا حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ ہے (یہ سن کر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ، حارثہ رضی اللہ عنہ کو یہ درجہ کیوں کر ملا؟ آپ ﷺ نے اس کا سبب بیان کرتے ہوئے فرمایا یہی ثواب ہے (ماں باپ سے) نیکی کرنے کا یہی ثواب ہے (ماں باپ سے) نیکی کرنے کا۔ اور حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ ماں باپ کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرنے والا تھا۔" (شرح السنۃ، بیہقی)

٤٩٢٧ - (١٧) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «رِضَى الرَّبِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ، وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ». رَوَاهُ

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ پروردگار کی رضامندی باپ کی رضامندی میں ہے اور پروردگار کی ناخوشی باپ کی ناخوشی میں ہے۔" (ترمذی)

التِّرْمِذِيُّ.

٤٩٢٨ - (١٨) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلاً اَتَاهُ، فَقَالَ: اِنَّ لِيْ اِمْرَأَةً وَاِنَّ اُمِّيْ تَأْمُرُنِيْ بِطَلَاقِهَا. فَقَالَ لَهٗ اَبُو الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَاِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَى الْبَابِ اَوْضَيِّعْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: ”حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص اُن کے پاس آیا اور کہا کہ میری ماں چاہتی ہیں کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں ابودرداء رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے۔ باپ جنت کے بہترین دروازوں میں سے ہے (یعنی جنت میں داخل ہونے کا بہترین سبب ہے) اگر تو چاہے اس دروازے کی حفاظت کر اور چاہے اس دروازے کو ضائع کردے۔“ (ترمذی، ابوداؤد)

٤٩٢٩ - (١٩) وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ اَبَرُّ؟ قَالَ: «اُمَّكَ» قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «اُمَّكَ» قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «اُمَّكَ» قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «اَبَاكَ ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ”حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں کس کے ساتھ بھلائی کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنی ماں کے ساتھ۔ میں نے پوچھا پھر کس کے ساتھ؟ فرمایا ماں کے ساتھ۔ میں نے پوچھا پھر کس کے ساتھ؟ فرمایا ماں کے ساتھ۔ میں نے پوچھا پھر کس کے ساتھ؟ فرمایا باپ کے ساتھ، پھر قریب تر عزیز کے ساتھ اور پھر اس سے کم قریب تر قرابت دار کے ساتھ۔“ (ترمذی ابوداؤد)

٤٩٣٠ - (٢٠) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اَنَا اللّٰهُ، وَاَنَا الرَّحْمٰنُ، خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنْ اِسْمِيْ، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهٗ، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهٗ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ”حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ میں اللہ ہوں اور رحمٰن ہوں میں نے رحم (یعنی رشتے ناتے) کو پیدا کیا ہے اور رحم کو اپنے نام رحمٰن سے نکالا ہے پس جو شخص کہ رشتے ناتے کو ملائے گا یعنی قائم وبرقرار رکھے گا میں اس کو اپنی رحمت میں ملاؤں گا اور جو رشتے ناتے کو توڑے گا میں اس کو اپنی رحمت سے علیحدہ کردوں گا۔“ (ابوداؤد)

٤٩٣١ - (٢١) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: «لَاتَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰی قَوْمٍ فِیْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ». رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِیْمَانِ».

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے اس قوم پر خدا کی رحم نازل نہیں ہوتی جس میں قاطعِ رحم یعنی رشتہ ناتے کو توڑنے والا ہو۔“ (بیہقی)

٤٩٣٢ - (٢٢) وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرٰی اَنْ یُّعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِی الدُّنْیَا، مَعَ مَا یَدَّخِرُ لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ، مِنَ الْبَغْیِ وَقَطِیْعَةِ الرَّحِمِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْدَاوٗدَ.

ترجمہ: ”حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کوئی گناہ اس لائق نہیں ہے کہ خداوند تعالیٰ اس کے مرتکب کو بہت جلد دنیا ہی میں اس کا بدلہ یا عذاب دے اور آخرت میں بھی اس کے عذاب کو اس کے لئے جمع رکھے مگر دو گناہ اس لائق ہیں اور وہ امامِ وقت کے خلاف بغاوت کرنا اور رشتہ ناتے کو قطع کرنا ہیں۔“ (ترمذی ابوداؤد)

٤٩٣٣ - (٢٣) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ، وَّلَا عَاقٌّ، وَّلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ». رَوَاهُ النَّسَائِیُّ، وَالدَّارِمِیُّ.

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جنت میں نہ تو وہ شخص داخل ہوگا جو بہت زیادہ احسان جتانے والا ہو اور نہ وہ شخص جو ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا ہو اور نہ شراب کا پینے والا۔“ (نسائی، دارمی)

٤٩٣٤ - (٢٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَكُمْ، فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِی الْاَهْلِ، مَثْرَاةٌ فِی الْمَالِ، مَنْسَاَةٌ فِی الْاَثَرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ.

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے اپنے نسبوں میں سے تم صرف اس قدر سیکھو کہ اس سے تم اپنے ناتہ داروں سے سلوک کرو۔ اس لئے کہ ناتے داروں سے سلوک کرنا اقارب میں محبت کا باعث، مال میں زیادتی و برکت کا سبب اور درازیٔ عمر کا باعث ہوتا ہے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔“

٤٩٣٥ - (٢٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ

ترجمہ: ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی

عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلاً اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ اَصَبْتُ ذَنْباً عَظِيْمًا، فَهَلْ لِيْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: «هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «وَهَلْ لَّكَ مِنْ خَالَةٍ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَبَرَّهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میں ایک بڑے گناہ کا مرتکب ہوا ہوں کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تیری ماں زندہ ہے۔ عرض کیا نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا کیا تیری خالہ زندہ ہے؟ عرض کیا ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تو اس کے ساتھ سلوک کر۔'' (ترمذی)

٤٩٣٦ - (٢٦) وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدِ نِ السَّاعِدِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ اَبَوَيَّ شَيْءٌ اَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا؟ قَالَ: نَعَمْ، اَلصَّلٰوةُ عَلَيْهِمَا، وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَاِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا، وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِيْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِهِمَا، وَاِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا» رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: ''حضرت ابواُسید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ قبیلۂ بن سلمہ کا ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا ماں باپ کے ساتھ سلوک ونیکی کرنے کو میرے لئے کچھ باقی ہے کہ میں ان کے بعد اس کو کروں (یعنی زندگی میں تو ان کے ساتھ سلوک کیا گیا۔ ان کے مرنے کے بعد بھی کوئی ایسی صورت ہے کہ ان کے ساتھ سلوک کرتا رہوں؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں ان کے لئے دعا کرنا استغفار کرنا اور ان کی وصیت کو پورا کرنا اور ان کے ناتے داروں سے، کہ ان کے ناتیداروں سے سلوک کرنا انہیں قرابت کے سبب سے ہے اور ماں باپ کے دوستوں کی عزت کرنا۔'' (ابن ماجہ، ابوداؤد)

٤٩٣٧ - (٢٧) وَعَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعِرَّانَةِ اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ حَتّٰى دَنَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهُ، فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ. فَقُلْتُ: مَنْ هِيَ؟ فَقَالُوْا: هِيَ اُمُّهُ الَّتِيْ اَرْضَعَتْهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے مقام جعرانہ میں رسول اللہ ﷺ کو گوشت تقسیم کرتے دیکھا۔ ناگہاں ایک عورت آئی اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے قریب اس کے لئے چادر بچھادی اور وہ اس پر بیٹھ گئی۔ میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون عورت ہے؟ انہوں نے کہا یہ آنحضرت ﷺ کی وہ ماں ہیں جنہوں نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔'' (ابوداؤد)

الفصل الثالث

٤٩٣٨ - (٢٨) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «بَيْنَمَا ثَلٰثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ أَخَذَهُمُ الْمطَرُ، فَمَالُوْا اِلٰى غَارٍ فِي الْجَبَلِ، فَانْحَطَّتْ عَلٰى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ، فَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اُنْظُرُوْا اَعْمَالاً عَمِلْتُمُوْهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً، فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهٗ يُفَرِّجُهَا. فَقَالَ اَحَدُهُمْ: اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَ لِيْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ، وَلِيَ صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ اَرْعٰى عَلَيْهِمْ، فَاِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ اَسْقِيْهِمَا قَبْلَ وَلَدِيْ، وَاِنَّهٗ قَدْ نَاٰى بِيَ الشَّجَرُ، فَمَا اَتَيْتُ حَتّٰى اَمْسَيْتُ، فَوَجَدْتُّهُمَا قَدْ نَامَا، فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ اَحْلُبُ، فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ، فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُسِهِمَا اَكْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا، وَاَكْرَهُ اَنْ اَبْدَأَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ، فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِيْ وَدَأْبُهُمْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ، فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَآءَ. فَفَرَّجَ اللّٰهُ لَهُمْ حَتّٰى يَرَوْنَ السَّمَآءَ.

تیسری فصل

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے تین آدمی چلے جارہے تھے کہ اُن کو بارش نے آلیا۔ وہ پہاڑ کے ایک غار میں گھس گئے پہاڑ سے غار کے منہ پر ایک پتھر آپڑا اور غار کو بند کردیا۔ تینوں افراد میں آپس میں گفتگو ہوئی کہ اپنے ان نیک اعمال پر نظر ڈالو جو خاص طور پر خدا کے لئے کئے گئے ہوں اور اس عمل کے وسیلہ سے خدا سے دعا مانگو۔ امید ہے کہ خداوند تعالیٰ اس پتھر یا اس مصیبت کو دور کردے۔ ایک نے ان میں سے کہا ''اے اللہ! میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے اور میرے کئی چھوٹے بچے تھے اور میں بکریاں چرایا کرتا تھا تاکہ ان کا دودھ ان سب کو پلاؤں جب شام ہوجاتی تو میں گھر آتا دودھ دوہتا اور سب سے پہلے اپنے ماں باپ کو پلاتا۔ پھر بچوں کو دیتا۔ ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ چراگاہ کے درخت مجھ کو دور لے گئے (یعنی بکریوں کو چراتا چراتا میں دور نکل گیا اور وقت پر میں گھر نہ آسکا یہاں تک کہ شام ہوگئی۔ جب گھر پہنچا تو دیکھا کہ میرے ماں باپ دونوں سو گئے ہیں۔ میں نے حسب معمول دودھ دوہا پھر دودھ کا برتن لے کر ماں باپ کے پاس پہنچا اور ان کے سرہانے کھڑا ہوگیا۔ مجھ کو ان کا جگانا بھی بُرا معلوم ہوا اور یہ بھی کہ میں والدین سے پہلے بچوں کو دودھ پلادوں۔ بچے میرے پاؤں کے پاس پڑے بھوک سے روتے اور چلاتے تھے اور میں دودھ لئے کھڑا تھا صبح تک یہی کیفیت رہی یعنی میں دودھ لئے کھرا رہا بچے روتے رہے اور ماں باپ پڑے سوتے رہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام محض تیری رضا مندی اور

قَالَ الثَّانِيْ: اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَتْ لِيْ بِنْتُ عَمٍّ اُحِبُّهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ، فَطَلَبْتُ اِلَيْهَا نَفْسَهَا، فَاَبَتْ حَتّٰى اٰتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ، فَسَعَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ، فَلَقِيْتُهَا بِهَا، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا. قَالَتْ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ، فَقُمْتُ عَنْهَا. اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ، فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا، فَفَرَّجَ لَهُمْ فُرْجَةً.

وَقَالَ الْاٰخَرُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ كُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ، فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهٗ قَالَ: اَعْطِنِيْ حَقِّيْ. فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهٗ، فَتَرَكَهٗ وَرَغِبَ عَنْهُ، فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَّرَاعِيَهَا، فَجَاءَ نِيْ فَقَالَ: اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِيْ وَاَعْطِنِيْ حَقِّيْ. فَقُلْتُ: اذْهَبْ اِلٰى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيْهَا، فَقَالَ: اِتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَأْ بِيْ فَقُلْتُ: اِنِّيْ لَا اَهْزَأُبِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَاَخَذَهٗ فَانْطَلَقَ بِهَا. فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

خوشنودی کے لئے کیا ہے تو تو اس پتھر کو اتنا کھول دے کہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔'' چنانچہ خداوند تعالیٰ نے پتھر کو اتنا ہٹا دیا کہ آسمان نظر آنے لگا۔ دوسرے شخص نے کہا کہ ''اے اللہ! میرے چچا کی ایک بیٹی تھی میں اس سے غیر معمولی محبت کرتا تھا ایسی محبت جیسی کی مرد عورتوں سے کرتے ہیں۔ میں نے اس سے جماع کی خواہش ظاہر کی تو اس نے کہا، جب تک سو دینار سرخ نہ دوگے، ایسا نہیں ہوسکتا۔ پس میں نے کوشش شروع کی اور سو دینار جمع کر لئے اور ان دیناروں کو لے کر میں اس کے پاس پہنچا پھر جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا یعنی جماع کے لئے تو اس نے کہا۔ اے خدا کے بندے خدا سے ڈر اور مہر کو نہ توڑ (یعنی بکارت کو زائل نہ کر) پس میں خدا کے خوف سے فوراً اٹھ کھڑا ہوا (یعنی اس سے جماع نہیں کیا) اے اللہ! اگر تیرے نزدیک میرا یہ فعل محض تیری رضامندی اور خوشنودی کے لئے تھا تو اس پتھر کو ہٹا دے اور ہمارے لئے راستہ کھول دے۔'' خداوند تعالیٰ نے پتھر کو تھوڑا سا ہٹا دیا۔ تیسرے شخص نے کہا اے اللہ تعالیٰ میں نے ایک شخص کو مزدوری پر لگایا تھا ایک فرق (پیمانہ) چاول کے معاوضہ پر۔ جب وہ شخص اپنا کام ختم کر چکا تو کہا میری مزدوری مجھ کو دلوایئے۔ میں اس کی مزدوری دینے لگا تو وہ اس کو چھوڑ کر چلا گیا اور پھر اپنا حق لینے کی طرف توجہ نہ کی۔ میں نے اس کی مزدوری کے چاولوں سے کاشت شروع کردی اور ہمیشہ کاشت کرتا رہا یہاں تک کہ ان چاولوں کی قیمت میں سے میں نے بہت سے بیل اور ان کے چرواہے جمع کر لئے اس کے بعد وہ مزدور میرے پاس آیا اور کہا خدا سے ڈر اور مجھ پر ظلم نہ کر اور میرا حق میرے حوالے کر۔ میں نے کہا کہ ان

بیلوں اور چرواہوں کو لے جا (کہ یہ تیرا حق ہے) اس نے کہا خدا سے ڈر اور مجھ سے مذاق نہ کر۔ میں نے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا۔ ان بیلوں اور چرواہوں کو لے جا۔ چنانچہ اس نے ان سب کو جمع کیا اور لے کر چلا گیا۔ اے اللہ! تیرے نزدیک میرا یہ فعل محض تیری خوشی اور رضا کے لئے تھا، تو تو اِس پتھر کو ہٹا دے۔" چنانچہ خداوند تعالیٰ نے پتھر کو ہٹا دیا اور راستہ کھول دیا۔" (بخاری و مسلم)

٤٩٣٩ - (٢٩) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ جَاهِمَةَ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَدْتُ اَنْ اَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ اَسْتَشِيْرُكَ، فَقَالَ: «هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَالْزَمْهَا، فَاِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالنِّسَائِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: "حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جاہمہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے جہاد پر جانیکا ارادہ کیا ہے اور آپ سے مشورہ لینے آیا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تیری ماں (زندہ) ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ماں کی خدمت کو اختیار کر، اس لئے کہ جنت ماں کے قدموں میں ہے۔" (احمد، نسائی، بیہقی)

٤٩٤٠ - (٣٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ تَحْتِيْ اِمْرَاَةٌ اُحِبُّهَا، وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا. فَقَالَ لِيْ: طَلِّقْهَا، فَاَبَيْتُ، فَاَتٰى عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «طَلِّقْهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے نکاح میں ایک عورت تھی جس سے میں محبت کرتا تھا اور (میرے والد حضرت) عمر رضی اللہ عنہ اس عورت سے نفرت کرتے تھے (ایک روز والد نے مجھ سے) کہا تو اس عورت کو طلاق دیدے۔ میں نے انکار کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر واقعہ عرض کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو اس عورت کو طلاق دیدے۔" (ترمذی ابوداؤد)

٤٩٤١ - (٣١) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلٰى وَلَدِهِمَا؟ قَالَ: «هُمَا جَنَّتُكَ

ترجمہ: "حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ماں باپ اولاد کے لئے جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی۔"

وَنَارُكَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

(ابن ماجہ)

٤٩٤٢ - (٣٢) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ الْعَبْدَ لَيَمُوْتُ وَالِدَاهُ أَوْ أَحَدُهُمَا وَإِنَّهُ لَهُمَا لَعَاقٌّ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْ لَهُمَا وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمَا حَتّٰى يَكْتُبَهُ اللّٰهُ بَارًّا». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جب کسی بندہ کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک مرتا ہے اس حال میں کہ وہ ان کا نافرمان ہوتا ہے اور پھر ان کے مرنے کے بعد وہ نافرمان بیٹا ماں باپ کے لئے دُعاء واستغفار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو نیکوکار لوگوں میں لکھ دیتا ہے۔“ (بیہقی)

٤٩٤٣ - (٣٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَصْبَحَ مُطِيْعًا لِلّٰهِ فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا، وَمَنْ أَمْسٰى عَاصِيًا لِلّٰهِ فِيْ وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ النَّارِ، إِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا» قَالَ رَجُلٌ: وَإِنْ ظَلَمَاهُ؟ قَالَ: «وَإِنْ ظَلَمَاهُ، وَإِنْ ظَلَمَاهُ، وَإِنْ ظَلَمَاهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ وہ ماں باپ کے حق میں خدا کے احکام کی اطاعت کرتا ہو (یعنی ماں باپ کے حقوق ادا کرتا ہو) تو وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے لئے جنت کے دروازے کھلے ہوتے ہیں اور ماں باپ میں سے ایک ہی زندہ ہو تو جنت کا ایک ہی دروازہ کھلا ہوتا ہے۔ اور جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ وہ ماں باپ کے حق میں خدا کا نافرمان ہو تو وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے لئے دوزخ کے دروازے کھلے ہوتے ہیں اور ماں باپ میں سے کوئی ایک زندہ ہو تو دوزخ کا ایک دروازہ کھلا ہوتا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا اگرچہ ماں باپ ظلم کریں؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا اگرچہ اس پر ظلم کریں، اگرچہ اس پر ظلم کریں، اگرچہ اس پر ظلم کریں۔“ (بیہقی)

٤٩٤٤ - (٣٤) وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَّنْظُرُ إِلَى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَّبْرُوْرَةً». قَالُوْا: وَإِنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِأَةَ مَرَّةٍ؟ قَالَ: «نَعَمْ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَأَطْيَبُ».

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو بیٹا کہ ماں باپ کی طرف رحمت وشفقت کی نظر سے دیکھے، اللہ تعالیٰ اس کے حساب میں ہر نظر کے بدلے ایک مقبول حج کا ثواب لکھتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا اگرچہ دن میں سو مرتبہ دیکھے آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ بہت

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

بڑا اور پاکیزہ ہے۔" (بیہقی)

٤٩٤٥ - (٣٥) وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلُّ الذُّنُوْبِ يَغْفِرُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهَا مَاشَاءَ إِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّهُ يُعَجَّلُ لِصَاحِبِهٖ فِي الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ترجمہ: "حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر گناہ (بجز شرک) خداوند تعالیٰ بخش دیتا ہے یعنی ان میں سے جس قدر خدا چاہے مگر ماں باپ کی نافرمانی کے گناہ کو نہیں بخشا بلکہ خدا اس کی سزا دنیا ہی میں مرنے سے پہلے اس کو دیدیتا ہے۔" (بیہقی)

٤٩٤٦ - (٣٦) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «حَقُّ كَبِيْرِ الْإِخْوَةِ عَلٰى صَغِيْرِهِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ». رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيْثَ الْخَمْسَةَ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

ترجمہ: "حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ایسا ہے جیسا کہ باپ کا حق بیٹے پر۔" (بیہقی)

(۱۵) باب الشفقة والرحمة على الخلق

مخلوق پر شفقت اور رحم کرنے کا بیان

الفصل الأول

پہلی فصل

٤٩٤٧ - (١) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔'' (بخاری ومسلم)

٤٩٤٨ - (٢) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَتُقَبِّلُوْنَ الصِّبْيَانَ؟ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَوَ اَمْلِكُ لَكَ اِنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور (صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بچوں کو پیار کرتے اور چومتے دیکھ کر کہا کیا تم بچوں کو چومتے ہو ہم تو نہیں چومتے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں اس پر قادر ہوں کہ تیرے دل سے خدا نے جو رحمت نکال لی ہے، میں اس کو پھر تیرے دل میں رکھ دوں۔'' (بخاری ومسلم)

٤٩٤٩ - (٣) وَعَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتْنِيْ اِمْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُنِيْ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِيْ غَيْرَ تَمْرٍ وَاحِدَةٍ، فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا، فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا، وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ: «مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ ایک عورت میرے پاس آئی جس کے ساتھ اُس کی دو بیٹیاں بھی تھیں۔ مجھ سے اس نے سوال کیا میرے پاس صرف ایک کھجور اس وقت تھی وہی میں نے اُس کو دیدی اُس نے اس کھجور کو آدھی آدھی دونوں بیٹیوں میں تقسیم کردیا اور خود اس میں سے کچھ نہ کھایا۔ پھر وہ اُٹھی اور باہر چلدی۔ اس کے بعد نبی ﷺ تشریف لائے میں نے واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص ان لڑکیوں کے ساتھ

مِّنَ النَّارِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

آزمائش میں مبتلا کیا جائے (یعنی جو بیٹیوں کی وجہ سے مصیبت وعسرت میں مبتلا ہو) اور وہ ان بیٹیوں کے ساتھ احسان وسلوک کرے تو یہ بیٹیاں اس کے لئے دوزخ کی آگ کے سامنے پردہ ہوں گی (یعنی اُس کو دوزخ سے بچائیں گی)۔" (بخاری ومسلم)

٤٩٥٠ - (٤) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَا وَهُوَ هٰكَذَا، وَضَمَّ اَصَابِعَهٗ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تَرْجَمَۃ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص دو بیٹیوں کی پرورش کرے یہاں تک کہ وہ بالغ ہوجائیں (یعنی ان کی شادی ہوجائے اور وہ اپنے شوہر کے گھر پہنچ جائیں) تو وہ شخص اور میں قیامت کے دن اس طرح ایک جگہ ہوں گے جس طرح یہ انگلیاں ہیں (یعنی انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی) اور دونوں اُنگلیوں کو آپ نے ملاکر دکھایا۔" (مسلم)

٤٩٥١ - (٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمِلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالسَّاعِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ». وَاَحْسِبُهٗ قَالَ: «كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تَرْجَمَۃ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بیوہ عورت اور مسکین کی خبر گیری کرنے والا خدا کی راہ میں سعی کرنے والے کی مانند ہے (یعنی اس کا ثواب جہاد اور حج کے برابر ہے راوی کا بیان ہے کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا۔ بیوہ اور مسکین کی خبر گیری کرنے والا اُس شب بیدار شخص کی مانند ہے جو عبادت اور شب بیداری میں سستی نہیں کرتا اور اس روزہ دار کی مانند ہے جو دن کو کبھی افطار نہیں کرتا (یعنی صائم الدہر کی مانند)۔" (بخاری ومسلم)

٤٩٥٢ - (٦) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهٗ، وَلِغَيْرِهٖ، فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا» وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تَرْجَمَۃ: "حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اور یتیم بچے کی پرورش کرنے والا خواہ وہ یتیم اس کا ہو یا غیر کا جنت میں اس طرح ہوں گے یہ کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو دکھایا اور دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑی کشادگی رکھی۔" (بخاری)

٤٩٥٣ - (٧) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عَضْوًا تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تو مؤمنوں کو آپس میں رحم کرنے محبت رکھنے اور مہربانی کرنے میں ایسا پائے گا جیسا کہ بدن ہے جب بدن کا کوئی عضو دُکھتا ہے تو سارے بدن کے اعضاء اس کے دُکھ میں شریک ہوجاتے ہیں اور بیداری وبُخار میں سارا جسم شریک رہتا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

٤٩٥٤ - (٨) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْمُؤْمِنُوْنَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ، اِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهٗ اِشْتَكٰى كُلُّهٗ، وَاِنِ اشْتَكٰى رَأْسُهٗ اِشْتَكٰى كُلُّهٗ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سارے مؤمن ایک شخص کی مانند ہیں (یعنی ایک شخص کے جسم کے اعضاء کے مانند) جب اُس کی آنکھ دُکھتی ہے تو سارا جسم دکھتا ہے اور سر میں درد ہوتا ہے تو سارا بدن اس کی تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔'' (مسلم)

٤٩٥٥ - (٩) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا» ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے مسلمان مسلمان کے لئے مانند مکان کے ہے (یعنی سارے مسلمان ایک مکان کی مانند ہیں کہ مکان کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو مضبوط رکھتا ہے یہ کہہ کر آپ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرکے بتلایا کہ سارے مسلمان اس طرح ملے اور جکڑے ہوئے ہیں۔'' (بخاری ومسلم)

٤٩٥٦ - (١٠) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَتَاهُ السَّائِلُ اَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ: «اشْفَعُوْا فَلْتُوْجَرُوْا وَيَقْضِيْ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهٖ مَا شَاءَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی سائل یا حاجتمند آتا تو آپ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرماتے (اس کی) سفارش کرو تاکہ تم کو سفارش کا ثواب ملے اور خداوند تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کی زبان سے جو حکم چاہتا ہے جاری فرماتا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

٤٩٥٧ - (١١) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا». فَقَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنْصُرُهُ مَظْلُوْمًا، فَكَيْفَ اَنْصُرُهُ ظَالِمًا؟ قَالَ: «تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ، فَذَالِكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ہے اپنے بھائی کی مدد کرو ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مظلوم کی تو میں مدد کرتا ہوں، ظالم کی مدد کیوں کر کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا تو اس کو ظلم سے روک، تیرا اس کو ظلم سے باز رکھنا ہی مدد کرنا ہے۔" (بخاری ومسلم)

٤٩٥٨ - (١٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمُسْلِمُ أَخُوالْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُّسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، مسلمان، مسلمان کا (دینی) بھائی ہے نہ تو کوئی مسلمان کسی مسلمان پر ظلم کرے نہ اس کو ہلاکت میں ڈالے (یعنی مثلاً کسی دشمن کے ہاتھ نہ پڑنے دے بلکہ اس کی مدد کرے) اور جو شخص کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی میں مدد کریگا اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرے گا اور جو شخص مسلمان کے رنج وغم یا مصیبت ومشکل کو دور کرے گا خدا اس کے رنج ومصیبت اور غم کو دور کریگا (خصوصاً) روز قیامت کی مصیبت اور غم کو اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو چھپائے گا خداوند تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیب کو چھپائے گا۔" (بخاری ومسلم)

٤٩٥٩ - (١٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ، التَّقْوٰى هٰهُنَا». وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ ثَلٰثَ مِرَارٍ «بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے کوئی مسلمان کسی مسلمان پر نہ تو ظلم کرے نہ اس کو رسوا ہونے دے، نہ اس کو ذلیل وحقیر سمجھے۔ تقویٰ اس جگہ ہے یہ فرما کر آپ ﷺ نے تین مرتبہ سینہ کی طرف اشارہ کیا اور پھر فرمایا آدمی کے لئے اتنی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر وذلیل جانے مسلمان کی ساری چیزیں مسلمان پر حرام ہیں۔ یعنی مسلمان کا خون مسلمان کا مال اور مسلمان کی آبرو۔" (مسلم)

٤٩٦٠ - (١٤) وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلٰثَةٌ: ذُوْ سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ، وَرَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ، وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ. وَاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ: الضَّعِيْفُ الَّذِيْ لَا زَبْرَلَهُ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْكُمْ تَبَعٌ لَا يَبْغُوْنَ اَهْلًا وَّلَا مَالًا، وَّالْخَائِنُ الَّذِيْ لَا يَخْفٰى لَهٗ طَمَعٌ وَاِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَهٗ، وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِيْ اِلَّا وَهُوَيُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ، وَذَكَرَ الْبُخْلَ وَالْكِذْبَ، وَالشِّنْظِيْرُ الْفَحَّاشُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ”حضرت عیاض رضی اللہ عنہ بن حمار کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تین قسم کے آدمی بہشتی ہیں ایک تو وہ حاکم جو عدل وانصاف کرنے والا اور احسان کرنے والا ہو اور اس کو بھلائیوں اور نیکیوں کی توفیق دی گئی ہو۔ دوسرے وہ شخص جو (چھوٹوں اور بڑوں پر) مہربان ہو اور قرابت داروں اور مسلمانوں کے لئے رقیق القلب (نرم دل ہو) (یعنی اپنے اور بیگانہ پر مہربان ہو) تیسرے وہ شخص جو حرام چیزوں سے بچنے والا ہو، سوال سے پرہیز کرنے والا اور اہل وعیال کے بارے میں خدا پر بھروسہ کرنے والا ہو۔ اور دوزخی پانچ قسم کے آدمی ہیں۔ ایک تو وہ کمزور عقل کہ اس کی عقل کی کمزوری اس کو امورِ ناشائستہ سے باز نہ رکھے (اور یہ شخص) ان لوگوں میں سے ہیں جو تمہارے تابع اور خادم ہیں وہ تابع اور خادم جو بیوی اور مال کی پرواہ نہیں رکھتے (یعنی اپنی بدکاریوں کے سبب ان کو بیوی کی پرواہ نہیں ہے اور حرام کاری ہی میں خوش ہیں اور نہ ان کو مال کی پرواہ ہے حرام وحلال جس طرح ان کو پیٹ بھرنے کے لئے مل جائے اسی کو کافی سمجھتے ہیں) دوسرے وہ شخص جو خائن و بے دیانت ہیں کہ ان کی طمع ان کو چین سے بیٹھنے نہیں دیتی اور وہ ہر مخفی چیز کے تجسس میں لگے رہتے ہیں تاکہ ان کو پاکر اور ان میں بددیانتی کریں اگرچہ وہ معمولی ہی سی چیز کیوں نہ ہو۔ تیسرے وہ شخص جو صبح وشام تجھ کو تیرے اہل ومال میں دھوکہ دینے کی فکر میں لگا رہتا ہے (کہ کوئی موقع پائے تو تیرے اہل ومال میں تجھ کو فریب دے اور اپنی غرض کو حاصل کرے) اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل، جھوٹے اور بد خلق فحش گو کا ذکر کیا (یعنی باقی دو شخص یہ ہیں کہ ایک ان میں سے بخیل یا کاذب ہے اور دوسرا بد خلق وفحش

گو)۔‘‘ (مسلم)

٤٩٦١ - (١٥) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تَرْجَمَہ: ’’حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ بندہ اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہوتا جب تک کہ اپنے (مسلمان بھائی) برادر کے لئے بھی اسی چیز کو پسند نہ کرے جس کو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے (یعنی دین ودنیا کی بھلائی میں سے جن چیزوں کو اپنے لئے پسند کرتا ہے سارے مسلمانوں کے لئے بھی ان کو پسند کرے۔‘‘ (بخاری ومسلم)

٤٩٦٢ - (١٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ». قِيْلَ: مَنْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «اَلَّذِيْ لَا يَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تَرْجَمَہ: ’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے قسم ہے خدا کی، ایمان نہیں لاتا، قسم ہے خدا کی ایمان نہیں لاتا، قسم ہے خدا کی ایمان نہیں لاتا (یعنی ایمانِ کامل) پوچھا گیا یا رسول اللہ! کون ایمان نہیں لاتا؟ فرمایا وہ شخص (خدا پر ایمان نہیں لاتا) جس کے ہمسائے اس کی برائیوں سے مامون ومحفوظ نہ ہوں۔‘‘ (بخاری ومسلم)

٤٩٦٣ - (١٧) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تَرْجَمَہ: ’’حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کے پڑوسی اس کی بُرائیوں سے مامون ومحفوظ نہ ہوں۔‘‘ (مسلم)

٤٩٦٤ - (١٨) وَعَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَازَالَ جِبْرَئِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ، حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تَرْجَمَہ: ’’حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام ہمیشہ مجھ کو ہمسایہ کا حق ادا کرنے کی ہدایت کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ میں نے یہ خیال قائم کرلیا کہ جبرئیل علیہ السلام پڑوسی کو وراث قرار دیدیں گے (یعنی ایک ہمسایہ کو دوسرے ہمسایہ کا وارث بنادیں

گے)۔'' (بخاری ومسلم)

٤٩٦٥ - (١٩) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَا كُنْتُمْ ثَلٰثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اِثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ، حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ، مِنْ اَجْلِ اَنْ يُّحْزِنَهٗ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اگر تم تین آدمی ساتھ ہو تو دو آدمی سرگوشی نہ کریں (یعنی دو آدمی اس طرح گفتگو نہ کریں کہ تیسرا ساتھ اس کو نہ سن سکے جبتک کہ بہت سے آدمیوں میں نہ مل جائیں (یعنی جب بہت سے آدمی ایک جگہ جمع ہو جائیں تو پھر سرگوشی ممنوع نہیں ہے) اور یہ اس وجہ سے کہ اس طرح سرگوشی کرنے سے تیسرا شخص رنجیدہ ہوگا۔'' (بخاری ومسلم)

٤٩٦٦ - (٢٠) وَعَنْ تَمِيْمِ نِ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ» ثَلٰثًا قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ؟ «لِلّٰهِ، وَلِكِتَابِهٖ، وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَعَامَّتِهِمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے۔ دین خیر خواہی اور نصیحت (کا نام) ہے۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ الفاظ فرمائے ہم نے پوچھا یہ خیر خواہی اور نصیحت کس کے لئے ہے؟ فرمایا خدا کے لئے، خدا کی کتاب کے لئے، خدا کے رسول کے لئے، مسلمانوں کے اماموں کے لئے، اور عام مسلمانوں کے لئے۔'' (مسلم)

٤٩٦٧ - (٢١) وَعَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ، وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر ان باتوں کے لئے بیعت کی یعنی اقامت صلوٰۃ پر زکوٰۃ ادا کرنے پر اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر۔'' (بخاری ومسلم)

الفصل الثاني

دوسری فصل

٤٩٦٨ - (٢٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «لَا

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ابوالقاسم ﷺ کو جو سچے اور سچائی میں مشہور ہیں یہ فرماتے سنا ہے کہ رحمت کسی کے دل سے نہیں نکالی جاتی مگر بدبخت کے دل سے نکال لی

تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

جاتی ہے۔" (احمد، ترمذی)

٤٩٦٩ - (٢٣) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ، اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَآءِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو لوگ خدا کی مخلوق پر رحم وشفقت کرتے ہیں۔ رحمٰن اُن پر رحم وشفقت کرتا ہے تم زمین والوں پر رحم کرو تا کہ آسمان والا تم پر رحم کرے۔" (ابوداؤد، ترمذی)

٤٩٧٠ - (٢٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا، وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا، وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ، وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے وہ شخص ہم میں سے (یعنی ہماری جماعت میں سے) نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، ہمارے بڑوں کی عزت وتوقیر نہ کرے، نیکی اور بھلائی کا حکم نہ دے اور بدکاری وبُرائی سے منع نہ کرے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔"

٤٩٧١ - (٢٥) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا اَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا مِّنْ اَجَلِ سِنِّهٖ اِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ سِنِّهٖ مَنْ يُّكْرِمُهٗ.» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، جس جوان نے کسی بوڑھے شخص کی اس کے بڑھاپے کے سبب تعظیم وتکریم کی تو خداوند تعالیٰ اس کے بڑھاپے کے لئے ایسے شخص کو مقرر کرے گا جو اس کی تعظیم وتکریم کرے گا۔" (ترمذی)

٤٩٧٢ - (٢٦) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰهِ اِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ، وَحَامِلِ الْقُرْاٰنِ غَيْرِ الْغَالِيْ فِيْهِ وَلَا الْجَافِيْ عَنْهُ، وَاِكْرَامَ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ». (رَوَاهُ

ترجمہ: "حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے بوڑھے مسلمان کی عزت وتکریم کرنا، قرآن پڑھنے (حافظ، مفسر یا ناظرہ قرآن پڑھنے) والے کی عزت کرنا جب کہ وہ قرآن کے الفاظ ومعنی میں زیادتی اور غلو کرنے والا نہ ہو، اور عادل بادشاہ کی تعظیم کرنی بھی منجملہ خداوندی تعظیم کے ہے۔" (ابوداؤد،

اَبُوْدَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

٤٩٧٣ - (٢٧) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُحْسَنُ اِلَيْهِ، وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ، بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُّسَاءُ اِلَيْهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

٤٩٧٤ - (٢٨) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ مَسَحَ رَأْسَ يَتِيْمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ اِلَّا لِلّٰهِ، كَانَ لَهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ تَمُرُّ عَلَيْهَا يَدُهٗ حَسَنَاتٌ، وَمَنْ اَحْسَنَ اِلٰى يَتِيْمَةٍ اَوْ يَتِيْمٍ عِنْدَهٗ كُنْتُ اَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ» وَقَرَنَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

٤٩٧٥ - (٢٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ اٰوٰى يَتِيْمًا اِلٰى طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ اَلْبَتَّةَ، اِلَّا اَنْ يَّعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ. وَمَنْ عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ اَوْ مِثْلَهُنَّ مِنَ الْاَخَوَاتِ فَاَدَّبَهُنَّ وَرَحِمَهُنَّ حَتّٰى يُغْنِيَهُنَّ اللّٰهُ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ». فَقَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَوِ اثْنَتَيْنِ؟ قَالَ: «اَوِ اثْنَتَيْنِ» حَتّٰى لَوْ قَالُوْا: وَاحِدَةً؟ لَقَالَ: وَاحِدَةً «وَمَنْ

بیہقی)

ترجمہ: ''حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمانوں کے گھروں میں بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو جس کے ساتھ احسان وسلوک کیا جائے اور مسلمانوں کے گھروں میں بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ بُرا سلوک کیا جائے۔'' (ابن ماجہ)

ترجمہ: ''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص خدا کی خوشنودی کے لئے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے تو یتیم کے سر کے ہر بال کے عوض جس پر اس کا ہاتھ پڑے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور جو شخص اس یتیم بچی یا یتیم لڑکے کے ساتھ جو اس کی پرورش وتربیت میں ہے، احسان کرے، میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے جس طرح یہ دو اُنگلیاں ملی ہوئی ہیں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو اُنگلیوں کو ملا کر دکھایا)۔ (احمد، ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔''

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اپنے کھانے پینے میں سے یتیم کو حصہ دے۔ اس کے لئے خداوند تعالیٰ جنت کو واجب کر دیتا ہے یقیناً جب تک کہ وہ کوئی ایسا گناہ نہ کرے جو بخشے جانے کے قابل نہ ہو اور جو شخص تین بیٹیوں یا تین بہنوں کی پرورش کرے ان کو ادب سکھائے اور ان پر رحم وشفقت کرے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ ان کو بے پروا بنادے (یعنی وہ بالغ ہوجائیں اور ان کا نکاح ہوجائے) اس کے لئے خداوند تعالیٰ جنت کو واجب کر دیتا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! اور دو بیٹیوں اور بہنوں کی پرورش وتربیت کا کیا ثواب

اَذْهَبَ اللّٰهُ بِكَرِيْمَتَيْهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ». قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا كَرِيْمَتَاهُ؟ قَالَ: «عَيْنَاهُ.» رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا دو کا ثواب یہی ہے اگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک بیٹی یا بہن کی پرورش کی بابت آپ ﷺ سے سوال کرتے ایک کی نسبت بھی آپ ﷺ یہی فرماتے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص کی خداوند تعالیٰ دو پیاری چیزیں لے لے (یعنی دونوں آنکھیں) واجب ہوئی اس کیلئے جنت۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! پیاری چیزیں کونسی ہیں؟ فرمایا دونوں آنکھیں۔'' (شرح السنۃ)

٤٩٧٦ - (٣٠) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَاَنْ يُّؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِصَاعٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَنَاصِحُ الرَّاوِيْ لَيْسَ عِنْدَ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ بِالْقَوِيِّ.

تَرْجَمَہ: ''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے انسان کا اپنی اولاد کو ادب کی ایک بات سکھانا ایک صاع غلہ خیرات کرنے سے بہتر ہے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور ناصح محدثین کے نزدیک قوی نہیں)۔''

٤٩٧٧ - (٣١) وَعَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهٗ مِنْ نُّحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ»، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا عِنْدِيْ حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ.

تَرْجَمَہ: ''حضرت ایوب بن موسیٰ رضی اللہ عنہ اپنے والد اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا باپ اپنے بیٹے کو نیک ادب سے بہتر کوئی چیز نہیں دیتا۔ (ترمذی، بیہقی) ترمذی کہتے ہیں میرے نزدیک یہ حدیث مرسل ہے۔''

٤٩٧٨ - (٣٢) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ نِ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَنَا وَامْرَاَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ». وَاَوْمَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ اِلَى الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ «اِمْرَاَةٌ

تَرْجَمَہ: ''حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے میں اور سیاہ رخساروں والی عورت قیامت کے دن اس طرح ہوں گے۔ یزید بن زریع اس حدیث کے ایک راوی نے درمیانی شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ کرکے بتایا کہ جس طرح یہ انگلیاں قریب قریب ہیں اسی طرح آپ اور وہ عورت

اٰمَتْ مِنْ زَوْجِهَا، ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ، وَّحَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلٰى يَتَامَاهَا حَتّٰى بَانُوْا اَوْ مَاتُوْا.» رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

قیامت کے دن قریب ہوں گے اور سیاہ رخساروں والی عورت کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اس سے مُراد وہ عورت ہے جس کا شوہر مرگیا ہو یا اس نے طلاق دیدی ہو وہ جاہ و جمال رکھتی ہو لیکن اس نے یتیم بچوں کی پرورش کے خیال سے دوسرا نکاح نہ کیا ہو اور اپنی خواہشات کو روکا ہو یہاں تک کہ اس کے بچے جوان ہو کر اس سے جدا ہو گئے ہوں یا مر گئے ہوں۔" (ابوداؤد)

٤٩٧٩ - (٣٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ اُنْثٰى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا، وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا . يَعْنِيْ الذُّكُوْرَ. اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جس شخص کے ایک بیٹی ہو اور اس کو (ایامِ جاہلیت کی طرح زندہ دفن نہ کیا ہو نہ اس کو ذلیل وخوار کر کے رکھا ہو اور حقوق دینے میں) لڑکوں کو اس پر ترجیح نہ دی ہو، داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بہشت میں۔" (ابوداؤد)

٤٩٨٠ - (٣٤) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «مَنِ اغْتِيْبَ عِنْدَهُ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ فَنَصَرَهُ، نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ. فَاِنْ لَّمْ يَنْصُرْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ، اَدْرَكَهُ اللّٰهُ بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کے سامنے کسی مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اس مسلمان بھائی کی مدد کرنے پر قادر ہو اور اس کی مدد کی ہو اللہ اس کی مدد کرے گا دنیا وآخرت دونوں میں اور اگر اس کی مدد نہ کی ہو اور وہ مدد کرنے پر قادر تھا تو اللہ تعالیٰ اس سے مواخذہ کریگا اور دنیا وآخرت میں اس کا بدلہ لے گا۔" (شرح السّنۃ)

٤٩٨١ - (٣٥) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ اَخِيْهِ بِالْمَغِيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: "حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص کسی کو اپنے مسلمان بھائی کا گوشت کھانے یعنی غیبت کرنے سے غائبانہ یعنی اس کی عدم موجودگی میں روکے تو خدا پر اس کا حق ہے کہ وہ اس کو دوزخ کی آگ سے آزاد کرے۔" (بیہقی)

٤٩٨٢ - (٣٦) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَرُدُّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَّرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ». ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ.﴾ رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

ترجمہ: ''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی آبروریزی سے کسی کو روکے (یعنی غیبت وغیرہ سے) تو اللہ تعالیٰ پر اس کا یہ حق ہے کہ وہ اس کو دوزخ کی آگ سے بچائے یا دوزخ کی آگ کو اس سے روکے دن قیامت کے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ.﴾ یعنی ہم پر مؤمنوں کی مدد واجب ہے۔'' (شرح السنۃ)

٤٩٨٣ - (٣٧) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا مِنْ امْرَأٍ مُّسْلِمٍ يَخْذُلُ امْرَأً مُّسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ يُنْتَهَكُ فِيْهِ حُرْمَتُهٗ وَيُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهٗ وَمَا مِنْ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ يُّنْتَقَصُ مِنْ عِرْضِهٖ وَيُنْتَهَكُ فِيْهِ مِنْ حُرْمَتِهٖ اِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهٗ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی مدد نہ کرے اس موقع پر جہاں کہ اس کی بے حرمتی کی جاتی ہو یا آبروریزی کی جاتی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد اس موقع پر نہ کرے گا جہاں کہ وہ اس کی مدد کو پسند کرتا ہو (یعنی دنیا اور آخرت) اور جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی ایسے موقع پر مدد کرے جہاں کہ اس کی بےحرمتی کی جاتی ہو یا آبروریزی کی جاتی ہو اللہ تعالیٰ اس کی مدد اس موقع پر کرے گا جہاں کہ وہ اس کی مدد کو پسند کرتا ہے۔'' (ابوداؤد)

٤٩٨٤ - (٣٨) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ رَاٰى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ اَحْيٰى مَوْؤُدَةً». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ.

ترجمہ: ''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص کسی مسلمان میں کوئی عیب دیکھے اور پھر اس کو چھپائے تو اس کو اس کا ثواب اس شخص کے برابر ہوگا جس نے زندہ دفن کی ہوئی لڑکی کو بچایا۔ (احمد، ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے)۔''

٤٩٨٥ - (٣٩) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے تم میں سے ہر شخص اپنے مسلمان بھائی کا آئینہ ہے (یعنی

وَسَلَّمَ: «اِنَّ اَحَدَكُمْ مِرْاٰةُ اَخِيْهِ، فَاِنْ رَاٰى بِهٖ اَذًى فَلْيُمِطْ عَنْهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ، وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَلِاَبِيْ دَاوٗدَ: «اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ، وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ، يَكُفُّ عَنْهُ ضَيْعَتَهٗ، وَيَحُوْطُهٗ مِنْ وَّرَآئِهٖ».

اس کے عیب کو آہستگی اور نرمی کی ساتھ ظاہر کرنے والا آئینہ کے مانند خاموشی سے حسن وقبح کو دکھاتا ہے) اگر اس میں کوئی برائی دیکھے تو وہ اس کو دور کردے۔ (ترمذی، اور ترمذی اور ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ مسلمان، مسلمان کا آئینہ ہے اور مسلمان مسلمان کا بھائی ہے دور اور دفع کرتا ہے اس سے وہ چیز جس میں اُس کی ہلاکت پوشیدہ ہے اور اس کے حق کو اس کی عدم موجودگی میں بھی محفوظ رکھتا ہے۔ (ترمذی نے اسے ضعیف کہا ہے)''

٤٩٨٦ - (٤٠) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا مِّنْ مُّنَافِقٍ بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا يَحْمِيْ لَحْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمٰى مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيْدُ بِهٖ شَيْنَهٗ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

ترجمہ: ''حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص کسی مسلمان کو منافق کے شر سے بچائے گا اللہ تعالیٰ اس کی مدد کو ایک فرشتہ بھیجے گا جو اس کو قیامت کے دن دوزخ کی آگ سے بچائے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان پر ایسی چیز کی تہمت لگائے جو اس پر عیب لگاتی ہو اور عیب لگانا ہی اس کا مقصود ہو تو خداوند تعالیٰ اس کو دوزخ کے پُل پر قید کردے گا (یعنی پل صراط پر) یہاں تک کہ اس کی سزا پوری ہوجائے یا وہ مدعی کو راضی کرے۔'' (ابوداؤد)

٤٩٨٧ - (٤١) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خَيْرُ الْاَصْحٰبِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ، وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے خدا کے نزدیک دوستوں میں بہتر دوست وہ ہیں جو اپنے دوست کے خیر خواہ ہوں اور بہترین پڑوسی خدا کے نزدیک وہ ہیں جو اپنے ہمسایہ کے خیر خواہ ہوں۔ (ترمذی، دارمی، یہ حدیث حسن غریب ہے)۔''

٤٩٨٨ - (٤٢) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ: ''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں یہ بات کیوں کر معلوم کروں

وَسَلَّمَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ لِيْ أَنْ أَعْلَمَ إِذَا أَحْسَنْتُ أَوْ إِذَا أَسَأْتُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا سَمِعْتَ جِيْرَانَكَ يَقُوْلُوْنَ: قَدْ أَحْسَنْتَ، فَقَدْ أَحْسَنْتَ وَإِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: قَدْ أَسَأْتَ، فَقَدْ أَسَأْتَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

کہ میں نے یہ نیک کام کیا ہے یا بُرا (یعنی جب میں کوئی ایسا کام کروں جس کی شرعاً اچھائی یا برائی معلوم نہ ہو، تو کونسا ذریعہ ہے جس سے میں اُس کا حسن وقبح معلوم کرسکوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا جب تو اپنے کسی کام کی نسبت ہمسایوں کو یہ کہتے سنے کہ تو نے اچھا کام کیا تو وہ تیرا کام اچھا ہے یعنی نیکی ہے اور جب تو پڑوسیوں کو یہ کہتے سنے کہ تو نے بُرا کام کیا تو تیرا وہ کام بُرا ہے۔" (ابن ماجہ)

٤٩٨٩ - (٤٣) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

تَرجَمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے لوگوں کو ان کے مرتبہ پر رکھو (یعنی جس مرتبہ کا آدمی ہو اُس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرو)۔" (ابوداؤد)

الفصل الثالث

تیسری فصل

٤٩٩٠ - (٤٤) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ قُرَادٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَوَضَّأَ يَوْمًا، فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهِ. فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰذَا؟» قَالُوْا: حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُّحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ أَوْ يُحِبَّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فَلْيَصْدُقْ حَدِيْثَهُ إِذَا حَدَّثَ، وَلْيُؤَدِّ أَمَانَتَهُ إِذَا اؤْتُمِنَ، وَلْيُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

تَرجَمہ: "حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن ابی قراد کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ ﷺ کے وضو کے پانی کو اپنے جسم پر ملنا شروع کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے (یہ دیکھ کر) ان سے فرمایا کس چیز نے تم کو اس امر پر آمادہ کیا؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا خدا اور خدا کے رسول ﷺ کی محبت نے (اس کا باعث ہوئی ہے) آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ سے محبت رکھے یا اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ اس سے محبت کرے اس کو چاہیئے کہ وہ اپنی گفتگو میں سچ بولے۔ اس کے پاس امانت رکھی جائے تو امانت کو ادا کرے اور ہمسایوں کے ساتھ ہمسائیگی کو ادا کرے۔" (بیہقی)

٤٩٩١ - (٤٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

تَرجَمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں میں

عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِيْ يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ اِلٰى جَنْبِهٖ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ وہ شخص کامل مؤمن نہیں ہے جو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا ہمسایہ اس کے بازو میں بھوکا ہو۔" (بیہقی)

٤٩٩٢ - (٤٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا، غَيْرَ اَنَّهَا تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا. قَالَ: «هِيَ فِي النَّارِ» قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ قِلَّةُ صِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلَاتِهَا، وَاِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْاَثْوَارِ مِنَ الْاَقِطِ، وَلَا تُؤْذِيْ بِلِسَانِهَا جِيْرَانَهَا قَالَ: «هِيَ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں عورت زیادہ نماز پڑھنے روزہ رکھنے اور خیرات کرنے میں بہت شہرت رکھتی ہے لیکن وہ اپنی زبان سے اپنے ہمسایوں کو اذیت پہنچاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ دوزخ میں جائے گی۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں عورت جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ بہت کم روزے رکھتی ہے اور بہت کم خیرات کرتی ہے، اور بہت کم نماز پڑھتی ہے اور وہ صرف چند ٹکڑے قروط (پنیر) کے خدا کی راہ میں دیتی ہے لیکن اپنی زبان سے اپنے ہمسایوں کو ایذا نہیں دیتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ جنت میں جائے گی۔" (احمد، بیہقی)

٤٩٩٣ - (٤٧) وَعَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى نَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ: «اَلَا اُخْبِرُكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ؟» قَالَ: فَسَكَتُوْا فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا فَقَالَ: «خَيْرُكُمْ مَنْ يُّرْجٰى خَيْرُهٗ وَيُؤْمَنُ شَرُّهٗ، وَشَرُّكُمْ مَنْ لَايُرْجٰى خَيْرُهٗ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهٗ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ». وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا کیا میں تمہارے سامنے تمہارے بہترین آدمیوں کو بدترین آدمیوں سے جدا کر کے دکھا دوں (یعنی یہ بتا دوں کہ کون تم میں نیک اور بہتر ہیں اور کون بد اور بدتر اشخاص ہیں) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ یہ سن کر تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم خاموش بیٹھے رہے اور کسی نے کچھ نہ کہا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ الفاظ فرمائے پھر ایک شخص نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! ہمارے نیک ترین آدمیوں میں ممیز و ممتاز فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے بہترین

صَحِيْحٌ.

شخص وہ ہے جس کی بھلائی کے لوگ متوقع اور امیدوار ہوں اور اس کے شر سے محفوظ و مامون زندگی بسر کرتے ہوں اور تم میں سے بدترین شخص وہ ہے جس کی بھلائی کی لوگ امید نہ رکھتے ہوں اور اس کے شر سے محفوظ نہ ہوں۔" (ترمذی، بیہقی در شعب الایمان)

٤٩٩٤ - (٤٨) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَرْزَاقَكُمْ، اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُّحِبُّ وَمَنْ لَّا يُحِبُّ، وَلَا يُعْطِي الدِّيْنَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ الدِّيْنَ فَقَدْ اَحَبَّهُ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰى يُسْلِمَ قَلْبُهٗ وَلِسَانُهٗ، وَلَا يُؤْمِنُ حَتّٰى يَأْمَنَ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ.

ترجمہ: "حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ نے تمہارے درمیان اخلاق کو اسی طرح تقسیم کیا ہے جس طرح کہ تمہارے رزق کو تمہارے درمیان تقسیم کیا ہے اور خداوند تعالیٰ دنیا اس شخص کو عطا فرماتے ہے جس کو دوست رکھتا ہے اور اس شخص کو بھی جس کو دوست نہیں رکھتا (یعنی دنیاوی مال و دولت خداوند تعالیٰ ہر شخص کو عطا فرماتا ہے خواہ وہ اس کا دوست ہو یا نہ ہو) اور دین صرف اسی شخص کو عطا فرماتا ہے جس کو وہ دوست رکھتا ہو۔ پس جس شخص کو خداوند تعالیٰ نے دین عطا فرمایا ہے خداوند تعالیٰ اس کو دوست رکھتا ہے اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بندہ اس وقت تک (کامل) مسلمان نہیں ہوتا جب تک اس کا دل اور زبان مسلمان نہ ہو (یعنی اس کا دل عقائد باطلہ سے پاک ہو اور زبان تصدیق و اقرار وحدانیت و رسالت سے آراستہ ہو یا یہ کہ بندہ کا ظاہر و باطن یکساں ہو) اور بندہ اس وقت تک (کامل) مؤمن نہیں ہوتا جبتک کہ اس کے ہمسائے اس کی برائیوں سے محفوظ و مامون نہ ہوں۔" (احمد، بیہقی)

٤٩٩٥ - (٤٩) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَلْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے مسلمان محبت والفت کا مقام ہے اور اس شخص میں بھلائی اور خیر وخوبی نہیں جو مسلمان سے محبت والفت نہیں کرتا اور مسلمان اس سے محبت والفت نہیں رکھتے۔" (احمد، بیہقی)

الْاِيْمَانِ».

٤٩٩٦ - (٥٠) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ قَضٰى لِأَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِيْ حَاجَةً يُرِيْدُ اَنْ يَّسُرَّهٗ بِهَا فَقَدْ سَرَّنِيْ، وَمَنْ سَرَّنِيْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰهَ، وَمَنْ سَرَّ اللّٰهَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص میری امت میں سے کسی شخص کی (دینی یا دنیوی) حاجت کو پورا کرے اور اس سے اس کا منشاء اس کو خوش کرنا ہو تو اس نے مجھ کو خوش کیا اور جس نے مجھ کو خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا اور جس نے اللہ کو خوش کیا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔“ (بیہقی)

٤٩٩٧ - (٥١) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ اَغَاثَ مَلْهُوْفًا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثَلٰثًا وَّسَبْعِيْنَ مَغْفِرَةً، وَاحِدَةٌ فِيْهَا صَلَاحُ اَمْرِهٖ كُلِّهٖ، وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ لَهٗ دَرَجَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص کسی مظلوم کی فریاد رسی کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے تہتر بخششیں لکھ دیتا ہے جن میں سے ایک بخشش وہ ہے جو اس کے تمام کاموں کی اصلاح کی ضامن ہے اور بہتر بخششیں قیامت کے دن اس کے درجات بلند کرنے کا سبب ہوں گی۔“ (بیہقی)

٤٩٩٨ - (٥٢) ٤٩٩٩ - (٥٣) وَعَنْهُ، وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ، فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَى اللّٰهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰى عِيَالِهٖ». رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے مخلوق خدا کا کنبہ ہے پس بہترین شخص مخلوق میں سے وہ ہے جو خدا کے کنبہ کے ساتھ احسان کرے۔“ (بیہقی)

٥٠٠٠ - (٥٤) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَوَّلُ خَصْمَيْنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ جَارَانِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

ترجمہ: ”حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے (بندوں کے معاملات میں) سب سے پہلے قیامت کے دن جو معاملہ پیش ہوگا وہ دو ہمسایوں کا جھگڑا ہوگا۔“ (احمد)

٥٠٠١ - (٥٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول

عَنْهُ، اَنَّ رَجُلاً شَكٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْوَةَ قَلْبِهِ قَالَ: «اِمْسَحْ رَأْسَ الْيَتِيْمِ، وَاَطْعِمِ الْمِسْكِيْنَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

اللہ ﷺ سے اپنی سنگدلی کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے اس کے علاج میں فرمایا یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کر اور غریبوں کو کھانا کھلایا کر۔" (احمد)

٥٠٠٢ - (٥٦) وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ؟ اِبْنَتُكَ مَرْدُوْدَةً اِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: "حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے کیا تم کو بہترین صدقہ سے آگاہ کردوں وہ اپنی اس بیٹی کے ساتھ سلوک کرنا ہے جو تیری طرف واپس کردی گئی ہے (یعنی اس کے شوہر نے طلاق دے دی ہے یا مرگیا ہے) اور تیرے سوا اب اس کے لئے کوئی کمانے والا نہیں ہے۔" (ابن ماجہ)

(١٦) باب الحب فی اللّٰہ ومن اللّٰہ

اللہ کے لئے محبت کرنا اور اللہ کی جانب سے محبت کرنے کا بیان

الفصل الاول

پہلی فصل

٥٠٠٣ - (١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٥٠٠٤ - (٢) وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے روحیں (جسموں میں داخل کئے جانے سے پہلے ایک مجتمع لشکر کے مانند تھیں پھر ان کو جسموں میں داخل کر کے متفرق کر دیا گیا) پھر جو روحیں کہ (جسموں میں داخل کئے جانے سے پہلے) آپس میں مانوس تھیں (اب بھی) آپس میں مانوس ہیں اور باہم الفت رکھتی ہیں اور جو روحیں اس وقت انجان و نامانوس تھیں وہ آپس میں (اب بھی) اختلاف رکھتی ہیں۔'' (بخاری)

٥٠٠٥ - (٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيْلَ فَقَالَ: اِنِّيْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهُ، قَالَ: فَيُحِبُّهُ جِبْرَئِيْلُ، ثُمَّ يُنَادِيْ فِي السَّمَآءِ فَيَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ، فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَآءِ، ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ، وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرَئِيْلَ فَيَقُوْلُ: اِنِّيْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ. قَالَ فَيُبْغِضُهُ جِبْرَئِيْلُ، ثُمَّ يُنَادِيْ فِيْ اَهْلِ السَّمَآءِ: اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْهُ. قَالَ: فَيُبْغِضُوْنَهُ. ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام کو بلا کر کہتا ہے کہ میں فلاں بندہ سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر پھر جبرئیل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور آسمان میں اعلان کر دیتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ فلاں بندہ سے محبت رکھتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو اور آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر اس بندے کے لئے زمین میں بھی قبولیت رکھی جاتی ہے (یعنی زمین کے لوگ بھی اس سے محبت کرتے ہیں اور خداوند تعالیٰ جب کسی بندہ سے بغض رکھتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام کو بلا کر کہتا ہے کہ میں فلاں بندہ سے بغض رکھتا ہوں تو بھی بغض رکھ، پس جبرئیل بھی اس سے بغض رکھتے ہیں اور

الْبَغْضَاءُ فِي الْاَرْضِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

آسمان میں اعلان کردیتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ فلاں شخص سے بغض رکھتا ہے تم بھی اس سے بغض رکھو اور آسمان والے بھی اس سے بغض رکھتے ہیں اور پھر اس کیلئے زمین میں بھی بغض رکھا جاتا ہے (یعنی زمین والے بھی اس سے بغض رکھتے ہیں)۔'' (مسلم)

٥٠٠٦ - (٤) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ: اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ؟ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّيْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو میری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے آپس میں محبت رکھتے تھے آج میں ان کو اپنے سایہ میں جگہ دوں گا اور آج میرے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہیں ہے۔'' (مسلم)

٥٠٠٧ - (٧) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهٗ فِيْ قَرْيَةٍ اُخْرٰى، فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهٗ عَلٰى مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا قَالَ: اَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: اُرِيْدُ اَخًا لِيْ فِيْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ. قَالَ: هَلْ لَّكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا، غَيْرَ اَنِّيْ اَحْبَبْتُهٗ فِي اللّٰهِ، قَالَ: فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِيْهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک شخص نے اپنے (مسلمان) بھائی سے جو کسی دوسرے گاؤں میں تھا ملاقات کا ارادہ کیا خداوند تعالیٰ نے اس کے راستے پر اس کے انتظار میں ایک فرشتہ کو بٹھا دیا (جب وہ وہاں آیا تو) فرشتے نے پوچھا کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا اس گاؤں میں اپنے بھائی کی ملاقات کا ارادہ رکھتا ہوں۔ فرشتے نے کہا کیا اس پر تیرا کوئی حق نعمت ہے جس کو تو اس سے لینا چاہتا ہے اس نے کہا نہیں، میں اس سے محض رضائے الٰہی کی بنا پر محبت رکھتا ہوں۔ فرشتے نے کہا مجھ کو خدا نے تیرے پاس بھیجا ہے اور تجھ کو یہ بشارت دی ہے کہ خداوند تعالیٰ بھی تجھ سے ایسی ہی محبت رکھتا ہے جیسی کہ تو اس سے خدا کی رضا کے لئے رکھتا ہے۔'' (مسلم)

٥٠٠٨ - (٦) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ

ترجمہ: ''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ! اس شخص کی نسبت آپ ﷺ کیا کہتے ہیں جو کسی قوم (یعنی علماء یا صلحاء کی

تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ؟ فَقَالَ: «اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ.» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

جماعت) سے محبت رکھتا ہو لیکن ان لوگوں سے ملاقات نہ کی ہو یا ان کی صحبت اس کو میسر نہ ہوتی ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ شخص انہی لوگوں کے ساتھ ہے جن کو وہ دوست رکھتا ہے (یعنی جن لوگوں سے وہ محبت کرتا ہے وہ انہی میں شامل ہے)۔'' (بخاری ومسلم)

۵۰۰۹ - (۷) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: «وَيْلَكَ! وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا؟» قَالَ: مَا اَعْدَدْتُ لَهَا اِلَّا اَنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ. قَالَ: «اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ». قَالَ اَنَسٌ: فَمَا رَأَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا افسوس ہے تجھ پر قیامت کے لئے تونے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کیا میں نے کوئی تیاری نہیں کی البتہ میں خدا اور خدا کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو اسی کے ساتھ ہے جس سے محبت رکھتا ہے۔ انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اسلام کے بعد میں نے مسلمانوں کو کسی بات سے اتنا خوش ہوتے نہیں دیکھا جتنا آپ کے ارشاد کے اس موقعہ پر لوگ خوش ہوئے تھے۔'' (بخاری ومسلم)

۵۰۱۰ - (۸) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالسُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ، فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ يُّحْذِيَكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً، وَنَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے نیک اور بدہمنشین مشک بیچنے والے اور دھونکنی دھونکنے والے کی مانند ہیں مشک بیچنے والا یا تو تجھ کو مشک مفت میں دے دے گا یا تو اس سے خرید لے گا اور کم از کم اور کچھ نہیں تو اس کی خوشبو ضرور تیرے دل ودماغ کو تازہ کردے گی اور دھونکنی دھونکنے والا یا تو تیرے کپڑوں کو جلادے گا یا تو اس سے (دماغ پاش) بدبو (دھواں) حاصل کرے گا۔'' (بخاری ومسلم)

الفصل الثانی

دوسری فصل

۵۰۱۱ - (۹) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ

ترجمہ: ''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول

عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ». رَوَاهُ مَالِكٌ. وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ، قَالَ: «يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: الْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُّوْرٍ يَّغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ».

اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے خداوند تعالیٰ فرماتا ہے جو لوگ آپس میں میری رضا اور خوشنودی کے لئے محبت کرتے ہیں ان سے مجھ کو محبت کرنا ضروری ہے اور جو لوگ محض میری رضا کے لئے مل کر بیٹھتے ہیں اور میری تعریف کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور اپنا مال خرچ کرتے ہیں ان سے (بھی) مجھ کو محبت کرنا واجب ہے۔ (مالک) اور ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے میری عظمت وجلال کے سبب جو لوگ آپس میں محبت رکھتے ہیں ان کے لئے (آخرت میں) نور کے منبر ہوں گے انبیاء وشہداء ان پر رشک کریں گے۔"

۵۰۱۲ - (۱۰) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَاُنَاسًا مَاهُمْ بِاَنْبِيَآءَ وَلَا شُهَدَآءَ، يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَآءُ وَالشُّهَدَآءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللّٰهِ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ؟ قَالَ: «هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰهِ، عَلٰى غَيْرِ اَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ، وَلَا اَمْوَالٍ يَّتَعَاطَوْنَهَا، فَوَاللّٰهِ اِنَّ وُجُوْهَهُمْ لَنُوْرٌ، وَاِنَّهُمْ لَعَلٰى نُوْرٍ، لَا يَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ، وَلَا يَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ» وَقَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ.﴾ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے خدا کے بندوں میں سے کچھ لوگ (یعنی ایک جماعت) ایسے ہیں جو اگرچہ نبی وشہید نہیں ہیں لیکن قیامت کے دن خدا کے ہاں ان کے مراتب ودرجات کو دیکھ کر انبیاء وشہداء اُن پر رشک کریں گے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ارشاد فرمایئے وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ لوگ ہیں جو محض خدا کی روح (یعنی قرآن) کے سبب آپس میں محبت رکھتے ہیں ان کے درمیان نہ تو قرابتداری ہے نہ مالی لین دین کا معاملہ۔ قسم ہے خدا کی ان کے چہرے نور ہوں گے (یعنی نورانی چہرے) یا وہ خود نور ہوں گے اور نور پر متمکن ہوں گے نہ تو وہ (اس وقت) غمگین اور رنجیدہ ہوں گے جبکہ لوگ غمگین ورنجیدہ ہوں گے اور نہ وہ خوفزدہ وں گے جبکہ لوگ خوفزدہ ہوں گے۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (آگاہ ہو کہ خدا کے دوستوں پر نہ تو خوف طاری ہوگا

۵۰۱۳ - (۱۱) رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ بِلَفْظِ «الْمَصَابِيْحِ» مَعَ زَوَائِدَ وَكَذَا

فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

اور نہ وہ غمگین ورنجیدہ ہوں گے)۔" (ابوداؤد)

٥٠١٤ - (١٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ ذَرٍّ: «اَبَاذَرٍّ! اَيُّ عُرَى الْاِيْمَانِ اَوْثَقُ؟» قَالَ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: «اَلْمُوَالَاةُ فِي اللّٰهِ، وَالْحُبُّ فِي اللّٰهِ، وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ» رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! ایمان کی کونسی شاخ زیادہ مضبوط ہے؟ عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ فرمایا آپس میں دوستی رکھنا محض خدا کی رضامندی کے لئے اور لوگوں سے محبت وبغض رکھنا محض خدا کے لئے۔" (بیہقی)

٥٠١٥ - (١٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ اَخَاهُ اَوْزَارَهٗ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ، وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت یا ملاقات کو جاتا ہے تو خداوند تعالیٰ فرماتا ہے پاک ہوئی تیری زندگی اور اچھا ہوا تیرا چلنا اور جنت میں تو نے ایک مکان حاصل کرلیا۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔"

٥٠١٦ - (١٤) وَعَنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «اِذَا اَحَبَّ الرَّجُلُ اَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ اَنَّهٗ يُحِبُّهٗ»، رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: "حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی سے محبت کرے وہ اس کو اپنی محبت سے آگاہ کردے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

٥٠١٧ - (١٥) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ نَاسٌ. فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ عِنْدَهٗ: اِنِّيْ لَاُحِبُّ هٰذَا لِلّٰهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَعْلَمْتَهٗ؟». قَالَ: لَا. قَالَ: «قُمْ اِلَيْهِ فَاَعْلِمْهُ». فَقَامَ اِلَيْهِ فَاَعْلَمَهٗ فَقَالَ: اَحَبَّكَ الَّذِيْ اَحْبَبْتَنِيْ لَهٗ. قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ. فَسَاَلَهٗ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس سے گزرا جب کہ آپ ﷺ کے پاس بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے تھے، ان لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! میں اس شخص سے (جو جارہا ہے) محبت کرتا ہوں محض خدا کی رضا کے لئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو نے اس شخص کو اپنی محبت سے آگاہ کردیا ہے؟ عرض کیا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جا اور اس کو آگاہ کردے۔ وہ کھڑا ہوگیا اور اس شخص کو جاکر خبر دی کہ وہ اس سے

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ، وَلَكَ مَا احْتَسَبْتَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ». وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَلَهُ مَا اكْتَسَبَ».

محبت رکھتا ہے اس شخص نے کہا تجھ سے وہ ذات محبت کرے جس کی خوشنودی کے لئے تو مجھ سے محبت رکھتا ہے انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب وہ شخص آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ اس شخص نے جواب میں کیا کہا۔ اس نے وہ الفاظ دہرائے جو اس نے کہے تھے۔ نبی ﷺ نے یہ سن کر فرمایا تو (قیامت کے دن) اس شخص کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت رکھتا ہے اور تجھ کو تیری نیت کا بدلہ ملے گا۔ (بیہقی) اور ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ انسان اس شخص کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہے اور اس چیز کا اس کو بدلہ ملے گا جو اپنی نیت کے ذریعہ اس نے حاصل کیا۔''

۵۰۱۸ - (۱۶) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَّلَا يَاكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ اپنا مصاحب اور دوست نہ بنا مگر مسلمان کو (یعنی کافر اور منافق یا فاسق کو اپنا دوست نہ بنا) اور اپنا کھانا نہ کھلا مگر پرہیزگار کو۔'' (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

۵۰۱۹ - (۱۷) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهِ، فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. وَقَالَ النَّوَوِيُّ: اِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے (یعنی اس کے مذہب یا اس کی سیرۃ پر) پس انسان کو دوست بناتے وقت اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ وہ اپنا دوست کس کو بناتا ہے۔'' (احمد، ترمذی، ابوداؤد، بیہقی) ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور نووی کا قول ہے کہ اس کی سند صحیح ہے۔

۵۰۲۰ - (۱۸) وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ نَعَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ: ''حضرت یزید بن نعامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جب کوئی انسان کسی انسان سے بھائی چارہ کرے تو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَا اٰخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيَسْأَلْهُ عَنْ اِسْمِهٖ وَاِسْمِ اَبِيْهِ، وَمِمَّنْ هُوَ؟ فَاِنَّهٗ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

اس کو چاہئے کہ وہ اس سے اس کا نام اس کے باپ کا نام اور قبیلہ اور قوم کا نام دریافت کرلے اِس لئے کہ یہ معلومات محبت کو مضبوط کرنے والی ہیں۔'' (ترمذی)

الفصل الثالث

تیسری فصل

۵۰۲۱ - (۱۹) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَتَدْرُوْنَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى؟ قَالَ قَائِلٌ، اَلصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ. وَقَالَ قَائِلٌ، اَلْجِهَادُ. قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَلْحُبُّ فِی اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰهِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوٗدَ الْفَصْلَ الْاَخِيْرَ.

تَرجَمَۃ: ''حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم جانتے ہو خدا کے نزدیک کونسا عمل محبوب عزیز ہے بعض لوگوں نے نماز کو بتایا ہے بعض نے زکوٰۃ کو اور بعض نے جہاد کو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا خدا کے نزدیک سب سے بہتر عمل خدا کی خوشنودی کے لئے محبت رکھنا اور خدا کے واسطے بغض رکھنا ہے۔'' (احمد، ابوداؤد نے صرف آخری الفاظ روایت کئے ہیں)

۵۰۲۲ - (۲۰) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا اَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰهِ اِلَّا اَكْرَمَ رَبَّهٗ عَزَّوَجَلَّ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

تَرجَمَۃ: ''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جس بندہ نے خدا کی خوشنودی کے لئے کسی بندہ سے محبت کی اُس نے اپنے پروردگار کی تعظیم وتکریم کی۔'' (احمد)

۵۰۲۳ - (۲۱) وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟» قَالُوْا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «خِيَارُكُمُ الَّذِيْنَ اِذَارُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

تَرجَمَۃ: ''حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں تم کو بتادوں کہ تم میں سے بہترین لوگ کون ہیں؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! فرمایا تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کو دیکھ کر خدا یاد آئے۔'' (ابن ماجہ)

٥٠٢٤ - (٢٢) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ اَنَّ عَبْدَيْنِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَاحِدٌ فِی الْمَشْرِقِ وَاٰخَرُ فِی الْمَغْرِبِ، لَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ. يَقُوْلُ: هٰذَا الَّذِیْ كُنْتَ تُحِبُّهٗ فِیَّ».

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے دو بندے جو خدا کے لئے آپس میں محبت رکھیں اور ایک ان میں سے مشرق میں رہتا ہو اور دوسرا مغرب میں خداوند تعالیٰ ان کو قیامت کے دن جمع کر کے فرمائے گا یہ وہ شخص ہے جس سے تو محبت رکھتا تھا۔“

٥٠٢٥ - (٢٣) وَعَنْ اَبِیْ رَزِيْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی مِلَاكِ هٰذَا الْاَمْرِ الَّذِیْ تُصِيْبُ بِهٖ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ؟ عَلَيْكَ بِمَجَالِسِ اَهْلِ الذِّكْرِ، وَاِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّكْ لِسَانَكَ مَا اسْتَطَعْتَ بِذِكْرِ اللّٰهِ، وَاَحِبَّ فِی اللّٰهِ وَاَبْغِضْ فِی اللّٰهِ، يَا اَبَا رَزِيْنٍ! هَلْ شَعَرْتَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ زَائِرًا اَخَاهُ، شَيَّعَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ، كُلُّهُمْ يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا اِنَّهٗ وَصَلَ فِيْكَ، فَصِلْهُ؟ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُعْمِلَ جَسَدَكَ فِیْ ذٰلِكَ فَافْعَلْ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ.

ترجمہ: ”حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول خدا ﷺ نے ان سے فرمایا میں تجھ کو اس امر (دین) کی جڑ بتادوں کہ تو اس کے ذریعہ دنیا اور آخرت کی بھلائی کو حاصل کر سکے۔ تو اہلِ ذکر کی مجلسوں میں بیٹھا کر (یعنی ان لوگوں کے پاس جو خدا کا ذکر کرتے ہیں) اور جب تنہا ہو تو جس قدر ممکن ہو خدا کی یاد میں اپنی زبان کو حرکت میں رکھ۔ محض خدا کی خوشنودی کے لئے محبت کر اور خدا کی رضامندی کے لئے بغض رکھ۔ اے ابو رزین! کیا تو جانتا ہے کہ جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی زیارت وملاقات کے ارادے سے گھر سے نکلتا ہے تو (کیا ہوتا ہے؟) اس کے پیچھے ستر ہزار فرشتے ہوتے ہیں جو دُعاء واستغفار کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے پروردگار اِس شخص نے محض تیری رضا کے لئے ملاقات کی تو اس کو اپنی رحمت اور شفقت سے ملادے۔ پس اگر تجھ سے ممکن ہو یعنی اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کے لئے جانا تو تُو ایسا کر (یعنی اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کر)۔“ (بیہقی)

٥٠٢٦ - (٢٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا جنت میں یاقوت کے ستون ہیں جن کے اوپر زبرجد کے بالا خانے بنائے گئے ہیں ان

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ فِي الجنّةِ لَعُمُدًا مِّنْ يَّاقُوْتٍ عَلَيْهَا غُرَفٌ مِّنْ زَبَرْجَدٍ لَهَا اَبْوَابٌ مُّفَتَّحَةٌ تُضِيْءُ كَمَا يُضِيْءُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ». فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ يَّسْكُنُهَا؟ قَالَ: «اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللّٰهِ، وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِي اللّٰهِ، وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِي اللّٰهِ». رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

بالاخانوں کے دروازے کھلے ہوئے ہیں یہ بالا خانے اور ان کے دروازے روشن ہیں اور اس طرح چمکتے ہیں جس طرح روشن ستارے چمکتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ ان میں کون رہے گا؟ فرمایا وہ لوگ جو خدا کے لئے محبت کرتے ہیں خدا کے لئے باہم بیٹھ کر ذکرِ الٰہی کرتے ہیں اور خدا کی خوشنودی کے لئے آپس میں ملاقاتیں کرتے ہیں۔" (بیہقی)

(۱۷) باب ماینهی عنه من التهاجرو التقاطع واتباع لعورات

ایک دوسرے کو چھوڑنے اور آپس میں قطع تعلق کرنے اور عیوب کو تلاش کرنے سے ممانعت کا بیان

الفصل الأول

۵۰۲۷ - (۱) عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: «لَایَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ، یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ ھٰذَا، وَیُعْرِضُ ھٰذَا وَخَیْرُھُمَا الَّذِیْ یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

پہلی فصل

ترجمہ: ”حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کسی مرد (مسلمان) کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ (خفا ہوکر) کسی مسلمان کو چھوڑ دے۔ یعنی وہ کہیں ایک دوسرے کے سامنے ہوں تو ایک اپنا منہ اِدھر کو پھیرلے اور دوسرا اُدھر کو۔ اور ان دونوں میں بہتر شخص وہ ہے جو السلام علیکم سے گفتگو کی ابتدا کرے یعنی خفگی کو دور کر کے مصالحت کی ابتدا کرے۔“ (بخاری ومسلم)

۵۰۲۸ - (۲) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: «اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ، فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ، وَلَا تَحَسَّسُوْا، وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا». وَفِیْ رِوَایَۃٍ: «وَلَا تَنَافَسُوْا». مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے بدگمانی سے اپنے آپ کو بچاؤ اس لئے کہ بدگمانی بدترین جھوٹی بات ہے اور کسی کا حال یا کوئی خبر معلوم کرنے کی کوشش نہ کرو، جاسوسی نہ کرو اور کسی کے سودے کو نہ بگاڑو (یعنی چیز کے لینے کا ارادہ نہ ہو اور خواہ مخواہ کسی کے سودے پر سودا کرنے لگو) آپس میں حسد نہ کرو آپس میں بغض نہ رکھو آپس میں غیبت نہ کرو اور خدا کے سارے (مسلمان) بندے بھائی بن کر رہیں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپس میں حرص نہ کرو۔“ (بخاری ومسلم)

٥٠٢٩ - (٣) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَّا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ: اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازہ کھولے جاتے ہیں اور ہر بندہ کی بخشش کی جاتی ہے بشرطیکہ وہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو اور وہ شخص اُس بخشش سے محروم رہ جاتے ہیں جو کسی مسلمان سے کینہ اور عداوت رکھتے ہیں اور فرشتوں سے کہا جاتا ہے کہ ان لوگوں کو دو دن کی مہلت دے دو کہ وہ آپس میں صلح کرلیں۔“ (مسلم)

٥٠٣٠ - (٤) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَّرَّتَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُّؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَآءُ، فَيُقَالُ: اتْرُكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيْئَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ہر ہفتہ میں بندوں کے اعمال دو مرتبہ یعنی پیر اور جمعرات کے دن خداوند تعالیٰ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اور ہر مؤمن بندہ کی بخشش کی جاتی ہے مگر اس بندہ کو نہیں بخشا جو اپنے کسی مسلمان بھائی سے عداوت رکھتا ہو اس کی نسبت کہہ دیا جاتا ہے کہ اس کو دو دن کی مہلت دو کہ وہ آپس میں صلح کرلیں۔“ (مسلم)

٥٠٣١ - (٥) وَعَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ ابْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُوْلُ خَيْرًا وَّيَنْمِيْ خَيْرًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَتْ: وَلَمْ اَسْمَعْهُ. تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. يُرَخِّصُ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ كَذِبٌ اِلَّا فِيْ ثَلٰثٍ: الْحَرْبُ، وَالْاِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ، وَحَدِيْثُ الرَّجُلِ اِمْرَاَتَهٗ وَحَدِيْثُ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا.

ترجمہ: ”حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عقبہ بن ابی معیط کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو اپنی جھوٹی باتوں سے لوگوں کے درمیان اِصلاح کرے (یعنی صلح کرائے) دونوں فریق سے بھلی بات کہے اور ایک کی طرف سے دوسرے کو بھلی بات پہنچائے۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا میں نے نہیں سنا کہ نبی ﷺ نے جھوٹ بولنے کی کسی اَمر میں اجازت دی ہو مگر تین باتوں میں، ایک تو لڑائی میں (یعنی دشمنانِ اسلام سے جنگ کرنے میں) دوسرے لوگوں کے درمیان صلح کرانے میں اور تیسرے میاں بیوی کی باتوں میں۔“

وَذُكِرَ حَدِيْثَ جَابِرٍ: «اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ» فِيْ «بَابِ الْوَسْوَسَةِ».

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث "اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ" بابِ الْوَسْوَسَہِ" میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثانی

دوسری فصل

٥٠٣٢ - (٦) عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ اِلَّا فِيْ ثَلٰثٍ: كِذْبُ الرَّجُلِ اِمْرَأَتَهٗ لِيُرْضِيَهَا، وَالْكِذْبُ فِي الْحَرْبِ، وَالْكِذْبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: "حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جھوٹ بولنا صرف تین مواقع پر جائز ہے ایک تو مرد کا جھوٹ بولنا اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لئے دوسرے لڑائی میں جھوٹ بولنا اور تیسرے لوگوں کے درمیان صلح کرانے میں جھوٹ بولنا۔" (احمد، ترمذی)

٥٠٣٣ - (٧) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَكُوْنُ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلٰثَةٍ، فَاِذَا لَقِيَهٗ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِاِثْمِهٖ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کسی مسلمان کو یہ بات روا نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی سے خفا رہے اور اس کو چھوڑ دے جب وہ مسلمان جو اس سے خفا ہے کہیں ملے تو وہ اس کو سلام کرے، وہ جواب نہ دے تو دوبارہ سلام کرے اب بھی جواب نہ دے تو تیسری بار سلام کرے اگر اِس مرتبہ بھی اس نے جواب نہ دیا تو اس کا گناہ اس کے ذمہ ہوگا۔" (ابوداؤد)

٥٠٣٤ - (٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثٍ، فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کسی مسلمان کو یہ بات جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے اور اس سے ملاقات نہ کرے جو شخص تین دن سے زیادہ ناراض رہا اور اس عرصہ میں مرگیا تو دوزخ میں جائے گا۔" (احمد، ابوداؤد)

٥٠٣٥ - (٩) وَعَنْ اَبِيْ خِرَاشٍ نِ السُّلَمِيِّ

ترجمہ: "حضرت ابو خراش سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی

رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، انَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهٖ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

ﷺ کو یہ فرماتے سُنا ہے جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے سال بھر ناراض رہا اور اس سے ملاقات نہ کی اس نے گویا اس کا خون بہایا (یعنی اس کو خون ریزی اور قتلِ مسلم کا عذاب دیا جائے گا)۔" (ابوداؤد)

۵۰۳۶ - (۱۰) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلٰثٍ، فَاِنْ مَرَّتْ بِهٖ ثَلٰثٌ فَلْيَلْقَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَاِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَكَا فِى الْاَجْرِ، وَاِنْ لَّمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْاِثْمِ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

تَرجَمۃ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کسی مسلمان کو یہ امر جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے ناراض رہے اور اس سے ملاقات نہ کرے تین دن گزر جانے پر اس کو چاہیے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے جاکر ملے اور اس کو سلام کرے اور وہ سلام کا جواب دے دے تو (مصالحت) کے اجر میں دونوں شریک ہیں اور اگر سلام کا جواب نہ دے تو جواب نہ دینے والا گنہگار ہوا اور سلام کرنے والا ترکِ ملاقات کے گناہ سے بَری ہوگیا۔" (ابوداؤد)

۵۰۳۷ - (۱۱) وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالصَّلٰوةِ؟» قَالَ: قُلْنَا: بَلٰى. قَالَ: «اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ، وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ هِىَ الْحَالِقَةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ، وَاَبُوْدَاوٗدَ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

تَرجَمۃ: "حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے میں تم کو وہ عمل بتادوں جس کے ثواب کا درجہ روزہ صدقہ اور نماز کے ثواب سے زیادہ ہے ہم نے عرض کیا ہاں، یا رسول اللہ (ضرور بتائیے) آپ نے فرمایا (وہ عمل) دو مسلمانوں کے درمیان صلح کرانا ہے اور جو شخص دو مسلمانوں کے درمیان فتنہ وفساد پیدا کرے وہ مونڈنے (یعنی دین میں خلل ڈالنے) والا ہے۔" (ترمذی، ابوداؤد) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۰۳۸ - (۱۲) وَعَنِ الزُّبَيْرِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «دَبَّ اِلَيْكُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِىَ الْحَالِقَةُ، لَا اَقُوْلُ: تَحْلِقُ

تَرجَمۃ: "حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے پہلی امتوں کی بیماریاں تم میں سرایت کرگئی ہیں (یعنی امت محمدیہ میں پچھلی امتوں کی بیماریاں پیدا ہوگئی ہیں) اور وہ بیماریاں حسد اور بغض ہیں جو مونڈنے والی ہیں میری مراد اس سے بالوں کا

الشَّعَرَ، وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

مونڈ نا نہیں ہے بلکہ دین کو مونڈ نا ہے (یعنی یہ بیماریاں دین کی جڑ کاٹ دیتی ہیں)۔'' (احمد، ترمذی)

٥٠٣٩ - (١٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ، فَاِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے حسد سے اپنے آپ کو بچاؤ اس لئے کہ حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے (یعنی نیکیوں کو فنا کر دیتا ہے) جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔'' (ابوداؤد)

٥٠٤٠ - (١٤) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «اِيَّاكُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَيْنِ، فَاِنَّهَا الْحَالِقَةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے اپنے آپ کو دو مسلمانوں کے درمیان فتنہ وفساد ڈالنے سے بچاؤ اس لئے کہ یہ فعل دین کو تباہ کرنے والا ہے۔'' (ترمذی)

٥٠٤١ - (١٥) وَعَنْ اَبِيْ صِرْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ بِهِ، وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: ''حضرت ابو صرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص کسی مسلمان کو ضرر پہنچائے گا اللہ تعالیٰ اس کو ضرر پہنچائے گا یعنی اس کے اس فعل بد کی سزا دے گا اور جو شخص کسی مسلمان کو مشقت وتکلیف میں مبتلا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو مشقت میں ڈالے گا۔'' (ابن ماجہ، ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

٥٠٤٢ - (١٦) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَلْعُوْنٌ مَّنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا اَوْ مَكَرَ بِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: ''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے وہ شخص ملعون ہے جو کسی مسلمان کو ضرر پہنچائے یا کسی کے ساتھ مکر کرے (یعنی ظاہر وباطن میں نقصان پہنچائے)۔'' (ترمذی، یہ حدیث غریب ہے)

٥٠٤٣ - (١٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ، فَنَادٰى بِصَوْتٍ رَفِيْعٍ

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر تشریف فرما کر بلند آواز سے فرمایا۔ اے وہ مسلمانو! جو زبان سے اسلام لائے ہو اور دل میں ایمان کا اثر نہیں رکھتے (تم کو آگاہ

فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يُفْضِ الْاِيمَانُ اِلٰى قَلْبِهٖ! لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تُعَيِّرُوْهُمْ، وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ، فَاِنَّهٗ مَنْ يَّتَّبِعْ عَوْرَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ يَتَّبِعُ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ، وَمَنْ يَّتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ يُفْضِحْهُ وَلَوْ فِيْ جَوْفِ رَحْلِهٖ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

کیا جاتا ہے) تم مسلمانوں کو اذیت نہ دو، ان کو عار نہ دلاؤ، ان کے عیوب کو نہ ڈھونڈو اس لئے کہ جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو تلاش کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کے عیب کو ڈھونڈتا ہے اور جس شخص کے عیب کو خدا تعالیٰ تلاش کرے (اس کی رسوائی ظاہر ہے) خدا تعالیٰ اس کو رسوا کرے گا اگرچہ وہ اپنے گھر کے اندر چھپا بیٹھا ہو۔" (ترمذی)

٥٠٤٤ - (١٨) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «اِنَّ مِنْ اَرْبَى الرِّبٰوا الْاِسْتِطَالَةَ فِيْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: "حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سب سے بڑا سود مسلمان کی ناحق آبرو ریزی ہے۔" (ابوداؤد، بیہقی)

٥٠٤٥ - (١٩) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَمَّا عَرَجَ بِيْ رَبِّيْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَّهُمْ اَظْفَارٌ مِّنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَاجِبْرَئِيْلُ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَاكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَيَقَعُوْنَ فِيْ اَعْرَاضِهِمْ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ مجھ کو اوپر لے گیا (یعنی معراج میں) تو میں نے وہاں ایسے لوگوں کو دیکھا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور ان ناخنوں سے اپنے چہروں اور سینوں کو کھرونچتے تھے۔ میں نے پوچھا جبرئیل علیہ السلام یہ کون لوگ ہیں۔ انہوں نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے ہیں (یعنی غیبت کرتے ہیں) اور انکی آبرو کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔" (ابوداؤد)

٥٠٤٦ - (٢٠) وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ اَكَلَ بِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ اُكْلَةً: فَاِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهٗ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ، وَمَنْ كَسٰى ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ، فَاِنَّ اللّٰهَ يَكْسُوْهُ مِثْلَهٗ مِنْ

ترجمہ: "حضرت مستورد رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کسی مسلمان کی برائی اور غیبت کر کے ایک لقمہ کھائے (یعنی اس ذریعہ سے رزق حاصل کرے) خداوند تعالیٰ اس کو اس لقمہ کی مانند دوزخ کی آگ کھلائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی اہانت وذلت کے معاوضہ میں

جَهَنَّمَ، وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَّرِيَآءٍ، فَإِنَّ اللّٰهَ يَقُوْمُ لَهٗ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَآءٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

کسی کو کپڑا پہنائے اُس کو خداوند تعالیٰ اسی کی مانند دوزخ کی آگ کا لباس پہنائے گا اور جو شخص کہ کھڑا کرے کسی کو یا خود کھڑا ہو لوگوں کو اپنی خوبیاں اور بُرائیاں سنانے اور دکھانے کے لئے قیامت کے دن خود خدا تعالیٰ اس کی بُرائیاں اور کمزوریاں دکھانے اور سنانے کے لئے کھڑا ہوگا۔" (ابوداؤد)

۵۰۴۷ - (۲۱) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوٗدَ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اچھا گمان رکھنا (خدا تعالیٰ کے ساتھ) منجملہ بہترین عبادت کے ہے (یعنی خدا تعالیٰ کے ساتھ حسنِ ظن بھی عبادت میں داخل ہے)۔" (احمد، ابوداؤد)

۵۰۴۸ - (۲۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتِ: اعْتَلَّ بَعِيْرٌ لِصَفِيَّةَ وَعِنْدَ زَيْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْنَبَ: «اَعْطِيْهَا بَعِيْرًا». فَقَالَتْ: اَنَا اُعْطِیْ تِلْكَ الْيَهُوْدِيَّةَ؟! فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَبَعْضَ صَفَرٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی بیوی صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اونٹ بیمار ہوگیا اور زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا (امّ المؤمنین) کے پاس ان کی ضرورت سے زیادہ سواری تھی رسول خدا ﷺ نے فرمایا، زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا تم صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنا اونٹ دے دو۔ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا میں بھلا یہ اونٹ اس یہودیہ کو دوں گی (یعنی ہرگز نہ دوں گی) رسول اللہ ﷺ اس بات سے ناراض ہوگئے اور ذی الحجہ، محرم اور کچھ دن ماہِ صفر کے اُن سے آپ علیحدہ رہے، (ان کے گھر نہ گئے)۔" (ابوداؤد)

وَذُكِرَ حَدِيْثُ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ: «مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا» فِیْ «بَابِ الشَّفْقَةِ وَالرَّحْمَةِ»

اور معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ کی حدیث "مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا فِیْ بَابِ الشَّفْقَةِ وَالرَّحْمَةِ" میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثالث

تیسری فصل

۵۰۴۹ - (۲۳) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے

عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «رَاٰى عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلاً يَسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ عِيْسَى: سَرَقْتَ؟ قَالَ: كَلَّا، وَالَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ. فَقَالَ عِيْسٰى: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِيْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

فرمایا ہے حضرت مریم کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے پوچھا تونے چوری کی؟ اس نے کہا ہرگز نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام نے کہا میں خدا پر ایمان لایا اور اپنے نفس کو جھوٹا قرار دیا۔'' (مسلم)

۵۰۵۰ - (۲٤) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا، وَكَادَ الْحَسَدُ اَنْ يَّغْلِبَ الْقَدْرَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

تَرجَمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے فقر (افلاس وتنگ دستی) قریب ہے کہ کفر کی حد تک پہنچادے اور قریب ہے کہ حسد تقدیرِ الٰہی پر غالب آجائے (یعنی افلاس ایسی بری چیز ہے کہ انسان اس سے مجبور ہوکر کفر کی حد تک پہنچ جاتا ہے)۔'' (بیہقی)

۵۰۵۱ - (۲۵) وَعَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰى اَخِيْهِ فَلَمْ يَعْذِرْهُ، اَوْ لَمْ يَقْبَلْ عُذْرَهٗ، كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيْئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ»، وَقَالَ: اَلْمَكَّاسُ: الْعَشَّارُ.

تَرجَمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی سے (اپنے کسی قصور پر) عذر کرے اور وہ مسلمان اس کو معذور نہ سمجھے یا اس کے عذر کو قبول نہ کرے تو اس پر اُس کا اتنا گناہ ہوگا جتنا کہ عشر لینے والے کا گناہ (یعنی عشر لینے والے کا گناہ جو ظلم سے عشر وصول کرے اور حق سے زیادہ لے)۔'' (بیہقی)

(۱۸) باب الحذر و التأنی فی الأمور

کاموں میں پرہیز کرنے اور غور و فکر کرنے کا بیان

الفصل الاول

٥٠٥٢ - (١) عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَرَّتَيْنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک سوراخ سے مؤمن کو دوبار نہیں کاٹا جاتا (یعنی جس سوراخ سے مسلمان کو سانپ وغیرہ نے ایک مرتبہ کاٹ لیا اس سے اُس کو دوبارہ نہیں کاٹا جاسکتا۔ یعنی مسلمان پھر ہوشیار ہوجاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایک مرتبہ نقصان اُٹھانے کے بعد مسلمان دوبارہ نقصان نہیں اٹھاتا۔“ (بخاری و مسلم)

٥٠٥٣ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ: «اِنَّ فِيْكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ عبدالقیس کے سردار سے فرمایا۔ تجھ میں دو باتیں ایسی ہیں جن کو خدا تعالیٰ پسند کرتا ہے ایک تو بردباری اور دوسرے غور و فکر کے بعد کام کرنا۔“ (مسلم)

الفصل الثانی

٥٠٥٤ - (٣) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ نِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْاَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطٰنِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ. وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ اَهْلِ

دوسری فصل

ترجمہ: ”حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے کاموں میں تاخیر کرنا (یعنی غور و فکر کے بعد کام کرنا) خدا تعالیٰ کی جانب سے ہے اور کاموں میں جلدی کرنا شیطان کی طرف سے ہے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور بعض محدثین کو عبدالمہیمن بن عباس رضی اللہ عنہ کے حافظے پر اعتراض

الْحَدِيْثِ فِيْ عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسٍ الرَّاوِيْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ.

ہے)۔"

٥٠٥٥ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا حَلِيْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَةٍ، وَّلَا حَكِيْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرِبَةٍ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: "حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے بردبار نہیں ہوتا مگر وہ شخص جو لغزش کر چکا ہو اور حکیم نہیں ہوتا مگر وہ شخص جو تجربہ حاصل کر چکا ہو۔" (احمد، ترمذی، یہ حدیث غریب ہے)

٥٠٥٦ - (٥) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْصِنِيْ. فَقَالَ: «خُذِ الْاَمْرَ بِالتَّدْبِيْرِ، فَاِنْ رَاَيْتَ فِيْ عَاقِبَتِهٖ خَيْرًا فَامْضِهٖ، وَاِنْ خِفْتَ غَيًّا فَاَمْسِكْ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کیا مجھ کو نصیحت فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اپنے کام کو تدبیر کے ساتھ کر اگر اس کا انجام اچھا نظر آئے کر ڈال اور انجام میں گمراہی وخرابی نظر آئے تو اس کو چھوڑ دے۔" (شرح السنۃ)

٥٠٥٧ - (٦) وَعَنْ مُصْعَبِ ابْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ الْاَعْمَشُ: لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَلتُّؤَدَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ خَيْرٌ اِلَّا فِيْ عَمَلِ الْاٰخِرَةِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا تاخیر اور ڈھیل ہر چیز میں بہتر ہے مگر عملِ آخرت میں نہیں (یعنی بھلائیوں کو فوراً اختیار کرنا چاہیئے ان میں تاخیر روا نہیں)۔" (ابوداود)

٥٠٥٨ - (٧) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَرْجِسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَلسَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے روشِ نیک تاخیر اور ڈھیل اور میانہ روی نبوت کے چوبیس اجزاء میں سے ہیں۔" (ترمذی)

٥٠٥٩ - (٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے نیک عادت وطریقہ، نیک روش اور میانہ روی نبوت

قَالَ: «اِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالْاِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

کے پچیس حصوں میں سے ہیں۔'' (ابوداؤد)

٥٠٦٠ - (٩) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ اَمَانَةٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے جب کوئی شخص کوئی بات کہے (یعنی ایسی بات جس کا اخفا وہ پسند کرتا ہے) اور پھر وہ چلا جائے تو وہ امانت ہے (یعنی سننے والوں کے لئے وہ امانت کے مانند ہے اور اس بات کی حفاظت امانت کی طرح کرنا چاہئے)۔'' (ترمذی، ابوداؤد)

٥٠٦١ - (١٠) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِي الْهَيْثَمِ ابْنِ التَّيِّهَانِ: «هَلْ لَّكَ خَادِمٌ؟» فَقَالَ: لَا. قَالَ: «فَاِذَا اَتَانَا سَبْيٌ فَأْتِنَا» فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسَيْنِ، فَاَتَاهُ اَبُو الْهَيْثَمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِخْتَرْ مِنْهُمَا». فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! اِخْتَرْ لِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ. خُذْ هٰذَا فَاِنِّيْ رَاَيْتُهُ يُصَلِّيْ، وَاسْتَوْصِ بِهٖ مَعْرُوْفًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ابوہیثم بن تیہان سے پوچھا تمہارے پاس کوئی خادم ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا جب ہمارے پاس غلام آئیں تو تم آنا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دو غلام آئے تو ابوہیثم حاضر ہوئے۔ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا ان دونوں غلاموں میں سے ایک کو لے لو۔ انہوں نے عرض کیا یا نبی اللہ آپ ﷺ ہی انتخاب کردیجئے نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص سے مشورہ لیا جائے اس کو امین ہونا چاہئے (یعنی اس کو صحیح مشورہ دینا چاہئے) تم اس غلام کو لے جاؤ میں نے اس کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔'' (ترمذی)

٥٠٦٢ - (١١) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ اِلَّا ثَلٰثَةُ مَجَالِسَ: سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ، اَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ، اَوِاقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ:

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے مجالس امانت سے وابستہ ہیں (یعنی مجالس کی گفتگو کو امانت کے طور پر سمجھنا چاہئے) مگر تین مجالسیں (کہ ان کی گفتگو کو امانت کے طور پر نہیں رکھنا چاہئے، بلکہ ظاہر کردینا ضروری ہے) ایک تو حرام چیزوں کی مجلس کی گفتگو دوسرے زنا کاری کے مشورہ کی گفتگو اور

«اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَةِ» فِیْ «بَابِ الْمُبَاشَرَةِ» فِی «الْفَصْلِ الْاَوَّلِ».

تیسرے ناحق کسی کا مال چھین لینے کے مشورہ کی گفتگو۔" (ابوداؤد) اور ابوسعید کی حدیث "اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَةِ فِیْ بَابِ الْمُبَاشَرَةِ" کی فصل اول میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثالث

تیسری فصل

٥٠٦٣ - (١٢) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهٗ: قُمْ، فَقَامَ، ثُمَّ قَالَ لَهٗ، اَدْبِرْ، فَاَدْبَرَ، ثُمَّ قَالَ لَهٗ: اَقْبِلْ، فَاَقْبَلَ، ثُمَّ قَالَ لَهٗ: اُقْعُدْ، فَقَعَدَ، ثُمَّ قَالَ: لَهٗ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ، وَلَا اَفْضَلُ مِنْكَ وَلَا اَحْسَنُ مِنْكَ، بِكَ اٰخُذُ، وَبِكَ اُعْطِیْ، وَبِكَ اُعْرَفُ، وَبِكَ اُعَاتِبُ، وَبِكَ الثَّوَابُ، وَعَلَيْكَ الْعِقَابُ». وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ.

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خداوند تعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا تو اس سے کہا کھڑی ہوجا۔ وہ کھڑی ہوئی پھر اس سے کہا پشت پھیر۔ اس نے پشت پھیر لی۔ پھر اس سے کہا میری طرف منہ کر اس نے خدا کی طرف منہ کرلیا۔ پھر اس سے کہا بیٹھ جاؤ تو وہ بیٹھ گئی۔ پھر اس سے کہا میں نے کوئی ایسی مخلوق پیدا نہیں کی جو تجھ سے بہتر وافضل ہو اور خوبیوں میں تجھ سے اچھی ہو۔ میں تیرے ذریعہ (بندوں سے عبادت) لیتا ہوں اور تیرے ہی ذریعہ (بندوں کو ثواب درجات) عطا کرتا ہوں۔ تیرے ہی سبب میں پہچانا جاتا ہوں تیرے ہی سبب سے عتاب کرتا ہوں، تیرے ہی ذریعہ ثواب دیتا ہوں اور تجھ ہی پر عذاب کرتا ہوں۔ (بیہقی) اس حدیث میں بعض علماء نے کلام کیا ہے یعنی اس کو موضوع قرار دیا ہے۔"

٥٠٦٤ - (١٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُوْنُ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ». حَتّٰى ذَكَرَ سِهَامَ الْخَيْرِ كُلَّهَا: «وَمَا يُجْزٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا بِقَدْرِ عَقْلِهٖ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ.

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایک شخص ہے جو نماز بھی پڑھتا ہے روزہ بھی رکھتا ہے زکوٰۃ بھی دیتا ہے حج اور عمرہ بھی کرتا ہے یہاں تک کہ اپنے تمام نیک کاموں کا ذکر کیا، لیکن اس کو قیامت کے دن اس کی عقل کے موافق بدلہ دیا جائے گا۔" (بیہقی)

٥٠٦٥ - (١٤) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَا اَبَا ذَرٍّ! لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ، وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ، وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (ان سے) فرمایا ابوذر رضی اللہ عنہ تدبیر کے برابر کوئی عقل نہیں ہے (یعنی عقل وتدبر کے مانند) اور اجتناب واحتیاط سے زیادہ کوئی تقویٰ نہیں اور خوش خلقی سے بہتر کوئی حسب نہیں ہے۔'' (بیہقی)

٥٠٦٦ - (١٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ، وَالتَّوَدُّدُ اِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ، وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے مصارف میں میانہ روی نصف معیشت ہے (یعنی زندگی کا آدھا سرمایہ ہے) اور انسانوں سے دوستی (یعنی نیک وصالح آدمیوں سے) نصف عقل ہے اور خوبی کے ساتھ سوال کرنا حصول علم میں آدھا علم ہے۔'' (بیہقی)

(۱۹) باب الرفق والحياء وحسن الخلق

نرمی کرنے اور حیاء کرنے اور اچھے اخلاق کا بیان

الفصل الأول

پہلی فصل

٥٠٦٧ - (١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ، وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى مَا سِوَاهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ: قَالَ لِعَائِشَةَ: «عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ، وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ، اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ، وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ».

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ مہربان ہے نرمی ومہربانی کو پسند کرتا ہے اور نرمی ومہربانی پر وہ چیز عطا فرماتا ہے جو درشتی وسختی پر عطا نہیں فرماتا نہ اور کسی چیز پر نرمی ومہربانی کے سوا چیزوں میں سے۔ (مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا نرمی کو اپنے اوپر لازم سمجھو۔ سختی ودرشتی اور بے حیائی سے اپنے آپ کو بچاؤ اس لئے کہ جس چیز میں نرمی ہوتی ہے وہ نرمی اس کی زینت کا باعث ہوتی ہے اور جس چیز میں سے نرمی نکالی جاتی ہے وہ عیب دار ہوتی ہے۔''

٥٠٦٨ - (٢) وَعَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے جس شخص کو نرمی سے محروم کیا جاتا ہے اس کو گویا نیکی سے محروم کیا جاتا ہے۔'' (مسلم)

٥٠٦٩ - (٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک انصاری کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیا کے موضوع پر نصیحت کر رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا اس کو چھوڑ دے اس لئے کہ حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔'' (بخاری ومسلم)

وَسَلَّمَ: «دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَآءَ مِنَ الْاِيْمَانِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥٠٧٠ - (٤) وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْحَيَآءُ لَا يَأْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے حیاء، بھلائی اور نیکی کے سوا کوئی بات پیدا نہیں کرتی۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ حیا کی تمام اقسام بہتر ہے۔'' (بخاری ومسلم)

٥٠٧١ - (٥) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى: اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے انبیاء سابقین (علیہم السلام) کے کلام میں سے جو بات لوگوں نے پائی ہے (یعنی ایسی بات جس میں تغیر وتبدل نہیں ہوا ہے جس کا حکم اب تک باقی ہے یہ بات ہے کہ جب تو نے شرم کو اٹھا کر رکھ دیا تو اب جو تیرا دل چاہے کر۔'' (بخاری)

٥٠٧٢ - (٦) وَعَنِ النَّوَّاسِ ابْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ صَلَّى اللّٰهِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ: «اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کا حال دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا نیکی حسن خلق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں خلش پیدا کرے اور تو اس امر کو برا سمجھے کہ لوگ اس سے واقف ہو جائیں۔''

٥٠٧٣ - (٧) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے تم میں سے مجھ کو وہ شخص بہت پیارا ہے جس کا اخلاق اچھا ہو۔'' (بخاری)

٥٠٧٤ - (٨) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے تم میں نیک ترین وہ شخص ہے جس کا اخلاق

اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اچھا ہو۔"

الفصل الثانی

دوسری فصل

٥٠٧٥ - (٩) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ اُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ اُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السنّة».

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص کو نرمی میں سے حصہ دیا گیا اس کو دنیا وآخرت کی بھلائی عطا کی گئی ہے اور جس شخص کو نرمی سے محروم رکھا گیا اس کو دنیا اور آخرت کی بھلائی سے محروم رکھا گیا۔" (شرح السنۃ)

٥٠٧٦ - (١٠) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ، وَالْاِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے حیا ایمان کا ایک جزو ہے اور ایماندار جنت میں جائے گا اور بے حیائی بدی میں سے ہے اور بدکار شخص دوزخ میں جائے گا۔" (احمد، ترمذی)

٥٠٧٧ - (١١) وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ مُّزَيْنَةَ، قَالَ: قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا خَيْرُ مَا اُعْطِيَ الْاِنْسَانُ؟ قَالَ: «اَلْخُلُقُ الْحَسَنُ». (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: "قبیلہ مزینہ کا ایک شخص کہتا ہے، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! انسان کو جو چیزیں دی گئی ہیں ان میں بہتر چیز کونسی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا خوش خلقی۔ (بیہقی)

٥٠٧٨ - (١٢) وَفِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» عَنْ اُسَامَةَ ابْنِ شَرِيْكٍ.

ترجمہ: "شرح السنۃ میں یہ حدیث اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔"

٥٠٧٩ - (١٣) وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا

ترجمہ: "حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جنت میں بدخلق بدخو اور سخت گو آدمی داخل نہ ہوگا۔" (ابوداود، بیہقی)

الْجَعْظَرِيُّ» قَالَ: وَالْجَوَّاظُ: الْغَلِيْظُ الْفَظُّ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، فِيْ «سُنَنِهٖ». وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» وَ صَاحِبُ «جَامِعِ الْأُصُوْلِ» فِيْهِ عَنْ حَارِثَةَ. وَكَذَا فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ» عَنْهُ، وَ لَفْظُهٗ: قَالَ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَلْجَوَّاظُ الْجَعْظَرِيُّ». يُقَالُ: اَلْجَعْظَرِيُّ: اَلْفَظُّ الْغَلِيْظُ.

۵۰۸۰ - (۱۳) وَفِيْ نُسَخِ «الْمَصَابِيْحِ» عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ وَهْبٍ وَلَفْظُهٗ قَالَ: وَالْجَوَّاظُ: الَّذِيْ جَمَعَ وَمَنَعَ. وَالْجَعْظَرِيُّ: الْغَلِيْظُ الْفَظُّ.

ترجمہ: ”مصابیح میں یہ حدیث عکرمہ بن وہب سے مروی ہے اور اس کے الفاظ ہیں کہ ”جواظ“ وہ شخص ہے جو مال جمع کرتا ہو اور دوسروں کو نہ دیتا ہے۔ اور ”جعظری“ سخت بدگو شخص کو کہتے ہیں۔“

۵۰۸۱ - (۱٤) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِنَّ اَثْقَلَ شَيْءٍ يُوْضَعُ فِيْ مِيْزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ، وَاِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَرَوٰى اَبُوْدَاوُدَ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ.

ترجمہ: ”حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے جو چیزیں قیامت کے دن مؤمن کے اعمال کی ترازو میں رکھی جائیں گی ان میں سب سے وزنی چیز حسنِ خلق ہے اور خداوند تعالیٰ فحش بکنے والے بیہودہ گو کو اپنا دشمن سمجھتا ہے۔ (ترمذی یہ حدیث حسن صحیح ہے) ابوداؤد نے صرف پہلا جزو روایت کیا ہے۔

۵۰۸۲ - (۱۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّيْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ”حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے۔ مؤمن (کامل) اپنی خوش خلقی کے ذریعہ رات کو عبادت کرنے والے اور دن کو ہمیشہ روزہ رکھنے والے شخص کا درجہ حاصل کرلیتا ہے۔“ (ابوداؤد)

۵۰۸۳ - (۱٦) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ: ”حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو جہاں کہیں ہو خدا تعالیٰ سے ڈر اور برائی کے بعد بھلائی

وَسَلَّمَ: «اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ، وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

کرتا کہ یہ نیکی اور بھلائی برائی کو محو کردے اور لوگوں کے ساتھ خوش خلقی کے ساتھ معاملہ کر۔" (احمد، ترمذی، دارمی)

٥٠٨٤ - (١٧) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَيْهِ؟ عَلٰى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيْبٍ سَهْلٍ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کیا میں اس شخص کو بتادوں جو دوزخ کی آگ پر حرام ہو اور جس پر دوزخ کی آگ حرام ہو۔ وہ، وہ شخص ہے جو نرم مزاج، نرم طبیعت اور نرم خو ہو۔ (احمد، ترمذی) یہ حدیث حسن غریب ہے۔"

٥٠٨٥ - (١٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ، وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيْمٌ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے مؤمن نکوکار بھولا اور بزرگ ہوتا ہے اور فاجر چالاک بخیل اور بدخلق ہوتا ہے۔" (احمد، ترمذی، ابوداود)

٥٠٨٦ - (١٩) وَعَنْ مَكْحُوْلٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْمُؤْمِنُوْنَ هَيِّنُوْنَ لَيِّنُوْنَ كَالْجَمَلِ الْاَنِفِ اِنْ قِيْدَ انْقَادَ، وَاِنْ اُنِيْخَ عَلٰى صَخْرَةٍ اِسْتَنَاخَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، مُرْسَلًا.

ترجمہ: "حضرت مکحول رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے مؤمن آدمی بردبار اور نرم خو ہوتے ہیں اس اونٹ کی مانند جس کی ناک میں نکیل پڑی ہو اگر اس کو کھینچا جائے تو کھنچا چلا جائے اور پتھر پر بٹھایا جائے تو پتھر پر بیٹھ جائے۔" (ترمذی نے اسے مرسلاً روایت کیا ہے)

٥٠٨٧ - (٢٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَلْمُسْلِمُ الَّذِيْ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِيْ لَا يُخَالِطُهُمْ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے وہ مسلمان جو لوگوں میں ملا رہے اور ان کی اذیتوں پر صبر کرے اُس مسلمان سے بہتر ہے جو لوگوں میں مل کر نہ رہے اور نہ ان کی اذیتوں پر صبر کرے۔" (ترمذی، ابن ماجہ)

٥٠٨٨ - (٢١) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَّهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يُّنَفِّذَهٗ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهٗ فِيْ اَيِّ الْحُوْرِ شَآءَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوٗدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: ”سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے غصہ کو ضبط کرے اس حال میں کہ وہ اپنے غصہ سے اپنی خواہش کو پورا کرسکتا ہے، قیامت کے دن خداوند تعالیٰ اس کو اپنی مخلوق کے سامنے بلائے گا اور جس حور کو وہ چاہے انتخاب کرلینے کا اختیار دیدے گا۔“ (ترمذی، ابوداؤد)

٥٠٨٩ - (٢٢) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَبْنَاءِ اَصْحٰبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: «مَلَاَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ اَمْنًا وَّ اِيْمَانًا».

ترجمہ: ”اور ابوداؤد کی ایک روایت میں جو دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے یہ الفاظ بھی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ اُس شخص کے دل کو جو غصہ کو ضبط کرے امن وایمان سے معمور کردے۔“

وَذُكِرَ حَدِيْثُ سُوَيْدٍ: «مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ» فِيْ «كِتَابِ اللِّبَاسِ».

اور سوید کی حدیث ”مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ“ کو ”كِتَابِ اللِّبَاسِ“ میں ذکر کیا گیا ہے۔

الفصل الثالث

تیسری فصل

٥٠٩٠ - (٢٣) عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ». رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا.

ترجمہ: ”حضرت زید بن طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر دین اور مذہب میں ایک خلق ہے (یعنی ایک بہترین صفت ہے) اور اسلام کا وہ خلق (یعنی صفت) حیا ہے۔“

٥٠٩١ - (٢٤) ٥٠٩٢ - (٢٥) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ»، عَنْ اَنَسٍ، وَابْنِ عَبَّاسٍ.

ترجمہ: ”مالک نے اسے مرسلاً روایت کیا ہے اور ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔“

٥٠٩٣ - (٢٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ

ترجمہ: ”حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ: «اِنَّ الْحَيَاءَ وَالْاِيْمَانَ قُرَنَاءُ جَمِيْعًا، فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُهُمَا رُفِعَ الْاٰخَرُ».

نے فرمایا: حیا اور ایمان کو ایک جگہ رکھا گیا ہے (یعنی) ایک دوسرے سے وابستہ ہے۔ ان میں سے جب ایک کو اٹھایا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے۔"

۵۰۹٤ - (۲۷) وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ: «فَاِذَا سُلِبَ اَحَدُهُمَا تَبِعَهُ الْاٰخَرُ». (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ»).

ترجمہ: "اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں یوں ہے کہ ان میں سے جب ایک کو دُور کیا جاتا ہے تو دوسرا بھی جاتا رہتا ہے۔" (بیہقی)

۵۰۹۵ - (۲۸) وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ اٰخِرُ مَاوَصَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وَضَعْتُ رِجْلِيْ فِي الْغَرْزِ اَنْ قَالَ: «يَا مُعَاذُ! اَحْسِنْ خُلُقَكَ لِلنَّاسِ». رَوَاهُ مَالِكٌ.

ترجمہ: "حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں یمن کو جانے لگا اور گھوڑے پر سوار ہوکر اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری وصیت مجھ کو یہ فرمائی: معاذ! رضی اللہ عنہ لوگوں کی تربیت وتعلیم کے لئے اپنے اخلاق کو اچھا بنا۔" (مالک)

۵۰۹٦ - (۲۹) وَعَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ». رَوَاهُ فِي «الْمُوَطَّاءِ».

ترجمہ: "مالک کہتے ہیں کہ انہیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حسن اخلاق کو پورا کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ موطا میں یہ مرسلاً مروی ہے۔"

۵۰۹۷ - (۳۰) وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

ترجمہ: "اور احمد نے اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔"

۵۰۹۸ - (۳۱) وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ فِي الْمِرْاٰةِ قَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ حَسَّنَ خَلْقِيْ و خُلُقِيْ، وَزَانَ مِنِّيْ مَاشَانَ مِنْ غَيْرِيْ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» مُرْسَلاً.

ترجمہ: "جعفر بن محمد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آئینہ دیکھتے تو فرماتے "تمام تعریفیں خدا ہی کے لئے ہیں وہ خدا جس نے میری پیدائش کو اچھا کیا، میرے اخلاق کو اچھا بنایا اور مجھ میں وہ چیزیں آراستہ کیں جو میرے غیر میں عیب دار ہیں۔" (بیہقی نے اسے مرسلاً روایت کیا ہے)

۵۰۹۹ - (۳۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ ''اے اللہ! تو نے میری پیدائش کو اچھا کیا میرے اخلاق کو بھی اچھا بنا۔''

۵۱۰۰ - (۳۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟» قَالُوْا: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: «خِيَارُكُمْ اَطْوَلُكُمْ اَعْمَارًا، وَّاَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں بتاؤں تم میں بہتر لوگ کون ہیں؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا۔ ہاں! یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا تم میں بہتر لوگ وہ ہیں جن کی عمریں دراز ہیں اور جن کے اخلاق اچھے ہیں۔'' (احمد)

۵۱۰۱ - (۳۴) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا» رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ایمان کے کامل وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔'' (ابوداؤد، دارمی)

۵۱۰۲ - (۳۵) وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا شَتَمَ اَبَا بَكْرٍ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ يَتَعَجَّبُ وَيَتَبَسَّمُ، فَلَمَّا اَكْثَرَ رَدَّ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ، فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَامَ فَلَحِقَهٗ اَبُوْبَكْرٍ، وَّقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَانَ يَشْتِمُنِيْ وَاَنْتَ جَالِسٌ، فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهٖ غَضِبْتَ وَقُمْتَ. قَالَ: «كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ يَرُدُّ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَيْهِ وَقَعَ الشَّيْطٰنُ». ثُمَّ قَالَ: «يَا اَبَا بَكْرٍ! ثَلٰثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ: مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلِمَةٍ فَيُغْضِيْ عَنْهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا اَعَزَّ اللّٰهُ بِهَا نَصْرَهٗ، وَمَا فَتَحَ

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو برا کہا۔ آپ اس کے برا کہنے کو سنتے تھے تعجب کرتے تھے اور مسکراتے تھے۔ جب اس شخص نے زیادہ برا کہا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کی بعض باتوں کا جواب دیا۔ اس پر نبی ﷺ کو غصہ آ گیا اور آپ اٹھ کھڑے ہوئے۔ پیچھے پیچھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی گئے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! وہ شخص مجھ کو برا کہہ رہا تھا اور آپ ﷺ تشریف فرما تھے۔ جب میں نے اس کی بعض باتوں کا جواب دیا تو آپ غضبناک ہو گئے اور اُٹھ کھڑے ہوئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے ساتھ ایک فرشتہ تھا جو اس کو جواب دے رہا تھا۔ جب خود تم نے اس کو جواب دینا

رَجُلٌ بَابَ عَطِيَّةٍ يُرِيْدُ بِهَا صِلَةً زَادَ اللّٰهُ بِهَا كَثْرَةً، وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ يُّرِيْدُ بِهَا كَثْرَةً اِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا قِلَّةً». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

شروع کیا تو شیطان درمیان میں کود پڑا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ تین باتیں ہیں اور سب حق ہیں، ایک تو یہ کہ جس بندہ پر ظلم کیا جائے اور وہ محض خدا کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے خاموش رہے اللہ تعالیٰ اس کی زبردست مدد کرتا ہے اور دوسری یہ کہ جو شخص اپنی بخشش کا دروازہ کھولے اور اس کے ذریعہ اپنے قرابت داروں اور مسکینوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے خداوند تعالیٰ اس کے سبب اس کے مال کو زیادہ کرتا ہے تیسرے یہ کہ جس شخص نے سوال کا دروازہ کھولا (یعنی گدائی اختیار کی) اور اس نے اس ذریعہ سے اپنی دولت کو بڑھانا چاہا تو خداوند تعالیٰ اس بھیک مانگنے کے سبب اس کے مال کو اور کم کر دیتا ہے۔'' (بیہقی)

۵۱۰۳ - (۳۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يُرِيْدُ اللّٰهُ بِاَهْلِ بَيْتٍ رِفْقًا اِلَّا نَفَعَهُمْ، وَلَا يَحْرِمُهُمْ اِيَّاهُ اِلَّا ضَرَّهُمْ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جن گھر والوں کے لئے خداوند تعالیٰ نرمی کو پسند کرے اس کے ذریعہ ان کو نفع پہنچاتا ہے اور جن گھر والوں کو نرمی سے محروم رکھے ان کو اس کے سبب ضرر پہنچتا ہے۔'' (بیہقی)

(۲۰) باب الغضب والکبر

غصہ کرنے اور تکبر کرنے کا بیان

الفصل الأول

٥١٠٤ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَوْصِنِیْ. قَالَ: «لَا تَغْضَبْ». فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ: «لَا تَغْضَبْ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

٥١٠٥ - (٢) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَةِ، اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

٥١٠٦ - (٣) وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِیْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ. اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ. وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ: «كُلُّ جَوَّاظٍ زَنِیْمٍ مُتَكَبِّرٍ».

پہلی فصل

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کیا مجھ کو نصیحت فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا غصہ نہ کر۔ اس نے کئی مرتبہ یہی بات کہی اور ہر دفعہ آپ ﷺ نے یہی کہا۔ غصہ نہ کر۔'' (بخاری)

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلوان اور طاقت ور وہ نہیں ہے جو لوگوں کو پچھاڑے بلکہ قوی اور پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔'' (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کیا میں تم کو وہ لوگ بتاؤں جو جنتی ہیں (یاد رکھو کہ) ہر وہ ضعیف وکمزور شخص ہے جس کو لوگ حقیر وضعیف سمجھیں (اور اس پر جبر وزیادتی کریں) وہ اگر خدا تعالیٰ کی قسم کھائے تو خدا تعالیٰ اس کی قسم کو سچا کر دے اور کہا میں تم کو ان لوگوں کا بتادوں جو دوزخی ہیں (یاد رکھو کہ) ہر وہ شخص جو جھوٹی اور لغو بات پر سخت جھگڑا کرے، درشت مزاج، مال جمع کرنے والا بخیل اور تکبر کرنے والا ہو۔ (بخاری ومسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ دوزخی ہر وہ شخص ہے جو مال جمع کرنے والا، حرام زادہ

اور متکبر ہو۔"

۵۱۰۷ - (٤) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ. وَّلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تَرجَمۃ: "حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا وہ (ہمیشہ کے لئے) دوزخ میں داخل نہ ہوگا اور جس شخص کے دل میں رائی برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہ جائے گا۔" (مسلم)

۵۱۰۸ - (٥) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ». فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَّ نَعْلُهٗ حَسَنًا. قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ. اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تَرجَمۃ: "حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے قلب میں ذرّہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہ جائے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ ہر شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو اور اس کا جوتا اچھا ہو (کیا یہ بھی تکبر میں داخل ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا، خداوند تعالیٰ جمیل (خوبصورت اور اچھا) ہے اور حُسن و جمال (آراستگی) کو پسند کرتا ہے اور تکبر کہتے ہیں حق کو باطل کرنا اور لوگوں کو ذلیل وحقیر سمجھنا۔" (مسلم)

۵۱۰۹ - (٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ: شَيْخٌ زَانٍ، وَّمَلِكٌ كَذَّابٌ، وَّعَائِلٌ، مُسْتَكْبِرٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تَرجَمۃ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخص ہیں جن سے قیامت کے دن خداوند تعالیٰ نہ تو بات کرے گا اور نہ ان کو گناہوں سے پاک فرمائے گا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نہ ان کی طرف دیکھے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا ایک تو زنا کار بڈھا، دوسرا جھوٹا بادشاہ اور تیسرا مفلس وغریب تکبر کرنے والا۔" (مسلم)

۵۱۱۰ - (٧) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى:

تَرجَمۃ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ فرماتا ہے (ذاتی) بزرگی میری چادر ہے (یعنی

اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ، وَالْعَظْمَةُ اِزَارِيْ، فَمَنْ نَازَعَنِيْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اَدْخَلْتُهُ النَّارَ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

جو مرتبہ تمہارے نزدیک چادر کا ہے وہی میری ذاتی بزرگی کا ہے) اور عظمت (یعنی صفاتی بزرگی) میرا تہبند ہے (یعنی بمنزلہ تہبند ہے) پس جو شخص کہ ان دونوں سے کسی ایک کو مجھ سے چھینے (یعنی تکبر کرے ذات اور صفات کے اعتبار سے) میں اس کو دوزخ کی آگ میں ڈال دوں گا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میں اس کو دوزخ کی آگ میں پھینک دوں گا۔'' (مسلم)

الفصل الثانی

دوسری فصل

۵۱۱۱ - (۸) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ حَتّٰى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِيْنَ، فَيُصِيْبُهٗ مَا اَصَابَهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ایک شخص ہے جو ہمیشہ اپنے آپ کو بزرگ و برتر سمجھتا اور لوگوں سے دور رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا نام متکبروں اور سرکشوں میں لکھ دیا جاتا ہے اور پھر (دنیا وآخرت میں) جو مصیبت سرکشوں پر پڑتی ہے وہی ان کو پہنچتی ہے۔'' (ترمذی)

۵۱۱۲ - (۹) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ اَمْثَالَ الذَّرِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، فِيْ صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ، يُسَاقُوْنَ اِلٰى سِجْنٍ فِيْ جَهَنَّمَ يُسَمّٰى: بُوْلَسَ، تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْيَارِ، يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِيْنَةِ الْخَبَالِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: ''عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تکبر کرنے والوں کو چھوٹی چیونٹیوں کی طرح جمع کیا جائے گا مردوں کی صورت میں (یعنی ان کی شکل وصورت تو مردوں کی سی ہوگی لیکن جسم وجثہ چیونٹیوں کی مانند) ذلت وخواری چاروں طرف سے ان کو گھیرے ہوئے ہوگی اور ان کو جہنم کے ایک قید خانے کی طرف جس کا نام بولس ہے ہانکا جائے گا اُن کے اوپر آگوں کی آگ ہوگی اور ان کو دوزخیوں کا نچوڑ یعنی خون پیپ اور کچا لہو پلایا جائے گا جس کا نام طینت الخبال ہے۔'' (ترمذی)

۵۱۱۳ - (۱۰) وَعَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عُرْوَةَ

ترجمہ: ''حضرت عطیہ بن عروہ سعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول

السَّعْدِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَاِنَّ الشَّيْطٰنَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ، وَاِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَآءِ، فَاِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

اللہ ﷺ نے فرمایا: غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ کو پانی سے بجھایا جاتا ہے جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ وضو کر لے۔" (ابوداؤد)

٥١١٤ - (١١) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ: «اِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ، فَاِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَاِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: "حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو غصہ آئے اگر وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اگر غصہ جاتا رہے تو خیر ورنہ پھر لیٹ جائے۔" (احمد، ترمذی)

٥١١٥ - (١٢) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ، وَنَسِيَ الْكَبِيْرَ الْمُتَعَالَ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰى، وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰى، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهٰى وَلَهٰى، وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰى، وَنَسِيَ الْمُبْتَدَأَ وَالْمُنْتَهٰى، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّيْنَ بِالشُّبُهَاتِ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُوْدُهُ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهُ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ». وَقَالَ: لَيْسَ

ترجمہ: "حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: بُرا بندہ ہے وہ بندہ جس نے اپنے آپ کو (یعنی خود کو) دوسروں سے بہتر جانا اور تکبر کیا اور خداوند بزرگ و برتر کو بھول گیا۔ بُرا بندہ ہے وہ بندہ جس نے لوگوں پر جبر و قہر کیا، اور خداوند قہار و جبار کو بھول گیا۔ بُرا بندہ ہے وہ بندہ جو دین کے کاموں کو بھول گیا اور دنیا کے کاموں میں محو ہو گیا اور مقبروں اور جسم کی بوسیدگی کے خیال کو فراموش کر دیا۔ بُرا بندہ ہے وہ بندہ جس نے فساد ڈالا، حد سے تجاوز کر گیا اور اپنی ابتداء اور انتہا کو بھول گیا (یعنی ابتداء میں کیا تھا منی کا ایک قطرہ اور انتہا میں کیا ہوگا؟ زمین کا پیوند) بُرا بندہ ہے وہ بندہ جو دھوکہ دے دنیا والوں کو دین سے (یعنی نیک لوگوں کی روش اختیار کر کے) بُرا بندہ ہے وہ بندہ جس نے خراب کیا دین کو شبہات سے۔ بُرا بندہ ہے وہ بندہ جس کو کھینچے لئے جاتی ہے حرص اور طمع دنیا (دنیا داروں کی طرف)۔

اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ اَيْضًا: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

اور بُرا بندہ ہے وہ بندہ جس کو خواہشِ نفس گمراہ کرتی ہے۔ بُرا بندہ ہے وہ بندہ جس کو دنیا کی حرص ورغبت خوار وذلیل کرتی ہے۔ (ترمذی، بیہقی) یہ حدیث ضعیف ہے اور ترمذی کہتے ہیں کہ ضعیف کے ساتھ غریب بھی ہے۔"

الفصل الثالث

تیسری فصل

٥١١٦ - (١٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ يَكْظِمُهَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ (کسی چیز کا کوئی) گھونٹ نہیں پیتا جو خدا کے نزدیک بہتر ہو غصہ کے گھونٹ سے جس کو وہ شخص خداتعالیٰ کی خوشنودی کے لئے پی جاتا ہے۔" (احمد)

٥١١٧ - (١٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ﴾ قَالَ: الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ، وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْاِسَاءَةِ، فَاِذَا فَعَلُوْا عَصَمَهُمُ اللّٰهُ وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوُّهُمْ كَاَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ قَرِيْبٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيقًا.

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ خداوند تعالیٰ کے ارشاد اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ (تو برائی کو بھلائی سے دفع کر) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ غصہ کے وقت صبر کرنا اور برائی کے وقت معاف کرنا اس سے مراد ہے پھر جب غصہ اور برائی کے وقت لوگ صبر کرتے اور معاف کردیتے ہیں تو خداوند کریم ان کو مخلوقات اور نفس کی آفتوں سے محفوظ رکھتا ہے اور دشمنوں کو ان کے لئے پست وخوار کردیتا ہے گویا کہ وہ قریبی دوست ہیں۔ (بخاری نے اس کو معلقا روایت کیا ہے)۔"

٥١١٨ - (١٥) وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ الْاِيْمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ترجمہ: "بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غصہ ایمان کو خراب کردیتا ہے جس طرح ایلوا شہد کو خراب کردیتا ہے۔" (بیہقی)

٥١١٩ - (١٦) وَعَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: يٰاَيُّهَا النَّاسُ! تَوَاضَعُوْا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ، رَفَعَهُ اللّٰهُ، فَهُوَ فِيْ نَفْسِهٖ صَغِيْرٌ، وَفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيْمٌ، وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ، فَهُوَ فِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيْرٌ، وَّفِيْ نَفْسِهٖ كَبِيْرٌ، حَتّٰى لَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ اَوْ خِنْزِيْرٍ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر تشریف لا کر فرمایا، لوگو! تواضع اور فروتنی اختیار کرو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے تواضع سے کام لے خداوند تعالیٰ اس کے مرتبہ کو بلند کر دیتا ہے وہ اپنے آپ کو اپنی نگاہ میں حقیر و ذلیل خیال کرتا ہے اور لوگوں کی آنکھوں میں وہ بزرگ و برتر ہوتا ہے اور جو شخص تکبر وغرور کرتا ہے خداوند تعالیٰ اس کو پست کر دیتا ہے پھر وہ لوگوں کی نگاہ میں حقیر و ذلیل ہوتا ہے اور اپنی نگاہ میں وہ اپنے آپ کو بڑا خیال کرتا ہے یہاں تک کہ پھر وہ لوگوں کی نگاہ میں کتے اور سور سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔'' (بیہقی)

٥١٢٠ - (١٧) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَالَ مُوْسَى ابْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا رَبِّ! مَنْ اَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ؟ قَالَ: مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے عرض کیا، اے میرے پروردگار! تیرے بندوں میں سے کون تیرے نزدیک زیادہ عزیز ہے؟ خداوند تعالیٰ نے فرمایا وہ شخص کہ (انتقام کی) قدرت رکھنے پر بھی لوگوں کو معاف کر دے۔'' (بیہقی)

٥١٢١ - (١٨) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ خَزَنَ لِسَانَهٗ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ، وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهٗ كَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَمَنِ اعْتَذَرَ اِلَى اللّٰهِ قَبِلَ اللّٰهُ عُذْرَهٗ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اپنی زبان کو بند رکھا، خداوند تعالیٰ اس کے عیب کو ڈھانک لیتا ہے اور جس نے اپنے غصہ کو روکا خداوند تعالیٰ قیامت کے دن اپنے عذاب سے اس کو بچائے گا اور جو شخص خداوند تعالیٰ سے اپنے گناہ کی معافی و بخشش چاہے خداوند تعالیٰ اس کے عذر کو قبول فرما لیتا ہے۔'' (بیہقی)

٥١٢٢ - (١٩) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: تین چیزیں نجات دینے والی ہیں اور تین چیزیں ہلاک

قَالَ: «ثَلٰثٌ مُّنْجِيَاتٌ، وَّثَلٰثٌ مُهْلِكَاتٌ، فَاَمَّا الْمُنْجِيَاتُ: فَتَقْوَى اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضٰى وَالسَّخَطِ، وَالْقَصْدُ فِي الْغِنَا وَالْفَقْرِ، وَاَمَّا الْمُهْلِكَاتُ: فَهَوًى مُّتَّبَعٌ، وَّشُحٌّ مُّطَاعٌ، وَّاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ، وَهِيَ اَشَدُّهُنَّ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْخَمْسَةَ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

کرنے والی ہیں۔ وہ چیزیں جو نجات دینے والی ہیں (ان میں سے) ایک تو ظاہر و باطن میں خدا تعالیٰ سے ڈرنا۔ دوسرے خوشی وناخوشی دونوں حالتوں میں حق بات کہنا، تیسرے دولت مندی اور فقیری دونوں حالتوں میں میانہ روی اختیار کرنا۔ اور ہلاک کرنے والی چیزیں یہ ہیں، وہ خواہش نفس جس کا اتباع کیا جائے (یعنی وہ خواہش نفس جو پوری کرلی جائے) دوسرے وہ حرص اور بخل جس کا انسان غلام بن جائے (یعنی حرص اور بخل کی وہ بدعادات جن کو انسان نے اختیار کرلیا ہو) تیسرے مرد کا اپنے آپ کو بزرگ و برتر اور دوسروں سے برتر خیال کرنا (کہ اس سے تکبر وغرور پیدا ہوتا ہے) اور یہ آخری خصلت بدترین عادت ہے۔" (بیہقی)

(۲۱) باب الظلم

ظلم کرنے کے بارے میں بیان

الفصل الأول

پہلی فصل

٥١٢٣ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تَرجَمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کا سبب ہوگا (یعنی ظالم کو قیامت کے دن ہر طرف سے تاریکی گھیر لے گی۔'' (بخاری ومسلم)

٥١٢٤ - (٢) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِيْ الظَّالِمَ حَتّٰى اِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ﴾ الْاٰيَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تَرجَمہ: ''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خداوند تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے (یعنی اس کی عمر دراز کرتا ہے تا کہ اس کے ظلم کا پیمانہ لبریز ہوجائے) پھر اس کو ایسا پکڑتا ہے کہ چھوڑتا نہیں۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی ﴿وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ﴾ (اور تیرے پروردگار کا پکڑنا ایسا ہے جس وقت کہ وہ بستی والوں کو جو ظالم ہیں، پکڑتا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

٥١٢٥ - (٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ: «لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوا بَاكِيْنَ، اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَّا اَصَابَهُمْ» ثُمَّ قَنَّعَ رَأْسَهٗ وَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى اجْتَازَ الْوَادِيَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تَرجَمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب زمینِ حجر پر سے گزرے (حجر ایک مقام کا نام ہے جہاں حضرت صالح علیہ السلام پیغمبر کی قوم ثمود رہتی تھی) تو لوگوں سے فرمایا، ان لوگوں کے مکانوں میں نہ جانا (جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اپنے پیغمبر صالح علیہ السلام کو جھٹلایا) مگر جب کہ تم (ان کھنڈرات سے عبرت حاصل کر کے) گزرنے والے ہو (تو

ان کو دیکھ سکتے ہو) ممکن ہے تم پر بھی وہی مصیبت نازل ہو جائے جو ان پر نازل ہوئی تھی۔ پھر حضور ﷺ نے چادر سے اپنے سر کو ڈھانک لیا اور تیزی سے چلے یہاں تک کہ اس وادی سے گزر گئے۔" (بخاری و مسلم)

۵۱۲۶ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ كَانَتْ لَهٗ مَظْلِمَةٌ لِاَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَیْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ، اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ، وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ لَهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّاٰتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَيْهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا کسی مسلمان بھائی پر کوئی حق ہو (مثلاً آبروریزی وغیرہ کا حق) تو چاہئے کہ مسلمان اس حق کو معاف کرا دیں اس دنیا ہی میں اس سے پہلے کہ وہ دن آئے (یعنی قیامت کا دن) جس میں نہ تو درہم ہوں گے نہ دینار (کہ اس حق کے عوض ادا کئے جاسکیں) اگر اس نے اپنے حق کو معاف کر دیا تو بہتر ہے ورنہ پھر قیامت کے دن اگر ظالم کے اعمال میں کچھ نیکیاں ہوں گی تو اس کی نیکیوں میں سے اس کے ظلم کے برابر نیکیاں لے لی جائیں گی (اور مظلوم کو دے دی جائیں گی) اور نیکیاں نہ ہوں گی تو مظلوم کی برائیوں سے (اسی قدر برائیاں) لے لی جائیں گی اور ظالم کے حساب میں ڈال دی جائیں گی۔" (بخاری)

۵۱۲۷ - (٥) وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ؟». قَالُوْا: الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ: «اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ يَّاْتِیْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَصِيَامٍ وَّزَكٰوةٍ، وَيَاْتِیْ وَقَدْ شَتَمَ هٰذَا، وَقَذَفَ هٰذَا، وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا، وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا، وَضَرَبَ هٰذَا، فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ، وَهٰذَا مِنْ

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا ہم میں تو مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس نہ تو درہم (روپیہ پیسہ) ہو اور نہ سامان و اسباب۔ آپ ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے قیامت کے دن مفلس وہ شخص ہوگا جو دنیا سے نماز، روزہ اور زکوٰۃ وغیرہ (ہر قسم کی عبادتیں) لے کر آئے گا اور ساتھ ہی کسی کو گالی دینے، کسی پر تہمت لگانے، کسی کا مال کھا جانے، کسی کو ناحق مار ڈالنے اور کسی کو ناحق مارنے کے گناہ بھی لائے گا۔ پھر ایک

حَسَنَاتِهٖ، فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ، اُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

مظلوم کو اس کی نیکیوں میں سے دیا جائے گا اور دوسرے مظلوم کو نیکیوں میں سے دیا جائے گا اور جب اس کی یہ نیکیاں ختم ہو جائیں گی اور لوگوں کے حقوق باقی رہ جائیں گے تو ان حقداروں کی برائیاں اور گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے اور پھر اس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔'' (مسلم)

۵۱۲۸ - (٦) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰى اَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، حَتّٰى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وذكر حديث جابر: «اتقوا العلم». في «باب الانفاق».

تَرْجَمَہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ قیامت کے دن حقداروں کے حقوق ادا کئے جائیں گے یہاں تک کہ بے سینگ بکری کے لئے سینگ دار بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔'' (مسلم)

الفصل الثانی

دوسری فصل

۵۱۲۹ - (٧) عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَكُوْنُوْا اِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ: اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا، وَلٰكِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا، وَاِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

تَرْجَمَہ: ''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اِمَّعَہ نہ بنو کہ اس طرح کہو، اگر لوگ ہمارے ساتھ بھلائی کریں گے تو ہم بھی ان کے ساتھ بھلائی کریں گے اور اگر وہ ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے بلکہ اپنے لئے یہ امر قرار دو کہ اگر لوگ نیکی کریں تو تم بھی نیکی کرو اور برائی کریں تو تم ظلم نہ کرو۔'' (ترمذی)

۵۱۳۰ - (٨) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ، اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنِ اكْتُبِيْ اِلَيَّ كِتَابًا تُوْصِيْنِيْ فِيْهِ وَلَا تُكْثِرِيْ. فَكَتَبَتْ: سَلَامٌ عَلَيْكَ، اَمَّا بَعْدُ: فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

تَرْجَمَہ: ''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لکھا کہ تم مجھ کو ایک خط لکھو جس میں مجھ کو نصیحتیں تحریر کرو اور زیادہ طویل نہ لکھو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا، تجھ پر سلام ہو۔ میں نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنِ الْتَمَسَ رَضَى اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ، وَمَنِ الْتَمَسَ رَضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَّلَهُ اللّٰهُ اِلَى النَّاسِ» وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص خداوند بزرگ و برتر کی رضا تلاش کرے اور لوگوں کے غیظ وغضب اور ناراضگی کی پرواہ نہ کرے خداوند تعالیٰ اس کی مدد کے لئے کافی ہوتا ہے اور لوگوں کی اذیت ومحنت سے اس کو بچاتا ہے (یعنی لوگوں کو بھی اس سے راضی کر دیتا ہے) اور جو شخص لوگوں کی رضامندی کا جویاں ہو اور خدا تعالیٰ کے غیظ وغضب اور خفگی کی پروا نہ کرے، اس کو خداوند تعالیٰ لوگوں کے حوالے کر دیتا ہے۔ اور سلام ہو تجھ پر۔'' (ترمذی)

الفصل الثالث

تیسری فصل

۵۱۳۱ - (۹) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ: اَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ ذَاكَ، اِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ، اَلَمْ تَسْمَعُوْا قَوْلَ لُقْمَانَ لِابْنِهٖ: ﴿يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾ وَفِيْ رِوَايَةٍ: «لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّوْنَ، اِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تَرْجَمَہ: ''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ الخ﴾ یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں انہوں نے ظلم کو شامل نہ کیا یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے لئے امن ہے اور وہ سیدھی راہ پانے والے ہیں) تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر یہ بات گراں ہوئی اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں کون ایسا ہے جس نے اپنے آپ پر ظلم نہیں کیا؟ آپ نے فرمایا: ظلم سے یہ مراد نہیں ہے، بلکہ شرک مراد ہے۔ کیا تم نے لقمان کی وہ نصیحت نہیں سنی جو اس نے اپنے بیٹے کو کی تھی (یعنی یہ کہ) اے میرے بیٹے! خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، اس لئے کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ یہ بات نہیں ہے جس کا تم نے گمان کیا ہے بلکہ ظلم سے مراد وہ ہے جو لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا تھا۔'' (بخاری ومسلم)

۵۱۳۲ - (۱۰) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ

تَرْجَمَہ: ''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، عَبْدٌ اَذْهَبَ اٰخِرَتَهٗ بِدُنْيَا غَيْرِهٖ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

فرمایا: قیامت کے دن مرتبہ کے لحاظ سے بدترین آدمی وہ بندہ ہوگا جس نے اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا حاصل کرنے کے لئے ضائع کردیا۔" (ابن ماجہ)

٥١٣٣ - (١١) وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الدَّوَاوِيْنُ ثَلٰثَةٌ: دِيْوَانٌ لَا يَغْفِرُهُ اللّٰهُ: الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ. يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ﴾ وَدِيْوَانٌ لَّا يَتْرُكُهُ اللّٰهُ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ حَتّٰى يَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَدِيْوَانٌ لَّا يَعْبَاُ اللّٰهُ بِهٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ، فَذَاكَ اِلَى اللّٰهِ: اِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دفتر (یعنی نامۂ اعمال) تین قسم کے ہیں، ایک تو وہ نامۂ اعمال ہے جس کو خداوند تعالیٰ نہیں بخشا اور وہ نامۂ اعمال وہ ہے جس میں خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کیا گیا ہے چنانچہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں شرک کو نہیں بخشتا اور دوسرا نامۂ اعمال وہ ہے جس میں انسانوں کے آپس کے مظالم درج ہیں اس نامۂ اعمال کو خدا تعالیٰ یونہی نہ چھوڑ دے گا بلکہ مظلوموں کے لئے ظالموں سے بدلہ لے گا۔ ان میں سے ایک کو دوسرے سے راضی کردے گا اور تیسرا نامۂ اعمال وہ ہے جس کی خداوند تعالیٰ کو پروا نہ ہوگی (یعنی چاہے تو بخش دے اور چاہے اس کا بدلہ لے) اس میں وہ مظالم اور گناہ ہوں گے جو بندوں اور خدا کے درمیان کئے گئے ہوں گے یہ نامۂ اعمال خدا تعالیٰ کی مرضی پر ہے چاہے اس پر عذاب کرے اور چاہے اس کو بخش دے۔" (بیہقی)

٥١٣٤ - (١٢) وَعَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «اِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ، فَاِنَّمَا يَسْأَلُ اللّٰهَ حَقَّهٗ، وَاَنَّ اللّٰهَ لَايَمْنَعُ ذَاحَقٍّ حَقَّهٗ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ترجمہ: "حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اپنے آپ کو مظلوم کی بددعا سے بچاؤ اس لئے کہ وہ خدا تعالیٰ سے صرف اپنا حق طلب کرتا ہے اور خداوند تعالیٰ حقدار کو اپنا حق مانگنے سے نہیں روکتا۔" (بیہقی)

٥١٣٥ - (١٣) وَعَنْ اَوْسِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

ترجمہ: "حضرت اوس بن شرحبیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے جو شخص ظالم کا ساتھ دے اس

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَنْ مَشٰى مَعَ ظَالِمٍ لِيُقَوِّيَهٗ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهٗ ظَالِمٌ، فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

لئے کہ اس سے اس کو تقویت حاصل ہو اور وہ یہ جانتا ہو کہ وہ ظالم ہے، وہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے (یعنی اس میں ایمان کامل نہیں رہتا)۔'' (بیہقی)

٥١٣٦ - (١٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا يَّقُوْلُ: اِنَّ الظَّالِمَ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ، فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ: بَلٰى وَاللّٰهِ، حَتَّى الْحُبَارٰى لَتَمُوْتُ فِيْ وَكْرِهَا هُزْلًا لِظُلْمِ الظَّالِمِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

تَرجَمۃ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ ظالم (کسی کو نقصان نہیں پہنچاتا بلکہ) اپنے آپ کو ہی ضرر پہنچاتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کہا، ہاں خدا کی قسم (ایسا ہی ہے) یہاں تک کہ ''حُبارٰی'' (یعنی باز) اپنے گھونسلے ہی میں ظالم کے ظلم کے سبب دُبلا ہوکر مرجاتا ہے۔'' (بیہقی)

(۲۲) باب الامر بالمعروف

بھلائی کا حکم کرنے کا بیان

الفصل الاول

۵۱۳۷ - (۱) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «مَنْ رَاٰی مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ، فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ، فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ، وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۳۸ - (۲) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِیْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا، مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا سَفِيْنَةً، فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِیْ اَسْفَلِهَا، وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِیْ اَعْلَاهَا، فَكَانَ الَّذِیْ فِیْ اَسْفَلِهَا يَمُرُّ بِالْمَاءِ عَلَی الَّذِيْنَ فِیْ اَعْلَاهَا، فَتَاَذَّوْا بِهٖ، فَاَخَذَ فَاْسًا، فَجَعَلَ يَنْقُرُ اَسْفَلَ السَّفِيْنَةِ، فَاَتَوْهُ فَقَالُوْا: مَالَكَ؟ قَالَ: تَاَذَّيْتُمْ بِیْ وَلَا بُدَّ لِیْ مِنَ الْمَاءِ. فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰی يَدَيْهِ اَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا اَنْفُسَهُمْ،

پہلی فصل

ترجمہ: ”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے تم میں سے جو شخص کسی امر خلافِ شرع کو دیکھے اُس کو اپنے ہاتھوں سے تبدیل کردے (مثلاً خلافِ شرع باجے اور شراب کی چیزیں ان کو اپنے ہاتھوں سے توڑ دے اور ضائع کردے) اگر ہاتھوں سے تباہ و برباد کرنے کی قوت نہ ہو تو پھر زبان سے منع کردے اور زبان سے منع کرنے کی بھی قوت نہ ہو تو پھر دل سے اس کو بُرا جانے اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔“ (مسلم)

ترجمہ: ”حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی (مقرر کی ہوئی) حدود میں سُستی کرنے یا ان کی حدود میں گر پڑنے والے ان لوگوں کی مانند ہیں جو جگہ پانے کے لئے قرعہ ڈال کر کشتی میں بیٹھے ہوں یعنی بعض لوگ کشتی کے نیچے تھے اور بعض اوپر پھر جو لوگ کشتی کے اوپر تھے وہ نیچے کے لوگوں سے اذیت پاتے تھے اس لئے کہ وہ پانی لینے کے لئے اوپر جایا کرتے تھے جب اوپر والے اس سے تنگ آگئے اور نیچے والے آدمیوں کو انہوں نے آنے جانے سے روکا تو ایک روز نیچے کے آدمیوں میں سے ایک آدمی نے تبر یا کلہاڑا اُٹھایا اور کشتی کو توڑنا شروع کیا اوپر کے لوگ اس کے پاس آئے اور اس سے کہا تو

وَاِنْ تَرَكُوْهُ اَهْلَكُوْهُ وَاَهْلَكُوْا اَنْفُسَهُمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

کیا کرتا ہے اس نے کہا تم میرے آنے جانے سے تکلیف پاتے تھے اور میں پانی حاصل کرنے کے لئے مجبور ہوں (اس لئے پانی کے لئے مجھ کو کوئی جگہ نکالنی چاہیئے۔ ایسی حالت میں دو ہی صورتیں سامنے تھیں) یا تو لوگ اس کو کشتی توڑنے سے روکیں اور اس شخص کے ساتھ اپنے آپ کو بھی ڈوب جانے سے بچائیں یا اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیں اس کو بھی ہلاک ہونے دیں اور خود بھی ہلاک ہوں۔" (بخاری)

۵۱۳۹ - (۳) وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهُ فِي النَّارِ. فَيَطْحَنُ فِيْهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ، فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ: اَيْ فُلَانُ! مَاشَأْنُكَ؟ اَلَيْسَ كُنْتَ تَاْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ، وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: "حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اس کو آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ اس کی آنتیں آگ میں جاتے ہی فوراً اس کے پیٹ سے نکل پڑیں گی اور وہ اپنی ان آنتوں کو اس طرح پیسے گا جس طرح پن چکی یا خراس کا گدھا آٹا پیستا ہے دوزخی یہ دیکھ کر اس کے گرد جمع ہو جائیں گے اور اس سے کہیں گے اے فلاں شخص تیرا کیا حال ہے؟ تو تو ہم کو نیک کاموں کا حکم دیتا اور بُرے کاموں سے منع کیا کرتا تھا؟ وہ جواب دے گا۔ ہاں میں تم کو امر بالمعروف کرتا تھا اور خود اس پر عمل نہ کرتا تھا اور تم کو بُری باتوں سے منع کرتا تھا اور خود باز نہیں رہتا تھا۔" (بخاری ومسلم)

الفصل الثانی

دوسری فصل

۵۱۴۰ - (٤) عَنْ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ

ترجمہ: "حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے (دو باتوں میں سے ایک ضرور ہوگی، یعنی یا تو) تم البتہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (یعنی نیک کاموں کا حکم اور بُری باتوں کی ممانعت) کرتے

يَبْعَثُ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهٗ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

رہو گے (اور یا) عنقریب خداوند تعالیٰ تم پر عذاب نازل فرمائے گا اور اس وقت تم خدا سے دعا کرو گے اور تمہاری دعا قبول نہ کی جائے گی۔'' (ترمذی)

٥١٤١ - (٥) وَعَنِ الْعُرْسِ بْنِ عُمَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيْئَةُ فِي الْاَرْضِ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا، وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت عرس بن عمیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جب زمین پر گناہ کئے جائیں تو جو شخص ان کو دل سے برا سمجھے وہ اگرچہ وہاں موجود ہو اس شخص کی مانند سمجھا جائے گا جو وہاں موجود نہیں اور جو شخص وہاں موجود نہ ہو اور ان گناہوں کو برا نہ سمجھے وہ اس شخص کی مانند ہوگا جو وہاں موجود ہے (یعنی گناہوں کو برا سمجھنے والا گناہ گاروں کے زمرہ سے خارج سمجھا جائے گا اور برا نہ سمجھنے والا گنہگاروں میں شامل خیال کیا جائے گا)۔'' (ابوداؤد)

٥١٤٢ - (٦) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يَاۤاَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّكُمْ تَقْرَؤُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ.﴾ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَأَوْمُنْكَرًا فَلَمْ يُغَيِّرُوْهُ يُوْشِكُ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهٖ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ. وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ: «اِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَوْشَكَ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهٖ». وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ: «مَامِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ ثُمَّ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُغَيِّرُوْا ثُمَّ لَا يُغَيِّرُوْنَ اِلَّا يُوْشِكُ اَنْ

ترجمہ: ''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا، لوگو! تم اس آیت کو پڑھتے ہو ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ اے ایمان والو! تم اپنے نفسوں کو لازم پکڑلو، جو شخص گمراہ ہوگیا ہے وہ تم کو ضرر نہ پہنچائے گا جب کہ تم ہدایت پر ہو) میں نے رسول اللہ ﷺ کو (اس بابت) یہ فرماتے سنا ہے، لوگو! جب تم کسی امر منکر (خلاف شرع) کو دیکھو اور اس کی اصلاح وتبدیلی میں کوشش نہ کرو تو قریب ہے کہ خداوند تعالیٰ تم کو اپنے عذاب میں مبتلا کردے۔'' (ابن ماجہ، ترمذی) اور ابوداؤد میں یہ الفاظ ہیں کہ جب لوگ ظالم کو (ظلم کرتے) دیکھیں اور اس کا ہاتھ نہ پکڑیں (یعنی اس کو ظلم سے نہ روکیں) تو قریب ہے کہ خداوند تعالیٰ ان کو اپنے عذاب میں گرفتار کرلے۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جس قوم میں گناہ کئے جائیں اور وہ قوم ان کی اصلاح وتبدیلی پر قدرت رکھتی ہو اور پھر بھی اصلاح

يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ». وَفِيْ أُخْرٰى لَهٗ: «مَا مِنْ قَوْمٍ يُّعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ هُمْ اَكْثَرُ مِمَّنْ يَّعْمَلُهٗ».

وتبدیلی نہ کرے تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو عذاب میں مبتلا کردے اور ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس قوم میں گناہوں کا ارتکاب کیا جائے اور اس قوم کی تعداد گناہگاروں کی تعداد سے زیادہ ہو اور قوم ان کو گناہوں سے نہ روکے تو خداوند تعالیٰ ان کو عذاب میں مبتلا کردے گا۔"

٥١٤٣ - (٧) وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَامِنْ رَجُلٍ يَّكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يَّعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ، يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّغَيِّرُوْا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُوْنَ، اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتُوْا». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: "حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے جس قوم میں کوئی ایسا شخص ہو جو گناہ کرتا ہو اور قوم اس کو گناہ سے روکنے پر قدرت رکھتی ہو اور پھر بھی اس کو نہ روکے تو خداوند تعالیٰ موت سے پہلے اس کو اپنے عذاب میں گرفتار کردیتا ہے۔" (ابوداؤد، ابن ماجہ)

٥١٤٤ - (٨) وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ فَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ، وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، حَتّٰى اِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُّطَاعًا، وَّهَوًى مُّتَّبَعًا، وَّدُنْيَا مُؤْثَرَةً، وَّاِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَأْيٍ بِرَأْيِهٖ، وَرَاَيْتَ اَمْرًا لَا بُدَّ لَكَ مِنْهُ، فَعَلَيْكَ نَفْسَكَ، وَدَعْ اَمْرَ الْعَوَامِّ، فَاِنَّ وَرَائَكُمْ اَيَّامَ الصَّبْرِ، فَمَنْ صَبَرَ فِيْهِنَّ قَبَضَ عَلَى الْجَمْرِ، لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ اَجْرُ خَمْسِيْنَ

ترجمہ: "حضرت ابی ثعلبہ رضی اللہ عنہ خداوند تعالیٰ کے اس ارشاد عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ کے متعلق کہتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کی بابت پوچھا (یعنی یہ کہ کیا میں اس آیت کے موافق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑ دوں؟) آپ ﷺ نے فرمایا نہیں، بلکہ جاری رکھو یہاں تک کہ جب تم دیکھو کہ بخل کی اطاعت کی جاتی ہے، خواہشِ نفس کا اتباع کیا جاتا ہے اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دی جاتی ہے اور ہر عقلمند اپنی رائے کو پسندیدہ سمجھتا ہے اور تم اس امر کو دیکھو کہ جس سے تم کو چارہ نہیں ہے (یعنی وہ امر جس کی طرف تمہاری خواہش تم کو لے جائے یا وہ امر جس پر تم کو قدرت حاصل نہ ہو) تو تم اپنے آپ کو لازم پکڑلو (یعنی اپنی ذات کو بچاؤ

رَجُلاً يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهٖ». قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: «أَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

اور گناہوں سے محفوظ رکھو) اور عوام کو چھوڑ دو (یعنی عوام کو ان کے حال پر چھوڑ دو) اس لئے کہ تمہارا آیندہ زمانہ ایسا ہوگا جس میں تم کو صبر کرنا پڑے گا اور ان ایام میں جو شخص صبر کرے گا اس کی کیفیت یہ ہوگی کہ گویا اس نے اپنے ہاتھ میں انگارا لے لیا ہے ان ایام میں جو شخص احکامِ دین پر عمل کرے گا اس کو پچاس آدمیوں کے عمل کا ثواب ملے گا۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ان پچاس آدمیوں کے عمل کا ثواب جو اسی زمانہ میں ہوں گے؟ فرمایا نہیں تم میں سے پچاس آدمیوں کے عمل کا ثواب (یعنی حضور ﷺ کے زمانہ کے لوگوں کا ثواب)۔" (ترمذی، ابن ماجہ)

٥١٤٥ - (٩) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا بَعْدَ الْعَصْرِ، فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُوْنُ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ، حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ، وَكَانَ فِيْمَا قَالَ: «إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَإِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا، فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ، أَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَآءَ» وذكر: وَقَالَ «إِنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ فِي الدُّنْيَا، وَلَا غَدْرَ أَكْبَرُ مِنْ غَدْرِ أَمِيْرِ الْعَامَّةِ، يُغْرَزُ لِوَاؤُهٗ عِنْدَ اسْتِهٖ». قَالَ: «لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا مِّنْكُمْ هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ يَّقُوْلَ بِحَقٍّ إِذَا عَلِمَهٗ» وَفِيْ رِوَايَةٍ: «إِنْ رَاٰى مُنْكَرًا أَنْ يُّغَيِّرَهٗ» فَبَكٰى أَبُوْ سَعِيْدٍ، وَقَالَ: قَدْ رَأَيْنَاهُ فَمَنَعَنَا هَيْبَةُ النَّاسِ

ترجمہ: "حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک روز) عصر کے بعد نبی ﷺ نے ہمارے درمیان خطبہ دیا اور اس خطبہ میں قیامت تک وقوع میں آنے والی تمام باتوں کا ذکر کیا۔ ان باتوں کو یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا۔ آپ ﷺ نے جو کچھ فرمایا اس میں یہ بھی تھا کہ دنیا ایک لذیذ اور خوشگوار چیز ہے کہ خداوند تعالیٰ اس میں تم کو اپنا خلیفہ بنائے گا پھر دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو؟ خبردار دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو۔ اس کے بعد فرمایا ہر عہد شکن کا قیامت کے دن ایک جھنڈا (نشان) ہوگا جو اس کی عہد شکنی کے موافق پست و بلند ہوگا اور (کوئی) عہد شکنی سرادرِ عالم کی عہد شکنی سے بڑی نہیں۔ اس کا نشان اس کی مقعد کے قریب کھڑا کیا جائے گا۔ پھر فرمایا تم میں سے کسی کو لوگوں کی ہیبت اور خوف حق بات کہنے سے نہ روکے جب کہ وہ حق بات سے واقف ہو اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص امر خلاف شرع کو دیکھے تو کسی شخص کا خوف تم کو اس کی

أَنْ نَتَكَلَّمَ فِيهِ. ثُمَّ قَالَ: «أَلَا إِنَّ بَنِي آدَمَ خُلِقُوا عَلٰى طَبَقَاتٍ شَتّٰى، فَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ مُؤْمِنًا، وَيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ كَافِرًا، وَيَحْيٰى كَافِرًا، وَيَمُوتُ كَافِرًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ مُؤْمِنًا، وَيَحْيٰى مُؤْمِنًا، وَيَمُوتُ كَافِرًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ كَافِرًا، وَيَحْيٰى كَافِرًا، وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا». قَالَ: وَذَكَرَ الْغَضَبَ «فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرٰى، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرٰى، وَخِيَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ، وَشِرَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ». قَالَ: «اتَّقُوا الْغَضَبَ، فَإِنَّهُ جَمْرَةٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ، أَلَا تَرَوْنَ إِلٰى انْتِفَاخِ أَوْدَاجِهِ؟ وَحُمْرَةِ عَيْنَيْهِ؟ فَمَنْ أَحَسَّ بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَلْيَضْطَجِعْ وَلْيَتَلَبَّدْ بِالْأَرْضِ» قَالَ: وَذَكَرَ الدَّيْنَ فَقَالَ: «مِنْكُمْ مَنْ يَكُونُ حَسَنَ الْقَضَاءِ، وَإِذَا كَانَ لَهُ أَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ، فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرٰى، وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ سَيِّءَ الْقَضَاءِ، وَإِنْ كَانَ لَهُ أَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ، فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرٰى. وَخِيَارُكُمْ مَنْ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ أَحْسَنَ الْقَضَاءَ، وَإِنْ كَانَ لَهُ أَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ،

اصلاح سے باز نہ رکھے (یہ بیان کرکے) ابوسعید رضی اللہ عنہ رو پڑے اور کہا ہم نے خلاف شرع امر کو دیکھا اور لوگوں کے خوف سے ہم منع نہ کر سکے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یاد رکھو! آدم کی اولاد کو مختلف جماعتوں اور مختلف طریقوں پر پیدا کیا گیا ہے بعض ان میں وہ ہیں جن کو مؤمن پیدا کیا جاتا ہے ایمان کی حالت میں وہ ساری زندگی بسر کرتے ہیں اور ایمان ہی پر ان کا خاتمہ ہوتا ہے اور بعض وہ ہیں جن کو کافر پیدا کیا جاتا ہے کفر کی حالت میں ساری زندگی گزارتے ہیں اور کفر ہی پر ان کا خاتمہ ہوتا ہے اور بعض وہ ہیں جن کو مؤمن پیدا کیا جاتا ہے اور ایمان ہی کی حالت میں وہ زندگی بسر کرتے ہیں لیکن ان کا خاتمہ کفر پر ہوتا ہے اور بعض وہ جن کو کافر پیدا کیا جاتا ہے کفر کی حالت میں زندگی گزارتے ہیں لیکن ان کا خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ کے اقسام (کیفیات) کا ذکر کیا اور فرمایا بعض ایسے آدمی ہیں جو فوراً غضبناک ہوجاتے ہیں لیکن ان کا غصہ جلد ہی فرو ہوجاتا ہے ان دونوں باتوں میں سے ایک دوسرے کا بدل ہے (یعنی جلد غصہ آنا بری بات ہے اور جلد زائل ہونا اچھی بات) اور بعض آدمی ایسا ہے جس کو دیر میں غصہ آتا ہے اور دیر سے جاتا ہے اور ایک دوسرے کا بدل ہے (یعنی غصہ کا دیر میں آنا اچھا ہے اور دیر سے فرو ہونا برا۔ اور اس طرح ایک برائی ایک بھلائی سے مل کر برابر ہوجاتی ہے) تم میں بہتر شخص وہ ہے جس کو دیر میں غصہ آئے اور جلد فرو ہوجائے اور بدترین شخص تم میں سے وہ ہے جس کو جلد غصہ آئے اور دیر میں جائے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غصہ سے بچو اس لئے کہ وہ آدم علیہ السلام کے۔ بیٹے کے دل پر ایک

وَشِرَارُكُمْ مَنْ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ أَسَاءَ الْقَضَاءَ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ». حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رُؤُوسِ النَّخْلِ وَأَطْرَافِ الْحِيطَانِ فَقَالَ: «أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضٰى مِنْهَا إِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيمَا مَضٰى مِنْهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

انگارہ ہوتا ہے تم دیکھتے نہیں (جب انسان غضب ناک ہوتا ہے تو) اس کی گردن کی رگیں پھول جاتی ہیں اور آنکھیں سرخ ہوجاتی ہیں۔ پس جب تم غصہ کو محسوس کرو تو پہلو پر لیٹ جاؤ اور زمین پر لیٹ جاؤ اور چمٹ جاؤ۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے قرض کا ذکر فرمایا (یعنی قرض کی اقسام کا قرضدار کا اور قرض خواہ کا) چنانچہ فرمایا تم میں سے بعض وہ ہے جو قرض کو ادا کرنے میں اچھا ہے لیکن جب اس کا قرض کسی پر ہوتا ہے تو وصول کرنے میں سختی وبدکلامی سے پیش آتا ہے ان میں سے ایک عادت (یعنی قرض کو خوبی کے ساتھ ادا کرنا) دوسری عادت (قرض وصول کرنے میں سختی کرنا) کا بدل ہے اور بعض ایسا ہے جو قرض کو ادا کرنے میں بُرا ہے لیکن اس کا قرض کسی پر ہوتا ہے تو اس کا تقاضا نرمی سے کرتا ہے ان میں سے ایک عادت دوسری عادت کا بدل ہے اور تم میں بہترین شخص وہ ہے کہ اس پر قرض ہو تو خوبی کے ساتھ ادا کرے اور کسی پر اس کا قرض ہو تو نرمی سے وصول کرے اور بدترین شخص وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں بھی بُرا اور اپنا مطالبہ وصول کرنے میں بھی سخت وبدکلام ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول خدا ﷺ نے خطبہ میں نصیحت کی باتیں بیان فرمائیں یہاں تک کہ جب آفتاب کھجوروں کی شاخوں اور دیواروں کے کناروں پر پہنچ گیا (یعنی آفتاب غروب ہونے کا وقت آگیا) تو آپ ﷺ نے فرمایا، خبردار زمانہ گزر چکا ہے اس کے مقابلے میں اب صرف اتنا زمانہ باقی ہے جتنا کہ یہ دن (یعنی جس طرح دن کا قریب قریب پورا حصہ گزر چکا ہے اور چند لمحے باقی رہ گئے ہیں اسی طرح دنیا کا حال ہے، دنیا کا زیادہ حصہ گزر چکا ہے اور اب چند لمحے باقی ہیں)۔'' (ترمذی)

٥١٤٦ - (١٠) وَعَنْ اَبِي الْبُخْتَرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَنْ يَّهْلِكَ النَّاسُ حَتّٰى يُعْذِرُوْا مِنْ اَنْفُسِهِمْ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: ''حضرت ابی البختری رحمہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے لوگ اس وقت تک ہلاک نہ ہوں گے جب تک ان میں گناہ کی زیادتی نہ ہوجائے گی۔'' (ابوداؤد)

٥١٤٧ - (١١) وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ نِ الْكِنْدِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَوْلًى لَنَا اَنَّهٗ سَمِعَ جَدِّيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتّٰى يَرَوُا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَا نَيْهِمْ وَهُمْ قَادِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّنْكِرُوْهُ فَلَا يُنْكِرُوْا، فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَذَّبَ اللّٰهُ الْعَامَّةَ وَالْخَاصَّةَ». رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ.

ترجمہ: ''حضرت عدی بن عدی کندی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سے ہمارے ایک آزاد کردہ غلام نے بیان کیا کہ اس نے میرے دادا کو یہ کہتے سُنا ہے کہ میں نے رسولِ خدا ﷺ کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ، خداوند تعالیٰ کسی قوم کو اس کے بعض آدمیوں کے گناہوں کے سبب عذاب میں مبتلا نہیں کرتا جب تک کہ قوم کے اکثر آدمی اس امر کو نہ دیکھ لیں کہ ان کے درمیان خلافِ شرع امور کا ارتکاب کیا گیا ہے اور وہ اس کے روکنے پر قادر ہوں اور نہ روکیں۔ جب یہ خاموشی اور غفلت بڑھ جائے (یعنی قوم کی اکثریت اس بگاڑ کو گوارا کرلے) تو پھر خداوند تعالیٰ عام اور خاص سب کو عذاب میں مبتلا کردیتا ہے۔'' (شرح السنة)

٥١٤٨ - (١٢) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا، فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ، وَآكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ، فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، فَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ».

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے بنی اسرائیل جب گناہوں میں مبتلا ہوگئے تو اول ان کے علماء نے ان کو اس سے منع کیا اور جب وہ منع کرنے سے بھی باز نہ آئے تو پھر وہ بھی ان کی محفلوں میں شریک ہونے لگے اور اُن کے ہم نوالہ اور ہم پیالہ بن گئے پس خدا تعالیٰ نے ان میں سے بعض کے دلوں کو بعض کے دلوں کے سبب سیاہ کردیا (یعنی ان میں سے جو لوگ گنہگار نہ تھے ان کے دلوں کو گنہگاروں میں مل جانے کے سبب سیاہ کردیا پس لعنت کی خداوند تعالیٰ نے ان پر

قَالَ: فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ: «لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَأْطِرُوْهُمْ اَطْرًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ. وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: «كَلَّا وَاللّٰهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَلَتَأْخُذُنَّ عَلٰى يَدَيِ الظَّالِمِ، وَلَتَأْطُرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا، وَلَتَقْصُرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا، اَوْ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوْبِ بَعْضِكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ».

حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی زبان پر اور یہ لعنت ان کے گناہ کرنے اور حد سے تجاوز کر جانے پر کی گئی تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ آنحضرت ﷺ تکیہ لگائے ہوئے تھے، یہ کہہ کر آپ اُٹھ بیٹھے اور فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم اس وقت تک عذاب الٰہی سے نجات حاصل نہ کر سکو گے جب تک کہ تم ظالموں اور فاسقوں کو گناہوں سے نہ روکو۔ (ترمذی، ابوداؤد) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا (جیسا کہ تم خیال کرتے ہو) ایسا نہیں ہے۔ خدا کی قسم تم ان کو اچھی باتوں کا حکم دو اور بُری باتوں سے روکو، ظالم کے ہاتھوں کو پکڑ لو۔ ان کو حق پر آمادہ کرو اور حق پر ان کو قائم کر دو ورنہ خداوند تعالیٰ تم میں سے بعض کے دلوں کو بعض کے دلوں کے ساتھ وابستہ کر دے گا اور پھر تم پر لعنت فرمائے گا جیسا کہ بنی اسرائیل پر لعنت کی تھی۔''

۵۱۴۹ - (۱۳) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «رَاَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنْ نَارٍ، قُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَاجِبْرَئِيْلُ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ خُطَبَآءُ مِنْ اُمَّتِكَ يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ اَنْفُسَهُمْ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ»، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: «خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَالَا يَفْعَلُوْنَ، وَيَقْرَؤُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَا يَعْمَلُوْنَ».

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے میں نے معراج کی رات میں بہت سے شخصوں کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جاتے ہیں۔ پوچھا جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا یہ لوگ آپ ﷺ کی امت کے خطیب (واعظ) ہیں جو لوگوں کو نیکی کی ہدایت کرتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے (یعنی خود نیک کام نہ کرتے تھے)۔ (شرح السنۃ) اور ایک روای میں یہ الفاظ ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ آپ ﷺ کی امت کے واعظ ہیں جو ایسی بات کہتے تھے جس پر خود عمل نہ کرتے تھے۔ کتاب اللہ کو پڑھتے تھے اور اس پر عمل نہ کرتے تھے۔''

۵۱۵۰ - (۱٤) وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «اُنْزِلَتِ الْمَآئِدَةُ مِنَ السَّمَآءِ خُبْزًا وَلَحْمًا، وَاُمِرُوْا اَنْ لَّا يَخُوْنُوْا وَلَا يَدَّخِرُوْا لِغَدٍ، فَخَانُوْا وَادَّخَرُوْا وَرَفَعُوْا لِغَدٍ، فَمُسِخُوْا قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم پر) آسمان سے مائدہ (خوان) اتارا گیا یعنی روٹی اور گوشت۔ اور یہ حکم دیا کہ وہ خیانت نہ کریں (یعنی ضرورت وخواہش سے زیادہ نہ کھائیں یا دوسرے کا حصہ نہ لے لیں) اور ذخیرہ نہ کریں (یعنی جو کھانا آئے اس کو دوسرے وقت کے لئے اٹھا کر نہ رکھ چھوڑیں) لیکن انہوں نے خیانت کی اور جمع بھی کیا، یعنی کھانا دوسرے دن کے لئے اٹھا رکھا (اور اس کی سزا میں) ان کی صورتیں مسخ کردی گئیں، یعنی ان کو بندر اور سور بنا دیا گیا۔'' (ترمذی)

الفصل الثالث

تیسری فصل

۵۱۵۱ - (۱۵) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّهٗ تُصِيْبُ اُمَّتِيْ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِهِمْ شَدَائِدُ، لَا يَنْجُوْ مِنْهُ اِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ، فَجَاهَدَ عَلَيْهِ بِلِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَقَلْبِهٖ، فَذَالِكَ الَّذِيْ سَبَقَتْ لَهُ السَّوَابِقُ، وَرَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ، فَصَدَّقَ بِهٖ، وَرَجُلٌ عَرَفَ دِيْنَ اللّٰهِ فَسَكَتَ عَلَيْهِ، فَاِنْ رَاٰى مَنْ يَّعْمَلُ الْخَيْرَ اَحَبَّهٗ عَلَيْهِ، وَاِنْ رَاٰى مَنْ يَّعْمَلُ بِبَاطِلٍ اَبْغَضَهٗ عَلَيْهِ فَذٰلِكَ يَنْجُوْ عَلٰى اِبْطَانِهٖ كُلِّهٖ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے میری امت پر آخری زمانہ میں ان کے بادشاہوں کے ہاتھوں سے مصیبتیں پڑیں گی اور ان مصیبتوں اور بلاؤں سے یا بادشاہ کے ہاتھوں سے صرف وہی شخص نجات پائے گا (یعنی بچا رہے گا) جو اللہ کے دین سے واقف وآگاہ ہوگا۔ وہ اپنی زبان اپنے ہاتھ اور اپنے دل سے اعلانِ حق کے لئے جہاد کرے گا۔ (یعنی زبان سے نصیحت کرے گا اور قدرت حاصل ہوگی تو ہاتھ کی قوت سے کام لے گا اور قدرت حاصل نہ ہوگی تو دل سے بُرا جانے گا) پس یہ وہ شخص ہوگا جس کی نیکیاں اور نیکیوں کا ثواب پہلے پہنچے گا (اور ایک شخص ہوگا جو دین سے واقف ہوگا اور دین کی تصدیق کرے گا (یعنی زبان اور دل سے جہاد کرے گا) اور ایک شخص ہوگا جو خدا تعالیٰ کے دین سے آگاہ ہوگا اور خاموش رہے گا یعنی جب

کسی کو عمل خیر کرتے دیکھے گا تو اس کو وہ دوست رکھے گا اور کسی کو عمل بد کرتے دیکھے گا تو اس سے نفرت کرے گا۔ یہ شخص بھی اپنی محبت اور اپنے بغض کو مخفی رکھنے کے سبب نجات پا جائے گا۔'' (بیہقی)

٥١٥٢ - (١٦) وَعَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَنِ اقْلِبْ مَدِيْنَةَ كَذَا وَكَذَا بِاَهْلِهَا، فَقَالَ: يَارَبِّ! اِنَّ فِيْهِمْ عَبْدَكَ فُلَانًا: لَمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ». قَالَ: «فَقَالَ: اقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ، فَاِنَّ وَجْهَهٗ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ سَاعَةً قُطُّ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، خداوند تعالیٰ نے حضرت جبرئیل کو حکم دیا کہ وہ فلاں شہر کو جو ایسا اور ایسا ہے اس کے باشندوں سمیت الٹ دے جبرئیل نے عرض کیا اے میرے پروردگار! اس کے باشندوں میں تیرا فلاں بندہ بھی ہے جس نے ایک لحہ کے لئے بھی تیری نافرمانی نہیں کی ہے خداوند تعالیٰ نے فرمایا۔ اس پر اور سارے باشندوں پر شہر کو اُلٹ دے اس لئے کہ اس شخص کا چہرہ (گناہ گاروں کے گناہوں کو دیکھ کر) ایک لمحے کے لئے بھی میری خوشنودی کے لئے متغیر نہیں ہوا (یعنی اس نے گناہ گاروں کے گناہوں کو ایک لحہ کے لئے بھی بُرا نہ جانا)۔'' (بیہقی)

٥١٥٣ - (١٧) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَسْأَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، فَيَقُوْلُ: مَالَكَ اِذَا رَاَيْتَ الْمُنْكَرَ فَلَمْ تُنْكِرْهُ؟» قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَيُلَقّٰى حُجَّتَهٗ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! خِفْتُ النَّاسَ وَرَجَوْتُكَ». رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن خداوند تعالیٰ بندے سے پوچھے گا، تجھ کو اس وقت کیا ہوا جب کہ تو نے خلاف شرع کام کو دیکھا اور اس سے لوگوں کو منع نہ کیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس بندہ کو (خداوند تعالیٰ کی طرف سے) دلیل سکھائی جائے گی (جب کہ اللہ تعالیٰ اس کو بخشنے کا ارادہ فرمائے گا) اور وہ کہے گا اے پروردگار! میں لوگوں (کی زیادتی) سے ڈر گیا اور میں تیری مغفرت کی امید رکھتا تھا۔'' (بیہقی)

٥١٥٤ - (١٨) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ،

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّ الْمَعْرُوْفَ وَالْمُنْكَرَ خَلِيْقَتَانِ، تُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، فَاَمَّا الْمَعْرُوْفُ فَيُبَشِّرُ اَصْحٰبَهٗ وَيُوْعِدُهُمُ الْخَيْرَ، وَاَمَّا الْمُنْكَرُ فَيَقُوْلُ: اِلَيْكُمْ اِلَيْكُمْ، وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهٗ اِلَّا لُزُوْمًا». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

نے فرمایا ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے کہ عمل مشروع اور عمل غیر مشروع کو قیامت کے دن پیدا کیا جائے گا اور (آدمیوں کی شکل میں) ان کو لوگوں کے سامنے کھڑا کیا جائے گا۔ جنہوں نے ان پر عمل کیا ہوگا۔ عملِ مشروع اپنے لوگوں کو خوش خبری سنائے گا اور انجام کی بھلائی کا وعدہ دے گا اور عملِ منکر یہ کہے گا (اپنے لوگوں سے) مجھ سے دور ہو جاؤ اور یہ لوگ اس سے جدا ہونے کی قوت نہ رکھیں گے بلکہ اس سے چمٹے رہیں گے۔" (احمد، بیہقی)

كتاب الرقاق

الفصل الاول

پہلی فصل

٥١٥٥ - (١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے دو نعمتیں ہیں جن کے معاملے میں بہت سے لوگ خسران وٹوٹے میں پڑے ہیں (یعنی لوگ ان کی کما حقہ قدر نہیں کرتے) وہ صحت اور فراغت ہیں۔'' (بخاری)

٥١٥٦ - (٢) وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ؟». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت مستورد بن شداد کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے خدا کی قسم آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی شخص دریا میں اُنگلی ڈالے اور پھر دیکھے کہ انگلی کیا چیز لے کر واپس آئی ہے (یعنی پانی کا کتنا حصہ انگلی کے ساتھ آتا ہے)۔'' (مسلم)

٥١٥٧ - (٣) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَدْيٍ اَسَكَّ مَيِّتٍ. فَقَالَ: «اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهٗ بِدِرْهَمٍ؟ فَقَالُوْا: مَا نُحِبُّ اَنَّهٗ لَنَا هٰذَا بِشَيْءٍ. قَالَ: «فَوَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بکری کے ایک مردہ بچے کے قریب سے گزرے جس کے کان چھوٹے تھے اس کے کان کٹے ہوئے تھے آپ نے (اُس کو دیکھ کر) فرمایا، تم میں سے کون اس بچہ کو ایک درہم میں لینا پسند کرتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا ہم اس کو کسی چیز کے بدلہ میں لینا نہیں چاہتے۔ آپ نے فرمایا قسم ہے خداوند تعالیٰ کی یہ دُنیا خدا تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جتنا کہ تمہاری نظر میں یہ بچہ ذلیل ہے۔'' (مسلم)

٥١٥٨ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے

عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

فرمایا ہے ”دنیا مؤمن کے لئے قیدخانہ ہے اور کافر کے لئے جنت۔“ (مسلم)

۵۱۵۹ - (۵) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً، يُعْطٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزٰى بِهَا فِي الْاٰخِرَةِ، وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا، حَتّٰى اِذَا اَفْضٰى اِلَى الْاٰخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزٰى بِهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ مؤمن کی نیکی کا اجر ضائع نہیں کرتا دنیا میں بھی اس کو (اُس کی نیکی کا اجر) دیا جاتا ہے اور آخرت میں بھی۔ اور کافر اس کو اس کی نیکی کا اجر دنیا ہی میں دے دیا جاتا ہے اگر اس نے محض خدا کی خوشنودی کے لئے نیکیاں کی ہوں اور جب وہ آخرت میں جائے گا تو اس کی کسی نیکی کا اجر وہاں نہ ہوگا۔“ (مسلم)

۵۱۶۰ - (۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ: «حُفَّتْ». بَدَلَ «حُجِبَتْ».

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسلو اللہ ﷺ نے فرمایا ہے دوزخ ڈھانکی گئی ہے شہوات سے (یعنی دوزخ پر شہوتوں اور لذتوں کے پردے پڑے ہیں جب آدمی شہوت کا پردہ چاک کردیتا ہے دوزخ میں داخل ہوجاتا ہے) اور جنت ڈھانکی گئی ہے سختیوں اور تکلیفوں سے (یعنی جنت پر تکلیفوں اور اذیتوں کے پردے پڑے ہیں جب مؤمن سختیوں اور تکلیفوں کے پردے کو چاک کردیتا ہے جنت میں داخل ہوجاتا ہے۔ (بخاری و مسلم) مسلم کی روایت میں ”حُجِبَتْ“ (ڈھانکنے) کے بجائے حُفَّتْ کا لفظ ہے جس کے یہ معنٰی ہیں کہ دوزخ اور جنت کو شہوت اور تکلیفوں نے گھیر رکھا ہے۔“

۵۱۶۱ - (۷) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ، اِنْ اُعْطِيَ

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہلاک ہوا درہم و دینار اور چادر کا بندہ اس کو یہ چیزیں دی جائیں تو وہ خوش اور راضی ہے اور نہ دی جائیں تو ناخوش، ہلاک ہو یہ بندہ

رَضِیَ، وَاِنْ لَّمْ يُعْطَ سَخِطَ، تَعِسَ وَانْتَكَسَ، وَاِذَا شِيْكَ فَلَا انْتُقِشَ. طُوْبٰى لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. اَشْعَثَ رَأْسُهٗ، مُغْبَرَّةٌ قَدَمَاهُ، اِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ، كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَاِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ، كَانَ فِي السَّاقَةِ، اِنِ اسْتَاذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ، وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

اور سرنگوں وذلیل ہو اور جب اس کے پاؤں میں کانٹا لگ جائے تو کوئی اس کو نہ نکالے اور خوش خبری ہے اس بندہ کو جو خدا کی راہ میں لڑنے کے لئے اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے کھڑا ہے اس کے سر کے بال پریشان ہیں اور قدم غبار آلود ہیں اگر اس کو لشکر کی نگہبانی پر مقرر کیا جاتا ہے تو پوری نگہبانی کرتا ہے اور لشکر کے پیچھے رکھا جاتا ہے تو پوری اطاعت سے لشکر کے پیچھے رہتا ہے۔ وہ اگر لوگوں کی محفلوں میں شرکت کی اجازت چاہتا ہے تو اس کو اجازت نہیں دی جاتی (اس لئے کہ وہ دنیاوی شان وشوکت نہیں رکھتا) اور اگر وہ کسی کی سفارش کرتا ہے تو قبول نہیں کی جاتی (اس لئے کہ وہ لوگوں کی نظروں میں حقیر اور ذلیل ہے)۔'' (بخاری)

۵۱۶۲ - (۸) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِيْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِّنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا». فَقَالَ رَجُلٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَوَيَاتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَسَكَتَ، حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ: فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ: «اَيْنَ السَّائِلُ». وَكَاَنَّهٗ حَمِدَهٗ فَقَالَ: «اَنَّهٗ لَايَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ، اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰى امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا، اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَكَلَتْ، وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ اَخَذَهٗ بِحَقِّهٖ،

ترجمہ: ''حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اپنے مرنے کے بعد تمہارے لئے میں جن چیزوں سے ڈرتا ہوں ان میں دنیا کی تر وتازگی اور زینت بھی ہے جو (فتوحات حاصل ہونے کے بعد تمہارے سامنے آئے گی۔ ایک شخص نے (یہ سن کر) عرض کیا، کیا بھلائی اور خیر اپنے ساتھ بُرائی اور شر کو لائے گی (مثلاً فتوحات کے سلسلے میں جو مالِ غنیمت حاصل ہوگا کیا وہ بدی کو بھی ساتھ لائے گا) رسول اللہ ﷺ (یہ سن کر) خاموش رہے (اور وحی الٰہی کا انتظار کرنے لگے) یہاں تک کہ ہم نے یہ خیال کیا کہ آپ پر وحی نازل ہورہی ہے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ راوی کا بیان ہے کہ (نزولِ وحی کے بعد) آپ ﷺ نے اپنے چہرۂ مبارک سے پسینہ پونچھا اور پھر فرمایا سوال کرنے والا کہاں ہے؟ گویا آپ ﷺ نے سائل کے سوال کو قابلِ تعریف سمجھا اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا، بھلائی بُرائی کو ساتھ نہیں لاتی (اور

وَوَضَعَهُ فِيْ حَقِّهٖ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَةُ هُوَ، وَمَنْ اَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهٖ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَيَكُوْنُ شَهِيْدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اس کی مثال یہ ہے کہ) بہار کا موسم جو سبزہ اُگاتا ہے (وہ بھلائی ہے اور کسی قسم کی بُرائی اس میں نہیں لیکن) وہ جانور کا پیٹ پھلا کر اس کو مار ڈالتا ہے یا ہلاک ہونے کے قریب پہنچا دیتا ہے (بُرائی سبزہ میں نہیں جانور کے فعل میں ہے یعنی گھاس کھانے والے جانور نے گھاس اس طرح کھائی کہ اس کا پیٹ خوب بھر گیا اور) اور اس کے دونوں پہلو تن گئے یعنی اس نے سبزہ کھانے میں حد سے تجاوز کیا اور ضرورت سے زیادہ کھا لیا جو خرابی اور بُرائی کا باعث ہوا) پھر وہ دھوپ میں بیٹھا (جانور کی عادت ہے کہ جب اس کا پیٹ بھر جاتا ہے تو وہ دھوپ میں بیٹھ جاتا ہے تاکہ دھوپ کی گرمی سے پیٹ نرم ہو جائے) پتلا گوبر کیا اور پیشاب کیا (یعنی دھوپ کی گرمی نے پیٹ کو نرم کر کے پیشاب اور پاخانہ کو خارج کردیا) اور پھر چراگاہ کی طرف لوٹ پڑا اور گھاس کھائی (یہی حال انسان کا ہے جب اس کو مال ملتا ہے تو وہ بے دریغ خرچ کرتا ہے اور معاصی میں مبتلا ہو جاتا ہے اور (دنیا کا) یہ مال سبز، خوشگوار، تروتازہ اور لذیذ ہے جو شخص اس کو جائز طریقہ پر حاصل کرے اور جائز مصارف میں صرف کرے تو یہ مال بہترین مددگار ہے اور جو شخص اس کو ناجائز طریقہ پر حاصل کرے تو یہ مال اس کے حق میں اس شخص کی مانند ہو جاتا ہے جو کھانا کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا اور یہ مال قیامت کے دن اس کا شاہد ہوگا (یعنی اس کے اسراف وغیرہ کی شہادت دے گا)۔"
(بخاری ومسلم)

۵۱۶۳ - (۹) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰى

ترجمہ: "حضرت عمر بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے خدا کی قسم میں تمہارے فقر وافلاس سے نہیں ڈرتا بلکہ اس سے ڈرتا ہوں کہ دنیا تم پر کشادہ کی جائے گی جس طرح ان

عَلَيْكُمْ، وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا، وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

لوگوں پر کشادہ کی گئی تھی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں پھر تم دنیا کی طرف رغبت کرو گے (یعنی دنیا کی لذتوں میں گرفتار ہو جاؤ گے جس طرح تم سے پہلے لوگوں نے رغبت کی۔ اور یہ دنیا تم کو ہلاک کر دے گی جس طرح ان کو ہلاک کیا۔" (بخاری ومسلم)

٥١٦٤ - (١٠) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا» وَفِیْ رِوَايَةٍ: «كَفَافًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اے اللہ تعالیٰ! تو محمد کی آل (اہل بیت وذریات) کو صرف اتنا رزق عطا کر جو ان کی جان کو بچائے اور بدن کی قوت کو قائم رکھے اور ایک روایت میں ہے صرف اتنا رزق عطا فرمانا جو اس کی زندگی باقی رکھنے کیلئے کافی ہو۔" (بخاری ومسلم)

٥١٦٥ - (١١) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ، وَرُزِقَ كَفَافًا، وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اس شخص نے فلاح حاصل کر لی جس نے اسلام قبول کر لیا اور بقدر ضرورت وکفایت رزق دیا گیا اور خدا نے اس کو اس چیز پر جو اُس کو دی گئی ہے قناعت بخشی۔" (مسلم)

٥١٦٦ - (١٢) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَقُوْلُ الْعَبْدُ: مَالِیْ، مَا لِیْ. وَاِنَّ مَالَهٗ مِنْ مَّالِهٖ ثَلٰثٌ: مَا اَكَلَ فَاَفْنٰى، اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰى، اَوْ اَعْطٰى فَاقْتَنٰى. وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهٗ لِلنَّاسِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ بندہ میرا مال میرا مال کہتا ہے (یعنی اپنے مال پر فخر کرتا رہتا ہے) اور حقیقت یہ ہے کہ اس کے مال میں سے جو کچھ اس کا ہے وہ صرف تین چیزیں ہیں ایک تو وہ جو کھائی اور ختم کر دی۔ دوسرے وہ جو پہنی اور پھاڑ ڈالی۔ تیسرے وہ جو خدا کی راہ میں دی اور آخرت کے لئے ذخیرہ کی۔ ان تینوں چیزوں کے سوا جو کچھ ہے اس سب کو وہ لوگوں کے لئے چھوڑ کر چلا جانے والا ہے۔" (مسلم)

٥١٦٧ - (١٣) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ، وَيَبْقٰى مَعَهٗ

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں اور دو واپس چلی آتی ہیں اور ایک اس کے پاس رہ جاتی ہے۔ گھر کے لوگ اور مال اس کے

وَاحِدٌ، يَتْبَعُهُ اَهْلُهُ وَمَا لَهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ، وَيَبْقٰى عَمَلُهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ساتھ جاتے ہیں اور تنہا چھوڑ کر واپس آ جاتے ہیں اور اس کا عمل اس کے ساتھ جاتا ہے اور اسی کے ساتھ رہتا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

۵۱۶۸ - (۱۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَّالِهٖ؟ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهُ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَّالِ وَارِثِهٖ. قَالَ: «فَاِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ، وَمَالَ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے تم میں سے کون شخص ہے جس کو اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال عزیز ہو (یعنی کون ایسا شخص ہے جو اس کو پسند کرے کہ اُس کا مال اس کے لئے نہ ہو اس کے وارثوں کے لئے ہو) صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اپنے مال سے زیادہ وارث کے مال کو پسند کرتا ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کا مال وہ ہے جو اس نے آگے بھیج دیا (یعنی خیرات وزکوٰۃ کے ذریعہ) اور وارث کا مال وہ ہے جو اس نے اپنے مرنے کے بعد چھوڑا (اور واقعہ یہ ہے کہ لوگ اپنے پیچھے چھوڑ جانے والے مال کو جو وارثوں کا ہوتا ہے زیادہ پسند کرتے اور عزیز رکھتے ہیں)۔'' (بخاری)

۵۱۶۹ - (۱۵) وَعَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَاُ: ﴿اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ﴾ قَالَ: «يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ: مَالِيْ مَالِيْ». قَالَ: «وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ! اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ، اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ، اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ؟؟. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ پڑھ رہے تھے جس کے معنٰی یہ ہیں کہ اے لوگو! تم اپنے مال کی زیادتی پر باہم فخر کرنے کے سبب آخرت کے خیال سے بے پروا ہوگئے ہو یعنی مال کی زیادتی پر فخر کرنے کی وجہ سے تمہارے قبول میں اندیشۂ آخرت باقی نہیں رہا ہے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا، آدم کا بیٹا میرا مال میرا مال کہتا رہتا ہے حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ آدم کے بیٹے تیرے مال میں سے تجھ کو کچھ نہیں ملتا مگر صرف اتنا جتنا کہ تو نے کھایا اور خراب کردیا، پہنا اور پھاڑ ڈالا اور خیرات دیا اور آخرت کے لئے ذخیرہ کیا۔'' (مسلم)

۵۱۷۰ - (۱۶) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرْضِ، وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے غنا (دولت مندی) اسباب وسامان کی زیادتی پر نہیں ہے بلکہ (حقیقی) غنا دل کی دولتمندی سے ہے (یعنی دل غنی ہونا چاہئے مال ہو یا نہ ہو)۔“ (بخاری ومسلم)

الفصل الثانی

دوسری فصل

۵۱۷۱ - (۱۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ يَّاْخُذُ عَنِّیْ هٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَّعْمَلُ بِهِنَّ؟» قُلْتُ: اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَخَذَ بِيَدِیْ فَعَدَّ خَمْسًا، فَقَالَ: «اِتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ، وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ، وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُّسْلِمًا، وَّلَا تُكْثِرِ الضِّحْكَ، فَاِنَّ كَثْرَةَ الضِّحْكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو مجھ سے ان احکام کو لے جائے اور ان پر عمل کرے یا اس شخص کو سکھائے جو اس پر عمل کرے۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور (اس طرح) پانچ باتیں گنائیں یعنی فرمایا، ① اُن چیزوں سے اپنے آپ کو بچا جن کو خدا نے حرام قرار دیا ہے اگر تو ان سے بچے گا تو تیرا شمار بہترین عبادت گزار لوگوں میں ہوگا۔ ② جو چیز خدا نے تیری تقدیر میں لکھ دی ہے اُس پر راضی اور شاکر رہ اگر تو ایسا کرے گا تو دنیا کے غنی ترین لوگوں میں تیرا شمار ہوگا۔ ③ ہمسایہ سے اچھا سلوک کر ایسا کرے گا تو مؤمن کامل ہوگا۔ ④ جو چیز اپنے لئے پسند کرتا ہے دوسروں کے لئے بھی پسند کر ایسا کرے گا تو کامل مسلمان ہوجائے گا۔ اور ⑤ زیادہ نہ ہنس اس لئے کہ زیادہ ہنسنا دل کو مُردہ بنادیتا ہے۔“ (احمد اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

۵۱۷۲ - (۱۸) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: ابْنَ اٰدَمَ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِیْ اَمْلَاْ صَدْرَكَ غِنًى وَّاَسُدَّ فَقْرَكَ، وَاِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَاْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ فرماتا ہے آدم کے بیٹے میری عبادت کے لئے تو اپنے دل کو اچھی طرح مطمئن اور فارغ کرلے میں تیرے دل میں غنٰی (بے پروائی) بھردوں گا اور فقر واحتیاج کے سوراخوں کو

اَسُدَّ فَقْرَكَ». (رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ.

بند کردوں گا۔ اگر تو ایسا نہ کرے گا تو میں تیرے ہاتھوں کو (دنیا کے) مشاغل سے بھردوں گا اور تیرے فقر وافلاس کے سوراخوں کو بند نہ کروں گا۔" (ابن ماجہ، احمد)

۵۱۷۳ - (۱۹) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِعِبَادَةٍ وَّاجْتِهَادٍ، وَذُكِرَ اٰخَرُ بِرِعَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَعْدِلُ بِالرِّعَةِ» يَعْنِي الْوَرَعَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے عبادت اور اطاعتِ الٰہی میں کوشش کا ذکر کیا اور ایک اور شخص کی پرہیز گاری کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو اس کو (یعنی عبادت اور اطاعت میں کوشش کرنا پرہیز گاری کے مساوی نہ ٹھہرا (یعنی پرہیز گاری بڑی چیز ہے)۔" (ترمذی)

۵۱۷٤ - (۲۰) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنَ الْاَوْدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ: «اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ، شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا.

ترجمہ: "عمرو بن میمون اودی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نصیحت فرماتے ہوئے کہا پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت شمار کرو یعنی ① بڑھاپے سے پہلے جوانی کو ② بیماری سے پہلے صحت کو ③ افلاس سے پہلے خوش حالی کو ④ مشاغل سے پہلے فراغت کو ⑤ موت سے پہلے زندگی کو۔" (ترمذی نے اسے مُرسلا روایت کیا ہے)

۵۱۷۵ - (۲۱) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ: «مَا يَنْتَظِرُ اَحَدُكُمْ اِلَّا غِنًى مُطْغِيًا، اَوْ فَقْرًا مُنْسِيًا، اَوْمَرَضًا مُفْسِدًا، اَوْهَرَمًا مُفْنِدًا، اَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا، اَوِ الدَّجَّالَ، فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ، اَوِالسَّاعَةَ، وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے تم میں سے کوئی شخص دولت مندی اور تونگری کا انتظار کرتا رہتا ہے جو گنہگار کرنے والی ہے یا افلاس کا انتظار کرتا رہتا ہے جو خدا کو بھلا دینے والا ہے (دولت کی قدر نہ کرکے اس کو ضائع کردینا گویا (افلاس کا انتظار کرنا ہے) یا بیماری کا انتظار کرتا ہے (یعنی صحت کی قدر نہ کرنے کے سبب) جو بدن کو خراب وتباہ کردینے والی ہے یا بڑھاپے کا انتظار کرتا ہے جو بدحواس وبے عقل بنادیتا ہے یا موت کا انتظار کرتا رہتا ہے جو ناگہاں اور جلد آنے والی ہے یا دجال

کا انتظار کرتا ہے جو بُرا اور غائب ہے اور جس کا انتظار کرتا رہتا ہے یا قیامت کا انتظار کرتا ہے جو سخت ترین اور تلخ ترین حوادث میں ہے۔'' (ترمذی، نسائی)

٥١٧٦ - (٢٢) وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ: «اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ وَمَلْعُوْنٌ مَا فِيهَا، اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ، وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے خبردار دنیا ملعون ہے اور جو چیز دنیا کے اندر ہے وہ بھی ملعون ہے مگر ذکرِ الٰہی اور وہ چیز جس کو خدا پسند کرتا ہے اور عالم اور علم حاصل کرنے والا۔'' (ترمذی، ابن ماجہ)

٥١٧٧ - (٢٣) وَعَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ، مَا سَقٰى كَافِرًا مِّنْهَا شَرْبَةً». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: ''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اگر دنیا خدا کی نظر میں مچھر کے پر کے برابر بھی وقعت رکھتی تو وہ اس میں سے کافر کو ایک گھونٹ بھی نہ پلاتا۔'' (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

٥١٧٨ - (٢٤) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا». (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: ''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ضیعت کو اپنے لئے ضروری ولازمی نہ جانو کہ وہ دنیا کی طرف رغبت کا سبب بن جائے۔'' (ترمذی، بیہقی)

٥١٧٩ - (٢٥) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِهٖ، وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَهٗ اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ، فَاٰثِرُوْا مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: ''حضرت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص دنیا کو عزیز ومحبوب رکھتا ہے (اس قدر عزیز رکھنا کہ خدا کی محبت پر غالب آجائے) وہ اپنی آخرت کو ضرر پہنچاتا ہے۔ اور جو شخص اپنی آخرت کو عزیز رکھتا ہے وہ اپنی دنیا کو ضرر پہنچاتا ہے۔ پس تم اس چیز کو اختیار کرلو جو باقی رہنے والی ہے اور فنا ہونے والی چیز کو چھوڑ دو۔'' (احمد، بیہقی)

٥١٨٠ - (٢٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ، وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے لعنت کی گئی ہے درہم ودینار کے بندہ پر۔'' (ترمذی)

٥١٨١ - (٢٧) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَاذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَافِيْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهٖ.» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

ترجمہ: ''کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے دو بھوکے بھیڑیے جن کو بکریوں میں چھوڑ دیا جائے اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ انسان کی حرص جاہ ودولت، دین کو نقصان پہنچاتی ہے۔'' (ترمذی، دارمی)

٥١٨٢ - (٢٨) وَعَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا اَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِّنْ نَّفَقَةٍ اِلَّا اُجِرَ فِيْهَا، اِلَّا نَفَقَتَهٗ فِيْ هٰذَا التُّرَابِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: ''حضرت خباب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے مسلمان جو کچھ (اپنی زندگی کو قائم رکھنے پر) خرچ کرتا ہے اس کو اس کا ثواب دیا جاتا ہے مگر اس خرچ پر جو اس مٹی میں کیا جائے (یعنی بلا ضرورت مکان بنانے میں ثواب نہیں ملتا)۔'' (ترمذی، ابن ماجہ)

٥١٨٣ - (٢٩) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلنَّفَقَةُ كُلُّهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے تمام مصارف زندگی راہِ خدا میں (خرچ کرنے کے برابر) ہیں مگر مکانوں اور عمارتوں پر (جو بلا ضرورت وحاجت بنائی جائیں) خرچ کرنا کہ اس میں کوئی نیکی اور ثواب نہیں ہے۔'' (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

٥١٨٤ - (٣٠) وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا وَّنَحْنُ مَعَهٗ، فَرَاٰى قُبَّةً مُّشْرِفَةً، فَقَالَ: «مَا هٰذِهٖ» قَالَ

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک روز نبی ﷺ باہر نکلے ہم آپ ﷺ کے ساتھ تھے آپ نے (ایک مقام پر) بلند قبہ کو دیکھا اور تحقیر کے لہجہ میں فرمایا کیا ہے یہ گنبد۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ

اَصْحٰبُهٗ: هٰذِهٖ لِفُلَانٍ، رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِيْ نَفْسِهٖ، حَتّٰى لَمَّا جَآءَ صَاحِبُهَا، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ، صَنَعَ ذٰلِكَ مِرَارًا حَتّٰى عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِيْهِ وَالْاِعْرَاضَ عَنْهُ، فَشَكٰى ذٰلِكَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ وَقَالَ: وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُنْكِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا: خَرَجَ فَرَاٰى قُبَّتَكَ. فَرَجَعَ الرَّجُلُ اِلٰى قُبَّتِهٖ فَهَدَمَهَا حَتّٰى سَوَّاهَا بِالْاَرْضِ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَمْ يَرَهَا، قَالَ: «مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ قَالُوْا شَكٰى اِلَيْنَا صَاحِبُهَا، اِعْرَاضَكَ، فَاَخْبَرْنَاهُ، فَهَدَمَهَا. فَقَالَ: «اَمَا اِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهٖ اِلَّا مَالَا، اِلَّا مَالَا» يَعْنِي اِلَّا مَالَا بُدَّ مِنْهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

عنہم نے عرض کیا یہ فلاں انصاری نے بنایا ہے۔ آپ (یہ سن کر) خاموش رہے اور بات کو دل میں مخفی رکھا یہاں تک کہ گنبد بنانے والا آ گیا اور رسول خدا ﷺ کو سلام کیا آپ ﷺ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا کئی مرتبہ ایسا ہوا یعنی اس نے سلام کیا اور آپ ﷺ نے منہ پھیر لیا یہاں تک کہ اس شخص نے آپ ﷺ کے چہرے پر غصہ کے آثار محسوس کئے اور آپ ﷺ کے منہ پھیر لینے سے آپ ﷺ کی نفرت کو معلوم کرلیا اس نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے شکایت کی اور کہا خدا کی قسم میں رسول اللہ ﷺ کو اپنے آپ سے غضب ناک پاتا ہوں۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا نبی ﷺ ادھر تشریف لائے اور تیرے قبہ کو دیکھ کر غضبناک ہوگئے۔ پس وہ شخص قبہ کی طرف گیا اور اس کو گرا دیا یہاں تک کہ زمین کے برابر کردیا۔ پھر (اس واقعہ کے بعد) ایک روز رسول اللہ ﷺ پھر ادھر تشریف لے گئے اور قبہ کو نہ پا کر فرمایا وہ گنبد کیا ہوا۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا قبہ بنانے والے نے ہم سے آپ ﷺ کی نفرت کی شکایت کی ہم نے اس کو واقعہ سے آگاہ کردیا اور اس نے قبہ کو ڈھا دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا خبردار! ہر عمارت اس کے بنانے والے پر وبال ہے (یعنی موجب عذاب ہے) مگر وہ عمارت جس سے چارہ نہ ہو (یعنی جس کے بغیر زندگی گزارنا ممکن نہ ہو)۔'' (ابوداؤد)

۵۱۸۵ - (۳۱) وَعَنْ اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ

تَرْجَمَہ: ''حضرت ابی ہاشم رضی اللہ عنہ بن عتبہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا تمام اموالِ دنیا میں سے تیرے لئے ایک خادم اور خدا کی راہ میں سوار ہونے کے لئے ایک سواری کافی ہے۔ (احمد، ترمذی، نسائی۔ ابن ماجہ) اور مصابیح کے

اللّٰهِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ «الْمَصَابِيْحِ» اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَدٍ، بِالدَّالِ بَدَلَ التَّاءِ، وَهُوَ تَصْحِيْفٌ.

بعض نسخوں میں عُتبد ''دال'' کے ساتھ ہے۔ یہ تصحیف ہے۔''

۵۱۸۶ - (۳۲) وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَيْسَ لِابْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِيْ سِوٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ: بَيْتٌ يَّسْكُنُهُ، وَثَوْبٌ يُّوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتَهُ، وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَآءِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

تَرْجَمَۃ: ''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان چیزوں کے سوا آدم کے بیٹے کا کسی چیز پر کوئی حق نہیں ہے، ① رہنے کے لئے گھر ② تن ڈھانکنے کو کپڑا ③ خشک روٹی ④ اور پانی۔'' (ترمذی)

۵۱۸۷ - (۳۳) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهُ اَحَبَّنِيَ اللّٰهُ وَاَحَبَّنِيَ النَّاسُ. قَالَ: «اِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ، وَازْهَدْ فِيْمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

تَرْجَمَۃ: ''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو کوئی ایسا عمل بتلایئے کہ میں جب اس کو کروں تو خدا اور خدا کے بندے مجھ سے محبت کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کی طرف رغبت نہ کر خدا تجھ سے محبت کرے گا اور اس چیز کی خواہش نہ کر جو لوگوں کے پاس ہے (یعنی جاہ ودولت) لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔'' (ترمذی، ابن ماجہ)

۵۱۸۸ - (۳۴) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ عَلٰى حَصِيْرٍ، فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِيْ جَسَدِهٖ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَّبْسُطَ لَكَ وَنَعْمَلَ. فَقَالَ: «مَا لِيْ وَلِلدُّنْيَا؟ وَمَا اَنَا وَالدُّنْيَا اِلَّا كَرَاكِبٍ نِ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ، ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

تَرْجَمَۃ: ''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوریے پر سوئے سو کر اُٹھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر بوریے کے نشان تھے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم دے دیتے تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے فرش بچھا دیتے اور کپڑے بنا دیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو دنیا سے کیا مطلب، میری اور دنیا کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی سوار کسی درخت کے نیچے کھڑا ہو کر سایہ سے فائدہ اٹھالے اور چل دے اور درخت کو اپنی جگہ چھوڑ جائے۔'' (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

٥١٨٩ - (٣٥) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «اَغْبَطُ اَوْلِیَاءِ یْ عِنْدِیْ لَمُؤْمِنٌ خَفِیْفُ الْحَاذِ، ذُوْ حَظٍّ مِنَ الصَّلٰوةِ، اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ، وَاَطَاعَهٗ فِی السِّرِّ، وَکَانَ غَامِضًا فِی النَّاسِ، لَا یُشَارُ اِلَیْهِ بِالْاَصَابِعِ، وَکَانَ رِزْقُهٗ کَفَافًا، فَصَبَرَ عَلٰی ذٰلِكَ» ثُمَّ نَقَدَ بِیَدِهٖ فَقَالَ: «عُجِّلَتْ مَنِیَّتُهٗ، قَلَّتْ بِوَاکِیْهِ، قَلَّ تُرَاثُهٗ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: ”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے میرے نزدیک میرے دوستوں میں قابلِ رشک وہ مؤمن ہے جو نہایت سبک ہو، دنیا کے مال اور خیال سے اور خوش نصیب ہو نماز کے اعتبار سے یعنی اپنے پروردگار کی عبادت خوبی کے ساتھ کرتا ہو اور مخفی طور پر اطاعتِ الٰہی میں مشغول ہو، لوگوں میں گمنام ہو اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ نہ کیا جائے اس کی روزی صرف کفایت کی حد تک ہو اسی پر وہ صابر اور قانع ہو۔ یہ فرما کر آپ ﷺ نے ایک چٹکی بجائی اور پھر فرمایا، جلدی کی گئی اس کی موت میں، کم ہیں اس کے رونے والے اور حقیر ہے میراث اس کی۔“ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

٥١٩٠ - (٣٦) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «عَرَضَ عَلَیَّ رَبِّیْ لِیَجْعَلَ لِیْ بَطْحَاءَ مَکَّةَ ذَهَبًا، فَقُلْتُ: لَا، یَا رَبِّ! وَلٰکِنْ اَشْبَعُ یَوْمًا، وَاَجُوْعُ یومًا، فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَیْكَ وَذَکَرْتُكَ، وَاِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُّكَ وَشَکَرْتُكَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: ”حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے اس بات کو پیش کیا کہ وہ میرے لئے مکہ کی سنگریزوں کو سونا بنادے۔ میں نے عرض کیا نہیں اے میرے پروردگار میں تو یہ چاہتا ہوں کہ ایک روز پیٹ بھر کر کھاؤں اور ایک روز بھوکا رہوں جب میں بھوکا رہوں تو تیری طرف عاجزی وزاری کروں اور تجھ کو یاد کروں اور جب پیٹ بھر کر کھاؤں تو تیری تعریف اور شکر کروں۔“ (احمد، ترمذی)

٥١٩١ - (٣٧) وَعَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ اَصْبَحَ مِنْکُمْ اٰمِنًا فِیْ سِرْبِهٖ، مُعَافًی فِیْ جَسَدِهٖ، عِنْدَهٗ قُوْتُ یَوْمٍ، فَکَاَنَّمَا حِیْزَتْ لَهُ الدُّنْیَا بِحَذَا فِیْرِهَا». (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ.

ترجمہ: ”حضرت عبید اللہ بن محصن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ اپنی جان کی طرف سے بے خوف ہو، بدن درست ہو (یعنی دُکھ درد نہ ہو) ایک دن کے کھانے کا سامان اس کے پاس موجود ہو تو گویا اس کے لئے دنیا کی نعمتیں جمع کردی گئی ہیں اور ساری دنیا اس کو دے دی گئی ہے۔“ (ترمذی، یہ حدیث غریب ہے)

٥١٩٢ - (٣٨) وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَا مَلَأَ اٰدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِّنْ بَطْنٍ، بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٌ يُّقِمْنَ صُلْبَهٗ، فَاِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ، وَثُلُثٌ شَرَابٌ، وَثُلُثٌ لِنَفْسِهٖ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: ''حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سُنا ہے: آدمی نے کوئی برتن پیٹ سے بدتر نہیں بھرا (جب کہ پیٹ کو بھرا جائے بلا تخصیصِ حلال وحرام اور اس کے نتیجے میں دینی ودنیاوی خرابیاں پیدا ہوں) آدمی کے لئے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی کمر کو سیدھا رکھیں اور اگر پیٹ بھرنا ہی ضروری ہو تو چاہئے کہ پیٹ کے تین حصے کرے ایک حصے میں کھانا دوسرے میں پانی اور تیسرا سانس کی آمد ورفت کے لئے۔'' (ترمذی، ابن ماجہ)

٥١٩٣ - (٣٩) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَّتَجَشَّأُ، فَقَالَ: «اَقْصِرْ مِنْ جُشَائِكَ، فَاِنَّ اَطْوَلَ النَّاسِ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَطْوَلُهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ». وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ.

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو ڈکار لیتے سُنا تو فرمایا اپنی ڈکار کو کوتاہ اور مختصر کر (یعنی ڈکار نہ لے) اس لئے کہ قیامت کے دن بڑی بھوک رکھنے والا وہ شخص ہوگا جو دنیا میں بہت زیادہ پیٹ بھرتا ہے۔'' (شرح السنۃ۔ ترمذی)

٥١٩٤ - (٤٠) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً، وَفِتْنَةُ اُمَّتِي الْمَالُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سُنا ہے ہر قوم اور ہر امت کے لئے ایک فتنہ ہے (یعنی ہر قوم اللہ کی طرف سے کسی چیز کے فتنہ میں ڈال کر آزمائی جاتی ہے) اور میری امت کا فتنہ (یعنی اللہ کی آزمائش) مال ہے۔'' (ترمذی)

٥١٩٥ - (٤١) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يُجَاءُ بِابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهٗ بَذَجٌ فَيُوْقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ، فَيَقُوْلُ لَهٗ: اَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: آدم کا بیٹا قیامت کے دن (اس طرح) لایا جائے گا گویا کہ وہ بکری کا بچہ ہے پھر اس کو اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑا کیا جائے گا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا میں نے تجھ کو زندگی عطا کی تھی۔ میں نے تجھ کو

وَاَنْعَمْتُ عَلَيْكَ، فَمَا صَنَعْتَ؟ فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ! جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ اَكْثَرَ مَا كَانَ، فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ. فَيَقُوْلُ لَهُ: اَرِنِيْ مَا قَدَّمْتَ. فَيَقُوْلُ: رَبِّ! جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ اَكْثَرَ مَاكَانَ، فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ. فَاِذَا عَبْدٌ لَّمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضٰى بِهٖ اِلَى النَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَضَعَّفَهُ.

لونڈی غلام اور مال ودولت دیا تھا اور میں نے تجھ پر انعام کیا تھا (یعنی کتاب اور اپنے رسول تیری ہدایت کے لئے بھیجے تھے) تو نے کیا کام کئے؟ آدمی کہے گا، اے پروردگار! میں نے مال جمع کیا اس کو تجارت وغیرہ سے بڑھایا اور اس سے زیادہ دنیا میں اس کو چھوڑ آیا جتنا کہ وہ تھا۔ مجھ کو دنیا میں پھر بھیج دے کہ میں اپنے سارے مال کو تیرے پاس لے آؤں (یعنی دنیا میں جا کر اس کو خیرات کردوں) پھر خداوند تعالیٰ پوچھے گا کہ جو مال تو نے آگے بھیج دیا (یعنی آخرت کے لئے) اس کو دِکھا۔ وہ جواب میں کہے گا، اے پروردگار! میں نے مال جمع کیا اس کو تجارت وغیرہ سے بڑھایا اور اس سے زیادہ دنیا میں اس کو چھوڑ آیا جتنا کہ وہ تھا۔ مجھ کو دنیا میں پھر بھیج دے کہ میں اپنے سارے مال کو تیرے پاس لے آؤں۔ بالآخر وہ ایک ایسا بندہ ثابت ہوگا جس نے آخرت میں کچھ ذخیرہ نہ کیا ہوگا اور اس کو دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا۔'' (ترمذی نے اسے ضعیف کہا ہے)

۵۱۹۶ - (۴۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ اَوَّلَ مَا يُسْأَلُ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ النَّعِيْمِ اَنْ يُّقَالَ لَهُ: اَلَمْ نُصِحَّ جِسْمَكَ؟ وَنُرَوِّكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ؟». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

تَرجَمَہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے قیامت کے دن بندہ سے نعمتوں کے متعلق جو پہلا سوال کیا جائے گا وہ یہ ہوگا کیا ہم نے تجھ کو صحت عطا نہیں کی اور ٹھنڈے پانی سے تجھ کو سیراب نہیں کیا۔'' (ترمذی)

۵۱۹۷ - (۴۳) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ: عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ، وَعَنْ

تَرجَمَہ: ''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن آدمی کے پاؤں جنبش تک نہ کرسکیں گے جب تک کہ اس سے یہ پانچ سوال دریافت نہ کرلیئے جائیں۔ اس سے پوچھا جائے گا کہ اپنی عمر کو اس نے کس کام میں صرف کیا۔ اپنی

شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ، وَعَنْ مَّالِهٖ مِنْ اَيْنَ اِكْتَسَبَهٗ، وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ، وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

جوانی کس کام میں ختم کی۔ مال کیونکر کمایا اور کیونکر خرچ کیا اور جو علم حاصل کیا تھا اس کے مطابق کیا عمل کیا؟ (ترمذی) اور ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔''

الفصل الثالث

تیسری فصل

۵۱۹۸ - (٤٤) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ: «اِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِّنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ اِلَّا اَنَّ تَفْضُلَهٗ بِتَقْوٰى». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

ترجمہ: ''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: تو سیاہ اور سرخ رنگ کے سبب بہتر نہیں ہے بلکہ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ تقویٰ ہونا بھی ضروری ہے۔'' (احمد)

۵۱۹۹ - (٤٥) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا زَهِدَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا اِلَّا اَنْبَتَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فِيْ قَلْبِهٖ، وأَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهٗ، وَبَصَّرَهٗ عَيْبَ الدُّنْيَا وَدَاءَ هَا وَدَوَائَهَا، وَاَخْرَجَهٗ مِنْهَا سَالِمًا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ» رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ»

ترجمہ: ''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس بندے نے دنیا میں زہد اختیار کیا (یعنی دنیا سے بے پروائی برتی)، خداوند تعالیٰ نے اس کے دل میں حکمت پیدا کی اس کی زبان کو گویا کیا دنیا کے عیوب، دنیا کی بیماریاں اور ان بیماریوں کا علاج اس کو دکھایا۔ اور پھر اس دنیا سے سلامتی کے ساتھ دارالسلام کی طرف لے گیا۔'' (بیہقی)

۵۲۰۰ - (٤٦) وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ لِلْاِيْمَانِ، وَجَعَلَ قَلْبَهٗ سَلِيْمًا، وَّلِسَانًا صَادِقًا، وَّنَفْسَهٗ مُطْمَئِنَّةً، وَخَلِيْقَتَهٗ مُسْتَقِيْمَةً، وَجَعَلَ اُذُنَهٗ مُسْتَمِعَةً، وَعَيْنَهٗ نَاظِرَةً، فَاَمَّا الْاُذُنُ فَقَمِعٌ، وَّاَمَّا الْعَيْنُ فَمُقِرَّةٌ لِّمَا يُوْعِي الْقَلْبُ، وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ جُعِلَ قَلْبُهٗ وَاعِيًا». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ

ترجمہ: ''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے دل کو خداوند تعالیٰ نے ایمان کے لئے خالص مخصوص کرلیا وہ فلاح پا گیا۔ خدا نے اس کے دل کو (حسد ونفاق کی آمیزش سے) سالم رکھا۔ اس کی زبان کو سچا بنایا اور نفس کو مطمئن، اس کی خلقت اور طبیعت کو مستقیم اور سیدھا رکھا۔ اس کے کانوں کو (سچی باتوں کا) سننے والا بنایا۔ اس کی آنکھوں کو دیکھنے والا کیا۔ بس کان توقیف ہیں (کہ ان کے ذریعہ حق بات دل تک پہنچتی ہے) اور آنکھ اس چیز کو قائم رکھنے والی ہے جس کو دل محفوظ رکھتا ہے اور

الْاِيْمَانِ».

البتہ اس شخص نے فلاح پائی جس کے دل کو حق بات کا محافظ بنایا گیا ہے۔'' (احمد)

۵۲۰۱ - (۴۷) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «اِذَا رَاَيْتَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلٰى مَعَاصِيْهِ، مَايُحِبُّ، فَاِنَّمَا هُوَ اِسْتِدْرَاجٌ». ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُبْلِسُوْنَ﴾ رَوَاهُ اَحْمَدُ.

ترجمہ: ''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو دیکھے کہ اللہ تعالیٰ بندہ کو باوجود اس کے گناہ کرنے کے دنیا کی محبوب ترین چیزیں عطا فرمارہا ہے تو سمجھ لے کہ یہ مہلت ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ﴿فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُبْلِسُوْنَ ۝﴾ (یعنی جب کافر اس نصیحت کو بھول گئے جو ان کو کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ اس چیز پر جو ان کو دی گئی خوش ہوئے تو ہم نے ان کو اچانک پکڑ لیا اور وہ حیران رہ گئے۔'' (احمد)

۵۲۰۲ - (۴۸) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ دِيْنَارًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَيَّةٌ» قَالَ: ثُمَّ تُوُفِّيَ اٰخَرُ فَتَرَكَ دِيْنَارَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَيَّتَانِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: ''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اہلِ صفہ میں سے ایک آدمی نے وفات پائی اور ایک دینار چھوڑا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دینار ایک داغ ہے۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کچھ دنوں بعد اصحابِ صفہ میں سے ایک اور شخص نے وفات پائی اس نے دو دینار چھوڑے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دینار دو داغ ہیں۔'' (بیہقی)

۵۲۰۳ - (۴۹) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى خَالِهٖ اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُوْدُهٗ، فَبَكٰى اَبُوْ هَاشِمٍ، فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ يَاخَالِ؟ اَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ اَمْ حِرْصٌ عَلٰى

ترجمہ: ''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ اپنے ماموں ابوہاشم بن عتبہ کے پاس ان کی عیادت کو گئے۔ ابوہاشم (ان کو دیکھ کر) رونے لگے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا ماموں! کیوں روتے ہو؟ بیماری نے تم کو تکلیف میں مبتلا کیا ہے یا دنیا کی حرص نے۔ ابوہاشم نے کہا

الدُّنْيَا؟ قَالَ: كَلَّا، وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيْنَا عَهْدًا لَمْ اٰخُذْ بِهٖ. قَالَ: وَمَا ذٰلِكَ: قَالَ: سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: «اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَّمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ». وَاِنِّيْ اُرَانِيْ قَدْ جَمَعْتُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

ان میں سے کوئی بات نہیں ہے بلکہ اضطراب کا باعث یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ایک وصیت کی تھی جس پر میں عمل نہ کرسکا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ وصیت کیا تھی؟ ابو ہاشم نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ تجھ کو مال جمع کرنے میں صرف ایک خادم اور خدا کی راہ میں لڑنے کے لئے ایک سواری کافی ہے اور میرا خیال ہے کہ میں نے مال کو جمع کیا (یعنی آپ کی وصیت سے زیادہ مال جمع کیا ہے)۔'' (احمد، ترمذی، نسائی۔ ابن ماجہ)

٥٢٠٤ - (٥٠) وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ قُلْتُ: لِاَبِي الدَّرْدَاءِ: مَالَكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ؟ فَقَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اِنَّ اَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَئُوْدًا لَا يَجُوْزُهَا الْمُثْقَلُوْنَ». فَاُحِبُّ اَنْ اَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت اُم درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے کہا تم کو کیا ہوا کہ تم مال و منصب کو رسول اللہ ﷺ سے طلب نہیں کرتے جیسا کہ فلاں اور فلاں مانگتا ہے۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ تمہارے سامنے ایک دشوارگزار گھاٹی ہے اس سے وہ لوگ نہیں گزر سکتے جو گراں بار ہیں اس لئے میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اس گھاٹی پر چڑھنے کے لئے ہلکا رہوں (اور دولت و منصب حاصل کرکے گراں بار نہ بنوں)۔'' (بیہقی)

٥٢٠٥ - (٥١) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلْ مِنْ اَحَدٍ يَّمْشِيْ عَلَى الْمَآءِ اِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ؟» قَالُوْا: لَا، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «كَذٰلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوْبِ» رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا کوئی شخص پانی پر اس طرح چلتا ہے کہ اس کے پاؤں تر نہ ہوں؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہی حال دنیا دار کا ہے کہ گناہوں سے محفوظ نہیں رہتا۔'' (بیہقی)

٥٢٠٦ - (٥٢) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، مُرْسَلًا،

ترجمہ: ''جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنْ أَجْمَعَ الْمَالَ وَأَكُوْنَ مِنَ التَّاجِرِيْنَ، وَلٰكِنْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنْ: ﴿سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ.﴾ رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ». وَأَبُوْ نُعَيْمٍ فِي «الْحِلْيَةِ» عَنْ أَبِيْ مُسْلِمٍ.

اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ کو وحی کے ذریعہ یہ حکم نہیں دیا گیا کہ میں مال کو جمع کروں یا تجارت کروں بلکہ یہ وحی کی گئی ہے کہ تو اپنے پروردگار کی حمد بیان کر، سجدہ کرنے والوں میں ہو اور اپنے پروردگار کی عبادت کر حتیٰ کہ تجھ کو موت آئے۔" (شرح السنۃ)

۵۲۰۷ - (۵۳) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اِسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ، وَسَعْيًا عَلٰى أَهْلِهٖ، وَتَعَطُّفًا عَلٰى جَارِهٖ، لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُهٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا، مُكَاثِرًا، مُفَاخِرًا مُرَائِيًا، لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ». وَأَبُوْ نُعَيْمٍ فِي «الْحِلْيَةِ».

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جائز طریقے پر مادّی وسائل حاصل کرے، سوال کی ذلت سے بچنے، اہل وعیال پر خرچ کرنے اور ہمسایہ کے ساتھ احسان کرنے کی نیت سے، قیامت کے دن وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند طرح چمکتا ہوگا اور جو شخص جائز طریقہ پر دنیا کو حاصل کرے، مال جمع کرے اظہارِ فخر وریا کی غرض سے، وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا۔" (بیہقی وابونعیم)

۵۲۰۸ - (۵٤) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ هٰذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ، لِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيْحُ، فَطُوْبٰى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ، مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ، وَوَيْلٌ لِّعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ، مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: "حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: کہ یہ خیر یعنی مال کثیر (گویا) خزانے ہیں اور ان خزانوں کی کنجیاں ہیں پس اس بندہ کو خوشخبری ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے خیر کے کھولنے اور شر کو بند کرنے کی کنجی بنایا ہے اور اس بندہ کو ہلاکت ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے شر کو کھولنے اور خیر کو بند کرنے کی کنجی بنایا ہے۔" (ابن ماجہ)

۵۲۰۹ - (۵۵) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

ترجمہ: "حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَا لَمْ يُبَارَكْ لِلْعَبْدِ فِيْ مَالِهٖ جَعَلَهٗ فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

جب بندہ کے مال میں برکت نہ دی جائے تو وہ اس کو پانی اور مٹی میں خرچ کر دیتا ہے۔" (بیہقی)

٥٢١٠ - (٥٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اتَّقُوا الْحَرَامَ فِي الْبُنْيَانِ، فَاِنَّهٗ اَسَاسُ الْخَرَابِ» رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ»

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے۔ حرام مال کو عمارتوں میں لگانے سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ عمارتوں میں حرام مال کا لگانا خرابی کی بنیاد ہے۔" (بیہقی)

٥٢١١ - (٥٧) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَلدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَّا دَارَ لَهٗ، وَمَالُ مَنْ لَّا مَالَ لَهٗ، وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَّا عَقْلَ لَهٗ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا اس شخص کا گھر ہے جس کا (آخرت میں) گھر نہیں اور مال اس شخص کا ہے جس کا آخرت میں مال نہیں۔ اور مال وہی شخص جمع کرتا ہے جس میں عقل نہیں۔" (احمد، بیہقی)

٥٢١٢ - (٥٨) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ: «اَلْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ، وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطٰنِ، وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ». قَالَ: وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: «اَخِّرُوا النِّسَآءَ حَيْثُ اَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ». رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

ترجمہ: "حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک خطبہ میں یہ فرماتے سُنا ہے کہ شراب پینا گناہوں کا مجموعہ ہے اور عورتیں شیطان کے جال ہیں اور دنیا کی محبت ہر گناہ کا سر ہے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے آنحضرت کو یہ فرماتے سنا ہے، پیچھے ڈالو عورتوں کو جیسا کہ خدا نے ان کو پیچھے ڈالا ہے (یعنی قرآن مجید میں ان کا ذکر مردوں کے بعد کیا ہے)۔" (رزین)

٥٢١٣ - (٥٩) وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ مِنْهُ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» عَنِ الْحَسَنِ، مُرْسَلًا: «حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ».

ترجمہ: "اور شعب الایمان میں بیہقی نے حسن سے مرسلاً روایت کیا کہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے۔"

٥٢١٤ - (٦٠) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلٰى أُمَّتِي الْهَوٰى وَطُوْلُ الْأَمَلِ، فَأَمَّا الْهَوٰى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ، وَأَمَّا طُوْلُ الْأَمَلِ فَيُنْسِي الْأٰخِرَةَ، وَهٰذِهِ الدُّنْيَا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ، وَهٰذِهِ الْأٰخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا بَنُوْنَ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَّاتَكُوْنُوْا مِنْ بَنِي الدُّنْيَا فَافْعَلُوْا، فَإِنَّكُمُ الْيَوْمَ فِي دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ، وَأَنْتُمْ غَدًا فِيْ دَارِ الْأٰخِرَةِ وَلَا عَمَلَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

فرمایا: دو چیزیں ہیں جن سے مجھ کو اپنی امت پر بڑا خوف ہے۔ ایک تو خواہش نفس دوسرے درازی عمر کی آرزو۔ نفس کی خواہش حق بات قبول کرنے سے روکتی ہے اور درازی عمر کی آرزو آخرت کو بھلادیتی ہے اور یہ دنیا کوچ کر کے جانے والی ہے اور آخرت آگے بڑھنے والی اور آنے والی ہے اور ان میں سے (یعنی دنیا وآخرت میں سے) ہر ایک کے بیٹے ہیں اگر تم سے یہ ہوسکے کہ تم دنیا کے بیٹے نہ بنو تو ایسا کرو، آج تم دار العمل (عمل کرنے کے مقام) میں ہو اور دنیا میں عمل کا حساب نہیں (لیا جاتا) لیکن کل تم آخرت کے گھر میں ہوگے جہاں عمل نہیں ہے۔'' (بیہقی)

٥٢١٥ - (٦١) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً، وَّارْتَحَلَتِ الْأٰخِرَةُ مُقْبِلَةً، وَّلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا بَنُوْنَ، فَكُوْنُوْا مِنْ أَبْنَاءِ الْأٰخِرَةِ، وَلَا تَكُوْنُوْا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَّلَا حِسَابَ، وَغَدًا حِسَابٌ وَّلَا عَمَلَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ.

تَرْجَمَہ: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دنیا کوچ کرتی ہوئی پشت ادھر کئے ہوئے چلی جارہی ہے اور آخرت منہ ادھر کئے ہوئے چلی آرہی ہے اور ان میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں تم آخرت کے بیٹے بنو اور دنیا کے بیٹوں میں سے نہ ہو۔ آج عمل کا دن ہے اور کوئی حساب نہیں اور کل حساب کا دن ہے عمل کا نہیں۔'' (بخاری)

٥٢١٦ - (٦٢) وَعَنْ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ: «أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ، يَأْكُلُ مِنْهُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، أَلَا وَإِنَّ الْأٰخِرَةَ أَجَلٌ صَادِقٌ، وَّيَقْضِيْ فِيْهَا مَلِكٌ قَادِرٌ، أَلَا وَإِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهٗ بِحَذَافِيْرِهٖ فِي الْجَنَّةِ، أَلَا وَإِنَّ الشَّرَّ كُلَّهٗ بِحَذَافِيْرِهٖ فِي النَّارِ، أَلَا فَاعْمَلُوْا وَأَنْتُمْ

تَرْجَمَہ: ''حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز خطبہ دیا اور فرمایا خبردار! دنیا ایک غیر قائم پونجی ہے اس میں نیک بھی کھاتا ہے اور بد بھی اور آخرت ایک مدت ہے سچی یعنی مستحق وثابت، آخرت میں ہر قسم کی قدرت رکھنے والا بادشاہ حکم اور فیصلہ کرے گا۔ خبردار تمام بھلائیاں اپنی انواع واقسام کے ساتھ جنت میں ہیں۔ خبرادر! تمام برائیاں اپنی انواع واقسام کے ساتھ دوزخ میں ہیں۔ پس تم عمل کرو اور خدا سے ڈرتے رہو اور اس بات کو یاد

مِنَ اللّٰهِ عَلٰى حَذَرٍ، وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ مَعْرُوْضُوْنَ عَلٰى اَعْمَالِكُمْ، فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ، وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.

رکھو کہ تم کو تمہارے اعمال کے ساتھ خدا کے سامنے پیش کیا جائے گا پس جو شخص ذرہ برابر نیک کام کرتا ہے وہ اس کی جزا پائے گا اور جو شخص ذرہ برابر بُرا کام کرتا ہے وہ اس کی سزا پائے گا۔" (شافعی)

۵۲۱۷ - (۶۳) وَعَنْ شَدَّادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «يَاۤاَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ، يَاْكُلُ مِنْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ وَعْدٌ صَادِقٌ، يَحْكُمُ فِيْهَا مَلِكٌ عَادِلٌ قَادِرٌ، يُحِقُّ فِيْهَا الْحَقَّ، وَيُبْطِلُ الْبَاطِلَ، كُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الْاٰخِرَةِ، وَلَا تَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْيَا، فَاِنَّ كُلَّ اُمٍّ يَتْبَعُهَا وَلَدُهَا». رَوَاهُمَا اَبُوْنُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ.

ترجمہ: "حضرت شداد کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سُنا ہے، لوگو! دنیا ایک باقی نہ رہنے والا سامان ہے جس میں سے نیک اور بد دونوں کھاتے ہیں اور آخرت ایک سچا وعدہ ہے جس میں عادل اور قادر بادشاہ حکم اور فیصلہ کرے گا (وہ اپنے حکم اور فیصلہ میں) حق کو ثابت کرے گا، اور باطل کو مٹادے گا۔ تم آخرت کے بیٹے بنو اور دنیا کے بیٹے نہ بنو اس لئے کہ ہر ماں کا بیٹا اس کا تابع ہوتا ہے۔" (ابونعیم)

۵۲۱۸ - (۶۴) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلَّا وَبِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ، يُسْمِعَانِ الْخَلَائِقَ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ. يَاۤاَيُّهَا النَّاسُ! هَلُمُّوْا اِلٰى رَبِّكُمْ، مَا قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰى». رَوَاهُمَا اَبُوْنُعَيْمٍ فِي «الْحِلْيَةِ».

ترجمہ: "حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو اس کے دونوں پہلوؤں میں دو فرشتے ہیں جو پکارتے اور مخلوقات کو سناتے ہیں ان کے پکارنے کی آواز کو ساری مخلوق سنتی ہے مگر جن اور انسان نہیں سنتے۔ وہ یہ اعلان کرتے ہیں کہ لوگو! اپنے پروردگار کے حکم کی طرف رجوع کرو اور اس بات کو جان لو کہ جو مال کم ہو اور کافی ہو وہ اس مال سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور لہو ولعب میں ڈالے (یعنی اللہ کی عبادت سے باز رکھے)۔" (ابونعیم)

۵۲۱۹ - (۶۵) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَبْلُغُ بِهٖ، قَالَ: «اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ قَالَتِ

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اور اس حدیث کو نبی ﷺ تک پہنچاتے ہیں کہ جب آدمی مرتا ہے تو فرشتے پوچھتے ہیں

الْمَلٰئِكَةُ: مَا قَدَّمَ؟ وَقَالَ بَنُوْ اٰدَمَ: مَا خَلَّفَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

(اس نے) آخرت کے لئے کیا بھیجا۔ اور آدمی یہ کہتے ہیں کہ (اس نے) کیا چھوڑا؟'' (بیہقی)

٥٢٢٠ - (٦٦) وَعَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِهٖ: «يَا بُنَيَّ! اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَيْهِمْ مَا يُوْعَدُوْنَ، وَهُمْ اِلَى الْاٰخِرَةِ سِرَاعًا يَذْهَبُوْنَ، وَاِنَّكَ قَدِاسْتَدْبَرْتَ الدُّنْيَا مُنْذُ كُنْتَ، وَاسْتَقْبَلْتَ الْاٰخِرَةَ، وَاِنَّ دَارًا تَسِيْرُ اِلَيْهَا اَقْرَبُ اِلَيْكَ مِنْ دَارٍ تَخْرُجُ مِنْهَا». رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

ترجمہ: ''مالک کہتے ہیں کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا: بیٹا! جس چیز کا وعدہ لوگوں سے کیا گیا ہے (یعنی مردوں کو دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جانا، حساب اور جزا و سزا وغیرہ) اس پر بڑی مدت گزر چکی ہے (یعنی آفرینشِ دنیا سے آج کے دن تک) حالانکہ لوگ آخرت کی طرف تیزی سے چلے جا رہے ہیں۔ اور اے بیٹا! جس روز سے کہ تو پیدا ہوا ہے دنیا کو پیچھے چھوڑتا چلا آتا ہے اور آخرت کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے اور وہ گھر جس کی طرف تو جا رہا ہے زیادہ قریب ہے تجھ سے بمقابلہ اس گھر کے جس سے تو جا رہا ہے۔'' (رزین)

٥٢٢١ - (٦٧) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «كُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ، صَدُوْقِ اللِّسَانِ». قَالُوْا: صَدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهٗ، فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ؟ قَالَ: «هُوَ النَّقِيُّ، التَّقِيُّ، لَا اِثْمَ عَلَيْهِ، وَلَا بَغْيَ، وَلَا غِلَّ، وَلَا حَسَدَ» رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا، کون شخص بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا مخموم دل کا اور سچی زبان کا۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا زبان کے سچے کو تو ہم جانتے ہیں مخموم دل سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا مخموم دل وہ ہے جو پاک ہو، پرہیزگار ہو، کوئی گناہ اس میں نہ ہو، ظلم نہ کیا ہو حد سے نہ گزرا ہو اور حسد اس میں نہ ہو۔'' (ابن ماجہ، بیہقی)

٥٢٢٢ - (٦٨) وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَرْبَعٌ اِذَا كُنَّ فِيْكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ الدُّنْيَا: حِفْظُ اَمَانَةٍ، وَّصِدْقُ حَدِيْثٍ، وَحُسْنُ خَلِيْقَةٍ، وَعِفَّةٌ فِيْ طُعْمَةٍ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار باتیں ہیں اگر وہ تجھ میں پائی جائیں تو دنیا کے فوت ہونے کا پھر کوئی غم نہیں ہے ایک تو امانت کی حفاظت کرنا دوسرے سچی بات کہنا تیسرے اخلاق کا اچھا ہونا چوتھے کھانے میں احتیاط و پرہیزگاری۔'' (احمد، بیہقی)

الْاِيْمَانِ».

٥٢٢٣ - (٦٩) وَعَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ قِيْلَ لِلُقْمَانَ الْحَكِيْمِ: مَا بَلَغَ بِكَ مَا نَرٰى؟ يَعْنِي الْفَضْلَ قَالَ: صِدْقُ الْحَدِيْثِ، وَاَدَاءُ الْاَمَانَةِ، وَتَرْكُ مَا لَا يَعْنِيْنِيْ. رَوَاهُ فِي «الْمُوَطَّأ».

ترجمہ: ’’امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ لقمان حکیم سے پوچھا گیا کہ جس مرتبہ پر ہم تم کو دیکھ رہے ہیں کس چیز نے تم کو اس پر پہنچایا (یعنی تم میں یہ خوبیاں کیوں کر پیدا ہوئیں) لقمان نے کہا زبان کی سچائی نے (یعنی سچ بولنے نے) اور امانت نے اور فضول و بے فائدہ چیزوں کے ترک کردینے نے۔‘‘ (موطا)

٥٢٢٤ - (٧٠) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَجِيْءُ الْاَعْمَالُ، فَتَجِيْءُ الصَّلٰوةُ فَتَقُوْلُ: يَارَبِّ! اَنَا الصَّلٰوةُ. فَيَقُوْلُ: اِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ فَتَجِيْءُ الصَّدَقَةُ، فَتَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اَنَا الصَّدَقَةُ. فَيَقُوْلُ: اِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ تَجِيْءُ الصِّيَامُ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ! اَنَا الصِّيَامُ. فَيَقُوْلُ: اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ. ثُمَّ تَجِيْءُ الْاَعْمَالُ عَلٰى ذٰلِكَ. يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ. ثُمَّ يَجِيْءُ الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ! اَنْتَ السَّلَامُ وَاَنَا الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ، بِكَ الْيَوْمَ اٰخُذُ، وَبِكَ اُعْطِيْ. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ: ﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾. رَوَاهُ اَحْمَدُ.

ترجمہ: ’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اعمال آئیں گے (یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور میں) پس آئے گی نماز (سب سے پہلے) اور کہے گی اے پروردگار! میں نماز ہوں۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا تو بھلائی پر ہے، پھر صدقہ آئے گا اور کہے گا: اے اللہ میں صدقہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو بھلائی پر ہے، پھر روزے آئیں گے اور کہیں گے اے رب ہم روزے ہیں۔ خدا کہے گا تم بھلائی پر ہو۔ پھر اور اعمال آئیں گے (یعنی حج، زکوٰۃ وجہاد وغیرہ) اور اسی طرح اپنے آپ کو بتائیں گے اور اللہ تعالیٰ جواب میں فرمائے گا تم بھلائی پر ہو۔ پھر اسلام آئے گا اور کہے گا: اے پروردگار! تیرا نام سلام ہے اور میں اسلام ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو بے شک بھلائی پر ہے تیری ہی وجہ سے آج میں مواخذہ کروں گا اور تیرے ہی سبب دوں گا (یعنی مواخذہ کروں گا عذاب کے ساتھ اور عطا کروں گا ثواب) جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے ﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ (یعنی جو شخص اسلام کے سوا کسی دین کو طلب کرے اس سے وہ دین ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت

میں ٹوٹا پانے والوں میں سے ہے۔" (احمد)

۵۲۲۵ - (۷۱) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ لَنَاسِتْرٌ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ طَيْرٍ، فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَاعَائِشَةُ! حَوِّلِيْهِ، فَاِنِّيْ اِذَا رَاَيْتُهٗ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

تَرْجَمَہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ ہمارے ہاں ایک پردہ تھا جس پر پرندوں کی تصویریں تھیں رسول اللہ ﷺ نے (اس کو دیکھ کر) فرمایا عائشہ! اس کو بدل دو۔ اس لئے کہ جب میں اس کو دیکھتا ہوں دنیا یاد آجاتی ہے۔" (احمد)

۵۲۲۶ - (۷۲) وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: عِظْنِيْ وَاَوْجِزْ. فَقَالَ: «اِذَا قُمْتَ فِيْ صَلٰوتِكَ فَصَلِّ صَلٰوةَ مُوَدِّعٍ وَلَا تَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْذِرُ مِنْهُ غَدًا، وَّاَجْمِعِ الْاَيَاسَ مِمَّا فِيْ اَيْدِي النَّاسِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

تَرْجَمَہ: "حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا مجھ کو نصیحت فرمایئے مگر مختصر۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب تو نماز پڑھے تو اس کی سی نماز پڑھ جو خدا کے سوا سب کو چھوڑ دینے والا ہے۔ کوئی ایسی بات زبان سے نہ نکال جس پر کل قیامت کو تجھے عذر خواہی کرنی پڑے اور جو چیز لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اس سے ناامید ہوجانے کا پختہ ارادہ کرلے۔" (احمد)

۵۲۲۷ - (۷۳) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِلَى الْيَمَنِ، خَرَجَ مَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْصِيْهِ، وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَمْشِيْ تَحْتَ رَاحِلَتِهٖ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: «يَا مُعَاذُ! اِنَّكَ عَسٰى اَنْ لَا تَلْقَانِيْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا، وَلَعَلَّكَ اَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِيْ هٰذَا اَوْ قَبْرِيْ» فَبَكٰى مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَاَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ

تَرْجَمَہ: "حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ان کو یمن روانہ فرمایا تو آپ ﷺ ان کو نصیحتیں کرتے ہوئے ساتھ ساتھ چلے۔ معاذ! اپنی سواری پر چل رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ پیدل تھے جب آپ ﷺ نصائح اور ہدایات سے فارغ ہوگئے تو آپ ﷺ نے فرمایا معاذ اس سال کے بعد شاید تو مجھ سے ملاقات نہ کرسکے اور ممکن ہے تو میری اس مسجد اور قبر سے گزرے۔ یہ سن کر معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے فراق کے غم میں بہت روئے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے منہ پھیرا اور مدینہ کی طرف رُخ کرکے فرمایا مجھ سے قریب تر وہ لوگ ہیں جو پرہیزگار ہیں خواہ وہ کوئی ہوں (یعنی کسی ملک، کسی قوم، کسی رنگ اور

نَحْوَ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: «اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِيَ الْمُتَّقُوْنَ، مَنْ كَانُوْا وَحَيْثُ كَانُوْا». رَوَى الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ اَحْمَدُ.

کوئی بھی زبان بولنے والے ہوں۔'' (احمد)

٥٢٢٨ - (٧٤) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿فَمَن يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ﴾ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ النُّوْرَ اِذَا دَخَلَ الصَّدْرَ انْفَسَحَ». فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ لِتِلْكَ مِنْ عَلَمٍ يُعْرَفُ بِهٖ؟ قَالَ: «نَعَمْ، التَّجَافِيْ مِنْ دَارِ الْغُرُوْرِ، وَالْاِنَابَةِ اِلٰى دَارِ الْخُلُوْدِ، وَالْاِسْتِعْدَادِ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِهٖ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت ابن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ﴿فَمَن يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ﴾ (یعنی اللہ تعالیٰ جس شخص کی ہدایت کا ارادہ کرتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لئے کشادہ کردیتا ہے) پھر فرمایا جب نور سینہ کے اندر داخل ہوتا ہے تو سینہ فراخ اور کشادہ ہوجاتا ہے) پوچھا گیا یا رسول اللہ کیا اس حالت کی کوئی علامت ہے جس سے اس کی شناخت کی جاسکے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں، اور وہ نشانی غرور (دھوکہ) کے گھر (یعنی دنیا) سے دور ہونا آخرت کی طرف رجوع کرنا اور مرنے سے پہلے مرنے کے لئے تیار ہوجانا ہے۔'' (بیہقی)

٥٢٢٩، ٥٢٣٠ - (٧٥، ٧٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ خَلَّادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِذَا رَاَيْتُمُ الْعَبْدَ يُعْطٰى زُهْدًا فِي الدُّنْيَا، وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ، فَاقْتَرِبُوْا مِنْهُ فَاِنَّهٗ يُلَقّٰى الْحِكْمَةَ». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوخلاد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم دیکھو کہ کسی بندہ کو دنیا میں زہد (یعنی دنیا سے بے رغبتی اور نفرت:) اور کم گوئی عطا کی گئی ہے تو اس سے قربت حاصل کرو، اس لئے کہ اس کو حکمت سکھائی گئی اور دی گئی ہے۔''

(۱) باب فضل الفقراء و ماكان من عيش النبي ﷺ

فقراء کی فضیلت اور نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں

الفصل الاول

پہلی فصل

۵۲۳۱ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت سے لوگ ایسے ہیں جو بے حد پریشان غبار آلود ہیں اور جن کو دروازہ سے دھکے دے کر نکالا جاتا ہے۔ اگر وہ خدا کی قسم کھائیں تو خدا تعالیٰ ان کی قسم کو پورا کردے۔“ (مسلم)

۵۲۳۲ - (۲) وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاٰى سَعْدٌ اَنَّ لَهٗ فَضْلًا عَلٰى مَنْ دُوْنَهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ؟». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: ”مصعب رضی اللہ عنہ بن سعد کہتے ہیں کہ سعد نے اپنی نسبت یہ گمان کیا کہ ان کو اپنے سے کمتر پر فضیلت حاصل ہے رسول اللہ ﷺ نے ان کے گمان کو توڑنے کے لئے فرمایا: تم کو (دشمنانِ اسلام کے مقابلہ میں) مدد نہیں دی جاتی اور تم کو رزق نہیں دیا جاتا مگر تمہارے انہی کمزوروں اور فقیروں کی دعا کی برکت سے۔“ (بخاری)

۵۲۳۳ - (۳) وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ، فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنَ، وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ، غَيْرَ اَنَّ اَصْحٰبَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ، وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَآءُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ”حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا (یعنی شبِ معراج میں یا خواب میں) جو لوگ جنت میں داخل ہوئے میں نے ان میں زیادہ تعداد غریبوں کی دیکھی اور دولت مندوں کو دیکھا کہ ان کو میدانِ قیامت میں روک لیا گیا ہے لیکن دوزخیوں (یعنی کافروں) کو دوزخ کی طرف لے جانے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ پھر میں دوزخ کی طرف کھڑا ہوا اور دیکھا تو دوزخ میں

جانے والوں کی زیادہ تعداد عورتوں کی تھی۔'' (بخاری ومسلم)

٥٢٣٤ - (٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّةِ، فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ. وَاطَّلَعْتُ فِی النَّارِ فَرَأَيْتُ اَكْثَرَاَ هْلِهَا النِّسَاءَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو جنت میں اکثر تعداد غریبوں کی نظر آئی اور دوزخ کو جھانک کر دیکھا تو وہاں کے رہنے والوں میں عورتوں کی تعداد زیادہ تھی۔'' (بخاری ومسلم)

٥٢٣٥ - (٥) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَی الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فقراء ومہاجرین کو قیامت کے دن دولتمندوں سے چالیس برس پہلے جنت میں داخل کیا جائے گا۔'' (مسلم)

٥٢٣٦ - (٦) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهٗ جَالِسٌ: «مَارَأْيُكَ فِیْ هٰذَا؟» فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِ النَّاسِ: هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِیٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ يُّنْكَحَ، وَاِنْ شَفَعَ اَنْ يُّشَفَّعَ. قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَارَأْيُكَ فِیْ هٰذَا؟» فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَآءِ الْمُسْلِمِيْنَ، هٰذَا حَرِیٌّ اِنْ خَطَبَ اَنْ لَا يُنْكَحَ. وَاِنْ شَفَعَ اَنْ لَّا يُشَفَّعَ. وَاِنْ قَالَ اَنْ لَّا يُسْمَعَ لِقَوْلِهٖ. فَقَالَ رَسُوْلُ

ترجمہ: ''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے قریب سے گزرا آپ ﷺ نے اس شخص سے جو آپ ﷺ کے پاس بیٹھا تھا پوچھا۔ اُس شخص کی نسبت (جو ابھی گزرا ہے) تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے عرض کیا: یہ شخص شریف آدمیوں میں سے ہے اور خدا کی قسم اس قابل ہے کہ اگر کسی عورت کو نکاح کا پیام دے تو اس کے پیام کو قبول کرلیا جائے اور کسی کی حکام سے سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول کی جائے یہ سُن کر رسول اللہ ﷺ خاموش ہو رہے۔ پھر ایک اور شخص آپ ﷺ کے پاس سے گزرا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسی شخص سے پوچھا اور اس شخص کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ شخص مسلمان فقراء میں سے ہے یہ اس لائق ہے کہ اگر کسی کو نکاح کا پیام دے تو اس کا پیام قبول نہ کیا جائے اور کسی کی سفارش

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ مِّلْأَ الْأَرْضِ مِثْلَ هٰذَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

کرے تو اس کی سفارش کو قبول نہ کیا جائے کسی سے کوئی بات کہے تو اس کی بات نہ سُنی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا یہ شخص اس جیسے دنیا بھر کے آدمیوں سے بہتر ہے جس کی تونے (پہلے) تعریف کی۔'' (بخاری ومسلم)

۵۲۳۷ - (۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِّنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ محمد ﷺ کے اہل بیت نے کبھی دو روز مسلسل جو کی روٹی سے بھی پیٹ نہیں بھرا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی۔'' (بخاری ومسلم)

۵۲۳۸ - (۸) وَعَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ شَاةٌ مَّصْلِيَّةٌ، فَدَعَوْهُ، فَاَبٰى اَنْ يَّاْكُلَ، وَقَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: ''سعید مقبری رضی اللہ عنہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک جماعت کے قریب سے گزرے جس کے سامنے بھنی ہوئی بکری رکھی تھی ابو ہریرہ کو لوگوں نے بلایا انھوں نے کھانے سے انکار کردیا اور کہا رسول اللہ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے اور کبھی صرف جو کی روٹی سے پیٹ نہ بھرا۔'' (بخاری)

۵۲۳۹ - (۹) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ مَشٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ، وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعًا لَهُ بِالْمَدِيْنَه عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ، وَاَخَذَ مِنْهُ شَعِيْرًا لِاَهْلِهٖ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: «مَا اَمْسٰى عِنْدَ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ بُرٍّ وَّلَا صَاعُ حَبٍّ، وَاِنَّ عِنْدَهُ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جو کی روٹی اور بدبودار چربی (جو بہت دنوں سے رکھی تھی) لے گئے اور نبی ﷺ نے اپنی ایک زرہ مدینہ کے ایک یہودی کے پاس رہن رکھی تھی اور اس سے اہل بیت کے لئے جو لئے تھے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ محمد ﷺ کے اہلِ بیت میں شام کو نہ تو ایک صاع گیہوں رہتے تھے اور نہ اور کوئی غلہ (یعنی صبح کے لئے کسی قسم کا سامان نہ رکھتے تھے) حالانکہ آپ ﷺ کی نو بیویاں تھیں۔'' (بخاری)

۵۲۴۰ - (۱۰) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

ترجمہ: ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی

قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى رِمَالِ حَصِيْرٍ، لَيْسَ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَهٗ فِرَاشٌ، قَدْ اَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهٖ، مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ مِّنْ اَدَمٍ، حَشْوُهَا لِيْفٌ. قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اُدْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى اُمَّتِكَ، فَاِنَّ فَارِسًا وَالرُّوْمَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ. فَقَالَ: «اَوَفِيْ هٰذَا اَنْتَ يَاابْنَ الْخَطَّابِ؟ اُولٰئِكَ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ اس وقت کھجور پتوں کی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے اور چٹائی پر چادر نہ تھی۔ بوریئے نے حضور ﷺ کے پہلو پر نشان ڈال دیئے تھے اور آپ ﷺ کے سرہانے چمڑے کا تکیہ تھا جس میں کھجور کا پوست بھرا ہوا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! خدا سے دعا فرمائیے کہ وہ آپ کی امت کو فراخی (خوش حالی) عطا فرمائے فارس اور روم کے لوگ خوش حال بنائے گئے ہیں حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا خطاب کے بیٹے! کیا تو ابھی اسی خیال میں ہے یعنی تجھ کو اس کی بصیرت عطا نہیں ہوئی ہے اور تو حقیقت سے ابھی ناواقف ہے یہ وہ لوگ ہیں (یعنی روم وفارس کے لوگ) جن کو دنیا کی زندگی ہی میں خوبیاں دے دی گئی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کے جواب میں یہ الفاظ فرمائے۔ کیا تو اس پر راضی نہیں ہے کہ ان کو دنیا ملے اور ہم کو آخرت۔'' (بخاری ومسلم)

۵۲۴۱ - (۱۱) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ، مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ، اِمَّا اِزَارٌ وَاِمَّا كِسَاءٌ، قَدْ رَبَطُوْا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ، فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهٗ بِيَدِهٖ كَرَاهِيَةَ اَنْ تُرٰى عَوْرَتُهٗ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اصحابِ صفہ میں سے ستر آدمیوں کو دیکھا ان میں سے کسی ایک شخص کے پاس بھی چادر نہ تھی صرف ایک تہبند تھا یا ایک کملی جس کو انہوں نے اپنی گردنوں میں باندھ رکھا تھا ان میں سے بعض تہبند آدھی پنڈلیوں تک تھے اور بعض ٹخنوں تک (جس کا تہبند اونچا ہوتا وہ) اپنے تہبند کو (نماز میں) ہاتھ سے پکڑ لیتا تاکہ شرمگاہ نہ کھل جائے۔'' (بخاری)

۵۲۴۲ - (۱۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ،

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھے جو اس سے زیادہ مال دار اور شکیل ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ اس شخص پر بھی نظر ڈالے جو اس سے

فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: «اُنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْكُمْ، وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ، فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ».

کمتر درجہ کا ہے۔ (بخاری) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس شخص کو دیکھو جو تم سے کمتر درجہ کا ہے اور اس شخص کی طرف نہ دیکھو جو مرتبہ میں تم سے زیادہ ہے اور ایسا کرنا تمہارے لئے ضروری ہے تاکہ تم اس نعمت کو جو خدا نے تم کو دی ہے حقیر نہ جانو۔"

الفصل الثانی

دوسری فصل

٥٢٤٣ - (١٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِأَةِ عَامٍ نِصْفِ يَوْمٍ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فقراء جنت میں دولت مندوں سے پانچ سو برس پہلے داخل ہوں گے جو قیامت کا آدھا دن ہے۔" (ترمذی)

٥٢٤٤ - (١٤) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا، وَاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا، وَّاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ». فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لِمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «اِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا، يَا عَائِشَةُ! لَا تُرَدِّي الْمَسَاكِيْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، يَا عَائِشَةُ! اَحِبِّي الْمَسَاكِيْنَ وَقَرِّبِيْهِمْ، فَاِنَّ اللّٰهَ يُقَرِّبُكِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! مجھ کو مسکین بنا کر رکھ مسکین مار اور مسکینوں کی جماعت میں میرا حشر کر۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ نے یہ کیوں فرمایا؟ آنحضرت ﷺ نے جواب دیا اس لئے کہ مسکین جنت میں دولت مندوں سے چالیس برس پہلے داخل ہوں گے۔ اے عائشہ! کسی مسکین کو اپنے دروازہ سے خالی ہاتھ نہ جانے دو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو، عائشہ! تو مساکین سے محبت کر اور ان کو اپنے قریب کر (یعنی اپنی مجلسوں میں ان کو شریک رکھ) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تجھ کو اپنے قریب رکھے گا۔" (ترمذی، بیہقی)

٥٢٤٥ - (١٥) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اِلٰى قَوْلِهٖ فِيْ «زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ».

ترجمہ: "ابن ماجہ نے اسے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے لفظ "زمرة المساکین" تک روایت کیا ہے۔"

٥٢٤٦ - (١٦) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ

ترجمہ: "حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِبْغُوْنِيْ فِيْ ضُعَفَاءِ كُمْ، فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ. اَوْ تُنْصَرُوْنَ. بِضُعَفَاءِ كُمْ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

فرمایا: تم میری رضامندی کو اپنے ضعیفوں میں تلاش کرو (یعنی ان کو راضی رکھو) اس لئے کہ تم کو تمہارے ضعیفوں ہی کی بدولت رزق دیا جاتا ہے اور دشمنوں کے مقابلہ میں تمہاری مدد کی جاتی ہے۔" (ابوداؤد)

٥٢٤٧ - (١٧) وَعَنْ اُمَيَّةَ بْنِ خَالِدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهُ كَانَ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

ترجمہ: "حضرت امیہ بن خالد رضی اللہ عنہ عبداللہ بن اسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقراء ومہاجرین کے ذریعہ خدا سے (کفار پر) فتح حاصل ہونے کی دعا فرمایا کرتے تھے۔" (شرح السنۃ)

٥٢٤٨ - (١٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَغْبِطَنَّ فَاجِرًا بِنِعْمَةٍ، فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا هُوَلَاقٍ بَعْدَ مَوْتِهٖ، اِنَّ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ قَاتِلًا لَا يَمُوْتُ». يَعْنِي النَّارَ. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کسی فاجر وفاسق کی نعمت ودولت پر رشک نہ کر اس لے کہ تو نہیں جانتا کہ مرنے کے بعد اس سے کیا سلوک ہونے والا ہے فاجر کے لئے خدا کے ہاں ایسا قاتل ہے جو مرتے نہیں دیتا یعنی دوزخ کی آگ۔" (شرح السنۃ)

٥٢٤٩ - (١٩) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَسَنَتُهٗ، وَاِذَا فَارَقَ الدُّنْيَا فَارَقَ السِّجْنَ وَالسَّنَةَ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا مؤمن کا قیدخانہ اور قحط ہے جب وہ دنیا سے جدا ہوتا ہے تو قیدخانہ اور قحط سے نجات پاتا ہے۔" (شرح السنۃ)

٥٢٥٠ - (٢٠) وَعَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا، كَمَا يَظَلُّ اَحَدُكُمْ يَحْمِيْ سَقِيْمَهُ الْمَاءَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: "حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، جب خداوند تعالیٰ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو اس کو دنیا سے بچاتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے بیمار کو پانی سے بچاتا ہے۔" (احمد، ترمذی)

۵۲۵۱ - (۲۲) وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ اٰدَمَ: يَكْرَهُ الْمَوْتَ، وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِّلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ، وَ يَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ، وَقِلَّةُ الْمَالِ اَقَلُّ لِلْحِسَابِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

ترجمہ: ’’حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے دو چیزیں ہیں جن کو آدم کا بیٹا برا سمجھتا ہے ایک تو موت کو حالانکہ موت مؤمن کے لئے فتنہ سے بہتر ہے۔ دوسرے مال کی کمی کو حالانکہ مال کی کمی حساب میں کمی کی موجب ہے۔‘‘ (احمد)

۵۲۵۲ - (۲۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّيْ اُحِبُّكَ. فَقَالَ: «اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ». فَقَالَ: وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ، ثَلٰثَ مَرَّاتٍ. قَالَ: «اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا، لَلْفَقْرُ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُّحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: ’’حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا میں آپ سے محبت رکھتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا سمجھو کیا کہتے ہو؟ اس نے عرض کیا خدا کی قسم میں آپ ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ تین بار اسی طرح کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم سچے ہو تو فقر کے لئے پاکھر تیار کر لو اس لئے کہ جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے اس کو فقر وافلاس بہت جلد پہنچتا ہے اس پانی سے بھی جلد جو اپنے منتہا کی طرف جاتا ہے۔‘‘ (ترمذی)

۵۲۵۳ - (۲۳) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ، وَلَقَدْ اُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذٰى اَحَدٌ، وَّلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ، وَمَالِيْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَاكُلُهٗ ذُوْكَبِدٍ، اِلَّا شَيْءٌ يُّوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ: حِيْنَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِبًا مِّنْ مَّكَّةَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ، اِنَّمَا كَانَ

ترجمہ: ’’حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے خدا کے دین کے اظہار پر ڈرایا گیا اور میرے سوا کسی اور کو نہیں ڈرایا گیا (یعنی اظہارِ اسلام کے وقت) اور مجھ کو (خدا کے دین میں) ایذا دی گئی اور کسی کو ایذا نہیں دی گئی اور مجھ پر تیس دن اور تیس راتیں اس طرح گزریں کہ میرے اور بلال کے لئے کھانا نہ تھا وہ کھانا جس کو ہر جگر رکھنے والا کھاتا ہے مگر ایک نہایت خفیف سی چیز جس کو بلال رضی اللہ عنہ اپنے بغل میں چھپائے رہتے تھے۔ (ترمذی) اور انہوں نے اس حدیث کے معنٰی یہ بیان کئے ہیں کہ جب نبی ﷺ مکہ سے بھاگ کر باہر نکلے تو آپ ﷺ کے ساتھ بلال تھے

مَعَ بِلَالٍ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُ تَحْتَ اِبِطِهٖ.

اور بلال رضی اللہ عنہ کے پاس کھانے کی چیزوں میں سے صرف اتنا تھا جس کو وہ بغل میں دبائے رہتے تھے (یہ واقعہ حقیقت میں طائف کا واقعہ ہے جہاں آپ ﷺ ایک ماہ تک دعوتِ اسلام میں مشغول رہے اور سخت اذیتیں برداشت کیں)۔"

٥٢٥٤ - (٢٤) وَعَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ، فَرَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَطْنِهٖ عَنْ حَجَرَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: "حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹ پر پتھر باندھا ہوا دکھایا۔ رسول خدا ﷺ نے اپنا پیٹ کھول دیا تو اس پر دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔ (ترمذی) یہ حدیث غریب ہے۔"

٥٢٥٥ - (٢٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُمْ اَصَابَهُمْ جُوْعٌ فَاَعْطَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً تَمْرَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فقراء صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جب بھوک نے ستایا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک ایک کھجور عطا فرمائی۔" (ترمذی)

٥٢٥٦ - (٢٦) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتَا فِيْهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا: مَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ، فَاقْتَدٰى بِهٖ، وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ، فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ، كَتَبَهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا. وَمَنْ نَظَرَ فِيْ دِيْنِهٖ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ، وَنَظَرَ فِيْ دُنْيَاهُ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فَاَسِفَ عَلٰى مَا فَاتَهٗ مِنْهُ، لَمْ

ترجمہ: "حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو خصلتیں ہیں جس شخص میں وہ پائی جائیں خدا اس کو صابر وشاکر لوگوں میں لکھ دیتا ہے تو یہ کہ جب دینی امور میں کسی شخص کو اپنے سے بہتر وبرتر دیکھے تو اس کی اقتداء کرے اور دنیاوی امور میں اس شخص کو دیکھے جو اس سے پست درجہ کا ہے اور پھر وہ خدا کی تعریف کرے کہ اس نے اس شخص پر اس کو فضیلت بخشی ہے خداوند تعالیٰ اس شخص کو شاکر (اس لئے کہ اس نے کمتر درجہ کے شخص کو دیکھ کر خدا کا شکر ادا کیا ہے) اور صابر (اس لئے کہ اس نے اپنے سے بالاتر شخص کو دیکھ کر

يَكْتُبُهُ اللّٰهُ شَاكِرًا صَابِرًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ: «اَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ» فِيْ بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ.

صبر کیا اور اس کی اقتداء کی) لکھ دیتا ہے۔ اور جو شخص دین میں اس شخص کو دیکھے جو اس سے کم ہے اور دنیا میں اس شخص کو دیکھے جو اس سے بالاتر ہے اور پھر وہ عمر کے ضائع ہونے پر اظہارِ افسوس کرے تو خدا تعالیٰ اس کو صابر وشاکر قرار نہیں دیتا'' (ترمذی) اور ابوسعید کی حدیث ''اَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيْكَ الْمُهَاجِرِيْنَ'' فضائل قرآن کے بعد والے باب میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثالث

تیسری فصل

٥٢٥٧ - (٢٧) عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، وَسَاَلَهُ رَجُلٌ قَالَ: اَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ؟ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: اَلَكَ امْرَأَةٌ تَأْوِيْ اِلَيْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَاَنْتَ مِنَ الْاَغْنِيَاءِ قَالَ: فَاِنَّ لِيْ خَادِمًا قَالَ: فَاَنْتَ مِنَ الْمُلُوْكِ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: وَجَاءَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالُوْا: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ! (اِنَّا) وَاللّٰهِ مَا نَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ. لَّا نَفَقَةٍ وَّلَا دَابَّةٍ وَّلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ: مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ اِلَيْنَا، فَاَعْطَيْنَاكُمْ مَايَسَّرَ اللّٰهُ لَكُمْ، وَاِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا اَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ، وَاِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اِنَّ فُقَرَاءَ

تَرْجَمَۃ: ''ابی عبدالرحمٰن حبلی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک شخص نے پوچھا کہ کیا ہم (ان) فقراء مہاجرین میں سے نہیں جن کو یہ بشارت دی گئی ہے کہ وہ جنت میں دولتمندوں سے پہلے داخل ہوں گے۔ اس کے جواب میں میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سُنا، کیا تیری بیوی ہے جس کے پاس تو رہے؟ اس نے کہا ہاں۔ پھر عبداللہ نے پوچھا تیرے پاس گھر ہے جس میں تو رہے؟ اس نے کہا ہاں! عبداللہ نے کہا، تو دولتمندوں میں سے ہے اس شخص نے کہا اور میرے پاس ایک خادم بھی ہے عبداللہ نے کہا تو پھر تو بادشاہوں میں سے ہے ابوعبدالرحمٰن راوی کا بیان ہے کہ تین آدمی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آئے اس وقت میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا انہوں نے کہا اے عبداللہ! خدا کی قسم ہم کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتے نہ تو ہمارے پاس خرچ ہے اور نہ سواری اور نہ سامان (ہم کیوں کر جہاد وحج کریں) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا تم کیا چاہتے ہو اگر تم یہ چاہتے ہو (کہ میں اپنے پاس

الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَى الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا» قَالُوْا: فَاِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْأَلُ شَيْئًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

سے کچھ دوں) تو پھر کسی وقت آنا میں تم کو وہ چیز دوں گا جس کا خداوند تعالیٰ انتظام کردے اور اگر تم چاہو تو میں تمہاری حالت بادشاہ سے بیان کردوں (کہ وہ تمہارے ساتھ سلوک کردے) اور اگر تم پسند کرو تو صبر کرو اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ فقراء مہاجرین قیامت کے دن جنت میں دولتمندوں سے چالیس سال پہلے جائیں گے۔ انہوں نے کہا ہم صبر کرتے ہیں اور کوئی چیز نہیں مانگتے۔'' (مسلم)

۵۲۵۸ - (۲۸) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَيْنَمَا اَنَا قَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَلْقَةٌ مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُهٰجِرِيْنَ قُعُوْدٌ اِذْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ اِلَيْهِمْ، فَقُمْتُ اِلَيْهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لِيُبَشِّرْ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ بِمَا يُسِرُّ وُجُوْهَهُمْ، فَاِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَآءِ بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا» قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ اَلْوَانَهُمْ اَسْفَرَتْ. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو: حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ مَعَهُمْ اَوْ مِنْهُمْ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ ہم مسجد (نبوی) میں بیٹھے ہوئے تھے اور فقراء مہاجرین کا حلقہ جما ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور فقراء مہاجرین کی طرف منہ کرکے بیٹھ گئے میں اٹھا اور فقراء مہاجرین کی طرف متوجہ ہوگیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا، فقراء مہاجرین کو وہ بشارت پہنچا دینی چاہیئے جو ان کے چہروں کو شگفتہ کردے (یعنی وہ خوش ہوجائیں اور وہ بشارت یہ ہے کہ) وہ جنت میں دولتمندوں سے چالیس برس پہلے داخل ہوں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا (یہ سن کر) فقراء مہاجرین کے چہروں کا رنگ روشن ہوگیا (یعنی ان پر تروتازگی چھاگئی) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ فقراء مہاجرین کو خوش پاکر میں نے اپنے دل میں یہ آرزو کی کہ میں بھی ان کے ساتھ ہوتا تو ان میں سے ہوتا۔'' (دارمی)

۵۲۵۹ - (۲۹) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَمَرَنِيْ خَلِيْلِيْ بِسَبْعٍ: اَمَرَنِيْ بِحُبِّ الْمَسٰكِيْنِ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ، وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنِيْ وَلَا اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقِيْ،

ترجمہ: ''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے خلیل ﷺ (جانی دوست) نے مجھ کو سات باتوں کا حکم دیا ہے۔ حکم دیا کہ ① میں مساکین سے محبت کروں اور ان سے قریب رہوں ② اور یہ حکم دیا کہ میں اپنے سے کمتر درجہ کے لوگوں کو دیکھوں اور بالاتر

وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَصِلَ الرَّحِمَ وَاِنْ اَدْبَرَتْ، وَاَمَرَنِیْ اَنْ لَّا اَسْاَلَ اَحَدًا شَیْئًا، وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَقُوْلَ بِالْحَقِّ وَاِنْ کَانَ مُرًّا، وَاَمَرَنِیْ اَنْ لَّا اَخَافَ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃَ لَائِمٍ، وَاَمَرَنِیْ اَنْ اُکْثِرَ من قَوْلِ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ، فَاِنَّھُنَّ مَنْ کَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ. رَوَاہُ اَحْمَدُ.

لوگوں کو نہ دیکھوں۔ ③ اور یہ حکم دیا کہ میں قرابتداروں سے رشتہ ورابطہ کو قائم رکھوں اگرچہ کوئی رشتہ دار خود ہی قرابتداری کو منقطع کردے۔ ④ اور یہ حکم دیا کہ میں کسی سے کوئی چیز نہ مانگوں۔ ⑤ اور یہ حکم دیا کہ میں سچی بات کہوں اگرچہ وہ تلخ ہو۔ ⑥ اور حکم دیا کہ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں کسی کی ملامت سے نہ ڈروں۔ ⑦ اور یہ حکم دیا میں میں اکثر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہتا رہوں۔ یہ تمام عادتیں اور باتیں اس خزانہ کی ہیں جو عرشِ الٰہی کے نیچے ہے۔'' (احمد)

۵۲۶۰ - (۳۰) وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا، قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْجِبُہٗ مِنَ الدُّنْیَا ثَلٰثَۃٌ: اَلطَّعَامُ، وَالنِّسَاءُ، وَالطِّیْبُ، فَاَصَابَ اثْنَتَیْنِ، وَلَمْ یُصِبْ وَاحِدًا، اَصَابَ النِّسَآءَ وَالطِّیْبَ، وَلَمْ یُصِبِ الطَّعَامَ. رَوَاہُ اَحْمَدُ.

تَرجَمۃ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ دنیا کی چیزوں میں سے تین چیزیں رسول اللہ ﷺ کو اچھی معلوم ہوتی تھیں ایک تو کھانا دوسرے عورتیں اور تیسرے خوشبو۔ ان میں سے دو چیزیں رسول اللہ ﷺ کو زیادہ ملیں یعنی عورتیں اور خوشبو اور تیسری چیز نہ ملی یعنی کھانا۔'' (احمد)

۵۲۶۱ - (۳۱) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: «حُبِّبَ اِلَیَّ الطِّیْبُ وَالنِّسَآءُ، وَجُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ». رَوَاہُ اَحْمَدُ، وَالنَّسَائِیُّ، وَزَادَ ابْنُ الْجَوْزِیِّ بَعْدَ قَوْلِہٖ: «حُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا».

تَرجَمۃ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے محبوب کی گئی ہے میرے لئے خوشبو اور عورتیں اور بنایا گیا ہے نماز کو میری آنکھوں کے لئے ٹھنڈک۔ (احمد، نسائی) ابن الجوزی کی روایت میں حُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا کے الفاظ ہیں۔''

۵۲۶۲ - (۳۲) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ بِہٖ اِلَی الْیَمَنِ، قَالَ: «اِیَّاكَ وَ التَّنَعُّمَ، فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰہِ لَیْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِیْنَ».

تَرجَمۃ: ''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ان کو یمن روانہ فرمایا تو یہ نصیحت فرمائی اپنے آپ کو آرائش واستراحت سے بچا اس لئے کہ خدا کے بندے آرام وآسائش حاصل نہیں کرتے۔'' (احمد)

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

٥٢٦٣ - (٣٣) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ رَضِيَ مِنَ اللّٰهِ بِالْيَسِيْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الْعَمَلِ».

ترجمہ: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے تھوڑے رزق پر راضی ہوجائے خداوند تعالیٰ اس سے تھوڑے عمل پر راضی ہوجاتا ہے۔'' (بیہقی)

٥٢٦٤ - (٣٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ جَاعَ أَوِاحْتَاجَ، فَكَتَمَهُ النَّاسَ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَّرْزُقَهُ رِزْقَ سَنَةٍ مِّنْ حَلَالٍ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص بھوکا یا محتاج ہو اور لوگوں سے اپنی حالت کو چھپائے تو خداوند تعالیٰ پر اس کا یہ حق ثابت ہوجاتا ہے کہ وہ اس کو حلال طریقہ پر ایک سال کی روزی کا انتظام کردے۔'' (بیہقی)

٥٢٦٥ - (٣٥) وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِيْرَ الْمُتَعَفِّفَ أَبَا الْعِيَالِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: ''حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندہ کو دوست رکھتا ہے جو فقیر، پارسا اور عیال دار ہو۔'' (ابن ماجہ)

٥٢٦٦ - (٣٦) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: اِسْتَسْقٰى يَوْمًا عُمَرُ، فَجِيْءَ بِمَاءٍ قَدْ شِيْبَ بِعَسَلٍ، فَقَالَ: إِنَّهُ لَطَيِّبٌ، لٰكِنِّيْ أَسْمَعُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ نَعٰى عَلٰى قَوْمٍ شَهَوَاتِهِمْ فَقَالَ: ﴿أَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا﴾ فَأَخَافُ أَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا، فَلَمْ يَشْرَبْهُ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

ترجمہ: ''زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک روز پانی مانگا آپ کے پاس پانی لایا گیا جس میں شہد ملا ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ پاک ہے (لذیذ اور خوش گوار) لیکن میں خداوند بزرگ و برتر سے یہ سنتا ہوں کہ اس نے ایک قوم پر عیب لگایا تھا۔ خواہشاتِ نفس کے اتباع کا اور فرمایا تم نے اپنی لذتوں اور نعمتوں کا پورا پورا فائدہ اپنی دنیاوی زندگی میں پالیا۔ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں ہماری نیکیاں بھی ایسی نہ ہوں جن کا ثواب جلد دیا گیا ہو

(یعنی دنیا ہی میں) انہوں نے اس پانی کو نہیں پیا اور واپس کر دیا۔"

(رزین)

٥٢٦٧ - (٣٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَا شَبِعْنَا مِنْ تَمْرٍ حَتّٰى فَتَحْنَا خَيْبَرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تَرْجَمَۃ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ ہم نے کبھی کھجوروں سے پیٹ نہیں بھرا یہاں تک کہ ہم نے خیبر فتح کرلیا۔" (بخاری)

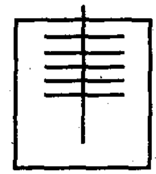
(۲) باب الامل والحرص

امید اور حرص کا بیان

الفصل الاول

پہلی فصل

٥٢٦٨ - (١) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا، وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسْطِ خَارِجًا مِّنْهُ، وَخَطَّ خُطُطًا صِغَارًا إِلٰى هٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسْطِ، فَقَالَ: «هٰذَا الْإِنْسَانُ، وَهٰذَا أَجَلُهُ مُحِيْطٌ بِهِ، وَهٰذَا الَّذِيْ هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ، وَهٰذِهِ الْخُطُوْطُ الصِّغَارُ الْأَعْرَاضُ، فَإِنْ أَخْطَأَهُ هٰذَا نَهَسَهُ هٰذَا، وَإِنْ أَخْطَأَهُ هٰذَا نَهَسَهُ هٰذَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.



ترجمہ: ''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے چار خط کھینچ کر ایک مربع بنایا اور ایک خط مربع کے درمیان کھینچا جو مربع سے باہر نکلا ہوا تھا اور پھر چھوٹے چھوٹے خط درمیان کے خط میں اس کے دونوں جانب کھینچے اور پھر فرمایا یہ درمیانی خط انسان ہے اور مربع اس کی موت ہے جو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے اور درمیانی خط کا حصہ مربع سے باہر ہے وہ اس کی آرزو ہے اور درمیانی خط میں دونوں طرف جو چھوٹی چھوٹی خط ہیں وہ عوارض ہیں (آفات وبلیات وامراض وغیرہ) ایک عارضہ اور حادثہ سے انسان بچ گیا تو پھر دوسرا ہے اور دوسرے سے بچ گیا تو تیسرا ہے (اسی طرح متعدد حوادث وعوارض تاک میں لگے رہتے ہیں یہاں تک کہ موت آجاتی ہے)۔'' (بخاری)

٥٢٦٩ - (٢) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوْطًا فَقَالَ: «هٰذَا الْأَمَلُ، وَهٰذَا أَجَلُهُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ جَآءَهُ الْخَطُّ الْأَقْرَبُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے چند خطوط کھینچے (یعنی ایک مربع بنایا اور ایک خط مربع کے درمیان مربع سے باہر نکلا ہوا کھینچا اور فرمایا یہ خط (جو مربع سے باہر نکلا ہوا ہے) انسان کی آرزو ہے اور یہ خط (یعنی مربع) انسان کی موت ہے۔ پس انسان اسی طرح رہتا ہے کہ اچانک اس کو موت آجاتی ہے (یعنی وہ موت کو دور سمجھتا ہے اور موت کا خط قریب آجاتا ہے آخر

وہ مرجاتا ہے)۔" (بخاری)

٥٢٧٠ - (٣) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ: الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ، وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمْرِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انسان بوڑھا ہوتا ہے اور دو چیزیں اس میں جوان ہوتی ہیں یعنی مال اور عمر کی زیادتی کی حرص۔" (بخاری ومسلم)

٥٢٧١ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيْرِ شَابًّا فِي اثْنَيْنِ: فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُوْلِ الْاَمَلِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بوڑھے کا دل ہمیشہ دو باتوں میں جوان رہتا ہے یعنی دنیا کی محبت اور آرزو کی درازی میں۔" (بخاری ومسلم)

٥٢٧٢ - (٥) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلَى امْرِئٍ اَخَّرَ اَجَلَهُ حَتّٰى بَلَّغَهُ سِتِّيْنَ سَنَةً». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس آدمی کے لے خداوند تعالیٰ نے عذر کا کوئی موقعہ نہیں باقی رکھا جس کی موت میں مہلت دی اور ساٹھ سال کی عمر عطا فرمائی۔" (بخاری)

٥٢٧٣ - (٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَوْ كَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَّالٍ لَابْتَغٰى ثَالِثًا، وَّلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر آدمی کے پاس مال سے بھرے ہوئے دو جنگل ہوں تب بھی وہ تیسرے جنگل کو تلاش کرے گا اور آدمی کے پیٹ کو کوئی چیز نہیں بھرتی مگر (قبر کی) مٹی۔ (یعنی اس کی حرص گور تک باقی رہتی ہے) اور خداوند تعالیٰ (حرصِ مذموم سے) جس بندہ کی توبہ کو چاہے قبول کرلیتا ہے۔" (بخاری ومسلم)

٥٢٧٤ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِيْ فَقَالَ: «كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ، وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم کے کسی حصہ کو (مثلاً مونڈھوں) کو پکڑا اور فرمایا تو دنیا میں اسی طرح رہ گویا کہ تو ایک مسافر ہے اور اپنے آپ کو ان مردوں میں شمار کر جو قبروں کے اندر ہیں۔" (بخاری)

اَهْلِ الْقُبُوْرِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

الفصل الثانی

دوسری فصل

٥٢٧٥ - (٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَّبِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَاُمِّيْ نُطَيِّنُ شَيْئًا، فَقَالَ: «مَا هٰذَا يَا عَبْدَ اللّٰهِ؟» قُلْتُ: شَيْءٌ نُصْلِحُهُ. قَالَ: «اَلْاَمْرُ اَسْرَعُ مِنْ ذٰلِكَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس اس حال میں آئے کہ میں اور میری ماں مٹی سے کچھ مرمت یا درستی کررہے تھے آپ ﷺ نے پوچھا عبداللہ یہ کیا ہے (یعنی یہ کیا کررہے ہو) میں نے عرض کیا میں یہ درست کررہا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا موت اس سے بھی جلد آنے والی ہے (یعنی اس گھر کے پڑنے سے بھی زیادہ جلد آنے والی ہے)۔“

٥٢٧٦ - (٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُهْرِيْقُ الْمَاءَ فَيَتَيَمَّمُ بِالتُّرَابِ فَاَقُوْلُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ الْمَاءَ مِنْكَ قَرِيْبٌ، يَقُوْلُ: «مَا يُدْرِيْنِيْ لَعَلِّيْ لَا اَبْلُغُهُ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ». وَابْنُ الْجَوْزِيُّ فِيْ كِتَابِ «الْوَفَاءِ».

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کبھی پیشاب کرتے اور مٹی سے تیمم فرمالیتے میں عرض کرتا یا رسول اللہ پانی قریب ہے آپ ﷺ فرماتے کس چیز نے مجھ کو بتایا ہے (یعنی کیا خبر ہے) شاید اس پانی تک پہنچ سکوں (یعنی پانی تک پہنچنے سے پہلے موت آجائے)۔“ (شرح السنۃ۔ کتاب الوفاء)

٥٢٧٧ - (١٠) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «هٰذَا ابْنُ اٰدَمَ وَهٰذَا اَجَلُهُ» وَوَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ قَفَاهُ، ثُمَّ بَسَطَ، فَقَالَ: «وَثَمَّ اَمَلُهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے یہ آدمی ہے اور یہ اس کی موت۔ یہ کہہ کر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ گدی کے قریب رکھا (یعنی موت اتنی قریب ہے) پھر ہاتھ کو پھیلایا اور (گدی سے دور لے گئے اور) فرمایا اس جگہ انسان کی آرزو ہے (یعنی موت قریب ہے اور انسان کی آرزو دراز)۔“

٥٢٧٨ - (١١) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ: ”حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سامنے ایک لکڑی (زمین میں) گاڑی پھر ایک

وَسَلَّمَ غرزَعُوْدًا بَيْنَ يَدَيْهِ، وَاٰخرَ اِلٰى جَنْبِهٖ، وَاٰخرَ اَبعَدَ منه. فقَالَ: «اَتَدْرُوْنَ مَاهٰذَا؟» قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: «هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا الْاَجَلُ» اُرَاهُ قَالَ: «وَهٰذَا الْاَمَلُ، فَيَتَعَاطَى الْاَمَلَ فَلَحِقَهُ الْاَجَلُ دُوْنَ الْاَمَلِ.» رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

لکڑی اس لکڑی کے پہلو میں اور ایک لکڑی ان سے بہت دور نصب کی اور پھر فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا خدا اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ لکڑی (یعنی پہلی لکڑی) انسان ہے اور یہ لکڑی (دوسری جو اس کے پہلو میں ہے) موت ہے۔ ابوسعید خدری کا بیان ہے کہ تیسری لکڑی کی نسبت میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا اور یہ امید ہے۔ انسان امید اور آرزو میں گرفتار رہتا ہے کہ موت آرزو کے ختم ہونے سے پہلے آ جاتی ہے۔" (شرح السنۃ)

۵۲۷۹ - (۱۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «عُمْرُ اُمَّتِيْ مِنْ سِتِّيْنَ سَنَةً اِلٰى سَبْعِيْنَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے میری امت کی عمر ساٹھ سال سے ستر سال تک ہے۔" (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

۵۲۸۰ - (۱۳) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَعْمَارُ اُمَّتِيْ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلٰى سَبْعِيْنَ، وَاَقَلُّهُمْ مَنْ يَّجُوْزُ ذٰلِكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ فِيْ «بَابِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ».

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے میری امت کی عمریں ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہیں اور بہت کم ہیں ایسے لوگ جن کی عمر اس سے زیادہ ہو۔" (ترمذی، ابن ماجہ)

اور عبداللہ بن شخیر کی حدیث "بَابِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ" میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثالث

تیسری فصل

۵۲۸۱ - (۱٤) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَوَّلُ صَلَاحِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْيَقِيْنُ

ترجمہ: "عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے اس امت کی پہلی نیکی یقین ہے اور زہد ہے (یعنی اس امر کا یقین ہے کہ خداوند تعالیٰ

وَالزُّهْدُ، وَاَوَّلُ فَسَادِهَا الْبُخْلُ وَالْاَمَلُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

رازق ہے) اور پہلا فساد بخل اور آرزو ہے۔" (بیہقی)

۵۲۸۲ - (۱۵) وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: لَيْسَ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا بِلُبْسِ الْغَلِيْظِ وَالْخَشِنِ، وَاَكْلِ الْجَشِبِ، اِنَّمَا الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا قَصْرُ الْاَمَلِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: "سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ دنیا میں زُہد اس کا نام نہیں ہے کہ موٹے اور سخت کپڑوں کو پہن لیا جائے اور بے مزہ کھانا کھا لیا جائے بلکہ زہد حقیقت میں آرزوں اور امیدوں کی کمی کا نام ہے۔" (شرح السنۃ)

۵۲۸۳ - (۱۶) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا وَّسُئِلَ اَيُّ شَيْءٍ نِ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: طِيْبُ الْكَسْبِ وَقَصْرُ الْاَمَلِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: "زید بن حسین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا کہ دنیا میں زہد کس چیز کا نام ہے؟ اس کے جواب میں امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ کہا "حلال پیشہ اختیار کرنا اور امیدوں کی کمی۔" (بیہقی)

(۳) باب استحباب المال والعمر للطاعة

طاعت کے لئے مال اور عمر کے مستحب ہونے کا بیان

الفصل الأول

٥٢٨٤ - (١) وَعَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ: «لَا حَسَدَ اِلَّا فِيْ اثْنَيْنِ» فِيْ «بَابِ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ».

پہلی فصل

ترجمہ: ”حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ متقی، غنی اور گوشہ نشین بندہ کو پسند کرتا ہے (متقی ممنوع کاموں اور چیزوں سے بچنے والا، غنی مال دار یا دل کا غنی)۔“ (مسلم)

اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث ”لَا حَسَدَ اِلَّا فِيْ اثْنَيْنِ فِيْ بَابِ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ“ میں ذکر کی گئی ہے۔

الفصل الثاني

٥٢٨٥ - (٢) عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «مَنْ طَالَ عُمُرُهُ، وَحَسُنَ عَمَلُهُ». قَالَ: فَاَيُّ النَّاسِ شَرٌّ؟ قَالَ: «مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

٥٢٨٦ - (٣) وَعَنْ عُبَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، فَقُتِلَ اَحَدُهُمَا، فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتَ الْاٰخَرُ بَعْدَهُ بِجُمُعَةٍ اَوْ نَحْوِهَا،

دوسری فصل

ترجمہ: ”حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کونسا آدمی بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ شخص جس کی عمر زیادہ ہو اور عمل اچھے ہوں۔ پھر پوچھا اور کونسا آدمی برا ہے؟ فرمایا جس کی عمر زیادہ اور عمل بُرے ہوں۔“ (احمد، ترمذی، دارمی)

ترجمہ: ”حضرت عبید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دو شخصوں کے درمیان اخوت کرادی تھی (یعنی بھائی بھائی بنا دیا تھا) ان میں سے ایک شخص خدا کی راہ میں مارا گیا اس کے بعد دوسرا بھی (اپنے بستر پر) مر گیا ایک ہفتے یا قریب ایک ہفتہ کے بعد صحابہ

فَصَلَّوْا عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا قُلْتُمْ؟» قَالُوْا: دَعَوْنَا اللّٰهَ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَيَرْحَمَهٗ وَيُلْحِقَهٗ بِصَاحِبِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَاَيْنَ صَلٰوتُهٗ، بَعْدَ صَلٰوتِهٖ وَعَمَلُهٗ بَعْدَ عَمَلِهٖ؟» اَوْ قَالَ: «صِيَامُهٗ بَعْدَ صِيَامِهٖ، لِمَا بَيْنَهُمَا اَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس شخص کے جنازہ کی نماز پڑھی۔ نبی ﷺ نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے پوچھا تم نے نماز میں کیا پڑھا؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا ہم نے اس کے لئے یہ دعا کی کہ اس کو خدا بخش دے اور اس پر رحم فرمائے اور اس کو اس کے ساتھی کے پاس پہنچادے (جو شہید ہوا ہے) نبی ﷺ نے یہ سن کر فرمایا اس کی وہ نماز کہاں گئی جو اس نے اپنے ساتھی کے مرنے کے بعد پڑھی اور وہ عمل کہاں گیا جو اس نے اس کے بعد کیا۔ یا آپ ﷺ نے یہ الفاظ فرمائے کہ اس کے وہ روزے کہاں گئے جو اس کے بعد اس نے رکھے ہیں (یعنی جب تم نے اس کو شہید کے برابر مرتبے پر پہنچنے کی دعا اس کے لئے کی ہے تو اس کے ان اعمال کا ثواب کیا ہوا (یعنی اس کا مرتبہ شہید سے زیادہ ہے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا جنت کے اندر دو شخصوں کے درمیان جو فاصلہ ہے وہ اس فاصلہ سے زیادہ ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔" (ابوداؤد، نسائی)

۵۲۸۷ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «ثَلٰثٌ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ، وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ، فَاَمَّا الَّذِيْ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ فَاِنَّهٗ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِّنْ صَدَقَةٍ، وَّلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَّظْلِمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا، وَّلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ وَاَمَّا الَّذِيْ اُحَدِّثُكُمْ فَاحْفَظُوْهُ» فَقَالَ: «اِنَّمَا الدُّنْيَا لِاَرْبَعَةِ

ترجمہ: "حضرت ابی کبشہ انماری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے تین باتیں ہیں جن پر میں قسم کھاتا ہوں کہ وہ حق ہیں اور تم سے میں ایک بات بیان کرتا ہوں کہ تم اس کو محفوظ رکھو، وہ تین باتیں ہیں جن پر میں قسم کھاتا ہوں۔ ایک یہ کہ بندہ کا مال صدقہ اور خیرات کرنے سے کم نہیں ہوتا اور جس بندہ پر ظلم وزیادتی کی جائے اور اس پر صبر کرے اللہ تعالیٰ اس کی عزت کو بڑھاتا ہے اور جس بندہ نے سوال کا دروازہ کھولا (یعنی لوگوں سے مانگنا شروع کیا) اللہ تعالیٰ اس کے لئے فقر وافلاس کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا جس کا

نَفَرٍ: عَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالاً وَّعِلْمًا، فَهُوَ يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ، وَيَصِلُ رَحِمَهٗ، وَيَعْمَلُ لِلّٰهِ فِيْهِ بِحَقِّهٖ، فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ مَالاً، فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُوْلُ: لَوْ اَنَّ لِيْ مَالاً لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ، فَاَجْرُهُمَا سَوَآءٌ. وَّعَبْدٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالاً وَّلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا، فَهُوَ يَتَخَبَّطُ فِيْ مَالِهٖ بِغَيْرِ عِلْمٍ، لَا يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهٗ، وَلَا يَعْمَلُ فِيْهِ بِحَقٍّ، فَهٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٌ لَمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالاً وَلَا عِلْمًا، فَهُوَ يَقُوْلُ: لَوْ اَنَّ لِيْ مَالاً لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ، فَهُوَ نِيَّتُهٗ وَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

میں نے ذکر کیا تھا۔ اب میں اس کو بیان کرتا ہوں اس کو یاد رکھو۔ دنیا چار آدمیوں کے لئے ہے ایک تو اس بندہ کے لئے جس کو خدا نے مال اور علم عطا فرمایا پس وہ مال کو خرچ کرنے میں خدا سے ڈرتا ہے (اور حرام کاموں میں خرچ نہیں کرتا) رشتہ داروں سے سلوک کرتا ہے اور اس مال میں سے مال کے حق کے موافق خداوند تعالیٰ کے لئے خرچ کرتا ہے اس شخص کا بڑا درجہ ہے دوسرے اس بندہ کے لئے جس کو خداوند تعالیٰ نے علم عطا فرمایا اور مال عطا نہیں فرمایا۔ یہ بندہ (علم کے سبب) سچی نیت رکھتا ہے اور یہ آرزو کرتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں شخص کی طرح اس کو نیک کاموں میں خرچ کرتا۔ اس کو بھی پہلے بندہ کی مانند اجر ملے گا اور ثواب میں دونوں برابر ہوں گے اور تیسرا بندہ وہ ہے جس کو خدا نے مال دیا ہے اور علم نہیں دیا یہ بندہ اپنے مال کو علم نہ ہونے کی وجہ سے بُری طرح خرچ کرتا ہے نہ تو خرچ کرنے میں خدا سے ڈرتا ہے نہ رشتہ داروں سے سلوک کرتا ہے اور نہ خدا کا حق اپنے مال میں سے نکالتا ہے اور نہ بندروں کا حق ادا کرتا ہے یہ بندہ بدترین مرتبہ کا ہے۔ اور چوتھا بندہ وہ ہے جس کو خدا نے مال بھی نہیں دیا اور علم بھی نہیں دیا وہ کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں شخص کی طرح خرچ کرتا (یعنی بُرے کاموں میں) یہ بندہ اپنی نیت کے سبب مغلوب ہے اور اس کا گناہ تیسرے شخص کے گناہ کی مانند ہے۔" (ترمذی)

۵۲۸۸ - (۵) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا اِسْتَعْمَلَهٗ». فَقِيْلَ:

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ جب کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے بھلائی کے کام کراتا ہے۔ پوچھا گیا خدا بھلائی کے کام کیوں کر کراتا

وَكَيْفَ يَسْتَعْمِلُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «يُوَفِّقُهُ بِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ہے یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا موت سے پہلے اس کو اعمال نیک کی توفیق مرحمت فرماتا ہے۔'' (ترمذی)

۵۲۸۹ - (٦) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ، وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا، وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: ''حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے عاقل اور محتاط شخص وہ ہے جو اپنے نفس کو ذلیل سمجھے اور اپنے قابو میں رکھے اور عمل کرے مابعد موت کے لیے اور عاجز و درماندہ وہ شخص ہے جو اپنے نفس کی خواہشات کا غلام ہو اور خدا سے بخشش کا آرزومند ہو۔'' (ترمذی، ابن ماجہ)

الفصل الثالث

تیسری فصل

۵۲۹۰ - (٧) عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كُنَّا فِيْ مَجْلِسٍ، فَطَلَعَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى رَاسِهٖ اَثَرُ مَاءٍ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَرَاكَ طِيْبَ النَّفْسِ. قَالَ: «اَجَلْ». قَالَ: ثُمَّ خَاضَ الْقَوْمُ فِيْ ذِكْرِ الْغِنٰى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا بَأْسَ بِالْغِنٰى لِمَنِ اتَّقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَالصِّحَّةُ لِمَنِ اتَّقٰى خَيْرٌ مِّنَ الْغِنٰى، وَطِيْبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِيْمِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

ترجمہ: ''حضرت رسول ﷺ کے ایک صحابی کہتے ہیں کہ ہم ایک مجلس میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے آپ کے سر پر غسل کی تری تھی۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس وقت ہم آپ کو خوش دیکھتے ہیں۔ فرمایا ہاں۔ راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد لوگ باتوں میں مشغول ہوگئے اور دولت مندی پر بحث ہونے لگی (کہ وہ اچھی ہے یا بری) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص خداوند بزرگ و برتر سے ڈرے اس کے لئے دولت مندی بری چیز نہیں ہے اور متقی کے لیے صحت (جسمانی) دولت سے بہتر ہے اور خوش حالی اور خوش دلی خدا کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔'' (احمد)

۵۲۹۱ - (٨) وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ الْمَالُ فِيْمَا مَضٰى يُكْرَهُ، فَاَمَّا الْيَوْمَ فَهُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ. وَقَالَ: لَوْلَا هٰذِهٖ

ترجمہ: ''حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگلے زمانے میں مال کو برا سمجھا جاتا تھا لیکن آج کل مال مؤمن کی ڈھال ہے سفیان کہتے ہیں کہ اگر یہ دینار ہمارے پاس نہ ہوتے تو یہ بادشاہ ہم

الدَّنَانِيْرُ لَتَمَنْدَلَ بِنَا هٰؤُلَاءِ الْمُلُوْكُ. وَقَالَ: مَنْ كَانَ فِيْ يَدِهٖ مِنْ هٰذِهٖ شَيْءٌ فَلْيُصْلِحْهُ، فَاِنَّهٗ زَمَانٌ اِنِ احْتَاجَ كَانَ اَوَّلَ مَنْ يُبْذِلُ دِيْنَهٗ وَقَالَ: الْحَلَالُ لَا يَحْتَمِلُ السَّرَفَ. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

کو ذلیل وخوار بنا دیتے اور سفیان نے یہ کہا کہ جس شخص کے پاس کچھ مال ہو وہ اس کی اصلاح کرے (یعنی اس کو بڑھانے کی تدبیریں کرے اور ضائع ہونے سے بچائے اس لیے کہ ہمارا یہ زمانہ ایسا زمانہ ہے کہ اگر اس میں کوئی محتاج ہوگا تو وہی سب سے پہلا شخص ہے جو اپنے دین کو دنیا کے عوض فروخت کر دے گا اور سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ حلال مال فضول خرچی میں ضائع نہیں ہوتا۔'' (شرح السنۃ)

٥٢٩٢ - (٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُنَادِيْ مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ: اَيْنَ اَبْنَاءُ السِّتِّيْنَ؟ وَهُوَ الْعُمُرُ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيْرُ﴾ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن ایک منادی یہ اعلان کرے گا کہ ساٹھ برس کی عمر والے لوگ کہاں ہیں اور یہ عمر وہ عمر ہے جس کی نسبت خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيْرُ (یعنی کیا ہم نے تم کو ایسی عمر نہ دی جس میں نصیحت حاصل کرنے والا نصیحت (عبرت) حاصل کرے حالانکہ تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آیا (یعنی بڑھاپا یا قرآن یا رسول یا موت)۔'' (بیہقی)

٥٢٩٣ - (١٠) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ نَفَرًا. مِنْ بَنِيْ عُذْرَةَ ثَلَاثَةً اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَسْلَمُوْا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ يَّكْفِيْنَهُمْ؟» قَالَ طَلْحَةُ: اَنَا. فَكَانُوْا عِنْدَهٗ، فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا، فَخَرَجَ فِيْهِ اَحَدُهُمْ، فَاسْتُشْهِدَ، ثُمَّ بَعَثَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيْهِ الْاٰخَرُ، فَاسْتُشْهِدَ،

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قبیلہ بنی عذرہ کے تین آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور اسلام قبول کیا آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا کون ہے جو ان کی خبر گیری کرے مجھ کو آگاہ کرے؟ طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں ان کی خبرگیری کروں گا وہ تینوں آدمی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس رہے پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا۔ ان تینوں میں سے ایک شخص اس لشکر میں گیا اور شہید ہوا پھر ایک اور لشکر آپ ﷺ نے بھیجا اس میں دوسرا شخص گیا اور شہید ہوا پھر تیسرا شخص بستر پر مر

ثُمَّ مَاتَ الثَّالِثُ عَلٰى فِرَاشِهٖ، قَالَ: قَالَ طَلْحَةُ: فَرَأَيْتُ هٰؤُلَآءِ الثَّلٰثَةَ فِي الْجَنَّةِ، وَرَاَيْتُ الْمَيِّتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ اَمَامَهُمْ وَالَّذِيْ اسْتُشْهِدَ اٰخِرًا يَلِيْهِ، فَاَوَّلُهُمْ يَلِيْهِ، فَدَخَلَنِيْ مِنْ ذٰلِكَ، فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: «وَمَا اَنْكَرْتَ مِنْ ذٰلِكَ؟! لَيْسَ اَحَدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ مُّؤْمِنٍ يُّعَمَّرُ فِي الْاِسْلَامِ، لِتَسْبِيْحِهٖ وَتَكْبِيْرِهٖ وَتَهْلِيْلِهٖ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

گیا راوی کا بیان ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے ان تینوں کو (خواب میں) جنت کے اندر دیکھا جو شخص بستر پر مرا تھا وہ سب سے آگے تھا اور جو دوسرے لشکر میں شہید ہوا وہ اس کے پیچھے تھا اور سب سے پہلا شخص جو پہلے لشکر میں شہید ہوا تھا سب سے آخر میں تھا۔ میرے دل میں اس سے شبہ پیدا ہوا اور اس کا ذکر میں نے رسول اللہ ﷺ سے کیا آپ ﷺ نے فرمایا اور ان میں سے تو نے کس چیز کا انکار کیا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس مسلمان سے زیادہ بہتر کوئی شخص نہیں ہے جس نے اسلام میں زیادہ عمر پائی اور اس کو تحمید و تسبیح اور تہلیل و تکبیر کا زیادہ موقع ملا۔'' (احمد)

٥٢٩٤ - (١١) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عُمَيْرَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ عَبْدًا لَوْخَرَّ عَلٰى وَجْهِهٖ مِنْ يَوْمِ وُلِدَ اِلٰى اَنْ يَّمُوْتَ هَرَمًا فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ لَحَقَّرَهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، وَلَوَدَّ اَنَّهٗ رُدَّ اِلَى الدُّنْيَا كَيْمَا يَزْدَادُ مِنَ الْاَجْرِ وَالثَّوَابِ. رَوَاهُمَا اَحْمَدُ.

تَرجَمہ: ''حضرت محمد بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی بندہ پیدائش کے دن سے بوڑھا ہو کر مرنے تک خدا کی اطاعت و عبادت میں سرنگوں رہے تو وہ البتہ اپنی اس عبادت و طاعت کو قیامت کے دن حقیر خیال کرے گا اور یہ آرزو کرے گا کہ اس کو پھر دنیا میں واپس کر دیا جائے تا کہ اس کا اجر و ثواب زیادہ ہو جائے۔'' (احمد)

(٤) باب التوكل والصبر

توکل اور صبر کا بیان

الفصل الأول

٥٢٩٥ - (١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥٢٩٦ - (٢) وَعَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلَانِ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّهْطُ، وَالنَّبِيُّ وَلَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْأُفُقَ، فَرَجَوْتُ أَنْ يَكُوْنَ أُمَّتِيْ فَقِيْلَ: هٰذَا مُوْسٰى فِيْ قَوْمِهِ، ثُمَّ قِيْلَ لِيَ: انْظُرْ، فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْأُفُقَ، فَقِيْلَ لِيَ: انْظُرْ فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْأُفُقَ، فَقِيْلَ هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ، وَمَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَتَطَيَّرُوْنَ، وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ، وَلَا يَكْتَوُوْنَ، وَعَلٰى

پہلی فصل

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے میری امت میں سے ستر ہزار (افراد) بے حساب جنت میں داخل ہوں گے اور یہ لوگ نہ منتر کرتے ہوں گے اور نہ شگون بد لیتے ہوں گے اور صرف اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہوں گے۔'' (بخاری و مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ ایک روز نبی ﷺ تشریف لائے اور فرمایا پیش کی گئیں (یعنی دکھائی گئیں) مجھ پر امتیں (یعنی خواب یا حالت کشف میں) پس پیغمبروں نے اپنی امتوں کے ساتھ گزرنا شروع کیا ایک نبی گزرا کہ اس کے ساتھ ایک آدمی تھا (یعنی صرف ایک تابع) اور ایک نبی گزرا جس کے ساتھ دو آدمی تھے اور ایک نبی گزرا کہ اس کے ساتھ ایک جماعت تھی اور ایک نبی گزرا جس کے ساتھ ایک آدمی بھی نہیں تھا۔ پھر میں نے ایک بڑی جماعت یا انبوہ کو دیکھا جو آسمان کے کناروں تک میں بھری ہوئی (اس کی زیادتی کو دیکھ کر) میں نے یہ امید باندھی کہ یہ میری امت ہو گی۔ لیکن مجھ کو بتایا گیا کہ یہ موسیٰ اور ان کی امت ہے۔ پھر مجھ سے کہا گیا دائیں بائیں دیکھ۔ میں نے ایک بڑے انبوہ کو دیکھا جس سے آسمان کے کنارے معمور تھے۔

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ» فَقَامَ عُكَّاشَةُ ابْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ. قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ» ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ: ادْعُ اللّٰهُ اَنْ تَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ. فَقَالَ: «سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پھر مجھ سے کہا گیا یہ تیری امت ہے اور ان کے علاوہ ستر ہزار اور ہیں جو بے حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ اور یہ لوگ وہ ہوں گے جو نہ تو بدشگون لیتے ہیں اور نہ منتر پڑھواتے ہیں اور نہ اپنے جسم پر داغ لیتے ہیں اور صرف خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں (یہ سن کر) عکاشہ رضی اللہ عنہ بن محصن (صحابی) کھڑے ہوئے اور عرض کیا۔ دعا فرمایئے خداوند تعالیٰ ان لوگوں میں مجھ کو شامل کر دے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اللہ اس کو ان میں شامل کر دے پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا۔ عرض کیا میرے لیے بھی دعا فرما دیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ پر عکاشہ سبقت لے گیا۔'' (بخاری ومسلم)

٥٢٩٧ - (٣) وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ! اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ وَّلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ، وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مؤمن کی شان عجیب ہے اس کے تمام کام نیکی ہیں اور یہ شان صرف مؤمن کے ساتھ مخصوص ہے اگر اس کو خوشی حاصل ہے (یعنی فراخی، کشادگی اور خوش حالی) خدا کا شکر کرے پس یہ شکر اس کے لیے نیکی ہے۔ جب کوئی حادثہ پہنچے تو صبر کرے اور یہ صبر بھی اس کے لیے نیکی ہے۔'' (مسلم)

٥٢٩٨ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ، وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ، اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَلَا تَعْجِزْ، وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ، فَلَا تَقُلْ: لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا، وَلٰكِنْ قُلْ: قَدَّرَ اللّٰهُ، وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ».

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مؤمن قوی (یعنی ایمان واعتقاد میں بہتر ہے) خدا تعالیٰ کے نزدیک محبوب ہے مؤمن ضعیف سے اور ہر مؤمن میں (قوی ہو یا ضعیف) نیکی ہے جو چیز تجھ کو نفع پہنچائے اس پر حرص کر اور خدا کی مدد وتوفیق طلب کر۔ اور طلب استعانت سے عاجز نہ ہو اور جب تجھ کو کوئی (دکھ مصیبت) پہنچے (یعنی کسی کام میں کوئی نقصان ہو جائے) تو یوں نہ کہہ کہ اگر میں اس طرح کرتا تو ایسا ہوتا۔ بلکہ اس طرح کہہ کہ خدا نے یہی مقدر کیا اور خدا تعالیٰ جو کچھ چاہتا ہے کرتا

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ہے۔ اس لیے کہ ''اگر'' کا لفظ شیطان کے کام کو کھولتا اور دل میں وسوسہ پیدا کرتا ہے۔'' (مسلم)

الفصل الثانی

دوسری فصل

٥٢٩٩ - (٥) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ، تَغْدُوْا خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

تَرْجَمَہ: ''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اگر تم خدا پر بھروسہ کرو گے جیسا بھروسے کا حق ہے تو وہ تم کو اس طرح رزق دے گا جس طرح پرندوں کو رزق دیتا ہے وہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے، (اپنے گھونسلوں میں) جاتے ہیں)۔'' (ترمذی، ابن ماجہ)

٥٣٠٠ - (٦) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَيُّهَا النَّاسُ! لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يُقَرِّبُكُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ اِلَّا قَدْ اَمَرْتُكُمْ بِهٖ، وَلَيْسَ شَيْءٌ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ، وَاِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِيْ رُوْعِيْ اَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا، اَلَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ، وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ، وَلَا يَحْمِلَنَّكُمُ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْهُ بِمَعَاصِي اللّٰهِ، فَاِنَّهٗ لَا يُدْرَكُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ اِلَّا بِطَاعَتِهٖ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ»

تَرْجَمَہ: ''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ لوگو! کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو تم کو جنت سے قریب کر دے اور دوزخ سے دور رکھے مگر وہ جس کا میں نے تم کو حکم دیا ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو تم کو دوزخ کے قریب کر دے اور جنت سے دور رکھے مگر وہ چیز جس سے میں نے تم کو منع کر دیا ہے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک نہیں مرتا جب تک کہ اپنا رزق پورا نہیں کر لیتا۔ خبردار خدا سے ڈرو اور رزق حاصل کرنے میں اعتدال سے کام لو اور رزق پہنچنے میں تاخیر کہیں تم کو اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم اس کی وجہ سے گناہوں کا ارتکاب کرنے لگو۔ اس لیے کہ وہ چیز جو خدا کے پاس ہے اس کو اطاعت ہی کے ذریعے حاصل کیا جاسکتا ہے۔'' (شرح السنۃ۔ بیہقی)

اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرْ: «اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ».

۵۳۰۱ - (۷) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الزَّهَادَةُ فِی الدُّنْیَا لَیْسَتْ بِتَحْرِیْمِ الْحَلَالِ وَلَا بِاِضَاعَةِ الْمَالِ، وَلٰکِنَّ الزَّهَادَةَ فِی الدُّنْیَا اَنْ لَا تَکُوْنَ بِمَا فِیْ یَدَیْکَ اَوْثَقَ بِمَا فِیْ یَدَیِ اللّٰهِ، وَاَنْ تَکُوْنَ فِیْ ثَوَابِ الْمُصِیْبَةِ اِذَا اَنْتَ اُصِبْتَ بِهَا اَرْغَبَ فِیْهَا لَوْ اَنَّهَا اُبْقِیَتْ لَکَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ، وَعَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ نِ الرَّاوِیْ مُنْکَرُ الْحَدِیْثِ.

ترجمہ: ”حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ترک دنیا حلال کو حرام بنانے اور مال کو ضائع کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ زہد یہ ہے کہ جو کچھ تیرے ہاتھوں میں ہے (مال و دولت) اس پر بھروسہ نہ کر بلکہ اس پر بھروسہ کر جو خدا کے ہاتھوں میں ہے اور ترک دنیا یہ ہے کہ جب تجھ پر کوئی مصیبت پڑے تو تو اس مصیبت میں ثواب کا طالب ہو اور یہ خواہش رکھ کہ یہ مصیبت باقی رہے اور ختم نہ ہو (تاکہ اس کا ثواب حاصل ہو)۔ (ترمذی، ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن واقد منکر الحدیث ہے۔“

۵۳۰۲ - (۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: کُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ: «یَا غُلَامُ! اِحْفَظِ اللّٰهَ یَحْفَظْكَ، اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تِجَاهَكَ، وَاِذَا سَأَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ، وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰی اَنْ یَّنْفَعُوْكَ بِشَیْءٍ لَّمْ یَّنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَهُ اللّٰهُ لَکَ، وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَنْ یَّضُرُّوْكَ بِشَیْءٍ لَمْ یَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَیْكَ، رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ، وَجُفَّتِ الصُّحُفُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ.

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ میں ایک روز رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا لڑکے! خدا کے احکام (اوامر ونواہی) کو محفوظ رکھ۔ خداوند تعالیٰ تجھ کو اپنی حفاظت میں رکھے گا اور محفوظ رکھ تو اللہ کے حق کو تو تو اللہ کو اپنے سامنے پائے گا اور جب تو سوال کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ سے سوال کر اور جب تو مدد چاہے تو خدا تعالیٰ سے مدد چاہ اور یہ بات یاد رکھ کہ ساری مخلوق اگر جمع ہو کر تجھ کو کچھ نفع پہنچانا چاہے تو ہرگز تجھ کو نفع نہ پہنچا سکے گی مگر صرف اتنا جتنا کہ خدا نے تیرے مقدر میں لکھ دیا ہے قلم اٹھا کر رکھ دیئے گئے اور صحیفے خشک ہو گئے۔“ (احمد، ترمذی) (یہ حدیث غریب ہے)

۵۳۰۳ - (۹) وَعَنْ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

ترجمہ: ”حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے انسان کی نیک بختی یہ ہے کہ جو کچھ خدا نے اس کے لئے

«مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ، وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ تَرْكُهُ اِسْتِخَارَةَ اللّٰهِ، وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

مقدر کر دیا ہے وہ اس پر راضی رہے اور آدمی کی بدبختی یہ ہے کہ وہ خدا سے خیر اور بھلائی کو مانگنا چھوڑ دے اور انسان کی بدبختی یہ ہے کہ جو کچھ اس کے مقدر میں لکھا ہے وہ اس سے غضب ناک اور ناخوش ہو۔'' (احمد، ترمذی) (یہ حدیث غریب ہے)

الفصل الثالث

تیسری فصل

٥٣٠٤ - (١٠) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ، فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ، فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ وَنِمْنَا نَوْمَةً، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنَا، وَاِذَا عِنْدَهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: «اِنَّ هٰذَا اِخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِيْ وَاَنَا نَائِمٌ، فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِيْ يَدِهٖ صَلْتًا، قَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ؟ فَقُلْتُ: اللّٰهُ، ثَلٰثًا» وَلَمْ يُعَاقِبْهُ، وَجَلَسَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے نبی ﷺ کے ساتھ نجد کی جانب جہاد کیا۔ جب رسول اللہ ﷺ واپس ہوئے تو وہ بھی آپ کے ہمراہ واپس ہوئے دوپہر کے وقت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک جنگل میں پہنچے جس میں کیکر کے درخت زیادہ تھے رسول اللہ ﷺ یہاں اتر پڑے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی سایہ کی تلاش میں ادھر ادھر درختوں کے نیچے جا پڑے رسول اللہ ﷺ ایک بڑے درخت کے نیچے ٹھہرے اپنی تلوار درخت پر لٹکا دی اور ہم تھوڑی دیر کے لیے سو گئے ناگہاں ہم نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کو پکار رہے ہیں اور آپ ﷺ کے پاس ایک دیہاتی بیٹھا ہے آپ ﷺ نے (ہمارے جمع ہو جانے پر) فرمایا اس دیہاتی نے مجھ پر تلوار کھینچی اس حال میں کہ میں سو رہا تھا میں جاگ پڑا۔ اور دیکھا کہ ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ مجھ سے کہہ رہا ہے اب تجھ کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا میں نے کہا خدا بچائے گا۔ تین مرتبہ یہی الفاظ فرمائے اور اس اعرابی کو آپ ﷺ نے کوئی سزا نہ دی اور اٹھ کر بیٹھ گئے۔'' (بخاری و مسلم)

٥٣٠٥ - (١١) وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرِ نِ

ترجمہ: ''اور ابوبکر اسماعیلی نے جو روایت اپنی صحیح میں درج کی ہے

الْاِسْمَاعِيلِيّ فِیْ «صَحِيحِهٖ» فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ؟» قَالَ: «اَللّٰهُ» فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَدِهٖ، فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّيْفَ فَقَالَ: «مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ؟» فَقَالَ: كُنْ خَيْرَ اٰخِذٍ فَقَالَ: «تَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟» قَالَ: لَا، وَلٰكِنِّيْ اُعَاهِدُكَ عَلٰى اَنْ لَّا اُقَاتِلَكَ وَلَا اَكُوْنَ مَعَ قَوْمٍ يُقَاتِلُوْنَكَ فَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ، فَاَتٰى اَصْحَابَهٗ، فَقَالَ: جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ، هٰكَذَا فِیْ «كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ» وَفِی «الرِّيَاضِ».

اس میں یہ الفاظ ہیں کہ اعرابی نے تلوار ہاتھ میں لے کر کہا۔ اب تجھ کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا خدا بچائے گا۔ یہ سن کر اعرابی کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی۔ رسول اللہ ﷺ نے تلوار کو اٹھا لیا اور فرمایا تجھ کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا؟ اعرابی نے کہا تم بہترین پکڑنے والے بنو۔ نبی ﷺ نے فرمایا تو اس کی شہادت دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں خدا کا رسول ہوں۔ دیہاتی نے کہا میں مسلمان نہیں ہوتا لیکن اس بات کا معاہدہ کرتا ہوں کہ نہ تو آپ ﷺ سے لڑوں گا اور نہ اس قوم کا ساتھ دونگا جو آپ سے لڑے گی۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے اس دیہاتی کو چھوڑ دیا وہ دیہاتی اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور کہا میں تمہارے پاس ایک بہترین شخص کے پاس سے ہو کر آیا ہوں۔"

۵۳۰۶ - (۱۲) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اٰيَةً لَوْ اَخَذَ النَّاسُ بِهَا لَكَفَتْهُمْ: ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ.﴾ رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِیُّ.

تَرْجَمَہ: "حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا ہے مجھ کو ایک ایسی آیت معلوم ہے کہ اگر لوگ اس پر عمل کریں تو وہی ان کو کافی ہے (اور وہ آیت یہ ہے) ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ (یعنی جو خدا سے ڈرے خداوند تعالیٰ اس کے لیے نجات کا راستہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کو ایک ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے خیال و گمان تک نہیں ہوتا۔" (احمد، ابن ماجہ، دارمی)

۵۳۰۷ - (۱۳) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَقْرَاَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿اِنِّیْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ.﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

تَرْجَمَہ: "حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو یہ آیت سکھائی ﴿اِنِّیْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ﴾ (یعنی خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں رزق دینے والا اور طاقتور ہوں)۔" (ابوداؤد اور ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

٥٣٠٨ - (١٤) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ اَحَدُهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْاٰخَرُ يَحْتَرِفُ، فَشَكَى الْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ». (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو بھائی تھے ایک ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا اور دوسرا کچھ پیشہ کرتا تھا۔ پیشہ ور بھائی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بھائی کی شکایت کی (یعنی یہ کہا کہ وہ کام کاج نہیں کرتا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید تجھ کو اس کی برکت سے رزق دیا جاتا ہو۔“ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح غریب ہے)

٥٣٠٩ - (١٥) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ قَلْبَ ابْنِ اٰدَمَ بِكُلِّ وَادٍ شُعْبَةٌ، فَمَنْ اَتْبَعَ قَلْبَهُ الشُّعَبَ كُلَّهَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ بِاَيِّ وَادٍ اَهْلَكَهُ، وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ كَفَاهُ «الشُّعَبَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: ”حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انسان کا دل ہر جنگل میں ایک شاخ ہے (یعنی اس کو ہر طرح کی فکریں ہیں) پھر جس شخص نے اپنے دل کو ساری شاخوں کی طرف متوجہ رکھا (یعنی ہر طرح کی فکروں میں مشغول و منہمک رہا) خداوند تعالیٰ اس کی پرواہ نہیں کرتا خواہ کسی جنگل میں اس کو ہلاک کر دے اور جس نے خدا پر توکل کیا اور اپنے کاموں کو خدا کے سپرد کر دیا خداوند تعالیٰ اس کے تمام کاموں کو درست کر دیتا ہے۔“ (ابن ماجہ)

٥٣١٠ - (١٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ: لَوْ اَنَّ عَبِيْدِيْ اَطَاعُوْنِيْ لَاَسْقَيْتُهُمُ الْمَطَرَ بِاللَّيْلِ، وَاَطْلَعْتُ عَلَيْهِمُ الشَّمْسَ بِالنَّهَارِ، وَلَمْ اُسْمِعْهُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمہارا رب بزرگ و برتر فرماتا ہے اگر میرے بندے میری اطاعت کریں تو میں ان پر رات کو مینھ برساؤں جب کہ وہ سوتے ہوں اور دن کو آفتاب نکالوں اور بادل گرجنے کی آوازیں ان کو نہ سناؤں۔“ (احمد)

٥٣١١ - (١٧) وَعَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى اَهْلِهٖ، فَلَمَّا رَاٰى مَابِهِمْ مِنَ الْحَاجَةِ خَرَجَ اِلَى

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص اپنے اہل و عیال کے پاس آیا، جب اس نے ان کی حاجتوں اور ضرورتوں کو

الْبَرِيَّةِ، فَلَمَّا رَاَتِ امْرَأَتُهُ قَامَتْ اِلَى الرَّحٰى فَوَضَعَتْهَا، وَاِلَى التَّنُّوْرِ فَسَجَّرَتْهُ، ثُمَّ قَالَتْ: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا، فَنَظَرَتْ فَاِذَا الْجَفْنَةُ قَدِ امْتَلَأَتْ، قَالَ: وَذَهَبَتْ اِلَى التَّنُّوْرِ، فَوَجَدَتْهُ مُمْتَلِئًا. قَالَ: فَرَجَعَ، الزَّوْجُ، قَالَ: اَصَبْتُمْ بَعْدِيْ شَيْئًا؟ قَالَتِ امْرَأَتُهُ نَعَمْ، مِّنْ رَّبِّنَا، وَقَامَ اِلَى الرَّحٰى فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: «اَمَا اِنَّهُ لَوْلَمْ يَرْفَعْهَا لَمْ تَزَلْ تَدُوْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

دیکھا تو وہ جنگل کی طرف چلا گیا۔ ادھر جب عورت نے دیکھا کہ (اس کے شوہر کے پاس کچھ نہیں ہے اور وہ شرم کی وجہ سے باہر چلا گیا ہے) تو وہ اٹھی اور چکی پر پہنچی، اس کو صاف کیا۔ یعنی جو کچھ اس میں تھا اس کو نکالا۔ پھر تنور کی طرف گئی اور اس کو گرم کیا اور پھر خدا سے یہ دعا کی ''اے میرے اللہ! ہم کو رزق عطا فرما'' اس کے بعد اس نے دیکھا کہ چکی کا گرانڈ آٹے سے بھرا ہوا ہے پھر وہ تنور کی طرف گئی تو دیکھا میں اس روٹیاں بھری ہوئی ہیں۔ راوی کا بیان کہ اتنے میں اس کا شوہر آ گیا اور کہا۔ کیا تم کو میرے جانے کے بعد کہیں سے کھانے کا سامان مل گیا (اور اس کو آٹے سے بھرا ہوا پایا) اس واقعہ کا ذکر اس نے نبی ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم چکی کا پاٹ نہ اٹھا لیتے تو چکی قیامت تک گردش میں رہتی۔ (اور اس سے آٹا نکلتا رہتا۔'' (احمد)

۵۳۱۲ - (۱۸) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ اَجَلُهُ». رَوَاهُ اَبُوْنُعَيْمٍ فِی «الْحِلْيَةِ».

ترجمہ: ''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے رزق بندہ کو اسی طرح ڈھونڈتا ہے جس طرح موت انسان کو ڈھونڈتی ہے۔'' (ابونعیم)

۵۳۱۳ - (۱۹) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ يَحْكِیْ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ، ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَاَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَيَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ گویا میں اس وقت بھی نبی ﷺ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ ﷺ ایک نبی علیہ السلام کا واقعہ بیان فرما رہے ہیں اس نبی کا جس کو اس کی قوم نے مارا اور لہولہان کر دیا۔ وہ نبی اپنے چہرے سے خون پونچھتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا۔ اے اللہ تعالیٰ! تو میری قوم کو بخش دے جو میری حقیقت سے واقف نہیں ہے۔'' (بخاری و مسلم)

(٥) باب الرياء والسمعة

ریا کاری اور شہرت کا بیان

الفصل الأول

پہلی فصل

٥٣١٤ - (١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ، وَاَمْوَالِكُمْ، وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ». (رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔“ (مسلم)

٥٣١٥ - (٢) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ (تبارك) تَعَالٰى: اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِيَ غَيْرِيْ، تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ» وَفِيْ رِوَايَةٍ: «فَاَنَا مِنْهُ بَرِيْءٌ، هو لِلَّذِيْ عَمِلَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے میں شرکاء کے شرک سے بیزار ہوں (یعنی جس طرح اور شرکاء شرکت پر راضی ہیں اس طرح میں راضی نہیں بلکہ میں شرکت سے بیزار ہوں) جو شخص کام (عبادت) کرے جس میں میرے ساتھ دوسرے کو شریک کرے تو میں اس کو اور اس کے شرک دونوں کو چھوڑ دیتا ہوں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ میں اس شخص سے بری ہوں وہ شخص یا اس کا عمل اسی کے لیے ہے جو عمل اس نے کیا ہے۔“ (مسلم)

٥٣١٦ - (٣) وَعَنْ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ، وَمَنْ يُّرَائِيْ يُرَائِي اللّٰهُ بِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ”حضرت جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص کوئی عمل سنانے اور شہرت دینے کیلئے کرے اللہ تعالیٰ اس کے عیب کو مشہور کرے گا اور جو شخص کوئی عمل دکھانے کیلئے کرے خدا اس کو ریا کاروں کی سزا دکھائے گا۔“ (بخاری ومسلم)

٥٣١٧ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

ترجمہ: ”حضرت ابی ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے

قَالَ: قِيلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُ النَّاسُ عَلَيْهِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ. قَالَ: «تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پوچھا گیا اس شخص کی نسبت آپ کا کیا خیال ہے جو نیک کام کرتا ہے اور لوگ اس کے کاموں کی تعریف کرتے ہیں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ لوگ اس سے محبت کرتے ہیں (کیا اس کے اعمال خیر کا ثواب قائم رہتا ہے یا باطل ہو جاتا ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا یہ (تعریف کرنا) مؤمن کے لیے فوری خوش خبری ہے (اور اصل خوشخبری آخرت میں ہے)۔" (مسلم)

الفصل الثاني

دوسری فصل

٥٣١٨ - (٥) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ فُضَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيْهِ نَادٰى مُنَادٍ: مَّنْ كَانَ اَشْرَكَ فِيْ عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ اَحَدًا، فَلْيَطْلُبْهُ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ، فَاِنَّ اللّٰهَ اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

ترجمہ: "حضرت ابی سعید بن ابی فضالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جب خداوند تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرے گا اور یہ (قیامت کا) دن ایسا دن ہے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے تو ایک ندا کرنے والا یہ اعلان کرے گا جس شخص نے اپنے عمل میں جس کو اس نے اللہ کے لیے کیا ہو خدا کے سوا کسی اور کو شریک کیا ہو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے اس عمل کا ثواب اسی شریک سے طلب کرے اس لیے کہ خداوند تعالیٰ شرکاء کے شرک سے بیزار ہے۔" (احمد)

٥٣١٩ - (٦) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهِ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ اَسَامِعَ خَلْقِهِ وَحَقَّرَهُ وَصَغَّرَهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے جو شخص اپنے عمل کو شہرت دے (یعنی لوگوں کو سنائے کہ اس نے یہ عمل کیا) تو خداوند تعالیٰ اس کے ریا کے عمل کو اپنی مخلوق کے کانوں تک پہنچائے گا۔ (یعنی اس کی ریاکاری کا اظہار کرے گا) اور اس کو ذلیل و رسوا کرے گا۔" (بیہقی)

٥٣٢٠ - (٧) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبَ الْاٰخِرَةِ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِيْ قَلْبِهٖ، وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ، وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ، وَّمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبَ الدُّنْيَا جَعَلَ اللّٰهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَشَتَّتَ عَلَيْهِ اَمْرَهُ، وَلَا يَأْتِيْهِ مِنْهَا اِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۵۳۲۱ - (۸) وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ اَبَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ.

جس شخص کی نیت (اعمال خیر سے) آخرت کی طلب ہو خداوند تعالیٰ اس کو غناء قلبی عطا فرماتا ہے (یعنی اس کو مخلوق کی پروا نہیں رہتی) اور اس کی پریشانیوں کو جمع کر کے اطمینان خاطر بخشتا ہے دنیا اس کے پاس آتی ہے اور وہ دنیا کو ذلیل و خوار سمجھتا ہے اور جس شخص کی نیت (اعمال میں) دنیا کا حاصل کرنا ہو، خداوند تعالیٰ افلاس کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے (یعنی فقر و افلاس اس کو محسوس ہونے لگتا ہے) اس کے کاموں میں انتشار اور پریشانی پیدا کرتا ہے اور دنیا اس کو صرف اس قدر ملتی ہے جتنا کہ خدا نے اس کے لیے مقدر کیا ہے۔ (ترمذی)

۵۳۲۲ - (۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! بَيْنَا اَنَا فِيْ بَيْتِيْ فِيْ مُصَلَّايَ، اِذْ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ، فَاَعْجَبَنِي الْحَالُ الَّتِيْ رَاٰنِيْ عَلَيْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! لَكَ اَجْرَانِ: اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِيَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هذا حديث غريب.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں اپنے گھر میں اپنے مصلے پر نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور یہ دیکھ کر مجھ کو خوشی ہوئی کہ اس شخص نے مجھ کو نماز پڑھتے دیکھا (یعنی میرا خوش ہونا ریاکاری تو نہیں) آپ ﷺ نے فرمایا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ خدا تجھ پر رحم فرمائے تجھ کو دو اجر ملیں گے ایک تو خفیہ طور پر نماز پڑھنے کا اور دوسرا اجر نماز ظاہر کا۔'' (ترمذی، یہ حدیث غریب ہے)

۵۳۲۳ - (۱۰) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ، يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّأْنِ مِنَ اللِّيْنِ، اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ، وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ، يَقُوْلُ اللّٰهُ: «اَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِءُوْنَ؟ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰى اُولٰئِكَ

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو دین کے ذریعہ دنیا داروں کو دھوکہ دیں گے (خدا کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے نہیں بلکہ) لوگوں کو دکھانے کے لیے دنبوں کے چمڑے کے کپڑے پہنیں گے یعنی ان کے کپڑے موٹے جیسے کمبل وغیرہ ان کی زبانیں شکر سے زیادہ شیریں اور نرم ہوں گی (یعنی ان کی باتیں خوش گوار لذیذ اور نرم ہوں گی) لیکن ان کے دل بھیڑیوں

مِنهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيمَ فِيهِمْ حَيْرَانَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

کے سے ہوں گے (یعنی سخت اور بے رحم) خداوند تعالیٰ اس کی نسبت فرماتا ہے کیا یہ لوگ مجھ کو دھوکہ دیتے ہیں یا میرے ڈھیل دیدینے کے سبب سے مغرور ہو گئے ہیں میں اپنی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان پر انہیں میں سے بلا و فتنہ کو مسلط کروں گا (یعنی ان پر ایسے امراء و حکام یا اشخاص کو مقرر کروں گا جو ان کو مصائب و آفات میں مبتلا کر دیں گے ایسی بلا اور فتنہ کو عقل مند و دانا اشخاص اس کے دفع کرنے سے عاجز و حیران رہیں گے۔'' (ترمذی)

٥٣٢٤ - (١١) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، قَالَ: لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ، وَقُلُوبُهُمْ أَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ فَبِيْ حَلَفْتُ لَأُتِيحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيمَ فِيهِمْ حَيْرَانَ، فَبِيْ يَغْتَرُّونَ أَمْ يَجْتَرِؤُونَ؟». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وقال: هذا حديث غريب.

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے۔ خداوند تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میں نے ایک ایسی مخلوق پیدا کی ہے جن کی زبانیں شکر سے زیادہ شیریں ہیں اور جس کے دل ایلوے سے زیادہ تلخ ہیں۔ میں اپنی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان پر (فتنہ و مصیبت و بلا) نازل کروں گا ایسا فتنہ کہ عقل مند و دانا شخص اس میں حیران ہوگا۔ کیا یہ لوگ مجھ کو دھوکا دیتے ہیں یا مجھ پر جرات و دلیری کرتے ہیں۔'' (ترمذی)

٥٣٢٥ - (١٢) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً، فَإِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوْهُ، وَإِنْ أُشِيرَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوْهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ہر چیز میں حرص و نشاط ہے (یعنی زیادتی و انہماک) اور ہر زیادتی میں سستی ہے (یعنی ہر اس فعل میں جو زیادتی کے ساتھ کیا جائے سستی پیدا ہو جاتی ہے) پس اگر عمل کرنے والے نے میانہ روی سے کام لیا اور میانہ روی کے قریب رہا (یعنی افراط و تفریط سے بچا رہا) تو اس کی نجات پا جانے کی امید ہے (یعنی اس کی کامیابی کی امید ہے) اور اگر اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا گیا (یعنی اس نے اس قدر مبالغہ کیا کہ لوگوں میں مشہور ہو گیا یا

مشہور ہونے کے لیے اس نے عبادت میں زیادتی کی تو تم اس کو (صالح اور عابد) شمار نہ کرو۔" (ترمذی)

٥٣٢٦ - (١٣) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «بِحَسْبِ امْرِىءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يُّشَارَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فِيْ دِيْنٍ أَوْدُنْيَا إِلَّا مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انسان کی برائی کے لیے اتنا کافی ہے کہ دین اور دنیا میں اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے مگر وہ شخص جس کو خداوند تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔" (بیہقی)

الفصل الثالث

تیسری فصل

٥٣٢٧ - (١٤) عَنْ أَبِيْ تَمِيْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَأَصْحَابَهُ وَجُنْدُبٌ يُوْصِيْهِمْ، فَقَالُوْا: هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ «مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ» قَالُوْا: أَوْصِنَا. فَقَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الْإِنْسَانِ بَطْنُهُ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَّا يَأْكُلَ إِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ، وَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَّا يَحُوْلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ مِلْأُ كَفٍّ مِنْ دَمٍ أَهْرَاقَهُ فَلْيَفْعَلْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: "ابی تمیمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت صفوان رضی اللہ عنہ اور ان کے دوستوں کے پاس حاضر ہوا حضرت جندب رضی اللہ عنہ اس وقت ان کو نصیحت کر رہے تھے صفوان وغیرہ نے کہا کیا تم نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات سنی ہے جندب نے کہا ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص سنائے (یعنی اعمال نیک لوگوں کو سنانے اور شہرت دینے کے لیے) خداوند تعالیٰ قیامت کے دن اس کو رسوا کرے گا اور جو شخص مشقت ڈالے (اپنے اوپر یعنی اپنے آپ کو کسی تکلیف میں ڈالے یا کسی دوسرے کو تکلیف میں ڈالے قیامت کے دن خداوند تعالیٰ اس کو مشقت میں ڈالے گا۔ لوگوں نے کہا ہم کو وصیت کیجئے انھوں نے کہا سب سے پہلی چیز جو انسان کو گندہ اور خراب کرتی ہے (یعنی دوزخ میں لے جانے والی اور موجب عذاب ہوتی ہے) اس کا پیٹ ہے پس جو شخص اس کی قدرت رکھتا ہو کہ مال حلال کھائے (اور حرام کو ہاتھ نہ لگائے) وہ ایسا ہی کرے اور جو شخص اس کی طاقت رکھے کہ اس کے اور جنت

کے درمیان ایک چلو خون حائل نہ ہو وہ ایسا ہی کرے۔" (بخاری)

۵۳۲۸ - (۱۵) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمًا اِلٰى مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيْكَ؟ قَالَ: يُبْكِيْنِيْ شَيْءٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ، وَمَنْ عَادٰى لِلّٰهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ، اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِيَاءَ الْاَخْفِيَاءَ الَّذِيْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ يُتَفَقَّدُوْا، وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُقَرَّبُوْا، قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى، يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَآءَ مُظْلِمَةٍ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: "حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ ایک روز مسجدِ نبوی کی طرف گئے تو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس بیٹھا ہوا دیکھا وہ اس وقت رو رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا معاذ رضی اللہ عنہ کون سی چیز تم کو رُلا رہی ہے؟ معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ کو وہ بات رُلا رہی ہے جس کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ تھوڑا ریا (بھی) شرک ہے اور یہ کہ جو شخص خدا کے دوست سے دشمنی رکھے (یعنی اس کو نقصان واذیت پہنچائے) اس نے گویا خدا سے جنگ کی اور مقابلہ کیا۔ خداوند تعالیٰ نیکوکاروں پرہیزگاروں اور ان مخفی حال کے لوگوں کو پسند کرتا ہے کہ جب وہ نظروں سے غائب ہوں تو ان کو پوچھا نہ جائے اور جب موجود ہوں تو ان کو بلایا نہ جائے (اور بلایا جائے تو) پاس نہ بٹھایا جائے ان لوگوں کے دل چراغِ ہدایت ہیں اور یہ لوگ ہر تاریک زمین سے ظاہر وپیدا ہوتے ہیں۔" (ابن ماجہ، بیہقی)

۵۳۲۹ - (۱۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا صَلّٰى فِي الْعَلَانِيَةِ فَاَحْسَنَ، وَصَلّٰى فِي السِّرِّ فَاَحْسَنَ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: هٰذَا عَبْدِيْ حَقًّا». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بندہ جب علانیہ نماز پڑھتا ہے اور خوبی کے ساتھ پڑھتا ہے اور جب پوشیدہ پڑھتا ہے خوبی کے ساتھ ادا کرتا ہے تو خداوند تعالیٰ فرماتا ہے میرا یہ بندہ سچا ہے (ریا نہیں کرتا)۔" (ابن ماجہ)

۵۳۳۰ - (۱۷) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَقْوَامٌ، اِخْوَانُ الْعَلَانِيَةِ، اَعْدَاءُ السَّرِيْرَةِ». فَقِيْلَ: يَارَسُوْلَ

ترجمہ: "حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آخری زمانہ میں چند قومیں ایسی ہوں گی جو ظاہر میں دوست ہوں گی لیکن باطن میں دشمن۔ پوچھا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیونکر ہوگا فرمایا یہ اس طرح ہوگا کہ ان میں سے بعض بعض سے غرض و

اللّٰهِ! وَكَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: «ذٰلِكَ بَرِغْبَةِ بَعْضِهِمْ اِلٰى بَعْضٍ، وَرَهْبَةِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

لالچ رکھیں گے۔ اور بعض بعض سے خوف زدہ ہوں گے۔'' (احمد)

۵۳۳۱ - (۱۸) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَنْ صَلّٰى يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ، وَمَنْ صَامَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

ترجمہ: ''حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے جس شخص نے دکھانے کو نماز پڑھی اس نے شرک کیا اور جس نے دکھانے کو روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھانے کے لیے خیرات کی اس نے شرک کیا۔'' (احمد)

۵۳۳۲ - (۱۹) وَعَنْهُ اَنَّهُ بَكٰى، فَقِيْلَ لَهُ: مَا يُبْكِيْكَ؟ قَالَ: شَيْءٌ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ، فَذَكَرْتُهُ، فَاَبْكَانِيْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اَتَخَوَّفُ عَلٰى اُمَّتِي الشِّرْكَ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ». قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ اَتُشْرِكُ اُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، اَمَا اِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ شَمْسًا، وَّلَا قَمَرًا، وَّلَا حَجَرًا، وَّلَا وَثَنًا، وَّلٰكِنْ يُرَاؤُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ. وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ اَنْ يُّصْبِحَ اَحَدُهُمْ صَائِمًا، فَتَعْرِضُ لَهُ شَهْوَةٌ مِّنْ شَهَوَاتِهِ فَيَتْرُكُ صَوْمَهُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: ''حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک روز) وہ روئے۔ پوچھا گیا کیوں روتے ہو انھوں نے کہا مجھ کو اس بات نے رلایا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں اپنی امت پر شرک مخفی اور مخفی خواہشات سے ڈرتا ہوں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ کی امت آپ کے بعد شرک کرے گی فرمایا، خبردار ہاں میری امت سورج کو نہ پوجے گی۔ چاند کی عبادت نہ کرے گی، پتھر کی پرستش نہ کرے گی اور نہ بتوں کے آگے سجدہ کرے گی لیکن اپنے اعمال خیر لوگوں کو دکھائے گی اور مخفی شہوت یہ ہے کہ مثلاً تم میں سے کوئی شخص صبح کو روزہ دار اٹھے گا پھر کوئی خواہش نفسانی خواہشات میں سے پیش آئے گی (مثلاً کھانے پینے کی خواہش یا جماع کی خواہش) اور وہ روزہ کو توڑ دے گا۔'' (احمد بیہقی)

۵۳۳۳ - (۲۰) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ

ترجمہ: ''حضرت ابی سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم مسیح دجال کا ذکر کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور فرمایا خبردار کیا تم کو میں ایک اور بات نہ بتلاؤں جو میرے نزدیک تمہارے لیے مسیح

الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: «اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ اَخْوَفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِيْ مِنَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ؟» فَقُلْنَا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «الشِّرْكُ الْخَفِيُّ اَنْ يَّقُوْمَ الرَّجُلُ فَيُصَلِّي، فَيَزِيْدُ صَلٰوتَهٗ لِمَا يَرٰى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

دجال سے زیادہ خطرناک ہے؟ ہم نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا (وہ خطرناک چیز) شرک خفی ہے آدمی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور نماز پڑھتا ہے اور زیادتی کرتا ہے نماز میں (یعنی لمبے چوڑے ارکان ادا کرتا ہے) محض اس لیے کہ کوئی شخص اس کو نماز پڑھتے دیکھ رہا ہے۔" (ابن ماجہ)

٥٣٣٤ - (٢١) وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ» قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ؟ قَالَ: «الرِّيَآءُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ. وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ»: يَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُمْ يَوْمَ يُجَازِي الْعِبَادَ بِاَعْمَالِهِمْ: اذْهَبُوْا اِلَى الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُرَاؤُوْنَ فِي الدُّنْيَا، فَانْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً اَوْ خَيْرًا؟».

ترجمہ: "حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے جس چیز سے میں تمہارے لئے بہت ڈرتا ہوں وہ شرک اصغر ہے (چھوٹا شرک) صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! شرکِ اصغر کیا ہے؟ فرمایا، ریاء۔ (احمد) اور بیہقی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں قیامت کے دن خداوند تعالیٰ ریا کاروں سے فرمائے گا تم ان لوگوں کے پاس جاؤ جن کو دنیا میں اپنے اعمال دکھایا کرتے تھے اور دیکھو کہ تم کو ان کے پاس جزاء یا بھلائی ملتی ہے (یا نہیں)۔"

٥٣٣٥ - (٢٢) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ اَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِيْ صَخْرَةٍ لَا بَابَ لَهَا وَلَا كُوَّةَ، خَرَجَ عَمَلُهٗ اِلَى النَّاسِ كَائِنًا مَّا كَانَ».

ترجمہ: "حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اگر کوئی شخص کسی ایسے پتھر میں کوئی عمل کرے جس میں نہ تو دروازہ ہو اور نہ کوئی روشن دان تو اس کے عمل کی بھی لوگوں کو خبر ہو جائے گی خواہ وہ عمل کسی قسم کا ہو۔" (بیہقی)

٥٣٣٦ - (٢٣) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ كَانَتْ لَهٗ سَرِيْرَةٌ صَالِحَةٌ اَوْ

ترجمہ: "حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جس شخص کی کوئی اچھی یا بری بات چھپی ہوئی ہو خداوند تعالیٰ اس عادت کو ایک نشانی سے ظاہر کر دیتا ہے کہ اس نشانی

سَيِّئَةٌ، اَظْهَرَ اللّٰهُ مِنْهَا رِدَاءً يُعْرَفُ بِهٖ».

سے لوگ اس کو شناخت کر لیتے ہیں۔" (بیہقی)

٥٣٣٧ - (٢٤) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ كُلَّ مُنَافِقٍ يَتَكَلَّمُ بِالْحِكْمَةِ وَيَعْمَلُ بِالْجَوْرِ». رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

تَرْجَمَہ: "حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اس امت پر (یعنی اپنی امت پر) ہر منافق کے شر سے ڈرتا ہوں جو علم و حکمت کی تو باتیں کرتا ہے اور ظلم کے کام کرتا ہے۔" (بیہقی)

٥٣٣٨ - (٢٥) وَعَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ حَبِيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِنِّيْ لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيْمِ اَتَقَبَّلُ، وَلٰكِنِّيْ اَتَقَبَّلُ هَمَّهٗ وَهَوَاهُ، فَاِنْ كَانَ هَمُّهٗ وَهَوَاهُ فِيْ طَاعَتِيْ، جَعَلْتُ صَمْتَهٗ حَمْدًا لِيْ وَوَقَارًا وَاِنْ لَّمْ يَتَكَلَّمْ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

تَرْجَمَہ: "حضرت مہاجر رضی اللہ عنہ بن حبیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ فرماتا ہے میں حکیم کے ہر کلام کو قبول نہیں کر لیتا لیکن میں اس کے ارادہ اور نیت کو قبول کرتا ہوں اگر اس کی نیت اور محبت میری اطاعت میں ہے تو میں اس کی خاموشی کو اپنی تعریف قرار دیتا ہوں اور وقار اگرچہ وہ کلام نہ کرے۔" (دارمی)

(٦) باب البكاء والخوف

رونے اور ڈرنے کا بیان

الفصل الاول

پہلی فصل

٥٣٣٩ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوالقاسم نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم اس چیز کو معلوم کرلو جس کو میں جانتا ہوں تو تم زیادہ روؤ اور بہت کم ہنسو۔“ (بخاری)

٥٣٤٠ - (٢) وَعَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِيَّةِ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَاللّٰهِ لَا اَدْرِیْ، وَاللّٰهِ لَا اَدْرِیْ، وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، مَا يُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِكُمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

ترجمہ: ”حضرت ام العلاء انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے میں اگرچہ خدا کا رسول ہوں لیکن خدا کی قسم یہ نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا (معاملہ) کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا۔“ (بخاری)

٥٣٤١ - (٣) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عُرِضَتْ عَلَیَّ النَّارُ، فَرَاَيْتُ فِيْهَا امْرَأَةً مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ تُعَذَّبُ فِیْ هِرَّةٍ لَهَا، رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا، وَرَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِ نِ الْخُزَاعِیَّ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِی النَّارِ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ”حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے پیش کی گئی میرے سامنے دوزخ کی آگ (یعنی معراج یا خواب میں) میں نے اس میں بنو اسرائیل کی ایک عورت کو دیکھا جس کو ایک بلی کے معاملہ میں عذاب کیا جا رہا تھا جس کو اس نے باندھ رکھا تھا نہ تو وہ اس کو کھانے کو دیتی تھی اور نہ اس کی رسی کھولتی تھی کہ وہ حشرات الارض میں سے (چل پھر کر) کچھ کھالے یہاں تک کہ وہ بھوکی مرگئی اور میں نے اس میں عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا جو اپنی آنتوں کو دوزخ کی آگ میں کھینچ رہا تھا اور یہ سب

سے پہلا شخص تھا جس نے سانڈ چھوڑنے کی رسم نکالی تھی۔'' (مسلم)

٥٣٤٢ - (٤) وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُوْلُ: «لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمُ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ مِثْلَ هٰذِهٖ» وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ: الاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا. قَالَتْ زَيْنَبُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصّٰلِحُوْنَ؟ قَالَ: «نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ ایک روز نبی ﷺ گھبرائے ہوئے ان کے ہاں تشریف لائے اور فرمایا خدا کے سوا کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں ہے عرب کے لیے شر قریب پہنچ گیا آج یا جوج ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہوگیا ہے یہ کہہ کر آپ نے انگوٹھے اور قریب کی انگلی کو ملا کر حلقہ بنایا اور دکھایا (اتنا سوراخ ہوگیا ہے) زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم کو ہلاک کر دیا جائے گا حالانکہ ہمارے اندر نیک و صالح آدمی بھی ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں جب کہ فسق و فجور زیادہ ہو جائے گا۔'' (بخاری و مسلم)

٥٣٤٣ - (٥) وَعَنْ اَبِيْ عَامِرٍ، اَوْ اَبِيْ مَالِكِ نِ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «لَيَكُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ، وَلَيَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَأْتِيْهِمْ رَجُلٌ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُوْنَ: ارْجِعْ اِلَيْنَا غَدًا، فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ، وَيَضَعُ الْعَلَمَ، وَيَمْسَخُ اٰخَرِيْنَ قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ «الْمَصَابِيْحِ»: «الْحِرَ» بالحاء والراء المهملتين، وَهُوَ تَصْحِيْفٌ وَاِنَّمَا هُوَ بِالْخَاءِ وَالزَّاءِ الْمُعجمتين، نَصَّ عَلَيْهِ الْحُمَيْدِيُّ وَابْنُ الْاَثِيْرِ فِيْ هٰذَا

ترجمہ: ''حضرت ابی عامر رضی اللہ عنہ یا ابی مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ یہ فرماتے سنا ہے میری امت میں سے کچھ تو قومیں ایسی ہوں گی جو خز (یعنی اونی اور ریشمی کپڑا) کو ریشم کو اور شراب کو اور بجوں کو حلال و جائز کر دیں گی اور ان میں سے کچھ قومیں اونچے پہاڑوں کے پہلو میں قیام اختیار کریں گی (کہ ہر قسم کے لوگ ان کو دیکھنے آئیں گے) رات کے وقت ان کے مواشی (جو چرنے کو گئے تھے) واپس آئیں گے اور ایک سائل ان کے پاس آئے گا وہ اس سے کہہ دیں گے کل ہمارے پاس آنا پھر رات ہی کو خداوند تعالیٰ ان پر اپنا عذاب نازل فرمائے گا پہاڑوں کو ان کے بعض آدمیوں پر گرا دے گا اور بعض کی صورتوں کو مسخ کر دے گا اور بندر اور سور بنا دے گا جو قیامت تک اسی شکل و صورت میں رہیں گے۔'' (بخاری) اور مصابیح کے بعض نسخوں میں الحر ہے اور یہ تصحیف ہے حمیدی اور ابن اثیر کے بیان کے مطابق اس حدیث میں

الْحَدِيْثِ. وَفِيْ كِتَابِ «الْحَمِيْدِيِّ» عَنِ الْبُخَارِيِّ، وَكَذَا فِيْ «شَرْحِهِ» لِلْخَطَّابِيِّ: «تُرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَةٌ لَهُمْ يَأْتِيْهِمْ لِحَاجَةٍ».

الخز (بالخاء والزاء المعجتمين) ہے حمیدی کی کتاب میں بخاری کے الفاظ ہیں۔

٥٣٤٤ - (٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابَ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ، ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى أَعْمَالِهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ جب کسی قوم پر عذاب نازل فرماتا ہے تو یہ عذاب ہر اس شخص کو گھیر لیتا ہے جو اس قوم میں ہوتا ہے پھر (آخرت میں) لوگوں کو مع ان کے اعمال کے اٹھایا جائے گا (یعنی جزا و سزا دی جائے گی)۔'' (بخاری و مسلم)

٥٣٤٥ - (٧) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ترجمہ: ''حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے قیامت کے دن ہر بندہ اس حالت میں اٹھایا جائے گا جس حال پر کہ وہ مرا ہے۔'' (مسلم)

الفصل الثانی

دوسری فصل

٥٣٤٦ - (٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَارَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا، وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے میں نے دوزخ کی آگ کی مانند نہیں دیکھا (یعنی ایسی عجیب و ہولناک چیز نہیں دیکھی) کہ اس سے بھاگنے والا سوتا ہے اور جنت کی مانند نہیں دیکھا کہ اس کا طلب کرنے والا سوتا ہے (یعنی دوزخ سے بھاگنا چاہیے لیکن آدمی سوتا ہے اور جنت کو طلب کرنا چاہیے لیکن آدمی سوتا ہے۔'' (ترمذی)

٥٣٤٧ - (٩) وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنِّيْ أَرٰى مَالَا تَرَوْنَ، وَأَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ، أَطَّتِ

ترجمہ: ''حضرت ابی ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے جس چیز کو میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے اور جس بات کو میں سنتا ہوں تم نہیں سنتے۔ آسمان آواز بلند کرتا ہے اور اس کو آواز بلند

السَّمَآءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَافِيْهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ سَاجِدًا لِلّٰهِ، وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلاً، وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا، وَّمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ، وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ». قَالَ اَبُوْذَرٍّ: يَالَيْتَنِيْ كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

کرنے کا حق ہے قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آسمان میں چار انگشت جگہ بھی ایسی نہیں جہاں فرشتے خدا کے لیے اپنا سر رکھے سجدہ میں نہ پڑے ہوں اگر تم اس بات کو معلوم کرلو جس کو میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنسو اور زیادہ روؤ اور نہ عورتوں سے بستروں پر لذت حاصل کرو اور خدا سے نالہ وفریاد کرتے تم جنگلوں کی طرف نکل جاؤ۔ اس حدیث کو بیان کر کے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کاش میں درخت ہوتا جس کو کاٹ ڈالا جاتا۔" (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۵۳۴۸ - (۱۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ خَافَ اَدْلَجَ، وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ. اَلَا اَنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ، اَلَا اَنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص (آخر شب میں دشمن کی غارت گری سے) خوف رکھتا ہے اوّل رات میں بھاگتا ہے (یعنی سفر طے کرتا ہے) اور جو شخص اوّل رات میں بھاگتا ہے منزل پر پہنچ جاتا ہے خبردار خدا کا سامان بہت قیمتی ہے۔ خبردار خدا کی متاع جنت ہے۔" (ترمذی)

۵۳۴۹ - (۱۱) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «يَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهٗ: اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِيْ يَوْمًا اَوْخَافَنِيْ فِيْ مَقَامٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ».

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائے گا (ان فرشتوں سے جو دوزخ پر متعین ہیں) آگ میں سے اس شخص کو نکال دو جس نے مجھ کو ایک دن بھی یاد کیا ہے یا کسی مقام پر مجھ سے ڈرا ہے۔" (ترمذی، بیہقی)

۵۳۵۰ - (۱۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ﴾ اَهُمُ الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُوْنَ؟ قَالَ: «لَا، يَا ابْنَةَ الصِّدِّيْقِ!

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کا مطلب دریافت کیا ﴿الذین یؤتون ما اتو اوقلوبھم وجلۃ﴾ (یعنی وہ لوگ جو دیتے ہیں جو کچھ کہ دیتے ہیں اس حال میں کہ ان کے دل ترساں ولرزاں ہیں) کہ کیا یہ وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں۔

وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ، وَهُمْ يَخَافُوْنَ اَنْ لَّا يُقْبَلَ مِنْهُمْ، اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

آپ ﷺ نے فرمایا صدیق کی بیٹی نہیں بلکہ وہ وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے ہیں نماز پڑھتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں اور اس کے باوجود وہ خدا سے ڈرتے ہیں کہ ان کے ان اعمال کو (شاید) قبول نہ کیا جائے یہی وہ لوگ ہیں جو نیک کاموں میں جلدی کرتے ہیں۔" (ترمذی، ابن ماجہ)

۵۳۵۱ - (۱۳) وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ: «يَا اَيُّهَا النَّاسُ! اذْكُرُوا اللّٰهَ، اذْكُرُوا اللّٰهَ، جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ، تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ.» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمۃ: "حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب دو تہائی رات گزر جاتی ہے تو رسول اللہ ﷺ اٹھتے اور فرماتے لوگو! خدا کو یاد کرو خدا کو یاد کرو۔ زلزلہ آیا اور اس کے پیچھے آتا ہے پیچھے آنے والا ہے۔ آئی موت معہ اس کے جو اس میں ہے آئی موت معہ اس کے جو اس میں ہے۔" (ترمذی)

۵۳۵۲ - (۱٤) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةٍ فَرَاَى النَّاسَ كَاَنَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ قَالَ: «اَمَا اِنَّكُمْ لَوْ اَكْثَرْتُمْ ذِكْرَهَا ذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا اَرَى الْمَوْتَ، فَاَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ، الْمَوْتِ، فَاِنَّهُ لَمْ يَأْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ اِلَّا تَكَلَّمَ فَيَقُوْلُ: اَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ، وَاَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ، وَاَنَا بَيْتُ التُّرَابِ، وَاَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ، وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ: مَرْحَبًا وَّاَهْلاً، اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَحَبَّ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ. فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى

ترجمۃ: "حضرت ابی سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے تشریف لائے دیکھا کہ لوگ گویا ہنس رہے ہیں آپ نے فرمایا اگر تم لذتوں کو فنا کر دینے والی چیز کا اکثر ذکر کرتے رہو تو وہ تم کو اس سے باز رکھے جس کو میں دیکھ رہا ہوں (یعنی تم کبھی نہ ہنسو) اور وہ (لذتوں کو فنا کر دینے والی چیز) موت ہے پس تم لذتوں کو فنا کر دینے والی موت کو اکثر یاد رکھو۔ واقعہ یہ ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس میں قبر یہ نہ کہتی ہو کہ میں غربت کا گھر ہوں میں تنہائی کا گھر ہوں اور میں کیڑوں کا گھر ہوں میں مٹی کا گھر ہوں۔ اور جب قبر میں مؤمن بندہ کو دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے تیرا آنا مبارک ہو تو کشادہ مکان میں آیا ہے تو میرے نزدیک بہت محبوب تھا ان لوگوں میں سے جو مجھ پر چلتے ہیں آج کے دن میں تجھ پر حاکم و قادر بنائی گئی ہوں اور تو مجبور ہو کر میری طرف آیا ہے

صَنِيْعِيْ بِكَ». قَالَ: «فَيَتَّسِعُ لَهٗ مَدَّبَصَرِهٖ، وَيُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ اِلَى الْجَنَّةِ، وَاِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ اَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ: لَا مَرْحَبًا وَلَا اَهْلًا، اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ، فَاِذَا وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ» قَالَ: فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهٗ». قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصَابِعِهٖ، فَاَدْخَلَ بَعْضَهَا فِيْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ: «وَيُقَيَّضُ لَهٗ سَبْعُوْنَ تِنِّيْنًا لَوْ اَنَّ وَاحِدًا مِّنْهَا نَفَخَ فِي الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَيْئًا مَّا بَقِيَتِ الدُّنْيَا، فَيَنْهَسْنَهٗ وَيَخْدِشْنَهٗ حَتّٰى يُفْضٰى بِهٖ اِلَى الْحِسَابِ». قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ، اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

پس تو عنقریب میرے اس نیک کام کو دیکھے گا جو میں تیرے لیے کروں گی اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پھر اس مؤمن بندہ کے لیے قبر کشادہ ہو جاتی ہے جہاں تک کہ نظر کام کرتی ہے اور جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور جب فاجر یا کافر بندہ کو دفن کیا جاتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے نہ تو تیرا آنا مبارک اور نہ قبر تیرے لیے کشادہ مکان ہے تو میرے نزدیک ان تمام لوگوں میں سے جو مجھ پر چلتے ہیں برا تھا اور آج کے دن کہ میں تجھ پر حاکم کی گئی ہوں اور تو مجبور و مقہور میری طرف آیا تو دیکھے گا کہ میں تیرے ساتھ کیسا برا سلوک کرتی ہوں یہ کہہ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پھر قبر اس کو دباتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ادھر کی ادھر نکل جاتی ہیں۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کافر پر ستر اژدھے مقرر کیے جاتے ہیں (ایسے اژدھے کہ) اگر ایک ان میں پھنکار مارے تو قیامت تک زمین سبزہ نہ اگائے یہ اژدھے اس کو کاٹتے اور نوچتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اس بندہ کو حساب کے لیے لے جایا جاتا ہے۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک آگ کا گڑھا ہے۔" (ترمذی)

۵۳۵۳ - (۱۵) وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ شِبْتَ، قَالَ: «شَيَّبَتْنِيْ سُوْرَةُ هُوْدٍ وَاَخَوَاتُهَا.» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: "حضرت ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ بوڑھے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھ کو سورہ ہود اور اس جیسی اور سورتوں نے (جن میں قیامت اور عذاب الٰہی کا ذکر ہے) بوڑھا کر دیا ہے۔" (ترمذی)

٥٣٥٤ - (١٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ شِبْتَ. قَالَ: «شَيَّبَتْنِيْ ﴿هُوْدٌ﴾ وَّ ﴿الْوَاقِعَةُ﴾ وَ ﴿الْمُرْسَلٰتُ﴾ وَ ﴿عَمَّ يَتَسَاءَ لُوْنَ﴾ وَ ﴿اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ.﴾ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: «لَا يَلِجُ النَّارَ» فِيْ «كِتَابِ الْجِهَادِ».

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! آپ بوڑھے ہوگئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھ کو سورہ ہود سورہ واقعہ سورہ مرسلات اور سورہ عم یتسالون نے بوڑھا کر دیا ہے (ترمذی) اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث لا یلج النار کتاب الجہاد میں بیان کی گئی۔''

الفصل الثالث

تیسری فصل

٥٣٥٥ - (١٧) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّكُمْ لَتَعْمَلُوْنَ اَعْمَالاً هِيَ اَدَقُّ فِيْ اَعْيُنِكُمْ مِّنَ الشَّعْرِ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ. يَعْنِي الْمُهْلِكَاتِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تم ایسے عمل کرتے ہو جو تمہاری نظر میں بال سے باریک ہیں (یعنی بہت معمولی) لیکن ہم ان کاموں کو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہلاک کرنے والے کاموں میں شمار کرتے تھے۔'' (بخاری ومسلم)

٥٣٥٦ - (١٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! اِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ، فَاِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عائشہ! اپنے آپ کو ان گناہوں سے بچا جن کو حقیر و معمولی خیال کیا جاتا ہے اس لیے کہ ان گناہوں کے ساتھ خدا کی طرف سے ایک مطالبہ کرنے والا بھی ہے (یعنی فرشتہ)۔'' (ابن ماجہ، دارمی، بیہقی)

٥٣٥٧ - (١٩) وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: هَلْ تَدْرِيْ مَا قَالَ اَبِيْ لِاَبِيْكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَاِنَّ اَبِيْ قَالَ لِاَبِيْكَ: يَا اَبَا

ترجمہ: ''حضرت ابی بردۃ رضی اللہ عنہ بن ابی موسیٰ کہتے ہیں کہ مجھ سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا تم جانتے ہو میرے باپ نے تمہارے باپ سے کیا کہا تھا میں نے کہا مجھ کو معلوم نہیں۔ عبداللہ نے کہا میرے باپ نے تمہارے باپ سے کہا تھا اے ابو

مُوْسٰى! هَلْ يَسُرُّكَ اَنَّ اِسْلَامَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتَنَا مَعَهٗ وَجِهَادَنَا مَعَهٗ وَعَمَلَنَا كُلَّهٗ مَعَهٗ بَرْدٌ لَّنَا؟ وَاَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَا بَعْدَهٗ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا، رَأْسًا بِرَأْسٍ؟ فَقَالَ اَبُوْكَ لِاَبِيْ: لَا وَاللّٰهِ، قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيْرًا. وَاَسْلَمَ عَلٰى اَيْدِيْنَا بَشَرٌ كَثِيْرٌ وَّاِنَّا لَنَرْجُوْا ذَاكَ قَالَ اَبِيْ: لٰكِنِّيْ اَنَا، وَالَّذِيْ نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنَّ ذٰلِكَ بَرْدٌ لَنَا، اَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهٗ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ. فَقُلْتُ: اِنَّ اَبَاكَ وَاللّٰهِ كَانَ خَيْرًا مِنْ اَبِيْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

موسیٰ کیا یہ بات تجھ کو خوش کرتی ہے کہ ہمارا اسلام رسول اللہ ﷺ (کی بعثت) کے ساتھ تھا اور ہماری ہجرت آپ کے ساتھ تھی اور ہمارا جہاد آپ کے ساتھ تھا اور ہمارے سارے اعمال آپ کے ساتھ تھے جو ہمارے مال غنیمت کی طرح ہیں (یعنی ثابت و برقرار اور آپ کے بعد جو عمل ہم نے کیے ہیں ان سے اگر ہم برابر سرابر چھوٹ جائیں تو ہمارے لیے کافی ہے تمہارے باپ نے یہ سن کر میرے باپ سے کہا نہیں یوں نہیں خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ کے بعد ہم نے جہاد کیا ہم نے نماز پڑھی ہم نے روزے رکھے اور بہت سے نیک اعمال ہم نے کیے اور ہمارے ہاتھوں سے بہت سے لوگ مسلمان ہوئے اور امید ہے کہ ہم کو ان اعمال کا ثواب ملے گا۔ میرے باپ نے یہ سن کر کہا لیکن میں اس ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں عمر کی جان ہے میں اس کو پسند کرتا ہوں کہ جو اعمال ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیے ہیں وہی ثابت و برقرار رہیں اور جو اعمال ہم نے آپ ﷺ کے بعد کیے ہیں ان سے ہم برابر سرابر چھوٹ جائیں گے۔ میں نے یہ سن کر کہا کہ تمہارے باپ خدا کی قسم میرے باپ سے بہتر تھے۔" (بخاری)

۵۳۵۸ - (۲۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنِيْ رَبِّيْ بِتِسْعٍ: خَشْيَةِ اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا، وَالْقَصْدِ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَا، وَاَنْ اَصِلَ مَنْ قَطَعَنِيْ، وَاُعْطِيَ مَنْ حَرَمَنِيْ، وَاَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِيْ، وَاَنْ يَّكُوْنَ صَمْتِيْ فِكْرًا، وَنُطْقِيْ

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے میرے پروردگار نے مجھ کو نو باتوں کا حکم دیا ہے (۱) ظاہر و باطن خدا سے ڈرنا (۲) سچی بات کہنا غصہ اور رضا مندی کی حالت میں (۳) فقر اور غنا میں میانہ روی (یعنی افلاس اور دولت مندی دونوں حالتوں میں میانہ روی (۴) میں اس سے قرابت داری کو قائم و برقرار رکھوں جو مجھ سے قطع تعلق کرے (۵) میں اس شخص کو دوں جو مجھ کو محروم رکھے (۶) جو شخص مجھ پر ظلم کرے میں (باوجود قدرت

ذِكْرًا، وَنَظرِيْ عِبْرَةً، وَّآمُرَ بِالْعُرْفِ» وَقِيْلَ: «بِالْمَعْرُوْفِ». رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

انتقام) اس کو معاف کر دوں ⑦ میری خاموشی غور وفکر ہو ⑧ میری گویائی ذکر الٰہی ہو ⑨ اور میری نظر عبرت حاصل کرنے کے لیے ہو اور میرے پروردگار نے یہ حکم دیا کہ میں امر بالمعروف کروں۔" (رزین)

۵۳۵۹ - (۲۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا مِنْ عَبْدٍ مُّؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوْعٌ وَإِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، ثُمَّ يُصِيْبُ شَيْئًا مِّنْ حُرِّ وَجْهِهِ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

تَرْجَمَۃ: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے خدا کا کوئی مؤمن بندہ ایسا نہیں ہے جس کی آنکھوں سے خوف خدا میں آنکھوں میں سے آنسو نکلیں اگرچہ وہ آنسو مکھی کے سر کے برابر ہوں پھر وہ آنسو اس کے خوبصورت چہرہ پر پہنچیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ کو حرام کر دیتا ہے۔" (ابن ماجہ)

(۷) باب تغير الناس

لوگوں کے بدل جانے کا بیان

الفصل الأول

پہلی فصل

۵۳۶۰ - (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّمَا النَّاسُ كَالْاِبِلِ الْمِائَةِ، لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ”حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے آدمی ان سو اونٹوں کے مانند ہے جن میں سے تو ایک ہی کو سواری کے قابل پائے گا (یعنی آدمی تو بہت ہیں جیسے اونٹ بہت ہیں لیکن ان میں کام کا آدمی ایک آدھ ہوتا ہے جیسے سو اونٹوں میں سے ایک ہی اونٹ سواری و باربرداری کے قابل نکلتا ہے۔“ (بخاری ومسلم)

۵۳۶۱ - (۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ، شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْهُمْ». قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى؟ قَالَ: فَمَنْ؟». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ: ”حضرت ابی سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے تم لوگ البتہ ان لوگوں کی تقلید و پیروی کرو گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں بالشت برابر بالشت اور ہاتھ برابر ہاتھ یہاں تک کہ اگر وہ پہاڑ کے سوراخ میں بیٹھے ہوں گے تو تم اس میں بھی ان کا اتباع کرو گے۔ پوچھا یا رسول اللہ ﷺ (کیا آپ کی مراد) یہود ونصاریٰ سے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا (وہ نہیں تو پھر) اور کون۔“ (بخاری ومسلم)

۵۳۶۲ - (۳) وَعَنْ مِرْدَاسٍ نِ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَذْهَبُ الصّٰلِحُوْنَ، الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ، وَتَبْقٰى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيْرِ اَوِ

ترجمہ: ”حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے مرتے رہیں گے نیک بخت لوگ یکے بعد دیگرے اور باقی رہیں گے ردی وبے کاری (یعنی بد اور بدکار) مانند جو کی بھوسی یا کھجور کی بھوسی کے جن کی اللہ تعالیٰ کوئی پرواہ نہیں کرتا۔“ (بخاری)

التَّمرِ، لَايُبَالِيهِمُ اللّٰهُ بَالَةً». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

الفصل الثاني

دوسری فصل

٥٣٦٣ - (٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَا مَشَتْ أُمَّتِيَ الْمُطَيْطَآءَ، وَخَدَمَتْهُمْ اَبْنَاءُ الْمُلُوْكِ اَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّومِ، سَلَّطَ اللّٰهُ شِرَارَهَا عَلٰى خِيَارِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جب میری امت کے لوگ تکبر سے چلیں گے اور فارس و روم کے بادشاہوں کی اولاد ان کی خدمت کرے گی تو خداوند تعالیٰ امت کے برے لوگوں کو بھلے لوگوں پر مسلط کر دے گا۔'' (ترمذی، یہ حدیث غریب ہے)

٥٣٦٤ - (٥) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ، وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ، وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

ترجمہ: ''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم اپنے امام (خلیفہ یا سلطان) کو قتل نہ کرو گے اور آپس میں ایک دوسرے کو اپنی تلواروں سے نہ مارو گے اور تمہاری دنیا کے مالک تمہارے شریر و بدکار لوگ نہ ہو جائیں گے۔'' (ترمذی)

٥٣٦٥ - (٦) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

ترجمہ: ''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ دنیا میں سب سے زیادہ نصیبہ ور اور دولت مند وہ شخص نہ بن جائے جو احمق ہے اور احمق کا بیٹا ہے (یعنی بداصل اور بدسیرت اشخاص دنیاوی جاہ وجلال اور دولت کے مالک نہ ہو جائیں گے)۔'' (ترمذی، بیہقی)

٥٣٦٦ - (٧) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ترجمہ: ''حضرت محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے اس شخص نے بیان کیا ہے جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے سنا تھا۔ یعنی علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم لوگ مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، فَاطَّلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، مَا عَلَيْهِ اِلَّا بُرْدَةٌ لَهٗ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ، فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكٰى لِلَّذِیْ كَانَ فِيْهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِیْ هُوَ فِيْهِ الْيَوْمَ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَيْفَ بِكُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُكُمْ فِیْ حُلَّةٍ، وَرَاحَ فِیْ حُلَّةٍ؟ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَّرُفِعَتْ اُخْرٰى، وَسَتَرْتُمْ بُيُوْتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ؟ فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِّنَّا الْيَوْمَ، نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ، وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ. قَالَ: «لَا اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِّنْكُمْ يَوْمَئِذٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

آئے، ان کے جسم پر اس وقت صرف ایک چادر تھی جس میں چمڑے کے پیوند لگے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ ان کو دیکھ کر رو پڑے کہ ایک زمانے میں وہ کس قدر خوش حال تھے اور آج ان کی کیا حالت ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب کہ تم صبح کو ایک جوڑا پہن کر نکلو گے اور شام کو ایک جوڑا پہن کر نکلو گے اور تمہارے سامنے کھانے کا ایک بڑا پیالہ رکھا جائے گا اور دوسرا اٹھایا جائے گا (یعنی انواع و اقسام کے کھانے تمہارے سامنے رکھے جائیں گے) اور تم اپنے گھروں پر اس طرح پردہ ڈالو گے جس طرح کعبہ پر پردہ ڈالا جاتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اس روز آج کے دن سے بہتر حال میں ہوں گے اس لیے کہ ہم کو اس وقت عبادت کے لیے کافی وقت ملے گا اور محنت و اشغال سے بے فکری ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں آج کے دن تم اس دن سے بہتر ہو۔" (ترمذی)

۵۳۶۷ - (۸) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَأْتِیْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، اَلصَّابِرُ فِيْهِمْ عَلٰى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ.» رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا.

تَرْجَمَہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا جس میں دین پر صبر کرنے والا شخص اس آدمی کے مانند ہوگا جس نے اپنی مٹھی میں انگارہ لے لیا ہو یعنی جس طرح انگارے کو ہاتھ میں رکھنا دشوار ہے اسی طرح دین پر قائم رہنا دشوار ہوگا)۔" (ترمذی)

۵۳۶۸ - (۹) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَا كَانَ اُمَرَآءُ كُمْ خِيَارَكُمْ، وَاَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءَ كُمْ، وَاُمُوْرُكُمْ شُوْرٰى

تَرْجَمَہ: "حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جب تمہارے امراء تمہارے بہتر لوگ ہوں اور دولت مند تمہارے سخی ہوں اور تمہارے امور باہمی مشورہ سے طے پائیں۔ اس وقت زمین کی پشت تمہارے لیے زمین کے پیٹ سے بہتر ہو

بَيْنَكُمْ، فَظَهْرُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ بَطْنِهَا، وَإِذَا كَانَ أُمَرَاءُ كُمْ شِرَارَكُمْ، وَأَغْنِيَاءُ كُمْ بُخَلَاءَ كُمْ، وَأُمُوْرُكُمْ إِلٰى نِسَآءِ كُمْ، فَبَطْنُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

٥٣٦٩ - (١٠) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُوْشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلٰى قَصْعَتِهَا». قَالَ قَائِلٌ: وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ، وَّلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ، وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ، وَلَيَقْذِفَنَّ فِيْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ». قَالَ قَائِلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا الْوَهْنُ؟ قَالَ: «حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

گی۔ (یعنی زندگی زمین موت سے بہتر ہوگی) اور جب کہ تمہارے امراء تمہارے شریر و بدکار لوگ ہوں اور تمہارے دولت مند تمہارے بخیل ہوں اور تمہارے معاملات تمہاری عورتوں کے ہاتھ میں ہوں اس وقت تمہارے لیے زمین کا پیٹ زمین کی پشت سے بہتر ہوگا (یعنی تمہاری موت تمہاری زندگی سے بہتر ہوگی)۔" (ترمذی، یہ حدیث غریب ہے)

ترجمہ: "حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے گمراہ لوگوں کے گروہ قریب ہے کہ ان کے بعض آدمی بعض کو تم سے لڑنے اور تمہاری شان و شوکت کو مٹانے کے لیے بلائیں گے جس طرح کہ ایک کھانا کھانے والی جماعت بعض بعض کو کھلانے کی طرف بلاتے ہیں (یعنی گمراہوں کا ایک گروہ پیدا ہوگا جس میں سے بعض بعض لوگوں کو تمہاری قوت توڑنے اور تم کو ہلاک کرنے کیلئے اس طرح بلائیں گے جس طرح آدمیوں کو کھانے کے لیے بلایا جاتا ہے۔) یہ سن کر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کسی نے پوچھا۔ کیا وہ لوگ ہم پر اس لیے غلبہ حاصل کرلیں گے کہ ہم اس وقت تعداد میں کم ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم اس زمانہ میں بڑی تعداد میں ہوگے لیکن ایسے جیسے کہ دریا یا نالوں کے کنارے پانی کے جھاگ ہوتے ہیں (یعنی تم نہایت کمزور اور ضعیف ہوگے) تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت دشمنوں کے دل سے نکل جائے گی، اور تمہارے دلوں میں ضعف و سستی پیدا ہو جائے گی۔ کسی نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! "وہن" ضعف و سستی) کیا چیز ہے؟ فرمایا دنیا کی محبت اور موت سے بیزاری۔" (ابوداؤد۔ بیہقی)

الفصل الثالث

۵۳۷۰ - (۱۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «مَا ظَهَرَ الْغُلُوْلُ فِيْ قَوْمٍ اِلَّا اَلْقَى اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ، وَلَا فَشَا الزِّنَا فِيْ قَوْمٍ اِلَّا كَثُرَ فِيْهِمُ الْمَوْتُ، وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ نِ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ، وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الدَّمُ، وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ». رَوَاهُ مَالِكٌ.

تیسری فصل

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ جس قوم میں مال غنیمت کے اندر خیانت کرنے کا عیب پیدا ہو جائے خداوند تعالیٰ اس کے دلوں میں دشمنوں کا رعب پیدا کر دیتا ہے اور جس قوم میں زنا کاری پھیلتی ہے اس میں اموات کی زیادتی ہو جاتی ہے۔ اور جو قوم ناپ اور تول میں کمی کرتی ہے (یعنی کم ناپتی اور کم تولتی ہے) اس کا رزق اٹھا لیا جاتا ہے اور جو قوم ناحق حکم کرتی ہے (یعنی جس قوم کے امراء احکام نافذ کرنے میں عدل و انصاف کو ملحوظ نہیں رکھتے اور ناحق احکام جاری کرتے ہیں۔) اس میں خون ریزی پھیل جاتی ہے اور جو قوم اپنے عہد کو توڑتی ہے اس پر دشمن کو مسلط کر دیا جاتا ہے۔“ (مالک)

(۸) باب التحذیر من الفتن

فتنوں سے ڈرنے کا بیان

الفصل الأول

٥٣٧١ - (١) عَنْ عَيَاضِ ابْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ خُطْبَتِهٖ: «اَلَا اِنَّ رَبِّيْ اَمَرَنِيْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِيْ يَوْمِيْ هٰذَا: كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهٗ عَبْدًا حَلَالٌ، وَاِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ، وَاِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ، فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ، وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ، وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُّشْرِكُوْا بِيْ مَا لَمْ اُنْزِلْ بِهٖ سُلْطٰنًا، وَاِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَهُمْ، عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ اِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ، وَقَالَ: اِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِيَكَ وَاَبْتَلِيَ بِكَ، وَاَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَآءُ تَقْرَءُهٗ نَائِمًا وَيَقْظَانَ، وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اُحَرِّقَ قُرَيْشًا، فَقُلْتُ: رَبِّ! اِذًا يَثْلَغُوْا رَأْسِيْ، فَيَدَعُوْهُ خُبْزَةً، قَالَ: اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اَخْرَجُوْكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ، وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقُ عَلَيْكَ، وَابْعَثْ جَيْشًا

پہلی فصل

ترجمہ: ”حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز اپنے خطبہ میں فرمایا۔ خبردار! خداوند تعالیٰ نے مجھ کو یہ حکم دیا ہے کہ میں تم کو وہ بات بتا دوں جس کو تم نہیں جانتے، خداوند تعالیٰ نے جو باتیں آج مجھ کو تعلیم کی ہیں ان میں سے بعض باتیں یہ ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ جو مال میں نے پانے کسی بندہ کو دیا ہے وہ حلال ہے (یعنی اس کو کوئی شخص حرام نہیں کر سکتا) اور خدا نے یہ فرمایا ہے کہ میں نے اپنے بندوں کو حق کی طرف مائل کیا ہے۔ پھر ان کے پاس شیاطین آئے اور ان کو ان کے دین سے پھیر دیا اور ان پر وہ چیزیں حرام کر دیں جن کو میں نے ان کے لیے حلال کیا تھا اور شیاطین نے ان کو یہ حکم دیا کہ وہ میرے ساتھ اس چیز کو شریک کریں جس کے غلبہ کی کوئی دلیل نازل نہیں ہوئی۔ اور خدا نے یہ فرمایا ہے کہ، خدا نے زمین کے باشندوں پر نظر ڈالی (اس لیے کہ وہ مشرک تھے) مگر ایک جماعت اہل کتاب میں سے (کہ وہ مشرک نہ تھی خدا اس پر غضبناک نہیں ہوا) اور خدا نے یہ فرمایا کہ میں نے تم کو (اے حضرت محمد ﷺ) اس لیے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے کہ میں تم کو آزماؤں (کہ تم اپنی قوم کی ایذا پر کیوں کر صبر کرتے ہو؟) اور تمہارے ساتھ تمہاری قوم کو بھی آزماؤں (کہ وہ

نَبْعَثْ خَمْسَةً مِّثْلَهُ، وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ایمان لاتی ہے یا نہیں) اور میں نے تمہارے پاس ایسی کتاب بھیجی جس کو پانی نہیں دھوسکتا (یعنی جو دلوں میں محفوظ ہے اور اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوسکتی) تم اس کو سوتے جاگتے پڑھتے ہو۔ اور خدا نے مجھ کو یہ حکم دیا ہے کہ میں قریش کو جلا ڈالوں (یعنی کفار قریش کو تباہ و برباد کر دوں) میں نے یہ حکم پا کر عرض کیا۔ قریش تو میرا سر کچل ڈالیں گے اور کچل کر روٹی کی مانند (چورا) بنا دیں گے (یعنی کفار قریش کی تعداد زیادہ ہے میں کیوں کر ان پر قابو پا سکوں گا) خداوند تعالیٰ نے فرمایا۔ تم ان کو ان کے وطن سے نکال دو جس طرح کہ انہوں نے تم کو نکالا تھا اور ان پر جہاد کرو، ہم تمہارے لئے جہاد کے سامان کا انتظام کریں گے اور تم لشکر بھیجو ہم تمہارے لشکر سے پانچ گنی طاقت سے تمہاری مدد کریں گے اور جو لوگ ہم پر ایمان لائے اور تمہارے طاعت گزار ہیں ان کو ساتھ لے کر ان لوگوں سے قتال کرو جنہوں نے نافرمانی و سرکشی کی ہے۔" (مسلم)

۵۳۷۲ - (۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾، صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِيْ: «يَا بَنِيْ فِهْرٍ! يَا بَنِيْ عَدِيٍّ!» لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ حَتّٰى اجْتَمَعُوْا فَقَالَ: «اَرَاَيْتُكُمْ لَوْ اَخْبَرْتُكُمْ اَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِيْ تُرِيْدُ اَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ اَكُنْتُمْ مُّصَدِّقِيَّ؟» قَالُوْا: نَعَمْ، مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ اِلَّا صِدْقًا، قَالَ: «فَاِنِّيْ نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ». فَقَالَ اَبُوْلَهَبٍ: تَبًّا لَكَ سَائِرَ

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ (یعنی اپنے قریب کے رشتہ داروں کو ڈراؤ) تو نبی ﷺ کوہ صفا پر تشریف لے گئے اور پکارنا شروع کیا۔ اے بنی فہر، اے بنی عدی، یعنی قریش کے فرقوں اور جماعتوں کو بلانا شروع کیا جب سب جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا اگر میں تم کو یہ بتاؤں کہ جنگ میں دشمن نے ایک لشکر آ کر اتارا ہے اور تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو کیا تم میری بات کو سچا مانو گے؟ قریش نے کہا۔ ہاں تم ہمیشہ ہمارے تجربہ میں سچے ثابت ہوئے ہو آپ ﷺ نے فرمایا میں خدا کی طرف سے ڈرانے پر مامور ہوا ہوں (تم خدا سے ڈرو اور مجھ پر ایمان لے آؤ ورنہ)

الْيَوْمِ، اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا؟! فَنَزَلَتْ: ﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ.﴾ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: نَادٰى: «يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ! اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَاَى الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ اَهْلَهٗ، فَخَشِيَ اَنْ يَّسْبِقُوْهُ، فَجَعَلَ يَهْتِفُ: يَا صَبَاحَاهُ».

تمہارے سامنے سخت عذاب موجود ہے ابولہب نے یہ سن کر کہا۔ تجھ پر سارے دن ہلاکت ہو، کیا اسی لیے تو نے ہم کو جمع کیا تھا اس پر یہ سورت نازل ہوئی ﴿تبت یدا ابی لهب﴾ (یعنی ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہوں)۔" (بخاری ومسلم) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور سرور عالم ﷺ نے قریش کو جمع کر کے یہ فرمایا: "اے عبد مناف کی اولاد میرا اور تمہارا حال اس شخص کی مانند ہے جس نے دشمن کے لشکر کو دیکھا پھر وہ اپنی قوم کو دشمن سے بچانے کے لیے ایک پہاڑ پر چڑھا (تاکہ قوم کو آگاہ کرے) لیکن پھر اس خوف سے کہیں دشمن اس سے پہلے پہنچ جائے اس نے پہاڑی پر سے یہ کہنا شروع کیا۔ "یا صباحاہ" (یعنی دشمنی یا جارحیت کے مقابلہ پر ہوشیار اور مدافعت کے لیے تیار ہو جاؤ)۔" (بخاری)

۵۳۷۳ - (۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا، فَاجْتَمَعُوْا، فَعَمَّ وَخَصَّ، فَقَالَ: «يَا بَنِيْ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ! اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ! اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ. يَا بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ! اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ! اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ. يَا بَنِيْ هاشم! انفذوا انفسكم من النار. يا بنى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ. وَيَا فَاطِمَةُ! اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ. فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ

ترجمہ: "حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہو ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ (تو اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرا) تو نبی ﷺ نے مشرکین قریش کو جمع کیا۔ جب وہ جمع ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے خطاب میں تعمیم بھی کی اور تخصیص بھی (یعنی عوام اور خواص دونوں کو نام لے لے کر خطاب فرمایا) چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے کعب بن لوئی کی اولاد! اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اے مرہ بن کعب کی اولاد! اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اے عبد شمس کی اولاد! اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اے عبد مناف کی اولاد! اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اے ہاشم کی اولاد! اپنے آپ کو تم دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اے عبدالمطلب کی اولاد! اپنی جانوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اے فاطمہ اپنی جان کو آگ سے بچا، اس لیے کہ میں خدا

اللّٰهِ شَيْئًا، غَيْرَ اَنَّ لَكُمْ رِحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قَالَ: «يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! نِ اشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ، لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا، وَّيَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ! لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا. يَا عَبَّاسَ ابْنَ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّيَا صَفِيَّةُ عَمَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ! لَا اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا. وَّيَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ! سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ مِنْ مَّالِيْ، لَا اُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا».

کی طرف سے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں) یعنی میں کسی کو خدا کے عذاب سے نہیں بچا سکتا۔ البتہ مجھ پر تمہارا قرابت کا حق ہے جس کو میں قرابت کی تری سے تر کرتا ہوں (مسلم) اور بخاری و مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اے قریش کی جماعت! اپنی جانوں کو (مجھ پر ایمان لا کر) خرید لو (یعنی دوزخ کی آگ سے اپنے آپ کو بچالو) میں تم سے دوزخ کے عذاب میں سے کچھ بھی دور نہیں کر سکتا۔ اور اے عبد مناف کی اولاد! میں تم سے خدا کے عذاب کو دفع نہیں کر سکتا۔ اے عباس بن عبدالمطلب! میں تم کو خدا کے عذاب سے نہیں بچا سکتا۔ اور اے صفیہ (آنحضرت ﷺ کی پھوپھی) میں تم کو عذاب خداوندی سے نہیں بچا سکتا۔ اور اے محمد ﷺ کی بیٹی فاطمہ! میرے مال میں سے جو کچھ تو چاہے مانگ لے لیکن تجھ کو خدا کے عذاب سے نہیں بچا سکتا۔"

الفصل الثانی

دوسری فصل

٥٣٧٤ - (٤) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: «اُمَّتِيْ هٰذِهٖ اُمَّةٌ مَّرْحُوْمَةٌ، لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْاٰخِرَةِ، عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا: الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

ترجمہ: "حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے میری یہ امت (وہ امت جو ذہن میں موجود ہے) امت مرحومہ ہے (یعنی اس پر خدا کی رحمت زیادہ ہے) آخرت میں اس پر (ناحق) عذاب نہ ہو گا اور دنیا میں اس کا عذاب فتنے ہیں، زلزلے ہیں اور قتل ہے۔" (ابوداؤد)

٥٣٧٥ - (٥) ٥٣٧٦ - (٦) وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ بَدَأَ نُبُوَّةً وَّرَحْمَةً، ثُمَّ يَكُوْنُ خِلَافَةً

ترجمہ: "حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے یہ امر (یعنی دین) ظاہر ہوا ہے نبوت اور رحمت کے ساتھ (یعنی دین کا ابتدائی زمانہ وحی اور رحمت تھا) پھر خلاف اور رحمت کا زمانہ ہوگا۔ پھر ظالم بادشاہوں کا

وَّرَحْمَةً، ثُمَّ مُلْكًا عَضُوْضًا، ثُمَّ كَائِنٌ جَبْرِيَّةً وَّعُتُوًّا وَّفَسَادًا فِي الْأَرْضِ، يَسْتَحِلُّوْنَ الْحَرِيْرَ وَالْفُرُوْجَ وَالْخُمُوْرَ، يُرْزَقُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ وَيُنْصَرُوْنَ، حَتّٰى يَلْقَوُا اللّٰهَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

عہد ہوگا اور اس کے بعد یہ امر ہونے والا ہے تکبر قہر، غلبہ اور فساد فی الارض (یعنی زمین پر فتنے اور فسادات پیدا ہو جائیں گے) اس وقت لوگ ریشم کے کپڑوں کو حلال سمجھیں گے۔ عورتوں کی شرمگاہوں اور شراب کو جائز قرار دیں گے اور باوجود اس کے کہ ان کو رزق دیا جائے گا اور ان کی مدد کی جائے گی یہاں تک کہ وہ خدا سے جاملیں گے۔ (روز جزا میں خدا کے سامنے پیش ہوں گے۔)'' (بیہقی)

۵۳۷۷ - (۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اِنَّ اَوَّلَ مَا يُكْفَأُ قَالَ زَيْدُ بْنُ يَحْيٰى الرَّاوِيُّ: يَعْنِي الْإِسْلَامَ كَمَا يُكْفَأُ الْإِنَاءُ» يَعْنِي الْخَمْرَ. قِيْلَ: فَكَيْفَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ فِيْهَا مَابَيَّنَ؟ قَالَ: «يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا فَيَسْتَحِلُّوْنَهَا». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

تَرْجَمَہ: ''حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے سب سے پہلے اسلام میں جس چیز کو الٹایا جائے گا جس طرح بھرے برتن کو الٹ دیا جاتا ہے، وہ شراب ہوگی (یعنی اسلام میں سب سے پہلے خدا کے جس حکم کی خلاف ورزی کی جائے گی اور اس کے حکم کو الٹ دیا جائے گا وہ شراب کی ممانعت کا حکم ہوگا) اور پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کیوں کر ہوگا حالانکہ شراب کے متعلق خدا کے احکام بیان ہو چکے ہیں اور سب پر ظاہر ہیں؟ فرمایا یہ اس طرح ہوگا کہ شراب کا دوسرا نام رکھ لیں گے اور اس کو حلال قرار دیں گے۔'' (دارمی)

الفصل الثالث

تیسری فصل

۵۳۷۸ - (۸) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ

تَرْجَمَہ: ''حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے تم میں نبوت کا وجود اس وقت تک باقی رہے گا جب تک خدا چاہے گا پھر خداوند تعالیٰ نبوت کو اٹھا لے گا اور اس کے بعد نبوت کے طریقہ پر خلافت ہوگی۔ جب تک خدا تعالیٰ چاہے گا۔ پھر خداوند تعالیٰ

مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًّا فَيَكُوْنُ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثُمَّ يَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً، فَيَكُوْنُ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّكُوْنَ، ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةً عَلٰى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ» ثُمَّ سَكَتَ، قَالَ حَبِيْبٌ: فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبْتُ اِلَيْهِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اُذَكِّرُهُ اِيَّاهُ وَقُلْتُ: اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْدَ الْمُلْكِ الْعَاضِّ وَالْجَبْرِيَّةِ، فَسَرَّبِهٖ وَاَعْجَبَهٗ، يَعْنِىْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِىُّ فِىْ «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

خلافت کو اٹھا لے گا اور اس کے بعد بادشاہت ہوگی کاٹنے والی (یعنی جس میں بعض لوگ پر زیادتی اور ظلم کریں گے۔ جب تک خدا اس کو چاہے گا قائم رکھے گا۔ پر اس کو بھی خداوند تعالیٰ اٹھالے گا۔ پھر تکبر اور غلبہ کی حکومت ہوگی اور جب تک خدا تعالیٰ چاہے گا وہ قائم رہے گی۔ پھر خداوند تعالیٰ اس کو اٹھالے گا اور اس کے بعد نبوت کے طریقہ پر خلافت قائم ہوگی (یعنی حضرت عیسیٰ اور مہدی علیہما السلام کا عہد حکومت) اتنا فرما کر آپ خاموش ہوگئے۔ حبیب بن سالم اس حدیث کے ایک راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے تو میں نے اس حدیث کو لکھ کر ان کے پاس بھیجا یعنی میں نے ان کو یہ حدیث یاد دلائی اور ظاہر کیا کہ مجھ کو امید ہے آپ وہی خلیفہ ہیں جس کا ذکر اس حدیث میں کاٹنے والے بادشاہ اور تکبر و غلبہ کی حکومت کے بعد آیا ہے عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ اس سے بہت خوش ہوئے اور اس تشریح نے ان کو بہت خوش کیا۔'' (احمد، بیہقی)

کتاب الفتن

الفصل الأول

۵۳۷۹ - (۱) عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا تَرَكَ شَيْئًا يَّكُوْنُ فِيْ مَقَامِهٖ ذَالِكَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ، حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ، وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ، قَدْ عَلِمَهٗ اَصْحَابِيْ هٰؤُلَاءِ، وَاِنَّهٗ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيْتُهٗ، فَاَرَاهُ فَاذْكُرُهٗ، كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ اِذَا غَابَ عَنْهُ، ثُمَّ اِذَا رَاٰهُ عَرَفَهٗ. متفق عليه.

فصل اوّل

تَرْجَمَۃ: ”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور خطبہ فرمایا اور جو باتیں اس وقت سے قیامت تک ہونے والی تھیں سب کا ذکر کیا جن لوگوں نے ان باتوں کو یاد رکھا، یاد رکھا اور جو بھول گئے، بھول گئے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میرے یہ دوست یعنی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس سے واقف ہیں (یعنی ان میں سے بعض کو وہ باتیں یاد ہیں اور بعض بھول گئے ہیں اور میں بھی بھول گیا ہوں) لیکن جب کوئی ایسا واقعہ پیش اتا ہے جس کی خبر حضور ﷺ نے دی تھی تو مجھ کو وہ بات یاد آجاتی ہے۔ جس طرح ایک غائب شخص کے چہرہ کو دیکھ کر لوگ اس کو پہچان لیتے ہیں۔“ (بخاری ومسلم)

۵۳۸۰ - (۲) وَعَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا، فَاَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ، حَتّٰى يَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ: اَبْيَضَ مِثْلُ الصَّفَاءِ، فَلَا تَضُرُّهٗ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضُ، وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ مِرْبَادًا كَالْكُوْزِ، مُجْخِيًّا لَا

تَرْجَمَۃ: ”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے ڈالے جائیں گے فتنے لوگوں کے دلوں پر اس طرح جس طرح کہ چٹائی کے تنکے ہوتے ہیں (یعنی برابر اور زیادہ تعداد میں) پس جو دل ان فتنوں کو قبول کرے گا اس کے اندر ایک سیاہ نشان ڈال دیا جائے گا اور جو دل ان فتنوں سے متاثر نہ ہوگا اس پر ایک سفید نشان ڈال دیا جائیگا غرض دو قسم کے دل ہونگے ایک تو سفید مثل سنگ مرمر کے جن پر کسی قسم کا کوئی فتنہ اثر انداز نہ ہوگا۔ اس وقت تک جب تک کہ آسمان و زمین قائم ہیں اور دوسرا

يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ». رواه مسلم.

دل سیاہ راکھ کی مانند جیسے الٹا برتن جس میں کچھ باقی نہ رہے یہ دل نہ تو امر معروف (نیک کاموں) سے آگاہ ہوگا اور نہ برے کاموں کو برا جانے گا۔ مگر صرف اس چیز سے واقف ہوگا جو اس کے دل میں پیوست ہوگئی ہے یعنی انسانی خواہشات میں سے۔" (مسلم)

۵۳۸۱ - (۳) وَعَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ، رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ: حَدَّثَنَا: «اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ» وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ: «يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ، فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ، فَيَبْقٰى اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلٰى رِجْلِكَ، فَنَفِطَ، فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ، وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ وَلَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ، فَيُقَالُ: اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ: مَا اَعْقَلَهُ! وَمَا اَظْرَفَهُ! وَمَا اَجْلَدَهُ! وَمَا فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ». متفق عليه

ترجمہ: "حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے دو حدیثیں (باتیں) بیان کیں ان میں سے ایک کو دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا منتظر ہوں، رسول اللہ نے ہم سے فرمایا کہ امانت (یعنی ایمان) لوگوں کے دلوں کی جڑ میں ڈالی گئی ہے پھر انہوں نے (ایمان کے نور سے) قران کو جانا پھر انہوں نے سنت کو جانا۔ اس کے بعد آپ نے ایمان کے اٹھ جانے کی حدیث بیان کی۔ اور فرمایا۔ آدمی حسب معمول سوئے گا اور امانت (ایمان) اس کے دل سے نکال لی جائے گی اور ایمان کا دھندلا سا اثر رہ جائے گا۔ پھر جب وہ دوبارہ سوئے گا تو اس کے دل سے امانت کا بقیہ اثر بھی نکال لیا جائیگا اور دل میں ایک آبلہ جیسا نشان رہ جائیگا جیسے تو آگ کی چنگاری کو اپنے پاؤں پر ڈال دے اور اس سے آبلہ پڑ جائے جو بظاہر پھولا اور اٹھا ہوا ہوگا لیکن اندر سے خالی ہوگا پھر (ایسا ہونے کے بعد) جب لوگ صبح کو اٹھیں گے تو آپس میں حسب معمول خرید وفروکت کریں گے اور ان میں سے ایک شخص بھی ایسا نہ ہوگا جو امانت کو ادا کرے (یعنی حقوق شرعیہ کو ادا کرے) یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا (یعنی امانت باقی نہ رہنے کے سبب) کہ فلاں قبیلہ میں ایک امین و دیانتدار شخص ہے اور اس زمانہ میں ایک شخص کو (جس کو دنیاداری میں کمال حاصل ہوگا) کہا جائیگا کہ کس قدر عقلمند ہے (کاروبار میں) اور کس قدر ہوشیار ہے اور کس

۵۳۸۲ - (٤) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ اَسْاَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُّدْرِكَنِیْ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا كُنَّا فِیْ جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ، فَجَاءَ نَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: «نَعَمْ». قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَفِيْهِ دَخَنٌ». قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: «قَوْمٌ يَسْتَنُّوْنَ بِغَيْرِ سُنَّتِیْ، وَيَهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِیْ، تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ». قُلْتَ: فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: «نَعَمْ، دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا». قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! صِفْهُمْ لَنَا. قَالَ: «هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا». قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِیْ اِنْ اَدْرَكَنِیْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: «تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ». قُلْتُ: فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا اِمَامٌ؟ قَالَ: «فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا، وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ». متفق عليه. وفی روايةٍ لِمسلمٍ: قَالَ: «يَكُوْنُ بَعْدِیْ اَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُوْنَ بِهُدَایَ، وَلَا

قدر خوبصورت ہے اور کس قدر چالاک ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔'' (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگ (اکثر) رسول اللہ ﷺ سے نیکی کا سوال کرتے رہتے تھے (یعنی نیک باتوں اور نیک کاموں کو دریافت کرتے رہتے تھے) اور میں آپ سے برائیوں اور فتنوں کی بابت پوچھا کرتا تھا۔ اس خیال سے کہ کہیں میں کسی فتنہ میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔ ایک روز میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جاہلیت میں مبتلا اور بدی کے زمانہ میں تھے پھر خداوند تعالیٰ نے ہم کو یہ بھلائی عطا فرمائی (یعنی اسلام) کیا اس بھلائی کے بعد بھی کوئی برائی پیش آنے والی ہے آپ نے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا کیا اس بدی و برائی کے بعد بھی بھلائی ہوگی۔ فرمایا ہاں اور اس بھلائی میں جو برائی کے بعد ہوگی کدورت پائی جائے گی، میں نے عرض کیا وہ کدورت کیا ہوگی۔ فرمایا کدرورت سے مراد وہ قوم ہے جو میرے طریقہ کے خلاف طریقہ اختیار کرے گی۔ اور لوگوں کو میری راہ کے خلاف رائے بتائے گی تو ان میں دین کو بھی دیکھے گا اور دین کے خلاف امور کو بھی (یعنی ان میں مشروع اور غیر مشروع دونوں باتیں پائی جائیں گی) میں نے عرض کیا کیا اس بھلائی کے بعد بھی برائی ہوگی۔ فرمایا ہاں ایسے لوگ ہوں گے جو دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو بلائیں گے (یعنی علانیہ گمراہی پھیلائیں گے) جو شخص ان کی جہنمی دعوت کو قبول کرے گا۔ وہ اس کو جہنم میں دھکیل دیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کی صفت بیان فرمایئے (یعنی وہ کون لوگ ہوں گے اور کیسے ہوں گے) فرمایا وہ ہماری قوم یا جنس میں سے ہوں گے اور ہماری زبان

يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِیْ، وَسَیَقُوْمُ فِیْهِمْ رِجَالٌ، قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّیَاطِیْنِ فِیْ جُثْمَانِ اِنْسٍ». قَالَ حُذَیْفَةُ: قُلْتُ: كَیْفَ اَصْنَعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: «تَسْمَعُ وَتُطِیْعُ الْاَمِیْرَ، وَاِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ».

میں گفتگو کریں گے میں نے عرض کیا اگر وہ زمانہ میں پاؤں تو آپ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں (یعنی اگر وہ لوگ میری زندگی میں ظاہر ہوئے تو اس وقت مجھ کو کیا کرنا چاہیے) فرمایا مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑو اور ان کے امام کی اطاعت کر۔ میں نے عرض کیا اگر اس وقت مسلمانوں کی جماعت نہ ہو اور امام بھی نہ ہو (تو کیا کروں) فرمایا تو تمام فرقوں سے علیحدہ ہو جا اگرچہ تجھ کو درخت کی جڑ میں پناہ لینی پڑے یہاں تک کہ موت تجھ کو اپنی آغوش میں لے لے (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ حضور نے یہ فرمایا کہ میرے بعد امام (خلیفہ یا بادشاہ) ہوں گے۔ جو میرے طریقہ پر نہ چلیں گے اور میری روش کو اختیار نہ کریں گے اور ان میں سے چند لوگ ایسے ظاہر ہوں گے جن کی صورت آدمیوں کی ہوگی اور دل شیطانوں کے سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں اس زمانہ کو پاؤں تو کیا کروں۔ فرمایا۔ تمام فرقوں سے علیحدہ ہو جا اگرچہ تجھ کو درخت کی جڑ میں پناہ لینی پڑے یہاں تک کہ موت تجھ کو اپنی آغوش میں لے لے (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ حضور نے یہ فرمایا کہ میرے بعد امام (خلیفہ یا بادشاہ) ہوں گے جو میرے طریقہ پر نہ چلیں گے اور میری روش کو اختیار نہ کریں گے اور ان میں سے چند لوگ ایسے ظاہر ہوں گے اور میری روش کو اختیار نہ کریں گے اور ان میں سے چند لوگ ایسے ظاہر ہوں گے جن کی صورت آدمیوں کی ہوگی اور دل شیطانوں کے سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں اس زمانہ کو پاؤں تو کیا کروں۔ فرمایا۔ بادشاہ جو کچھ کہے اس کو سن اور بادشاہ کی اطاعت کر اگرچہ تیری پشت پر مارا جائے اور تیرا

مال چھین لیا جائے تب بھی سننا اور اطاعت کرنا۔"

٥٣٨٣ - (٥) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ، یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَیُمْسِیْ كَافِرًا، وَیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ كَافِرًا، یَبِیْعُ دِیْنَهٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْیَا». رواه مسلم.

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اعمال (نیک) میں جلدی کرو ان فتنوں کے پیش آنے سے پہلے جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے (کہ اس وقت) آدمی صبح کو ایمان کی حالت میں اٹھے گا اور شام کو کافر ہو جائیگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائیگا کہ اپنے دین و مذہب کو دنیا کی تھوڑی سی متاع پر بیچ ڈالے گا۔" (مسلم)

٥٣٨٤ - (٦) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «سَتَكُوْنُ فِتَنٌ. اَلْقَاعِدُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ، وَالْمَاشِیْ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ، فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْیَعُذْ بِهٖ». متفق علیه، وفی روایة لمسلم: قال: «تَكُوْنُ فِتْنَةٌ، اَلنَّائِمُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَقْظَانِ، وَالْیَقْظَانُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ، فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَاً وَمَعَاذًا فَلْیَسْتَعِذْ بِهٖ».

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمایا ہے۔ عنقریب فتنوں کا ظہور ہوگا ان فتنوں کے زمانہ میں بیٹھنے والا بہتر ہوگا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے جو شخص ان فتنوں کی طرف جھانکے گا فتنہ اس کو اپنی طرف کھینچ لے گا پس جو شخص (اس زمانہ میں) پناہ کی کوئی جگہ پائے وہ وہاں جا کر پناہ حاصل کرلے (بخاری و مسلم اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور نے فرمایا۔ فتنہ آئے گا جس میں سونے والا شخص جاگنے والے سے بہتر ہوگا اور جاگنے والا بہتر ہوگا کھڑا ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے پس (اس وقت) جو شخص پناہ کا کوئی ٹھکانا پائے وہاں جا کر پناہ حاصل کرلے۔"

٥٣٨٥ - (٧) وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتَنٌ، اَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتَنٌ، اَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ، اَلْقَاعِدُ خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ فِیْهَا، وَالْمَاشِیْ فِیْهَا خَیْرٌ مِّنَ

ترجمہ: "حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے عنقریب فتنوں کا ظہور ہوگا اور یاد رکھو کہ پھر ان فتنوں میں سے ایک بڑا فتنہ پیش آئے گا اس بڑے فتنہ میں بیٹھا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا (اس لئے کہ اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا آدمی فتنوں سے محفوظ رہے گا) اور چلنے والا بہتر ہوگا فتنہ کی طرف دوڑنے والے

السَّاعِيْ اِلَيْهَا، اَلَا فَاِذَا وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهٗ اِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهٖ، وَمَنْ كَانَ لَهٗ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهٖ، وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهٖ». فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ اِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا اَرْضٌ؟ قَالَ: «يَعْمِدُ اِلٰى سَيْفِهٖ فَيَدُقُّ عَلٰى حَدِّهٖ بِحَجَرٍ، ثُمَّ لِيَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ، اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟» ثَلَاثًا، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَيْتَ اِنْ اُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِيْ اِلٰى اَحَدِ الصَّفَّيْنِ، فَضَرَبَنِيْ رَجُلٌ بِسَيْفِهٖ اَوْ يَجِيْءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِيْ؟ قَالَ: «يَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِكَ، وَيَكُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ». رواه مسلم.

سے۔ خبردار جب یہ فتنہ وقوع میں آئے تو وہ شخص جس کے پاس اونٹ ہو اپنے اونٹ کے ساتھ ہو جائے اور جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں مل جائے اور جس کے پاس زمین ہو وہ اپنی زمین میں جا پڑے یعنی تمام کاموں کو چھوڑ کر گوشہ تنہائی اختیار کرے اور ان چیزوں میں مشغول ومنہمک ہو جائے ایک شخص نے (یہ سن کر) عرض کیا یا رسول اللہ! جس کے پاس اونٹ بکریاں اور زمین نہ ہو وہ کیا کرے۔ فرمایا۔ وہ اپنی تلوار کی طرف متوجہ اور اس کو پتھر مار کر توڑ ڈالے (یعنی اس کی دھار کو بیکار کر دے تا کہ جنگ و پیکار کا خیال دل میں پیدا نہ ہو) اور پھر اس کو چاہیے کہ ان فتنوں سے نجات پانے کے لیے بھاگ نکلے اگر وہ جلد ایسا کر سکے اس کے بعد آپ نے فرمایا اے اللہ! میں نے تیرے احکام تیرے بندوں کو پہنچا دیئے۔ تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر مجھ پر جبر کیا جائے یہاں تک کہ مجھ کو دونوں فریق میں سے کسی ایک فریق کی صف میں لے لیا جائے اور مجھ کو ایک شخص اپنی تلوار سے مارے یا کوئی تیر آ کر لگے اور مجھ کو مار ڈالے تو میری نسبت آپ کا کیا خیال ہے۔ فرمایا تیرے قاتل پر اپنا اور تیرا دونوں کا گناہ ہوگا اور یہ شخص دوزخیوں میں سے شمار ہوگا۔'' (مسلم)

۵۳۸٦ - (۸) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُوْشِكُ اَنْ يَكُوْنَ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ». رواه البخاری.

ترجمہ: ''حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے وہ زمانہ قریب ہے جب کہ مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہوں گی کہ وہ ان کو لے کر پہاڑ کی چوٹی پر یا مینہ کے گرنے کی جگہ (جنگل کے نالوں پر) چلا جائے گا اور فتنوں سے بھاگ کر اپنے دین کو بچا لے گا۔'' (بخاری)

۵۳۸۷ - (۹) وعن اسامة بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا، قال: أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: «هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرٰى؟» قَالُوْا: لَا. قَالَ: «فَإِنِّيْ لَأَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَوَقْعِ الْمَطَرِ». متفق عليه.

ترجمہ: ''حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ کے ایک بلند مکان پر چڑھے اور صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا تم اس چیز کو دیکھتے ہو جس کو میں دیکھ رہا ہوں۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں پر اس طرح برس رہے ہیں جس طرح مینہ برستا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

۵۳۸۸ - (۱۰) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلَكَةُ أُمَّتِيْ عَلٰى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ». رواه البخاري.

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کی ہلاکت قریش کے چند نوجوانوں کے ہاتھوں میں ہے۔'' (بخاری)

۵۳۸۹ - (۱۱) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ» قَالُوْا: وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: «اَلْقَتْلُ». متفق عليه.

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے زمانے باہم قریب ہوں گے (زمانہ دنیا و زمانہ آخرت) اور علم اٹھا لیا جائیگا اور فتنوں کا ظہور ہوگا اور بخل ڈالا جائیگا۔ (یعنی لوگوں کے دلوں میں) اور زیادہ ہوگا ہرج صحابہ نے پوچھا ہرج کیا چیز ہے فرمایا قتل۔'' (بخاری ومسلم)

۵۳۹۰ - (۱۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ؟ وَلَا الْمَقْتُوْلُ فِيْمَ قُتِلَ؟» فَقِيْلَ: كَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: «اَلْهَرْجُ، اَلْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ». رواه مسلم.

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا اس وقت تک فنا نہ ہوگی جب تک لوگوں پر ایسا دن نہ آجائے جس میں قاتل کو یہ معلوم نہ ہوگا کہ اس نے مقتولوں کو کیوں قتل کیا اور نہ مقتول کو یہ معلوم ہوگا کہ اس کو کیوں مارا گیا۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پوچھا یہ کیونکر ہوگا۔ فرمایا۔ ہرج (یعنی فتنہ) قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے۔'' (مسلم)

۵۳۹۱ - (۱۳) وَعَنْ مَعْقَلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ

ترجمہ: ''حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ

اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ». رواه مسلم.

۵۳۹۲ - (۱۴) وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، قَالَ: اَتَيْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ. فَقَالَ: «اِصْبِرُوْا، فَاِنَّهٗ لَا يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ اِلَّا الَّذِيْ بَعْدَهٗ اَشَرُّ مِنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ.» سَمِعْتُهٗ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رواه البخاري.

ﷺ نے فرمایا ہے فتنہ کے زمانے میں عبادت کا ثواب اتنا ہوگا جتنا کہ میری طرف ہجرت کرنے کا ثواب ہے۔ (مسلم) مظالم پر صبر کرو اور یہ جانو کہ آنے والا زمانہ موجودہ زمانہ سے بھی بدتر ہوگا۔

ترجمہ: ”حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بن عدی کہتے ہیں کہ ہم انس بن مالک کے پاس گئے اور ان سے حجاج کے مظالم کی شکایت کی انہوں نے کہا صبر کرو اس لئے کہ آئندہ جو زمانہ آئیگا وہ گزشتہ سے بدتر ہوگا (اور اسی طرح اس کے بعد کا زمانہ اس سے بدتر ہوگا) یہاں تک کہ تم خدا سے جاملو۔ یہ بات میں نے تمہارے نبی ﷺ سے سنی ہے۔“ (بخاری)

الفصل الأول

فصل دوم

۵۳۹۳ - (۱۵) عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قال: وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ اَنَسِيَ اَصْحَابِيْ اَمْ تَنَاسَوْا؟ وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ اِلٰى اَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَعَهٗ ثَلَاثَمِائَةٍ فَصَاعِدًا، اِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِيْهِ وَاسْمِ قَبِيْلَتِهٖ. رواه ابوداود.

ترجمہ: ”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں قسم ہے خدا کی میں نہیں کہہ سکتا میرے دوست (واقعی) بھول گئے ہیں یا بھول جانے کا اظہار کرتے ہیں (حقیقت میں نہیں بھولے) قسم ہے خدا کی رسول اللہ نے کسی ایسے شخص کا ذکر نہیں کیا چھوڑا جو آج سے قیامت کے دن تک فتنہ کا باعث ہوگا یعنی اس فتنہ برپا کرنے والے شخص کا جس کے ساتھیوں کی تعداد تین سو تک یا تین سو سے زیادہ ہو یہاں تک کہ ہم کو اس کا اس کے باپ کا اور اس کے ساتھ قبیلہ تک کا نام بتا دیا۔“ (ابوداؤد)

۵۳۹۴ - (۱۶) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِي الْاَئِمَّةَ الْمُضِلِّيْنَ، وَاِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ اُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهُمْ

ترجمہ: ”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے میں اپنی امت کے لیے جن لوگوں سے زیادہ ڈرتا ہوں وہ گمراہ کرنے والے امام ہیں۔ اور جب میری امت میں تلوار چل جائے گی تو پھر قیامت تک نہ رکے گی (یعنی جب) امت محمدیہ میں

اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». رواه ابوداود، والترمذى.

۵۳۹۵ - (۱۷) وَعَنْ سَفِيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اَلْخِلَافَةُ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً، ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا». ثُمَّ يَقُوْلُ سَفِيْنَةُ: اَمْسِكْ: خِلَافَةَ اَبِيْ بَكْرٍ سَنَتَيْنِ، وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشْرَةً، وَعُثْمَانَ اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ، وَعَلِيٍّ سِتَّةً. رواه احمد، والترمذى، وابوداود.

۵۳۹۶ - (۱۸) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيَكُوْنُ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ، كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قُلْتُ: فَمَا الْعِصْمَةُ؟ قَالَ: «اَلسَّيْفُ» قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ، تَكُوْنُ اِمَارَةٌ عَلٰى اَقْذَاءٍ، وَهُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ». قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «ثُمَّ يَنْشَأُ دُعَاةُ الضَّلَالِ، فَاِنْ كَانَ لِلّٰهِ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةٌ جَلَدَ ظَهْرَكَ، وَاَخَذَ مَالَكَ، فَاَطِعْهُ، وَاِلَّا فَمُتْ وَاَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلِ شَجَرَةٍ». قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ بَعْدَ ذٰلِكَ، مَعَهُ نَهْرٌ وَنَارٌ، فَمَنْ وَقَعَ فِيْ نَارِهٖ، وَجَبَ اَجْرُهٗ، وَحُطَّ وِزْرُهٗ، وَمَنْ وَقَعَ فِيْ نَهْرِهٖ، وَجَبَ وِزْرُهٗ، وَحُطَّ اَجْرُهٗ». قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «ثُمَّ يُنْتَجُ الْمُهْرُ فَلَا

قتال شروع ہوجائیگا تو قیامت ہی پر جا کر ختم ہوگا۔'' (ابوداؤد۔ ترمذی)

ترجمہ: ''حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خلافت تیس سال تک رہے گی پھر یہ خلافت بادشاہت ہو جائے گی سفینہ راوی اس حدیث کو بیان کر کے کہتا ہے کہ حساب کر کے دیکھو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت دو سال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت دس سال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت بارہ سال اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت چھ سال۔'' (احمد، ترمذی، ابوداؤد)

ترجمہ: ''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس زمانہ خیر کے بعد کیا شر ہوگا جیسا کہ اب سے پہلے شر تھا (یعنی جس طرح اسلام سے پہلے برائی پھیلی ہوئی تھی کیا موجودہ زمانہ خیر کے بعد بھی بدی کا زمانہ آئے گا) آپ نے فرمایاں ہاں میں نے عرض کیا۔ پھر اس سے بچنے کی کیا صورت ہے۔ فرمایا۔ تلوار۔ میں نے عرض کیا۔ کیا تلوار کے بعد (یعنی لڑنے کے بعد) مسلمان باقی رہیں گے فرمایا ہاں۔ سلطنت اور حکومت ہوگی جس کی بنیاد فساد پر ہوگی اور صلح کی بنیاد کدورت پر۔ میں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا۔ فرمایا۔ اس کے بعد گمراہی کی طرف بلانے والے لوگ پیدا ہوں گے اگر اس وقت کوئی بادشاہ ہو اور وہ تیری کمر پر کوڑے مارے اور تیرا مال بھی چھین لے تب بھی تو اس کی اطاعت کر۔ اور اگر کوئی بادشاہ نہ ہو تو کسی درخت کی جڑ میں بیٹھ جا (یعنی پناہ کی جگہ) اور وہیں مر جا۔ میں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا۔ فرمایا پھر دجال نکلے گا اس شان سے کہ اس کے ساتھ پانی کی نہر ہوگی اور آگ پس جو شخص

يُرْكَبُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ» وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: «هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ، وَجَمَاعَةٌ عَلٰى أَقْذَاءٍ». قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَاهِيَ؟ قَالَ: «لَا تَرْجِعُ قُلُوْبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِيْ كَانَتْ عَلَيْهِ». قُلْتُ: بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: «فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ صَمَّاءُ، عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلٰى أَبْوَابِ النَّارِ، فَإِنْ مُتَّ يَا حُذَيْفَةُ! وَأَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِّنْهُمْ». رواه ابوداود.

اس کی آگ میں پڑا اس کا اثر ثابت و قائم ہوگیا اور اس کے گناہ دور ہوگئے اور جو شخص اس کی نہر میں پڑا اس کا گناہ ثابت و قائم رہا اور اس کا اجر جاتا رہا میں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا۔ فرمایا پھر گھوڑے کا بچہ جنایا جائیگا۔ اور وہ سواری کے قابل ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس وقت صلح ہوگی ظاہر میں اور باطن میں کدورت ہوگی اور لوگوں کا اجتماع ناخوشی کے ساتھ ہوگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کدورت پر صلح ہونے کا کیا مطلب ہے۔ فرمایا قوموں کے دل اس حال پر نہ ہونگے جس پر پہلے تھے (یعنی لوگوں کے دل اتنے نرم نہ ہوں گے جیسے آغاز اسلام میں تھے) میں نے عرض کیا کیا بھلائی کے بعد کوئی برائی ہوگی۔ فرمایا ہاں اور وہ ایک اندھا اور بہرا فتنہ ہے۔ اس فتنہ کی طرف لوگوں کو بلانے والے ہونگے گویا وہ دوزخ کے دروازوں پر کھڑے لوگوں کو بلا رہے ہیں پس اگر اے حذیفہ رضی اللہ عنہ اس وقت تو درخت کی جڑ کو اپنی پناہ گاہ بنالے اور وہیں مرجائے تو یہ اس سے بہتر ہوگا کہ تو ان لوگوں میں سے کسی فریق کا اتباع کرے۔ (ابوداود)

۵۳۹۷ - (۱۹) وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ رَدِيْفًا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، عَلٰى حِمَارٍ، فَلَمَّا جَاوَزْنَا بُيُوْتَ الْمَدِيْنَةِ، قَالَ: «كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ! إِذْ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ جُوْعٌ تَقُوْمُ عَنْ فِرَاشِكَ وَلَا تَبْلُغُ مَسْجِدَكَ حَتّٰى يُجْهِدَكَ الْجُوْعُ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ تَعَفَّفْ يَا أَبَاذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذْ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ

ترجمہ: ''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ایک روز گدھے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا جب ہم مدینہ کے گھروں سے آگے نکل گئے (یعنی مدینہ کے باہر) تو آپ نے مجھ سے فرمایا۔ ابوذر! اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب کہ مدینہ میں بھوک (یعنی قحط) ہوگی تو بستر سے نہ اٹھ سکے گا اور اپنی مسجد تک (ضعف کے سبب) مشکل سے پہنچ سکے گا۔ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا (اس وقت) پرہیز گاری اختیار کر (یعنی بھوک پر صبر کر اور حرام و مشتبہ مال سے اپنے آپ کو بچا)

مَوْتٌ يَبْلُغَ الْبَيْتُ الْعَبْدَ حَتّٰى اِنَّهُ يُبَاعُ الْقَبْرُ بِالْعَبْدِ؟». قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: «تَصْبِرُ يَا اَبَاذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ قَتْلٌ تَغْمِرُ الدِّمَاءُ اَحْجَارَ الزَّيْتِ قَالَ قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: «تَأْتِيْ مَنْ اَنْتَ مِنْهُ». قَالَ: قُلْتُ: وَاَلْبَسُ السِّلَاحَ؟ قَالَ: «شَارَكْتَ الْقَوْمَ اِذًا». قُلْتُ: فَكَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «اِنْ خَشِيْتَ اَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَاَلْقِ نَاحِيَةَ ثَوْبِكَ عَلٰى وَجْهِكَ لِيَبُوْءَ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِهِ». رواه ابوداؤد.

پھر آپ نے فرمایا ابوذر اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب کہ مدینے میں موت کا بازار گرم ہوگا اور مکان کی قیمت غلام کی قیمت کے برابر ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ قبر کی جگہ غلام کی قیمت میں بکنے لگے گی (یعنی کثرت اموات سے یہ حال ہوگا کہ ایک قبر کی جگہ غلام کی قیمت کے برابر ہو جائے گی) میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں (یعنی مجھ کو اس وقت کیا کرنا چاہیے اس کا حال خدا اور اس کے رسول ہی کو معلوم ہے میں نہیں جانتا) فرمایا۔ ابوذر! (اس وقت) صبر کر (یعنی اس مصیبت پر صبر کر کہ کہیں بھاگ کر نہ جا) پھر حضور نے فرمایا ابوذر! اس وقت تیرا کیا حال ہوگا۔ جب کہ مدینہ میں قتل کا بازار گرم ہوگا جس کا خون مقام احجار الزیت کو ڈھانک لیگا (یعنی خون سے مقام مذکور بھر جائیگا گویا وہاں خون کی نالیاں بہہ نکلیں گی) میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں (کہ اس وقت مجھ کو کیا کرنا چاہیے) آپ نے فرمایا تو اپنے اس امام کے پاس چلا جا جس کا تو تابع ہے۔ میں نے عرض کیا کیا اس وقت میں اپنے بدن پر ہتھیاروں کو سجالوں (اور فتنہ انگیز قوم سے لڑوں) فرمایا (اگر تو ایسا کرے گا) تو تو اس قوم (کے گناہ) میں شریک ہو جائے گا۔ پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ! پھر میں کیا کروں فرمایا اگر تو تلوار کی چمک سے ڈر جائے تو اپنے منہ پر اپنے کپڑے کا ایک حصہ ڈال لے تاکہ قاتل تیرا گناہ اور اپنا گناہ ساتھ لے کر واپس جائے۔'' (ابوداؤد)

۵۳۹۸ - (۲۰) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «كَيْفَ اِذَا اُبْقِيْتَ فِيْ

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا عبداللہ! تو اس وقت کیا کریگا جب کہ تجھ کو ناکارہ لوگوں میں چھوڑ دیا جائے گا (یعنی جب کہ خداوند تعالیٰ تجھ کو ناکارہ

حُثَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ مَرِجَتْ عُهُوْدُ هُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ؟ وَاخْتَلَفُوْا فَكَانُوْا هٰكَذَا؟» وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ. قَالَ: فَبِمَ تَأْمُرُنِيْ؟ قَالَ: «عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ، وَدَعْ مَا تُنْكِرُ، وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ، وَاِيَّاكَ وَعَوَامَّهُمْ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «اِلْزَمْ بَيْتَكَ، وَاَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَخُذْ مَا تَعْرِفُ، وَدَعْ مَا تُنْكِرُ، وَعَلَيْكَ بِاَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ، وَدَعْ اَمْرَ الْعَامَّةِ». رواه الترمذی، وصححه.

اور برے لوگوں میں زندگی بسر کرنیکا موقع دے گا) ان کے عہد اور امانتیں مخلوط اور غیر مخلوط ہوں گی (یعنی عہد شکن اور خائن ہوں گے) اور آپس میں اختلاف رکھیں گے اس طرح یہ کہہ کر آپ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے کے اندر داخل کیں اور فرمایا وہ اس طرح ایک دوسرے سے مختلف ہونگے عبداللہ نے عرض کیا (اگر میں وہ زمانہ پاؤں) تو آپ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں فرمایا۔ اس چیز کو اختیار جس کو تو حق جانتا ہے اور اس چیز کو چھوڑ دے جس کو تو برا جانتا ہے اور اپنے آپ کو لازم پکڑ لے (یعنی صرف اپنے کو سنبھالے رہ) اور عوام سے دور رہ (یعنی عوام کے معاملات میں دخل نہ دے) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ اپنے گھر میں پڑا رہ۔ اپنی زبان کو قابو میں رکھ۔ اس چیز کو اختیار کر جس کو تو اچھا جانتا ہے اور اس کو چھوڑ دے جس کو برا سمجھتا ہے اور صرف اپنی ذات کو سنبھال اور عوام کے معاملات سے کوئی تعلق نہ رکھ۔'' (ترمذی)

۵۳۹۹ - (۲۱) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهٗ قَالَ: «اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا، وَيُمْسِيْ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ، وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ، فَكَسِّرُوْا فِيْهَا قِسِيَّكُمْ، وَقَطِّعُوْا فِيْهَا اَوْتَارَكُمْ، وَاضْرِبُوْا سُيُوْفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ، فَاِنْ دُخِلَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ». رواه ابوداود. وفی روایة له: ذَكَرَ اِلٰى

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ قیامت آنے سے پہلے فتنے وقوع میں آئیں گے جو اندھیری رات کے ٹکڑوں کے مانند ہوں گے (یعنی ہر ساعت میں انقلاب پیدا ہوتا رہے گا) اس وقت آدمی صبح کو ایماندار اٹھے گا اور شام کو کافر ہو جائیگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا۔ (ان فتنوں میں) بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے اس وقت تو اپنی کمانوں کو توڑ ڈال اور کمانوں کے چلوں کو کاٹ دے۔ تلواروں کو پتھر پر مار دے (یعنی ان کی دھار کو بیکار کر دے) پھر اگر کوئی شخص تم میں سے کسی کو مارنے آئے تو اس کو چاہیے کہ وہ آدم کے دو بیٹوں میں سے

قَوْلِهٖ: «خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ». ثُمَّ قَالُوْا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «كُوْنُوْا أَحْلَاسَ بُيُوْتِكُمْ. وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيْ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ: «كَسِّرُوْا فِيْهَا قِسِيَّكُمْ، وَقَطِّعُوْا فِيْهَا أَوْ تَارَكُمْ، وَالْزَمُوْا فِيْهَا أَجْوَافَ بُيُوْتِكُمْ، وَكُوْنُوْا كَابْنِ آدَمَ». وَقَالَ: هذا حديث صحيح غريب.

بہترین بیٹے کے مانند ہو جائے (یعنی مانند ہابیل کے) ابوداؤد۔ اور ابوداؤد کی ایک اور روایت میں ’’چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے‘‘ کے بعد یہ الفاظ ہیں کہ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا آپ ہمارے لئے کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم اپنے گھروں کے ٹاٹ بن جاؤ۔ (یعنی گھروں میں پڑے رہو) اور ترمذی کی روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتنہ کی بابت یہ فرمایا کہ اس میں اپنی کمانوں کو توڑ ڈالو اور ان کے چلے کاٹ دو اور گھروں میں پڑے رہو اور آدم کے بیٹے (ہابیل) کی مانند بن جاؤ۔‘‘

۵۴۰۰ - (۲۲) وَعَنْ أُمِّ مَالِكٍ نِ الْبَهْزِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيْهَا؟ قَالَ: «رَجُلٌ فِيْ مَاشِيَتِهٖ يُؤَدِّيْ حَقَّهَا، وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ، وَرَجُلٌ أَخَذَ بِرَأْسِ فَرَسِهٖ يُخِيْفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُوْنَهٗ». رواه الترمذي.

تَرْجَمَہ: ’’حضرت ام مالک بہزیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتنہ کے قریب وقوع میں آنیکا ذکر فرمایا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس وقت لوگوں میں بہتر شخص کون ہوگا۔ فرمایا وہ آدمی جو اپنے مواشی میں رہے ان کا حق (زکوۃ وغیرہ) ادا کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں مشغول رہیگا وہ آدمی جو اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر چل کھڑا ہو وہ دشمنان اسلام کو ڈراتا ہو اور وہ دشمن اس کو ڈراتے ہوں (یعنی فتنہ کو چھوڑ کر وہ دشمنان اسلام سے لڑے۔‘‘

۵۴۰۱ - (۲۳) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ، قَتْلَاهَا فِي النَّارِ، اللِّسَانُ فِيْهَا أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ». رواه الترمذي، وابن ماجة.

تَرْجَمَہ: ’’حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ قریب ہے ایک بڑا فتنہ جو سارے عرب کو گھیر لے گا۔ اس کے مقتول دوزخ میں جائیں گے اس فتنہ میں زبان کھولنا (یعنی لوگوں کو برا کہنا اور عیب گیری کرنا) تلوار مارنے سے بھی زیادہ خطرناک ہوگا۔‘‘ (ترمذی، ابن ماجہ)

۵۴۰۲ - (۲۴) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَرْجَمَہ: ’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے قریب ہے کہ گونگے بہرے فتنہ کا ظہور ہوگا جو شخص اس

قَالَ: «سَتَكُوْنَ فِتْنَةٌ صَمَّاءُ بُكْمَاءُ عَمْيَاءُ، مَنْ اَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ، وَاِشْرَافُ اللِّسَانِ فِيْهَا كَوُقُوْعِ السَّيْفِ». رواه ابوداود.

فتنہ کے قریب جائے گا یا اس کو دیکھے گا فتنہ اس کو دیکھے گا اور اس کے قریب آ جائیگا اس فتنہ میں زبان تلوار مانے سے زیادہ سخت ہے۔'' (ابوداؤد)

٥٤٠٣ - (٢٥) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا قُعُوْدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتَنِ، فَاَكْثَرَ فِيْ ذِكْرِهَا، حَتّٰى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْاَحْلَاسِ، فَقَالَ قَائِلٌ: وَمَا فِتْنَةُ الْاَحْلَاسِ؟ قَالَ: «هِيَ هَرَبٌ وَحَرْبٌ، ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ، يَزْعُمُ اَنَّهُ مِنِّيْ وَلَيْسَ مِنِّيْ، اِنَّمَا اَوْلِيَائِيَ الْمُتَّقُوْنَ، ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلٰى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلٰى ضِلَعٍ، ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ لَا تَدَعُ اَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً، فَاِذَا قِيْلَ: اِنْقَضَتْ تَمَادَّتْ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيْهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِيْ كَافِرًا، حَتّٰى يَصِيْرَ النَّاسُ اِلٰى فُسْطَاطَيْنِ: فُسْطَاطِ اِيْمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيْهِ، وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا اِيْمَانَ فِيْهِ. فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَانْتَظِرُوْا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهِ اَوْ مِنْ غَدِهِ». رواه ابوداود.

تَرْجَمَہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فتنوں کا ذکر کیا اور بہت زیادہ قریب ذکر کیا یہاں تک کہ احلاس کے فتنہ کا بیان کیا (یعنی اس فتنہ کا جو عرصہ دراز تک قائم رہے گا) ایک شخص نے پوچھا احلاس کا فتنہ کیا ہے (یعنی اس کی کیفیت کیا ہے) آپ نے فرمایا وہ بھاگنا ہے (یعنی لوگ ایک دوسرے کے خوف سے بھاگ نکلیں گے) اور زبردستی مال کا چھین لینا اور پھر سراء کا فتنہ ہوگا (یعنی خوش حالی، اسراف اور عیش وعشرت کا فتنہ) اس فتنہ کی تاریکی ایک شخص کے قدموں کے نیچے نکلے گی جو میرے اہل بیت میں سے ہوگا۔) یعنی یہ شخص فتنہ کا بانی ہوگا) وہ شخص یہ خیال کرے گا کہ وہ میرے خاندان سے ہے لیکن حقیقت میں مجھ سے نہ ہوگا (یعنی وہ اگرچہ میرے خاندان سے ہوگا لیکن حقیقت میں مجھ سے نہ ہوگا (یعنی وہ اگرچہ میرے خاندان سے ہے لیکن حقیقت میں مجھ سے نہ ہوگا (یعنی وہ اگرچہ میرے خاندان سے ہوگا لیکن میرے طریقہ پر نہ ہوگا) اس وقت میرے دوست پرہیزگار لوگ ہوں گے پھر لوگ ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کرینگے جو کولھے کے اوپر پسلی کے مانند ہوگا (یعنی جس طرح پسلی کولھے کے اوپر غیر مستقیم ہوتی ہے اسی طرح وہ غیر مستقل مزاج ہوگا) اس کے بعد دہیماء کا فتنہ ہوگا (یعنی سیاہ وتاریک فتنہ) یہ فتنہ میری امت میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑیگا اور ہر شخص پر ایک طمانچہ لگائے گا (یعنی ایک شخص بھی اس کے اثر سے محفوظ نہ رہے

٥٤٠٤ - (٢٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، اَفْلَحَ مَنْ

كَفَّ يَدَهُ». رواه ابوداؤد.

گا) پھر جب کہا جائیگا کہ فتنہ ختم ہوگیا کہ اس کی مدت کچھ اور بڑے جائے اور اس کے بعد یہ فتنہ طول کھنچے گا۔ آدمی صبح کو مومن اٹھے گا اور شام کو کافر ہو جائیگا یہاں تک کہ آدمی دو خیموں میں تقسیم ہو جائیں گے (یعنی دو فرقوں میں منقسم ہو جائیں گے) ایک خیمہ ایمان کا ہوگا جس میں نفاق نہ ہوگا اور ایک خیمہ نفاق کا ہوگا جس میں ایمان نہ ہوگا جب ایسا وقوع میں آجائے تو تم دجال کا انتظار کرو (یعنی اسی روز یا دوسرے دن)'' (ابوداؤد)

٥٤٠٥ - (٢٧) وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِبَ الْفِتَنَ، اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، اِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، وَلَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا». رواه ابوداود.

ترجمہ: ''حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو فتنوں سے دور رکھا گیا۔ خوش نصیب وہ شخص ہے جس کو فتنوں سے دور رکھا گیا خوش نصیب وہ شخص ہے جس کو فتنوں سے دور رکھا گیا اور خوش نصیب ہے وہ شخص جو فتنوں میں مبتلا ہوا اور صبر کیا۔'' (ابوداؤد)

٥٤٠٦ - (٢٨) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ اُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ، وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِي الْاَوْثَانَ، وَاِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ، وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ

ترجمہ: ''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا ہے میری امت میں جب تلوار چل جائے گی تو قیامت تک اس کا سلسلہ جاری رہے گا اور اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک میری امت کے بعض قبائل مشرکوں میں نہ جا ملیں گے اور جب تک میری امت کے بعض قبائل بتوں کی پرستش نہ کرنے لگیں گے اور میری امت میں تیس جھوٹے نبی ظاہر ہوں گے ان میں سے ہر شخص یہ خیال رکھتا ہوگا کہ وہ خدا کا نبی ہے اور واقعہ یہ ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور میری امت میں سے ہمیشہ ایک جماعت حق پر رہے گی او بر دشمنوں پر غالب جو لوگ اس جماعت کی مخالفت کرینگے وہ اس کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے

اَمْرُ اللّٰهِ». رواه ابوداود والترمذی.

یہاں تک کہ خدا کا حکم آ جائے (یعنی قیامت قائم ہو یا وہ وقت آ جائے کہ اسلام سب پر غالب ہو جائے گا۔)'' (ابوداؤد۔ ترمذی)

٥٤٠٧ - (٢٩) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «تَدُوْرُ رَحَى الْإِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ اَوْ سِتٍّ وَّثَلَاثِيْنَ اَوْ سَبْعٍ وَّثَلَاثِيْنَ، فَاِنْ يَهْلِكُوْا فَسَبِيْلُ مَنْ هَلَكَ، وَاِنْ يَقُمْ لَهُمْ دِيْنُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ عَامًا». قُلْتُ: اَمِمَّا بَقِيَ اَوْ مِمَّا مَضٰى؟ قَالَ: «مِمَّا مَضٰى». رواه ابوداؤد.

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اسلام کی چکی پینتیس برس یا چھتیس برس یا سینتیس برس تک چلتی رہے گی پھر اگر لوگ ہلاک ہوں (یعنی اختلاف کریں) تو وہ ان کی راہ پر ہوں گے جو ہلاک ہوئے (یعنی جو لوگ اگلی امتوں میں سے انکار دین اختیار کرنے کے سبب ہلاک ہوئے) اور اگر ان کے دین باقی رہے تو پھر اس کا سلسلہ ستر برس تک رہے گا۔ میں نے عرض کیا یہ ستر برس ان سالوں سے بعد ہوں گے جن کا ذکر ہوا یا مع ان کے فرمایا جو زمانہ گزرا اس کے بعد سے یعنی اسلام کے بعد سے۔'' (ابوداؤد)

الفصل الثالث

فصل سوم

٥٤٠٨ - (٣٠) عَنْ اَبِيْ وَاقِدِ نِ اللَّيْثِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ اِلٰى غَزْوَةِ حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا يُعَلِّقُوْنَ عَلَيْهَا اَسْلِحَتَهُمْ، يُقَالُ لَهَا: ذَاتَ اَنْوَاطٍ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِجْعَلْ لَنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ اَنْوَاطٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سُبْحَانَ اللّٰهِ! هٰذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰى: ﴿اِجْعَلْ لَّنَا اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ﴾ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ».

ترجمہ: ''حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ حنین میں تشریف لے گئے تو آپ کا گزر مشرکوں کے ایک درخت پر ہوا جس پر مشرک لوگ ہتھیار لٹکایا کرتے تھے اور اس کا نام ذات انواط تھا۔ (یعنی مشرک لوگ اس پر ہتھیار رکھ کر یا لٹکا کر اس کے گرد طواف کیا کرتے تھے) بعض لوگوں نے (جو نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے تھے) عرض کیا یارسول اللہ! ہمارے لئے بھی ایک ذات انواط بنا دیجئے جیسا کہ مشرکوں کا ذات انواط ہے۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ! یہ تم نے ایسا سوال کیا جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے ان سے کیا تھا۔ یعنی یہ کہ جیسا کافروں کا خدا ہے یعنی بت ایسا ہی خدا ہمارے لئے بنا دیجئے۔ قسم ہے اس ذات کی

رواہ الترمذی.

جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ تم ان لوگوں کی راہ پر چلو گے جو تم سے پہلے تھے (یعنی ان قوموں کی راہ پر جو پہلے گزر چکی ہیں۔)'' (ترمذی)

۵۴۰۹ - (۳۱) وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْأُوْلَى . يَعْنِي مَقْتَلَ عُثْمَانَ . فَلَمْ يَبْقَ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدٌ، ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ . يَعْنِي الْحَرَّةَ . فَلَمْ يَبْقَ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَّةِ أَحَدٌ، ثُمَّ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْتَفِعْ وَبِالنَّاسِ طَبَّاخٌ. رواہ البخاری.

ترجمہ: ''حضرت ابن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ واقع ہوا پہلا فتنہ یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قتل کہ جنگ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ میں سے کوئی باقی نہیں رہا پھر دوسرا فتنہ واقع ہوا یعنی حرہ کا واقعہ اس میں ان صحابہ میں سے کوئی باقی نہ رہا جو حدیبیہ میں شریک تھے۔ پھر تیسرا فتنہ واقع ہوا اور نہ گیا کہ لوگوں میں قوت اور فربہی ہو (یعنی اس میں صحابہ اور تابعین کی قوت ختم ہوگئی اور ان میں سے ایک شخص بھی باقی نہ رہا۔)'' (بخاری)

(۱) باب الملاحم

جنگ اور قتال کا بیان

الفصل الاول

۵۴۱۰ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيْمَتَانِ، تَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ، دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ، وَحَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ، قَرِيْبٌ مِنْ ثَلَاثِيْنَ، كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَحَتّٰى يُقْبَضَ الْعِلْمُ، وَكَثُرَ الزَّلَازِلُ، وَيَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ، وَحَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضُ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُ صَدَقَتَهُ، وَحَتّٰى يَعْرِضَهُ فَيَقُوْلُ الَّذِیْ يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ: لَا اَرَبَ لِیْ بِهٖ، وَحَتّٰى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِی الْبُنْيَانِ، وَحَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ: يَا لَيْتَنِیْ مَكَانَهُ، وَحَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ، فَذٰلِكَ حِيْنَ ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ

فصل اوّل

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دو بڑے گروہ آپس میں نہ لڑیں گے۔ ان گروہوں کے درمیان زبردست قتال ہوگا اور دونوں کا ایک ہی دعویٰ ہوگا (یعنی دونوں مسلمان ہوں گے اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ مکار، فسادی اور فریبی لوگ پیدا نہ ہو جائیں گے جو خدا اور رسول پر جھوٹ بولیں گے۔ ان کی تعداد تیس کے قریب ہوگی ان میں سے ہر ایک کا خیال یہ ہوگا کہ وہ خدا کا رسول ہے اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ علم نہ اٹھالیا جائیگا اور قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ بہت سے زلزلے نہ آئیں گے اور قیامت نہ آئے گی جب تک زمانہ قریب نہ آجائیگا۔ (یعنی امام مہدی یا خوشحالی کا زمانہ) اور قیامت نہ آئے گی جب تک فتنوں کا ظہور نہ ہوگا۔ اور قیامت نہ ہوگی جب تک ہرج وقتل واقع نہ ہولے گا اور قیامت نہ ہوگی جب تک کہ مال و دولت کی اتنی زیادتی نہ ہو جائے گی کہ مال والا خیرات لینے والے کو ڈھونڈنے میں پریشان نہ ہوجائیگا۔ وہ جس شخص کے سامنے صدقہ پیش کریگا وہ کہے گا کہ مجھ کو اس کی ضرورت وحاجت نہیں ہے اور قیامت اس وقت تک نہ آئے

اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا﴾، وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا، فَلَا يَتَبَايَعَانِ وَلَا يَطْوِيَانِ، وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهٖ فَلَا يَطْعَمُهٗ، وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلِيْطُ حَوْضَهٗ فَلَا يَسْقٰى فِيْهِ، وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ اُكْلَتَهٗ اِلٰى فِيْهِ فَلَا يَطْعَمُهَا». متفق عليه.

گی جب تک کہ لوگ لمبی اور وسیع مارتوں کے بنانے پر فخر نہ کریں گے اور جب تک کہ آدمی کسی قبر کے پاس گزرتا ہوا یہ نہ کہے گا کہ کاش میں اس کی جگہ ہوتا اور جب تک آفتاب مغرب کی طرف سے طلوع نہ ہوگا۔ پس جب آفتاب مغرب سے نکل آئیگا اور لوگ اس کو دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے یہ وہ وقت ہوگا کہ کسی شخص کو اس کا ایمان لانا نفع نہ دیگا جب تک کہ وہ پہلے سے ایمان نہ لایا ہوگا اور نہ کوئی نیک کام کرنا مفید ہوگا جب تک کہ پہلے سے نیک کام نہ ہوگا اور البتہ قائم ہوگی قیامت اس حال میں کہ دو شخصوں نے اپنا کپڑا خرید وفروخت کے لئے کھولا ہوگا اور وہ نہ تو اس کو فروخت کر چکے ہوں گے اور نہ لپیٹ کر رکھ سکے ہوں گے کہ قیامت آجائے گی اور البتہ اس حال میں قیامت قائم ہوگی کہ ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر چلا ہوگا اور اس کو پینے نہ پایا ہوگا کہ قیامت آجائے گی اور البتہ اس حال میں قیامت قائم ہوگی کہ ایک شخص اپنے حوض کو لیپتا ہوگا تاکہ اس میں اپنے جانوروں کو پانی پلائے اور وہ پانی نہ پلانے پایا ہوگا کہ قیامت آجائیگی اور اس حال میں قیامت قائم ہوگی کہ ایک شخص نے منہ میں رکھنے کے لئے لقمہ اٹھایا ہوگا اور وہ اس کو کھا نہ سکے گا کہ قیامت آجائیگی۔'' (بخاری و مسلم)

۵۴۱۱ - (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا، نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ، وَحَتّٰى تُقَاتِلُوْا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْيُنِ، حُمْرَ الْوُجُوْهِ، ذُلْفَ الْاُنُوْفِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک تم اس قوم سے جنگ نہ کرو گے جن کی جوتیاں بالدار چمڑے کی ہوں گی اور جب تک تم ان ترکوں سے نہ لڑو گے جن کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی سرخ چہرے اور ناک بیٹھی ہوئی ہوگی گویا ان کے منہ چمڑوں کی تہ

الْمُطْرَقَةُ». متفق عليه.

برتہ ڈھالیں ہیں۔'' (بخاری ومسلم)

٥٤١٢ - (٣) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خوْزًا، وَكرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ، حُمْرَ الْوُجُوْهِ، فُطسَ الْاُنُوْفِ، صِغَارَ الْاَعْيُنِ، وُجُوْهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ، نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ». رواه البخاري.

٥٤١٣ - (٤) وفي روايةٍ له عن عمرِو بْنِ تَغْلِبَ «عِرَاضَ الْوُجُوْهِ».

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ تم خوز اور کرمان سے نہ لڑو گے جو عجمیوں میں سے ہیں اور ان کے چہرے سرخ ہوں گے۔ بیٹھی ہوئی ناک اور چھوٹی آنکھیں گویا ان کے چہرے تہ بر تہ ڈھالیں ہیں ان کی جوتیاں بالدار ہوں گی (بخاری) اور بخاری کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ان کے چہرے چوڑے چکلے ہوں گے۔''

٥٤١٤ - (٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَهُوْدَ، فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ، حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ، فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ: يَا مُسْلِمُ! يَا عَبْدَاللّٰهِ! هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ، فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ، اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ». رواه مسلم.

ترجمہ: ''اس وقت تک نہ آئے گی جب تک مسلمان یہودیوں سے نہ لڑینگے پس مارینگے مسلمان یہودیوں کو یہاں تک کہ یہودی پتھر کے پیچھے چھپتا پھریگا یا درخت کے پیچھے اور پتھر یا درخت یہ کہے گا اے مسلمان اے خدا کے بندے ادھر آ میرے پیچھے یہودی چھپا بیٹا ہے اس کو مار ڈال مگر غرقد کا درخت (ایسا نہ کہے گا) اس لئے کہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔'' (مسلم)

٥٤١٥ - (٦) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قِحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ». متفق عليه.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ ایک شخص قحطان میں سے پیدا نہ ہوگا جو لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا۔'' (بخاری ومسلم)

٥٤١٦ - (٧) وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَذْهَبُ الْاَيَّامُ

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں گزریں گے رات اور دن (یعنی زمانہ) یہاں تک کہ

وَاللَّيَالِيْ حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ الْجَهْجَاءُ». وفي رواية: «حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِيْ يُقَالُ لَهٗ: «اَلْجَهْجَاهُ». رواه مسلم.

مالک ہوگا ایک شخص جس کو جہجاہ کہا جائیگا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ مالک ہوگا ایک شخص غلاموں میں سے جس کا نام جہجاہ ہوگا۔" (مسلم)

۵۴۱۷ - (۸) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَنْزَآلِ كِسْرٰى الَّذِيْ فِي الْاَبْيَضِ». رواه مسلم.

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت البتہ فتح کرے گی کسریٰ کے خزانہ کو جو سفید محل میں ہوگا۔" (مسلم)

۵۴۱۸ - (۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا يَكُوْنُ كِسْرٰى بَعْدَهٗ، وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُوْنُ قَيْصَرُ بَعْدَهٗ، وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ» وَسَمّٰى «اَلْحَرْبَ خَدْعَةً». متفق عليه.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے عنقریب کسریٰ (شاہ فارس) ہلاک ہوگا اور اس کے بعد اور کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور البتہ قیصر (شاہ روم) ہلاک ہوگا اور پھر کوئی قیصر نہ ہوگا اور ان دونوں بادشاہوں کے خزانے خدا کی راہ میں تقسیم کر دیئے جائیں گے اور حضور ﷺ نے لڑائی کا نام دھوکہ اور فریب رکھا۔" (بخاری ومسلم)

۵۴۱۹ - (۱۰) وَعَنْ نَابِعِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ، ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ، ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ، ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ». رواه مسلم.

ترجمہ: "حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے میرے بعد تم جزیرہ عرب سے لڑو گے اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے ہاتھوں پر فتح کرے گا پھر تم فارس سے لڑو گے اور اللہ تعالیٰ اس پر بھی فتح بخشے گا پھر تم روم سے لڑو گے اور خدا اس پر بھی تم کو فتح دیگا۔ پھر تم دجال سے لڑو گے اور اس پر بھی خدا تم کو فتح عنایت فرمائے گا۔" (مسلم)

۵۴۲۰ - (۱۱) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ اٰدَمٍ

ترجمہ: "حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ غزوہ تبوک میں میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت چمڑے کے خیمہ میں تشریف رکھتے تھے آپ نے فرمایا قیامت سے پہلے تو

فَقَالَ: «اُعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: مَوْتِيْ، ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ مُوْتَانٌ يَاْخُذُ فِيْكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا، ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقٰى بَيْتٌ مِّنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ، ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِى الْاَصْفَرِ فَيَغْدِرُوْنَ، فَيَأْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِيْنَ غَايَةً، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا». رواه البخاري.

چھ چیزوں کو گن اول میری موت دوسرے بیت المقدس کا فتح ہونا۔ تیسرے وباء عام جو تم میں بکریوں کی بیماری کی طرح پھیلے گی چوتھے مال کی زیادتی اس قدر کہ اگر ایک آدمی کو سو دینار دیئے جائیں گے تو وہ ان کو حقیر و ذلیل جانے گا اور اس پر ناراض ہوگا۔ پانچویں فتنہ کا ظہور جس سے عرب کا کوئی گھر نہ بچے گا۔ چھٹے صلح جو تمہارے اور رومیوں کے درمیان ہوگی پھر رومی عہد شکنی کریں گے اور تمہارے مقابلہ پر اسی نشانوں کے ماتحت آئیں گے جن میں سے ہر نشان کے ماتحت بارہ ہزار آدمی ہوں گے۔" (بخاری)

٥٤٢١ - (١٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ، مِنْ خِيَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ، فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ: خَلُّوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِيْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ، فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا، فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ، فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا، وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ، وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَيَفْتَتِحُوْنَ قُسْطُنْطِيْنِيَةَ، فَبَيْنَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوْا سُيُوْفَهُمْ بِالزَّيْتُوْنِ، اِذْ صَاحَ فِيْهِمُ الشَّيْطَانُ: اَنَّ الْمَسِيْحَ قَدْ

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے قیامت قائم ہونے سے پہلے رومی مقام اعماق میں یا دابق میں آئیں گے اور ان کے مقابلہ پر مدینہ کا ایک لشکر جائے گا۔ جس میں اس وقت کے بہترین لوگ ہوں گے جب وہ لڑنے کے لئے صف باندھیں گے تو رومی ان سے کہیں گے ہم ان لوگوں سے لڑنا چاہتے ہیں جو ہمارے لوگوں کو قید کر کے لے آئے ہیں۔ تم سے لڑنا نہیں چاہتے ان لوگوں کو ہمارے مقابلہ پر بھیج دو۔ مسلمان ان کے جواب میں کہیں گے خدا کی قسم ہم ایسا نہیں کریں گے ہم اپنے ان مسلمان بھائیوں کو تمہارے مقابلہ میں نہ بھیجیں گے پھر مسلمان رومیوں سے لڑیں گے۔ ان میں سے ایک تہائی مسلمان شکست کھائیں گے اللہ ان کی توبہ کبھی قبول نہیں کرے گا۔ اور ان میں سے ایک تہائی مسلمان شہید ہوں گے۔ اور خدا کے نزدیک یہ بہترین شہداء ہوں گے اور ایک تہائی مسلمان رومیوں پر فتح حاصل کریں گے جن کو خدا تعالیٰ کبھی فتنہ میں نہ ڈالے گا۔ پھر مسلمان قسطنطنیہ کو

خَلَفَكُمْ فِيْ اَهْلِيْكُمْ فَيَخْرُجُوْنَ، وَذٰلِكَ بَاطِلٌ، فَاِذَا جَاؤُوا الشَّامَ خَرَجَ، فَبَيْنَا هُمْ يَعُدُّوْنَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ، اِذْ اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ، فَاَمَّهُمْ، فَاِذَا رَاٰهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهٗ لَا نْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ، وَلٰكِنْ يَّقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهٖ، فَيُرِيْهِمْ دَمَهٗ فِيْ حَرْبَتِهٖ». رواہ مسلم.

فتح کریں گے اور اس کے بعد جب کہ وہ مال غنیمت کو تقسیم کرتے ہوں گے اور اپنی تلواروں کو زیتوں کے درخت پر لٹکا دیا ہوگا شیطان ان کے درمیان یہ اعلان کرے گا کہ تمھاری عدم موجودگی میں مسیح دجال تمہارے گھروں میں پہنچ گیا یہ سنتے ہی مسلمان قسطنطنیہ سے نکل کھڑے ہوں گے اور یہ خبر جھوٹی ہوگی۔ جب قسطنطنیہ سے نکل کر مسلمان شام میں پہنچیں گے تو دجال خروج کریگا مسلمان اس سے لڑنے کے لیے تیار ہوں گے اور اپنی صفوں کو درست کرتے ہونگے کہ نماز کا وقت آ جائیگا اور عیسیٰ بن مریم آسمان سے اتریں گے اور مسلمانوں کو نماز پڑھائیں گے پھر جب حضرت عیسیٰ کو خدا کا دشمن (دجال) دیکھے گا تو اس طرح گھلنے لگے گا جس طرح نمک پانی میں گھلتا ہے اگر عیسیٰ علیہ السلام اس کو تھوڑی دیر اور چھوڑ دیں اور قتل نہ کریں تو وہ سارا گھل جائے گا اور خود مر جائے لیکن خداوند تعالیٰ اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے قتل کرائیگا پھر حضرت عیسیٰ تمام مسلمانوں کو اپنے نیزے کا خون دکھائیں گے یعنی جس نیزے سے اس کو قتل کیا ہوگا۔" (مسلم)

۵٤۲۲ - (۱۳) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيْرَاثٌ، وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيْمَةٍ، ثُمَّ قَالَ: عَدُوٌّ يَجْمَعُوْنَ لِاَهْلِ الشَّامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ، يَعْنِي الرُّوْمَ، فَيَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُوْنَ، حَتّٰى يَحْجِزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ، فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنٰى

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں قیامت اس وقت آئے گی جب کہ میراث تقسیم نہ کی جائے گی (یعنی احکام شرع پر عمل نہ کیا جائے گا) مسلمان مال غنیمت سے خوش نہ ہوں گے۔ اس کے بعد ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس حقیقت کی تشریح کی اور کہا شام والوں سے لڑنے کے لئے کافر لشکر جمع کریں گے اور ان کافروں سے مقابلہ کے لیے مسلمان بھی لشکر جمع کریں گے (کافروں سے مراد رومی ہیں) پھر مسلمان ایک جماعت کو انتخاب کر کے رومیوں سے مقابلہ کے لئے آگے بھیجیں گے اور اس سے

الشُّرْطَةُ، ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِّلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُوْنَ، حَتّٰى يَحْجِزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ، فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنِى الشُّرْطَةُ، ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِّلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يُمْسُوْا، فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنِى الشُّرْطَةُ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ اِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ، فَيُقْتَلُوْنَ مَقْتَلَةً لَمْ يُرَ مِثْلُهَا، حَتّٰى اَنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنْبَاتِهِمْ فَلَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيِّتًا، فَيَتَعَادُ بَنُو الْاَبِ كَانُوْا مِائَةً فَلَا يَجِدُوْنَهٗ بَقِىَ مِنْهُمْ اِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ، فَبِاَىِّ غَنِيْمَةٍ يَفْرَحُ اَوْ اَىَّ مِيْرَاثٍ يُقْسَمُ؟ فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعُوْا بِبَأْسٍ هُوَ اَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ، فَجَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ: اَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِىْ ذَرَارِيْهِمْ، فَيَرْفُضُوْنَ مَا فِىْ اَيْدِيْهِمْ، وَيُقْبِلُوْنَ فَيَبْعَثُوْنَ عَشَرَ فَوَارِسَ طَلِيْعَةً». قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «اِنِّىْ لَاَعْرِفُ اَسْمَاءَهُمْ وَاَسْمَاءَ اٰبَائِهِمْ، وَاَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ، هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ، اَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ، عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ». رواه مسلم.

یہ شرط کریں گے کہ وہ لڑتے اور مر جائے اور واپس آئے تو فتح حاصل کر کے آئے پھر فریقین ایک دوسرے پر حملہ آور ہوں گے یہاں تک کہ دونوں لشکروں کے درمیان رات حائل ہو جائے گی اور دونوں فریق اپنی اپنی جگہ واپس آ جائیں گے اور کسی کو فتح حاصل نہ ہوگی۔ لیکن مسلمانوں کی وہ جماعت جس کو آگے بھیجا گیا تھا فنا ہو جائے گی پھر (دوسرے روز) مسلمان ایک اور جماعت کو اسی شرط کے ساتھ آگے بھیجیں گے۔ اور دونوں فریق ایک دوسرے سے مقابلہ کریں گے یہاں تک کہ رات درمیان میں حائل ہو جائے گی اور دونوں فریق واپس ہو جائیں گے اور ان میں سے کوئی فتح یاب نہ ہوگا۔ لیکن مسلمانوں کی وہ جماعت جس کو آگے بھیجا گیا تھا فنا ہو جائے گی۔ (تیسرے روز) پھر مسلمان ایک جماعت کو آگے بھیجیں گے اسی شرط کے ساتھ اور دونوں فریق معرکہ آرا ہوں گے یہاں تک کہ شام ہو جائے گی اور دونوں فریق واپس ہو جائیں گے جن میں سے کسی ایک کو بھی فتح حاصل نہ ہوگیا ور مسلمانوں کی وہ جماعت جو آگے بھیجی گئی تھی فنا ہو جائے گی۔ چوتھے روز مسلمانوں کی باقی فوج لڑنے کے لئے تیار ہوگی اور خدا اس کو کفار پر فتح دے گا یہ لڑائی نہایت سخت ہوگی مسلمان جان توڑ کر لڑیں گے اور ایسا لڑیں گے کہ اس وقت تک ایسی لڑائی نہ دیکھی ہوگی یہاں تک کہ اگر پرندہ اطراف لشکر سے گزرنا چاہے گا تو وہ لشکر کو پیچھے نہ چھوڑ سکے گا۔ یعنی لشکر سے آگے نہ جا سکے گا کہ مر کر زمین پر گر پڑیگا (یعنی لشکروں کا اتنا پھیلاؤ ہوگا کہ وہ ان کے آخر تک نہ پہنچ سکے گا اور تھک کر گر پڑیگا یا نعشوں کی بو سے مر جائے گا اور گر پڑیگا) پھر شمار کریں گے ایک باپ کے بیٹوں کو جو تعداد میں سو تھے اور ان میں

سے صرف ایک زندہ بچے گا۔ پھر کس غنیمت سے وہ خوش کئے جائیں گے یا کون سی میراث ان میں تقسیم کی جائے گی (یعنی جہاں مرنے والوں کی اس قدر بڑی تعداد ہوگی وہاں مال غنیمت اور میراث کی تقسیم سے کس کو مسرت حاصل ہوگی) مسلمان اسی حال میں ہوں گے کہ ان کو ایک سخت لڑائی کی خبر ملے گی جو اس لڑائی سے زیادہ سخت ہوگی پھر مسلمان یہ فریاد سنیں گے کہ دجال اس کی عدم موجودگی میں ان کے اہل وعیال میں پہنچ گیا ہے اس خبر کو سن کر وہ سب کچھ پھینک دیں گے اور دجال کی طرف متوجہ ہو جائیں گے اور دس سواروں کو آگے بھیجیں گے کہ وہ دشمن کا حال معلوم کریں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان جن سواروں کو آگے بھیجیں گے مجھ کو ان کے اور ان کے باپوں کے نام معلوم ہیں اور ان کے گھوڑوں کا رنگ بھی وہ بہترین سوار ہیں یا اس وقت روئے زمین پر بہترین سواروں میں سے ہوں گے۔'' (مسلم)

۵۴۲۳ - (۱٤) وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِیْنَةٍ، جَانِبٌ مِّنْهَا فِی الْبَرِّ، وَجَانِبٌ مِّنْهَا فِی الْبَحْرِ؟» قَالُوْا: نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَغْزُوْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنْ بَنِیْ اِسْحَاقَ، فَاِذَا جَاؤُوْهَا نَزَلُوْا، فَلَمْ یُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ، وَلَمْ یَرْمُوْا بِسَهْمٍ، قَالُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَکْبَرُ، فَیَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَیْهَا، قَالَ ثَوْرُ بْنُ زَیْدٍ الراوی: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: «اَلَّذِیْ فِی الْبَحْرِ،

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم نے کسی ایسے شہر کا ذکر سنا ہے جس کے ایک طرف جنگل ہے اور دوسری جانب دریا۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا ہاں۔ یا رسول اللہ سنا ہے۔ فرمایا قیامت آنے سے پہلے حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں سے ستر ہزار آدمی اس شہر کے لوگوں سے جنگ کریں گے۔ جب حضرت اسحاق کی اولاد اس شہر میں آئے گی تو اس کے اطراف میں قیام پذیر ہوگی اور وہ ہتھیاروں سے جنگ نہ کرے گی اور نہ شہر والوں پر تیر چلائے گی وہ صرف لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر کہیں گے اور شہر کی ایک طرف کی دیوار گر پڑے گی (یعنی شہر کی پناہ کی دیوار) ثور بن یزید راوی کہتا ہے میرا یہ خیال ہے کہ وہ

ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّانِيَةَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ، ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَهَا فَيَغْنَمُوْنَ، فَبَيْنَاهُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَاءَ هُمُ الصَّرِيْخُ، فَقَالَ: اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ، فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُوْنَ». رواه مسلم.

سمندر والی جانب ہوگی پھر وہ دوسری مرتبہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو دوسری طرف کی دیوار گر پڑے گی پھر وہ تیسری مرتبہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گیا ور شہر کا راستہ کھل جائے اور وہ شہر میں داخل ہو جائیں گے اور شہر میں جو کچھ ہوگا اس کو لوٹ لیں گے پھر جب وہ مال غنیمت کو تقسیم کرتے ہوں گے ایک فریادی آئے گا اور کہے گا کہ دجال نکل آیا ہے پس وہ ہر چیز کو چھوڑ دیں گے اور دجال کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔" (مسلم)

الفصل الثانی

فصل دوم

٥٤٢٤ - (١٥) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عُمْرَانُ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ خَرَابُ يَثْرِبَ، وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ، وَخُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَةَ، وَفَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَةَ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ». رواه ابوداود.

ترجمہ: "حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے بیت المقدس کی آبادی جب کمال کو پہنچ جائے گی تو وہ مدینہ کی خرابی وتباہی کا باعث ہوگی اور مدینہ کی خرابی فتنہ اور جنگ عظیم کا سبب اور فتنہ و جنگ عظیم کا وقوع قسطنطنیہ کے فتح کا سبب ہوگا اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کے خروج کا سبب۔" (ابوداؤد)

٥٤٢٥ - (١٦) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰى وَفَتْحُ الْقُسْطُنْطِيْنِيَةِ، وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِيْ سَبْعَةِ اَشْهُرٍ». رواه الترمذی، وابوداود.

ترجمہ: "حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا ہے۔ جنگ عظیم کا وقوع میں آنا قسطنطنیہ کا فتح ہونا اور دجال کا خروج یہ سب سات مہینے میں ہوگا۔" (ترمذی۔ابوداؤد)

٥٤٢٦ - (١٧) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِيْنَةِ سِتُّ سِنِيْنَ، وَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ».

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جنگ عظیم و فتح قسطنطنیہ کے درمیان چھ برس کا فاصلہ ہوگا اور ساتویں برس دجال نکلے گا۔" (ابوداؤد)

رواه ابوداود، وقال: هذا اصح.

۵٤۲۷ - (۱۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: يُوْشِكُ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يُّحَاصَرُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ، حَتّٰى يَكُوْنَ اَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحُ وَسَلَاحُ: قَرِيْبٌ مِنْ خَيْبَرَ، رواه ابوداود.

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عنقریب مدینہ میں مسلمانوں کا محاصرہ کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ ان کی آخری حد سلاح ہوگی اور سلاح ایک مقام ہے خیبر کے قریب۔'' (ابوداؤد)

۵٤۲۸ - (۱۹) وَعَنْ ذِيْ مِخْبَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا آمِنًا، فَتَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِكُمْ، فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ وَتَسْلَمُوْنَ، ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ، حَتّٰى تَنْزِلُوْا بِمَرْجٍ ذِيْ تُلُوْلٍ، فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ النَّصْرَانِيَةِ الصَّلِيْبَ، فَيَقُوْلُ: غَلَبَ الصَّلِيْبُ، وَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَدُقُّهُ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَغْدِرُ الرُّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ» وَزَادَ بَعْضُهُمْ: «فَيَثُوْرُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى اَسْلِحَتِهِمْ، فَيَقْتَتِلُوْنَ فَيُكْرِمُ اللّٰهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ». رواه ابوداود.

ترجمہ: ''حضرت ذی مخبر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مسلمانو تم عنقریب روم سے صلح کرو گے تم اور اہل روم باہم مل کر ایک اور دشمن سے مقابلہ کرو گے تم پر مدد ہوگی اور مال غنیمت حاصل ہوگا اور تم سلامت رہو گے پھر تم سب (مسلمان اور اہل روم) واپس ہو جاؤ گے اور ایک ایسی جگہ پر قیام کرو گے جو سبزہ سے شاداب ہوگی جہاں مجمع ہوگا وہاں عیسائیوں میں سے ایک شخص صلیب کو لے کر کھڑا ہوگا اور یہ کہے گا ہم نے صلیب کی برکت سے فتح اور غلبہ حاصل کیا ہے اس بات کو سن کر ایک مسلمان کو غصہ آجائے گا اور وہ صلیب کو توڑ ڈالے گا اس وقت اہل روم کے عہد کو مسلمان توڑ دیں گے اور جنگ کیلئے لشکر جمع کریں گے اور بعض راویوں نے اس حدیث میں یہ الفاظ اور بیان کئے ہیں کہ مسلمان اپنے ہتھیاروں کی طرف دوڑ پڑیں گے اور عیسائیوں سے جنگ کریں گے۔ پس اللہ جل شانہ مسلمانوں کی اس جماعت کو شہادت سے سرفراز کرے گا۔'' (ابوداؤد)

۵٤۲۹ - (۲۰) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «اُتْرُكُوا الْحَبْشَةَ مَا تَرَكُوْكُمْ فَاِنَّهُ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ اِلَّا ذُوالسُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبْشَةِ». رواه ابوداود.

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم حبشیوں کو چھوڑ دو اور ان سے کسی قسم کا تعرض نہ کرو جب تک کہ وہ تم سے کچھ نہ کہیں اور تم سے وہ تعرض نہ کریں۔ اس لئے بیت اللہ کے اندر کا خزانہ ایک حبشی آدمی ہی نکالے گا جس کی پنڈلیاں چھوٹی چھوٹی ہوں گی۔'' (ابوداؤد)

۵۴۳۰ - (۲۱) وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «دَعُوْا الْحَبْشَةَ مَا وَدَعُوْكُمْ، وَاتْرُكُوْا التُّرْكَ مَا تَرَكُوْكُمْ». رواه ابوداود، والنسائي.

ترجمہ: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کہتے ہیں کہ حبشیوں کو چھوڑ دو جب تک وہ تم سے اعراض کریں اور ترکوں کو بھی چھوڑ دو جب تک وہ تم کو چھوڑے رکھیں۔''

۵۴۳۱ - (۲۲) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثٍ: «يُقَاتِلُكُمْ قَوْمٌ صِغَارُ الْاَعْيُنِ» يَعْنِي التُّرْكَ. قَالَ: «تَسُوْقُوْنَهُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتّٰى تُلْحِقُوْهُمْ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ، فَمَا فِي السِّيَاقَةِ الْاُوْلٰى فَيَنْجُوْ مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ، وَاَمَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَنْجُوْ بَعْضٌ وَيَهْلِكُ بَعْضٌ، وَاَمَّا فِي الثَّالِثَةِ فَيُصْطَلَمُوْنَ». اَوْ كَمَا قَالَ. رواه ابوداود.

ترجمہ: ''حضرت بریدہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں جس کے ابتداء میں یہ ہے کہ تم سے ایک چھوٹی آنکھوں والی قوم لڑے گی یعنی ترک اور یہ بھی فرمایا کہ تم ان کو تین بار بھگاؤ گے (یعنی شکست دو گے) یہاں تک کہ تم ان کو جزیرہ عرب میں پہنچا دو گے ان کو پہلی مرتبہ شکست دے کر بھگانے میں وہ لوگ نجات پا جائیں گے جو بھاگ کھڑے ہوں گے دوسری مرتبہ شکست دینے میں ان کے بعض لوگ ہلاک ہو جائیں گے اور بعض نجات پا جائیں گے۔ اور تیسری مرتبہ شکست میں ان کا مکمل خاتمہ ہو جائے گا۔'' (ابوداؤد)

۵۴۳۲ - (۲۳) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَنْزِلُ اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ بِغَائِطٍ، يُسَمُّوْنَهُ الْبَصْرَةَ، عِنْدَ نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ: دَجْلَةُ، يَكُوْنُ عَلَيْهِ جِسْرٌ، يَكْثُرُ اَهْلُهَا، يَكُوْنُ مِنْ اَمْصَارِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَاِذَا كَانَ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ عِرَاضُ الْوُجُوْهِ، صِغَارُ الْاَعْيُنِ، حَتّٰى يَنْزِلُوْا عَلٰى شَطِّ النَّهْرِ، فَيَتَفَرَّقُ اَهْلُهَا ثَلَاثَ فِرَقٍ، فِرْقَةٌ يَأْخُذُوْنَ فِيْ اَذْنَابِ الْبَقَرِ وَالْبَرِيَّةِ وَهَلَكُوْا، وَفِرْقَةٌ يَأْخُذُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ،

ترجمہ: ''حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت کے لوگ ایک پست زمین میں پہنچیں گے جس کا نام بصرہ رکھیں گے وہ دجلہ نہر کے قریب واقع ہوگا۔ اس نہر پر پل ہوگا شہر کے رہنے والوں کی بڑی تعداد ہوگی اور یہ شہر مسلمانوں کے شہروں میں سے ہوگا۔ جب آخری زمانہ ہوگا تو قنطورا کی اولاد ان شہر والوں سے لڑنے کے لئے آئے گی ان کے منہ چوڑے چکلے ہوں گے اور چھوٹی چھوٹی آنکھیں۔ یہ لوگ نہر کے کنارے ٹھہریں گے (ان لوگوں کو دیکھ کر) شہر کے لوگ تین فرقوں میں منقسم ہو جائیں گے ان لوگوں کو دیکھ کر شہر کے لوگ تین فرقوں میں منقسم ہو جائیں گے ایک جماعت بیلوں کی دموں اور

وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُوْنَ ذَرَا رِيْهِمْ خَلْفَ ظُهُوْرِهِمْ وَيُقَاتِلُوْنَهُمْ وَهُمُ الشُّهَدَاءُ». رواه ابوداود.

جنگل میں پناہ حاصل کرے گی (یعنی جنگ سے بچنے کے لئے زراعت وغیرہ میں مشغول ہو جائے گی) اور یہ جماعت ہلاک ہو جائے گی اور ایک جماعت قنطورا کی اولاد سے امن طلب کرے گی اور یہ بھی ہلاک ہو جائے گی اور ایک جماعت اپنے بیوی بچوں کو اپنے پیچھے چھوڑ کر دشمنوں سے لڑے گی اور ان لوگوں کے ہاتھ سے ماری جائے گی۔ یہ لوگ شہید ہوں گے۔'' (ابوداؤد)

٥٤٣٣ - (٢٣) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَا اَنَسُ! اِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُوْنَ اَمْصَارًا، فَاِنَّ مِصْرًا مِّنْهَا يُقَالُ لَهُ: الْبَصْرَةُ، فَاِنْ اَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا اَوْ دَخَلْتَهَا، فَاِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكَلَّأَهَا وَنَخِيْلَهَا وَسُوْقَهَا وَبَابَ اُمَرَائِهَا، وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيْهَا، فَاِنَّهُ يَكُوْنُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ يَبِيْتُوْنَ وَيُصْبِحُوْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ». رواه ابوداود. (عَنْ طَرِيْقٍ لَمْ يَجْزِمْ بِهَا الراوِيُّ بَلْ قَالَ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا ذَكَرَهُ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ).

ترجمہ: ''حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے انس! لوگ شہروں کو آباد کریں گے ان میں سے ایک شہر ہوگا جس کو بصرہ کہا جائے گا کہ اگر تو اس شہر کے قریب سے گزرے یا شہر میں داخل ہو تو ان مقامات میں نہ جا جہاں کی زمین شور ہے اور نہ مقام کلاء میں جا۔ وہاں کی کھجوروں سے اپنے آپ کو بچا (یعنی استعمال نہ کر) اس کے بازار سے اپنے آپ کو دور رکھ اور وہاں کے بادشاہ اور امیروں کے دروازوں پر نہ جا۔ شہر کے کناروں میں پڑا رہ۔ یا نواحی میں قیام کر (بصرہ کے قریب ایک موضع ہے) اس لئے کہ جن مقامات میں جانے سے تجھ کو منع کیا گیا ہے۔ ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا ان پر پتھر برسیں گے اور سخت زلزلے آئیں گے اور ایک قوم ہوگی جو شام کو اچھی بھلی ہوگی اور صبح کو بندر اور سور بن جائے گی۔'' (ابوداؤد)

٥٤٣٤ - (٢٤) وَعَنْ صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلُ: اِنْطَلَقْنَا حَاجِّيْنَ، فَاِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا: اِلَى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا: الْاُبُلَّةُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: مَنْ يَّضْمَنُ لِيْ مِنْكُمْ اَنْ يُّصَلِّيَ لِيْ فِيْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ اَوْ

ترجمہ: ''صالح بن درہم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم (بصرہ سے مکہ کو) حج کرنے گئے (جب ہم مکہ پہنچے) تو ہم نے ایک شخص کو دیکھا (یعنی ابو ہریرہ کو) اس نے ہم سے پوچھا کیا تمہارے شہر کے ایک طرف ابلہ نام کوئی آبادی ہے۔ ہم نے کہا ہاں ہے۔ اس نے کہا تم میں سے کون شخص اس کا ذمہ لیتا ہے کہ میرے لئے ابلہ کی مسجد

اَرْبَعًا، وَيَقُوْلُ: هٰذِهٖ لِاَبِیْ هُرَيْرَةَ؟ سَمِعْتُ خَلِيْلِیْ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُوْمُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ». رواه ابوداود وقال: هٰذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِی النَّهَرَ.

وسنذكر حديث ابی الدرداء: «ان فسطاط المسلمين». فی باب «ذكر اليمن والشام»، ان شاء اللّٰه تعالٰی.

عشار میں دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھے (یعنی میری طرف سے نماز پڑھے) اور یہ کہے کہ اس نماز کا ثواب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ملے۔ میں نے اپنے دوست ابوالقاسم ﷺ سے سنا ہے کہ خدا تعالیٰ مسجد عشار سے قیامت کے دن شہداء کو اٹھائے گا اور بدر کے شہداء کے ساتھ ان شہیدوں کے سوا اور کوئی نہ ہوگا (ابوداؤد) راوی کہتا ہے کہ ابلہ میں یہ مسجد نہر فرات کے قریب واقع ہے۔ (اور عنقریب انشاء اللہ یمن اور شام کے ذکر کے بیان میں ابولدرداء کی حدیث ان فسطاط المسلمین الخ بیان کریں گے۔)''

الفصل الثالث

۵۴۳۵ - (۲۵) عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ: اَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْفِتْنَةِ؟ فَقُلْتُ: اَنَا اَحْفَظُ كَمَا قَالَ. قَالَ: هَاتِ، اِنَّكَ لَجَرِیْءٌ، وَكَيْفَ؟ قَالَ: قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِیْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْكَرِ». فَقَالَ عُمَرُ: لَيْسَ هٰذَا اُرِيْدُ، اِنَّمَا اُرِيْدُ الَّتِیْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ. قَالَ: قُلْتُ: مَا لَكَ وَلَهَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا

فصل سوم

ترجمہ: ''شفیق حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے۔ انہوں نے ہم سے پوچھا۔ تم میں سے کس کو فتنہ کی بابت رسول خدا کی حدیث یاد ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا مجھ کو یاد ہے بالکل حرف بحرف جیسی کہ نبی ﷺ نے بیان فرمائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بیان کر تو روایت حدیث میں جری اور دلیر ہے۔ ہاں جو کچھ حضور ﷺ نے فرمایا اس کو اور فتنہ کی کیفیت کو بیان کر۔ حذیفہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ میں نے رسول خدا کو یہ فرماتے سنا ہے کہ آدمی کا فتنہ (یعنی ابتلاء و آزمائش) اس کے اہل و عیال) میں ہے۔ اس کے مال میں ہے۔ اس کی جان میں ہے۔ اس کی اولاد میں ہے اور اس کے ہمسایہ میں ہے۔ اور اس فتنہ (یا آزمائش) کو روزے۔ نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور

بَابًا مُغْلَقًا. قَالَ: فَيُكْسَرُ الْبَابُ اَوْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، بَلْ يُكْسَرُ. قَالَ: ذَاكَ اَحْرٰى اَنْ لَّا يُغْلَقَ اَبَدًا. قَالَ: فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ: هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ؟ قَالَ: نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدٍ لَيْلَةً، اِنِّيْ حَدَّثْتُهُ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ، قَالَ: فَهِبْنَا اَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ مِنَ الْبَابُ؟ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ: سَلْهُ فَسْأَلَهُ فَقَالَ: عُمَرُ. متفق عليه.

نہی عن المنکر دور کر دیتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس فتنہ کی بابت نہیں پوچھتا میرا مقصد اس فتنہ کی کیفیت دریافت کرنا ہے۔ جو دریا کی موجوں کی مانند موجیں مارے گا۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا امیر المومنین اس فتنہ سے آپ کا کیا تعلق آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان تو ایک بند دروازہ حائل ہے۔ حضرت عمر نے پوچھا اس دروازہ کو (یعنی جس دروازہ سے فتنہ نکلے گا اس کو) توڑا جائیگا۔ یا کھولا جائے گا میں نے عرض کیا کہ توڑا جائے گا۔ حضرت عمر نے فرمایا یہ دروازہ مناسب تو یہ ہے کہ کبھی بند نہ کیا جائے۔ شفیق راوی کہتے ہیں کہ ہم نے حذیفہ سے پوچھا کہ کیا حضرت عمر اس دروازہ سے واقف تھے۔ حذیفہ نے کہا ہاں جانتے تھے۔ جیسا کہ ہر شخص اس بات کو جانتا ہے کہ کل کے دن سے پہلے رات آئے گی۔ یعنی ان کا علم یقینی تھا) میں نے حضرت عمر سے وہ حدیث بیان کی جس میں غلطیاں نہیں ہیں۔ شفیق راوی کہتے ہیں کہ اس دروازہ کی بابت میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کچھ پوچھتے ہوئے ڈرا۔ اس لئے میں نے مسروق سے کہا تم پوچھ لو۔ انہوں نے پوچھا تو حذیفہ نے کہا وہ دروازہ حضرت عمر ہیں۔"

٥٤٣٦ - (٢٦) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: فَتْحُ الْقُسْطُنْطِيْنَةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ. رواه الترمذی وقال: هذا حديث غريب.

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قسطنطنیہ قیامت کے قریب فتح ہوگا۔" (ترمذی، یہ حدیث غریب ہے)

(٢) باب أشراط الساعة

قیامت کی علامتوں کا بیان

الفصل الأول

٥٤٣٧ - (١) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرُ الْجَهْلُ. وَيَكْثُرُ الزِّنَا، وَيَكْثُرُ شُرْبُ الْخَمْرِ، وَيَقِلُّ الرِّجَالُ، وَتَكْثُرُ النِّسَاءُ، حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ اِمْرَاَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «يَقِلُّ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرُ الْجَهْلُ». متفق عليه.

٥٤٣٨ - (٢) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ، فَاحْذَرُوْهُمْ». رواه مسلم.

٥٤٣٩ - (٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ اِذْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: «اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ». قَالَ: كَيْفَ اِضَاعَتُهَا؟ قَالَ: «اِذَا

فصل اول

ترجمہ: ”حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ وہ قیامت کی علامتیں یہ ہیں کہ علم اٹھا لیا جائے گا۔ جہالت زیادہ ہوگی زنا کثرت سے ہوگا۔ شراب بہت پی جائے گی۔ مردوں کی تعداد کم ہو جائے گی اور عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی خبر گیری کرنے والا ایک مرد ہوگا اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ علم کم ہوگا اور جہالت زیادہ ہوگی۔“ (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ”حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قیامت قائم ہونے سے پہلے بہت سے جھوٹے پیدا ہونگے تم ان سے اپنے آپ کو بچاؤ (جھوٹوں سے مراد یا تو جھوٹی حدیثیں بنانے والے ہیں یا مدعیان نبوت) (مسلم)

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ باتیں کر رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور آپ سے دریافت کیا قیامت کب ہوگی آپ نے فرمایا جب امانت ضائع ہو جائے (یعنی دیانت وامانت یا احکام شرع کا خاتمہ ہو جائے) تب تو قیامت کا انتظار کر۔ دیہاتی نے عرض کیا امانت کیونکر ضائع ہوگی۔ فرمایا جب

وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ». رواه البخاري.

حکومت کو نااہل کے ہاتھ میں دے دیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔" (بخاری)

٥٤٤٠ - (٤) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيْضَ، حَتّٰى يُخْرِجَ الرَّجُلُ زَكَاةَ مَالِهِ، فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ، وَحَتّٰى تَعُوْدَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَأَنْهَارًا». رواه مسلم. وفي رواية له: قال: «تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ إِهَابَ أَوْ يِهَابَ».

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے قیامت نہ آئے گی جب تک مال اور دولت اتنی زیادہ نہ ہوجائے گی۔ کہ چاروں طرف پانی کی مانند بہتی پھرے گی یہاں تک کہ لوگ اپنے مال کی زکوٰۃ نکالیں گے اور کوئی اس کو قبول نہ کرے گا اور اس وقت تک قیامت نہ آئے گی جب تک کہ عرب کی زمین سبز و شاداب باغ و بہار اور نہروں والی نہ بن جائے گی (مسلم) اور مسلم کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ قیامت نہ آئے گی جب تک کہ عمارتیں اور آبادی اہاب یا یہاب تک نہ پہنچ جائے گی (اہاب یا یہاب مدینہ کے قریب ایک بستی ہے۔)

٥٤٤١ - (٥) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيْفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ». وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: «يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ أُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِيْ الْمَالَ حَثْيًا. وَلَا يَعُدُّهُ عَدًّا». رواه مسلم.

ترجمہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے آخری زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی امام مہدی) جو مال کو لوگوں میں خوب تقسیم کرے گا اور جمع کر کے اپنے پاس نہ رکھے گا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میری امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا جو ہاتھوں میں بھر بھر کر مال لٹائے گا اور اس کو شمار نہ کرے گا۔" (مسلم)

٥٤٤٢ - (٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُوْشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِّنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا». متفق عليه.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے عنقریب نہر فرات کھل جائے گی (یعنی خشک ہو جائے گی) اور اس کے نیچے سے سونے کا خزانہ نکلے گا جو شخص اس وقت موجود ہو وہ اس خزانہ میں سے کچھ نہ لے۔" (بخاری و مسلم)

٥٤٤٣ - (٧) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ، يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَيَضِلَّ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ، وَيَقُوْلُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ: لَعَلِّيْ اَكُوْنَ اَنَا الَّذِيْ اَنْجُوْ». رواه مسلم.

فرمایا یہ قیامت نہ آئے گی جب تک نہر فرات نہ کھل جائیگی (یعنی خشک نہ جائے گی) اور اس کے اندر سے سونے کا پہاڑ نکلے گا لوگ اس خزانہ کو حاصل کرنے پر لڑیں گے اور ان لڑنے والوں میں سے ننانوے فیصدی مارے جائیں گے ان میں سے ہر شخص یہ کہے گا کہ شاید میں زندہ بچ جاؤں اور اس خزانہ پر قبضہ کرلوں۔'' (مسلم)

۵٤٤٤ - (٨) وَعَنْهُ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَقِيْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، فَيَجِيْءُ الْقَاتِلُ، فَيَقُوْلُ: فِيْ هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيْءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ: فِيْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِيْ. وَيَجِيْءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ: فِيْ هٰذَا قُطِعَتْ يَدِيْ، ثُمَّ يَدْعُوْنَهُ، فَلَا يَأْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا». رواه مسلم.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے زمین اپنے جگر کے ٹکڑوں کو نکال کر باہر پھینک دے گی جو سونے چاندی کے ستونوں کے مانندن ہوں گے ایک شخص جس نے اس مال کے لئے لوگوں کو قتل کیا ہوگا آئیگا اور یہ کہے گا کہ کیا اسی مال کو حاصل کرنے کے لیے میں نے آدمیوں کو قتل کیا ہے۔ پھر وہ شخص آئے گا جس نے قرابت داروں سے تعلق منقطع کرلیا ہوگا اور کہے گا کیا اسی مال کے لیے میں نے رشتہ داروں سے قطع تعلق کیا ہے۔ پھر چور آئے گا۔ اور کہے گا کیا اسی مال کے لئے میرا ہاتھ کاٹا گیا ہے ان میں سے کوئی شخص اس مال میں کچھ نہ لیگا اور اس کو یونہی پڑا رہنے دے گا۔'' (مسلم)

۵٤٤٥ - (٩) وَعَنْهُ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ، وَيَقُوْلُ: يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ، وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ اِلَّا الْبَلَاءُ». رواه مسلم.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا کے ختم ہونے سے پہلے ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ آدمی قبر کے پاس سے گزرے گا اور قبر پر لوٹ کر حسرت سے کہے گا کہ کاش میں اس شخص کی جگہ ہوتا جو قبر میں ہے اور یہ اس کا دین نہ ہوگا بلکہ بلا ہوگی۔'' (مسلم)

۵٤٤٦ - (١٠) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ قیامت اس وقت آئے گی۔ جب کہ حجاز سے ایک آگ نکلے گی جو بصریٰ کے اونٹوں کے

حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰى». متفق عليه.

گردنوں کو روشن کر دے گی۔ (بصری شام میں ایک شہر ہے)'' (بخاری و مسلم)

٥٤٤٧ - (١١) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشَرَ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ». رواه البخاري.

الفصل الثاني

فصل دوم

٥٤٤٨ - (١٢) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، فَتَكُوْنُ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَتَكُوْنُ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ، وَيَكُوْنُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ، وَتَكُوْنُ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ». رواه الترمذي.

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ زمانہ قریب نہ ہو جائیگا (یعنی زمانہ کے حصے جلد جلد گزرنے لگیں گے) یعنی سال مہینہ کے برابر ہو جائے گا اور مہینہ ہفتہ کے برابر اور ہفتہ ایک دن کے برابر اور اس وقت دن ایک ساعت کا ہوگا اور ساعت آگ کا ایک شعلہ اٹھنے کے برابر ہوگی یعنی آگ بھڑکنے پر جو شعلہ اٹھتا ہے اور فوراً بیٹھ جاتا ہے ساعت اس کے برابر ہوگی)'' (ترمذی)

٥٤٤٩ - (١٣) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَغْنَمَ عَلٰى اَقْدَامِنَا، فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ شَيْئًا، وَعَرَفَ الْجُهْدَ فِيْ وُجُوْهِنَا، فَقَامَ فِيْنَا فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ اِلَيَّ فَاَضْعُفَ عَنْهُمْ، وَلَا تَكِلْهُمْ اِلٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوْا عَنْهَا، وَلَا تَكِلْهُمْ اِلَى النَّاسِ فَيَسْتَأْثِرُوْا عَلَيْهِمْ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن حوالہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو پیدل جہاد پر بھیجا تاکہ ہم مال غنیمت کو حاصل کریں (اس وقت مسلمانوں کے پاس جہاد کا سامان نہ تھا۔ یعنی سواری وغیرہ) ہم جہاد سے واپس آئے اور ہم کو مال غنیمت میں سے کچھ حاصل نہ ہوا۔ رسول اللہ نے ہمارے چہروں کو دیکھ کر ہماری محنت اور مشقت کا حال معلوم کر لیا۔ چنانچہ آپ نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا اے اللہ! ان لوگوں کے امور کو میرے سپرد نہ فرما میں ضعیف اور کمزور ہو جاؤں گا (یعنی ان کی خبر گیری و غمخواری کا بار مجھ سے نہ

عَلٰی رَأْسِي، ثُمَّ قَالَ: «يَا ابْنَ حَوَالَةَ! اِذَا رَأَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتِ الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ، فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ وَالْاُمُوْرُ الْعِظَامُ، وَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ يَدِيْ هٰذِهِ اِلٰی رَأْسِكَ». (رواه ابوداود واسناده حسن ورواه الحاكم فی صحيحه).

اٹھ سکے گا) اور اے اللہ! نہ ان کو ان کے نفسوں کے حوالے کر یہ اپنے نفسوں کے امور کو انجام پر پہنچانے سے عاجز آ جائیں گے۔ اور اے اللہ! نہ ان کو لوگوں کا محتاج بنا کہ لوگ اپنی ضرورتوں اور حاجتوں کو ان پر مقدم رکھیں گے۔ ان کے بعد حضور ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ اے ابن حوالہ جب تو دیکھے کہ خلافت زمین مقدس (شام) میں پہنچ گئی تو تو سمجھ لے کہ زلزلے۔ بلبلے۔ بڑی بڑی علامتیں اور فتنے قریب پہنچ گئے اس وقت قیامت لوگوں سے اتنی قریب ہوگی جتنی کہ میرا ہاتھ تیرے سر سے قریب ہے۔'' (ابوداؤد)

۵٤۵۰ - (۱٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دِوَلًا، وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا، وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ، وَاَطَاعَ الرَّجُلُ اِمْرَاَتَهٗ، وَعَقَّ اُمَّهٗ، وَاَدْنٰی صَدِيْقَهٗ، وَاَقْصٰی اَبَاهُ، وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ، وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ، وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ، وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ، وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ، وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا، فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا، وَقَذْفًا، وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْكُهٗ فَتَتَابَعَ». رواه الترمذی.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جب کہ مال غنیمت کو دولت قرار دے دیا جائیگا۔ (یعنی جب مال غنیمت کو امراء اور صاحب منصب لوگ دولت قرار دے کر خود لے لیں گے اور ضعیف اشخاص کو اس میں سے حصہ نہ دیں گے) اور جب امانت (کے مال) کو غنیمت شمار کر لیا جائیگا (یعنی جب لوگ امانت کے مال میں خیانت کریں گے اور اس کو مال غنیمت سمجھ لیں گے) اور جب زکوۃ کو تاوان سمجھ لیا جائیگا اور جب علم کو دین کے لئے نہیں (بلکہ دنیا وغیرہ حاصل کرنے کے لئے) سیکھا جائیگا۔ اور جب مرد عورت کی اطاعت کرے گا (یعنی جو کچھ عورت کہے گی اس کو بجا لائے گا) اور جب (بیٹا) ماں کی نافرمانی کرے گا اور اس کو رنج دے گا اور جب آدمی دوست کو اپنا ہم نشین بنائے گا اور باپ کو دور کر دے گا اور جب مسجد میں زور زور سے باتیں کی جائیں گی اور شور مچایا جائے گا۔ اور جب قوم کی سرداری قوم کا ایک فاسق آدمی کریگا اور جب قوم کے امور کا سربراہ قوم کا کمینہ

اور ارذل شخص ہوگا اور جب آدمی کی تعظیم اس کی برائیوں سے بچنے کے لئے کی جائے گی اور جب گانے والی عورتیں ظاہر ہوں گی (اور لوگ ان سے اختلاط کریں گے) اور جب باجے ظاہر ہوں گے۔ اور جب شرابیں پی جائیں گی (یعنی علانیہ) اور جب اس امت کے پچھلے لوگ اگلے لوگوں کو برا کہیں گے اور ان پر لعنت کرینگے اس وقت تم ان چیزوں کے وقوع میں آنے کا انتظار کرو۔ یعنی تیز وتند سرخ آندھی۔، زلزلہ، زمین میں دھنس جانے۔ صورتیں مسخ وتبدیل ہو جانے اور پتھروں کے برسنے کا اور ان پے در پے نشانیوں کا (جو قیامت سے پہلے ظہور میں آئیں گی) گویا وہ موتیوں کی ایک ٹوٹی ہوئی لڑی ہے۔ جس سے پے در پے موتی گر رہے ہیں۔" (ترمذی)

۵۴۵۱ - (۱۵) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا فَعَلَتْ أُمَّتِيْ خَمْسَ عَشَرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ». وَعَدَّ هٰذِهِ الْخِصَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ: «تُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ» قَالَ: «وَبَرَّ صَدِيْقَهُ، وَجَفَا أَبَاهُ» وَقَالَ: «وَشُرِبَ الْخَمْرُ، وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ». رواه الترمذی.

ترجمہ: "حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کہ میری امت ان پندرہ باتوں کو کرے گی) جن کا ذکر اوپر کی حدیث میں ہوا ہے) تو اس پر وہ بلا نازل ہوگی (جس کا ذکر اوپر کی حدیث میں کیا گیا ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ پندرہ باتیں گنائیں لیکن ان میں "علم کو دین کے لئے نہیں دنیا حاصل کرنے کے لئے سیکھنے کا ذکر نہیں کیا۔ اور جب آدمی اپنے دوست کو اپنا ہم نشین بنائے گا اور باپ کو اپنے سے دور رکھے گا" کی جگہ یہ الفاظ بیان کئے کہ جب دوست کے ساتھ احسان کریگا اور باپ پر ظلم وستم ڈھائے گا اور "جب شرابیں پی جائیں گی" کی جگہ "جب ریشم پہنا جائے گا۔" بیان کیا۔ (ترمذی)

۵۴۵۲ - (۱۶) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا اس وقت تک فنا نہ ہوگی جب تک عرب پر

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِن اَهْلِ بَيْتِيْ، يُوَاطِيءُ اِسْمُهٗ اِسْمِيْ». رواه الترمذي، وابوداود، وفي روايةٍ له: قال: «لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ فِيْهِ رَجُلًا مِنِّيْ. اَوْ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ. يُوَاطِيءُ اِسْمُهٗ اِسْمِيْ وَاِسْمُ اَبِيْهِ اِسْمِ اَبِيْ، يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا».

ایک شخص قبضہ نہ کرے گا یہ شخص میرے خاندان سے ہوگا اور اس کا نام میرے نام پر ہوگا (ترمذی۔ ابوداؤد) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اگر دنیا کے فنا ہونے میں صرف ایک دن ہی باقی رہ جائیگا کہ خداوند تعالیٰ اس دن کو دراز کر دے گا یہاں تک کہ اللہ بزرگ و برتر میرے خاندان میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جس کا نام میرے نام پر ہوگا اور جس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہوگا وہ زمین کو عدل و انصاف سے معمور کردیگا جس طرح کہ وہ اس وقت سے پہلے ظلم وستم سے معمور تھی۔

۵۴۵۳ - (۱۷) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اَلْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مِنْ اَوْلَادِ فَاطِمَةَ». رواه ابوداود.

ترجمہ: ”حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ مہدی میری عترت میں سے ہوں گے یعنی اولاد فاطمہ میں سے۔“ (ابوداؤد)

۵۴۵۴ - (۱۸) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلْمَهْدِيُّ مِنِّيْ، اَجْلَى الْجَبْهَةِ، اَقْنَى الْاَنْفِ، يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ». رواه ابوداود.

ترجمہ: ”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے مہدی میری اولاد میں سے ہے۔ روشن وکشادہ پیشانی۔ بلند ناک۔ وہ زمین کو اسی طرح داد وعدل سے بھر دے گا۔ جس طرح وہ ظلم وستم سے بھری تھی وہ سات برس تک زمین کا مالک رہے گا۔“ (ابوداؤد)

۵۴۵۵ - (۱۹) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قِصَّةِ الْمَهْدِيِّ قَالَ: «فَيَجِيْءُ اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ: يَا مَهْدِيُّ! اَعْطِنِيْ اَعْطِنِيْ. قَالَ: فَيَحْثِيْ لَهٗ فِيْ ثَوْبِهٖ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ يَّحْمِلَهٗ». رواه الترمذي.

ترجمہ: ”حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مہدی کے واقعہ کے سلسلہ میں فرمایا۔ مہدی کے پاس ایک شخص آئے گا اور کہے گا مجھ کو دو۔ مجھ کو دو۔ مہدی اس کو دونوں ہاتھوں سے بھر بھر کر اتنا دیں گے کہ جتنا وہ اپنے کپڑے میں بھر کر لے جا سکے۔“ (ترمذی)

٥٤٥٦ - (٢٠) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا اِلٰى مَكَّةَ، فَيَأْتِيْهِ النَّاسُ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُوْنَهُ وَهُوَ كَارِهٌ، فَيُبَايِعُوْنَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ، فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَاِذَا رَاَى النَّاسُ ذٰلِكَ اَتَاهُ اَبْدَالُ الشَّامِ، وَعَصَائِبُ اَهْلِ الْعِرَاقِ، فَيُبَايِعُوْنَهُ، ثُمَّ يَنْشَاُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ، اَخْوَالُهُ كَلْبٌ، فَيَبْعَثُ اِلَيْهِمْ بَعْثًا، فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ، وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ، وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ، وَيلقَى الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهِ فِي الْاَرْضِ، فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ، ثُمَّ يُتَوَفّٰى، وَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ». رواه ابوداود.

ترجمہ: ”حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ایک خلیفہ (بادشاہ) کے مرنے پر اختلاف واقع ہوگا پھر ایک شخص مدینہ سے نکلے گا اور مکہ کی طرف بھاگ جائے گا۔ مکہ کے لوگ اس کے پاس آئیں گے اور اس کو گھر سے باہر نکال کر لائیں گے اور حجر اسود و مقام ابراہیم کے درمیان اس کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس کو اپنا خلیفہ بنالیں گے حالانکہ وہ شخص اس سے ناخوش ہوگا (یہ شخص امام مہدی ہوں گے) پھر شام (کے بادشاہ کی طرف سے) اس کے مقابلہ کے لئے ایک لشکر بھیجا جائیگا جس کو مکہ و مدینہ کے درمیان مقام بیداء پر زمین میں دھنسا دیا جائیگا۔ جب لوگوں کو خبر پہنچے گی اور یہ حال معلوم ہوگا تو شام کے ابدال اور عراق کے بہت سے لوگ اس کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ پھر قریش میں سے ایک اور شخص پیدا ہوگا جس کی ننھیال قبیلہ کلب میں ہوگی۔ یہ شخص بھی اس شخص کے خلاف لشکر بھیجے گا اور اس لشکر پر امام کا لشکر غالب آئے گا اور یہ فتنہ لشکر کلب کا فتنہ ہے۔ امام مہدی لوگوں کے درمیان اپنے پیغمبر (محمد ﷺ) کے احکام کے مطابق عمل کریں گے۔ اور اسلام اپنی گردن زمین پر رکھ دے گا (یعنی قائم و استوار ہو جائیگا) امام سات برس تک قائم رہیں گے اور پھر وفات پا جائیں گے اور ان کے جنازہ پر مسلمان نماز پڑھیں گے۔“ (ابوداود)

٥٤٥٧ - (٢١) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَلَاءٌ يُصِيْبُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ، حَتّٰى لَا يَجِدُ الرَّجُلُ مَلْجَاً يَلْجَاُ اِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ، فَيَبْعَثُ

ترجمہ: ”حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بلا کا ذکر کیا جو اس امت پر نازل ہوگی یہاں تک کہ کوئی شخص اس بلا سے پناہ حاصل کرنے کی جگہ نہ پائیگا پھر خداوند تعالیٰ ایک شخص کو مامور فرمائیگا جو میری عترت اور میرے خاندان سے ہوگا۔

اللّٰهُ رَجُلًا مِنْ عِتْرَتِيْ وَاَهْلِ بَيْتِيْ، فَيَمْلَأُ بِهِ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، يَرْضٰى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْاَرْضِ، لَا تَدَعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا اِلَّا صَبَّتْهُ مِدْرَارًا، وَلَا تَدَعُ الْاَرْضُ مِنْ نَبَاتِهَا شَيْئًا اِلَّا اَخْرَجَتْهُ حَتّٰى يَتَمَنَّى الْاَحْيَاءُ الْاَمْوَاتَ، يَعِيْشُ فِيْ ذٰلِكَ سَبْعَ سِنِيْنَ اَوْ ثَمَانَ سِنِيْنَ اَوْ تِسْعَ سِنِيْنَ». رواه (الحاكم في مستدركه وقال صحيح).

وہ زمین کو اسی طرح عدل و داد سے معمور کر دیگا جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی گی اس سے زمین کے رہنے والے بھی خوش ہوں گے اور آسمان والے بھی (اس کے عہد میں) آسمان بارش کے قطروں میں سے کچھ باقی نہ رکھے گا۔ یعنی نہایت کثرت سے بارش ہوگی اور زمین اپنی روئیدگی میں سے کچھ باقی نہ رکھے گی سب اگا دے گی یہاں تک زندہ لوگ اس کی آرزو کریں گے کہ مرنے والے لوگ اس وقت زندہ ہوتے۔ یہ شخص (یعنی امام مہدی) اسی عیش و عشرت میں سات برس یا آٹھ برس یا نو برس رہیں گے۔"

٥٤٥٨ - (٢٢) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ: الْحَارِثُ، حَرَّاثٌ، عَلٰى مُقَدَّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: مَنْصُوْرٌ، يُوَطِّنُ اَوْ يُمَكِّنُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ، وَجَبَ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ اَوْ قَالَ: اِجَابَتُهُ». رواه ابوداود.

ترجمہ: "حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ایک شخص ان شہروں میں جو نہر کے پیچھے واقع ہیں ظاہر ہوگا اس کا نام حارث حراث ہوگا۔ اس کی فوج کے اگلے حصہ پر ایک شخص ہوگا جس کا نام منصور ہوگا۔ یہ حارث محمد ﷺ کی اولاد کو جگہ یا ٹھکانا دے گا۔ جس طرح کہ قریش (کے ان لوگوں) نے (جو ایمان لے آئے تھے) محمد ﷺ کو ٹھکانا دیا تھا ہر مسلمان پر اس شخص کی مدد واجب ہے۔" (ابوداؤد)

٥٤٥٩ - (٢٣) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ، وَحَتّٰى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ، وَشِرَاكُ نَعْلِهِ، وَيُخْبِرُهُ فَخِذُهُ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهُ بَعْدَهُ». رواه الترمذي.

ترجمہ: "حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ قیامت نہ آئے گی جب تک کہ درندے آدمیوں سے باتیں نہ کر لیں گے اور جب تک کہ آدمی کے چابک کی رسی کا پھندنا اور جوتی کا تسمہ اس سے کلام نہ کر لے گا۔ یہاں تک کہ آدمی کی ران اس کو یہ بتلائے گی کہ اس کے اہل و عیال نے اس کی عدم موجودگی میں کیا کیا ہے۔" (ترمذی)

الفصل الثالث

٥٤٦٠ - (٢٤) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الآيَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ». رواه ابن ماجه.

٥٤٦١ - (٢٥) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّوْدَ قَدْ جَاءَ تْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَأْتُوْهَا فَإِنَّ فِيْهَا خَلِيْفَةَ اللّٰهِ الْمَهْدِيَّ». رواه احمد، والبيهقي في «دلائل النبوة».

٥٤٦٢ - (٢٦) وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ قَالَ: إِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمّٰى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ، يَشْبَهُهُ فِي الْخُلُقِ، وَلَا يَشْبَهُهُ فِي الْخَلْقِ، ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً . يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا. رواه ابوداود وَلَمْ يَذْكُرِ الْقِصَّةَ.

٥٤٦٣ - (٢٧) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: فُقِدَ الْجَرَادُ فِيْ سَنَةٍ مِنْ سِنِيِّ عُمَرَ الَّتِيْ تُوُفِّيَ فِيْهَا فَاهْتَمَّ بِذٰلِكَ هَمًّا شَدِيْدًا، فَبَعَثَ إِلَى الْيَمَنِ رَاكِبًا، وَرَاكِبًا إِلَى الْعِرَاقِ، وَرَاكِبًا إِلَى الشَّامِ، يَسْأَلُ عَنِ

فصل سوم

ترجمہ: ''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا ہے (قیامت کی) نشانیاں دوسو برس کے بعد ظہور میں آئیں گی۔'' (ابن ماجہ)

ترجمہ: ''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا ہے جب تم خراسان کی طرف سے سیاہ نشان آتے دیکھو تو ادھر متوجہ ہو جاؤ (یعنی ان لوگوں میں شامل ہو جاؤ) اس لئے کہ نشانوں میں خدا کا خلیفہ مہدی ہوگا۔'' (احمد۔ بیہقی)

ترجمہ: ''ابو اسحاق کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا میرا یہ بیٹا جیسا کہ رسول ﷺ نے فرمایا ہے سردار ہے۔ عنقریب اس کی پشت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی ﷺ کے نام پر ہوگا۔ اخلاق وعادات میں وہ حضور کا مشابہ ہوگا، صورت وشکل میں مشابہ نہ ہوگا۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے عدل وانصاف کا واقعہ بیان کیا۔'' (ابوداؤد)

ترجمہ: ''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، جس سال حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وفات پائی ہے اس سال ٹڈی نہیں آئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو خاص طور پر محسوس کیا اور ٹڈی نہ آنے سے غمگین ہوگئے۔ پھر آپ نے یمن کی طرف ایک سوار کو بھیجا۔ عراق کی طرف ایک سوار روانہ کیا اور شام کی جانب ایک سوار بھیجا

الْجَرَادِ، هَلْ أُرِي مِنْهُ شَيْئًا، فَأَتَاهُ الرَّاكِبُ الَّذِيْ مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ بِقُبْضَةٍ فَنَثَرَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا رَآهَا عُمَرُ كَبَّرَ، وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ خَلَقَ اَلْفَ اُمَّةٍ، سِتُّمِائَةٍ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ، وَاَرْبَعُمِائَةٍ فِي الْبَرِّ، فَاِنَّ اَوَّلَ هَلَاكِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْجَرَادُ، فَاِذَا (هَلَكَ) الْجَرَادُ تَتَابَعَتِ الْاُمَمُ كَنِظَامِ السِّلْكِ». رواه البيهقي في «شعب الايمان».

تا کہ وہ وہاں پہنچ کر ٹڈی کے متعلق پوچھیں کہ کسی نے کہیں دیکھی ہے جس سوار کو یمن کو بھیجا گیا تھا وہ ایک مٹھی ٹڈیاں لایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ڈال دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھ کر اللہ اکبر کہا اور پھر یہ بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا ہے خداوند بزرگ و برتر نے حیوانات کی ہزار قسمیں پیدا کی ہیں ان میں چھ سو دریا میں ہیں (یعنی بحری حیوانات) اور چار سو خشکی میں ان حیوانات میں سب سے پہلے ٹڈیاں ہلاک ہوں گی (یعنی ٹڈیوں کا خاتمہ ہوجائیگا) پھر حیوانات کی دوسری قسمیں یکے بعد دیگرے ہلاک ہونا شروع ہوں گی جس طرح موتیوں کی لڑی کھل جاتی ہے اور موتی یکے بعد دیگرے بکھرنے لگتے ہیں۔" (بیہقی)

(۳) باب العلامات بین یدی الساعة و ذکر الدجال

قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والی نشانیوں اور دجال کا بیان

الفصل الأول

٥٤٦٤ - (١) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدِ نِ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ، فَقَالَ: «مَا تَذْكُرُوْنَ؟» قَالُوْا: نَذْكُرُ السَّاعَةَ. قَالَ: «اِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ، فَذَكَرَ الدُّخَانَ، وَالدَّجَّالَ، وَالدَّابَّةَ، وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنُزُوْلَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَيَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ، وَثَلَاثَةَ خُسُوْفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَآخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ» وَفِيْ رِوَايَةٍ: «نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَى الْمَحْشَرِ». وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْعَاشِرَةِ: «وَرِيْحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ». رواه مسلم.

فصل اول

ترجمہ: ''حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ قیامت کا ذکر کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف جھانکا اور فرمایا تم لوگ کس چیز کا ذکر کر رہے ہو لوگوں نے کہا ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا۔ قیامت اس وقت نہ آئے گی جب تک دس نشانیوں کو نہ دیکھ لو گے اس کے بعد آپ نے ان نشانیوں کا ذکر کیا اور فرمایا ① دھواں (جو مشرق و مغرب میں چالیس دن تک پھیلا رہیگا ② دجال ③ دابہ (یعنی دابۃ الارض کا خروج) (دابۃ الارض ایک چار پایہ ہوگا، ساٹھ گز لمبا، اس کے پاس حضرت موسیٰ کی لاٹھی اور حضرت سلیمان کی انگشتری ہوگی دوڑنے میں کوئی اس کا مقابلہ نہ کر سکے گا۔ وہ مومن کو عصائے موسیٰ سے مارگا اور اس کے منہ پر مومن لکھ دیگا اور کافر کے منہ پر مہر لگا کر کافر لکھے گا ④ آفتاب کا مغرب کی طرف سے نکلنا ⑤ عیسیٰ بن مریم کا نازل ہونا ⑥ یاجوج و ماجوج۔ ⑦ ⑧ ⑨ تین مقامات زمین کا دھنس جانا یعنی ایک مشرق میں دوسرے مغرب میں اور تیسرے جزیرہ عرب میں ⑩ وہ آگ جو عدن کے اس کنارہ سے نکلے گی اور لوگوں کو گھیر کر محشر کی طرف لے جائے گی اور ایک روایت میں دسویں نشانی ایک ہوا بیان کی گئی ہے جو لوگوں کو دریا میں

پھینک دے گی۔'' (مسلم)

٥٤٦٥ - (٢) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا. اَلدُّخَانَ، وَالدَّجَّالَ، وَدَابَّةَ الْاَرْضِ، وَطُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَاَمْرَ الْعَامَّةِ، وَخُوَيِّصَةَ اَحَدِكُمْ». رواه مسلم.

تَرجَمَہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے (قیامت کی ان) چھ نشانیوں کے ظاہر ہونے سے پہلے اعمال صالحہ کی طرف پیش قدمی کرو یعنی ① دھواں ② دجال ③ دابۃ الارض ④ مغرب سے طلوع آفتاب ⑤ فتنہ عامہ ⑥ فتنہ خاص یعنی وہ فتنہ جو تم میں سے کسی کے ساتھ مخصوص ہو۔'' (مسلم)

٥٤٦٦ - (٣) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «اِنَّ اَوَّلَ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَخُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًّى، وَاَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰى عَلٰى اَثَرِهَا قَرِيْبًا». رواه مسلم.

تَرجَمَہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے قیامت کی پہلی علامات میں سے یہ دو نشانیاں ہیں۔ یعنی آفتاب کا مغرب کی طرف سے نکلنا اور دابۃ الارض کا لوگوں پر خروج کرنا اور کلام کرنا چاشت کے وقت ان دونوں میں سے جس کا وقوع پہلے ہو اس کے بعد ہی فوراً دوسری وقوع میں آئے گی۔'' (مسلم)

٥٤٦٧ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ثَلَاثٌ اِذَا خَرَجْنَ ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا﴾: طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالدَّجَّالُ، وَدَابَّةُ الْاَرْضِ». رواه مسلم.

تَرجَمَہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے تین باتیں ظہور میں آ جائیں گی تو پھر کسی کا ایمان لانا اور عمل کرنا مفید نہ ہوگا۔ جب تک ان کے ظہور سے پہلے ایمان نہ لایا ہو اور عمل نہ کیا ہو (اور وہ تین باتیں یہ ہیں) آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال اور دابۃ الارض کا نکلنا۔'' (مسلم)

٥٤٦٨ - (٥) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ: «اَتَدْرِیْ اَيْنَ تَذْهَبُ

تَرجَمَہ: ''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آفتاب جب غروب ہوتا ہے، تجھ کو معلوم ہے یہ کہاں جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا خدا اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا وہ جاتا

هٰذِهٖ؟» قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: «فَاِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَسْتَأْذِنُ فَيُؤْذَنَ لَهَا، وَيُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ، وَلَا يُقْبَلَ مِنْهَا، وَتَسْتَأْذِنُ فَلَا يُؤْذَنَ لَهَا، وَيُقَالُ لَهَا: اِرْجِعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ، فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى: ﴿وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا﴾ قَالَ: «مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ». متفق عليه.

ہے یہاں تک کہ عرش کے نیچے پہنچ کر سجدہ کرتا ہے پھر حضور رب العزت میں حاضری کی اجازت چاہتا ہے اس کو اجازت دی جاتی ہے (اور حکم دیا جاتا ہے کہ مشرق کی طرف جائے اور وہاں سے طلوع کرے) اور قریب ہے، وہ وقت کہ وہ سجدہ کریگا اور اس کا سجدہ قبول نہ کیا جائیگا۔ اور حاضری وطلوع کی اجازت چاہیگا اور اجازت نہ دی جائیگی اور یہ حکم دیا جائیگا کہ جس طرف سے آیا ہے ادھر ہی واپس جا اور ادھر سے ہی طلوع ہو۔ چنانچہ وہ مغرب سے طلوع کرے گا اور یہی مراد ہے خداوند تعالیٰ کے اس قول سے والشمس تجری لمستقر لها (یعنی آفتاب اپنے مستقر کی طرف جاتا ہے) رسول اللہ نے مستقر کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ عرش الٰہی کے نیچے ہے۔" (مسلم)

٥٤٦٩ - (٦) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اَمْرٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ». رواه مسلم.

ترجمہ: "حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ آدم کی پیدائش اور روز قیامت کے درمیان ایک بہت بڑا فتنہ ظاہر ہوگا اور وہ دجال کا فتنہ ہے۔" (مسلم)

٥٤٧٠ - (٧) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْكُمْ، اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى، كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِئَةٌ». متفق عليه.

ترجمہ: "حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے خداوند تم پر مخفی نہیں ہے (یعنی تم اس کی حقیقت سے آگاہ ہو۔ وہ کانا نہیں ہے۔ اور مسیح دجال کانا ہے۔ یعنی اس کی داہنی آنکھ کانی ہے۔ گویا وہ انگور کا ایک پھولا ہوا دانہ ہے۔" (بخاری ومسلم)

٥٤٧١ - (٨) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو جھوٹے کانے

«مَا مِنْ نَبِيٍّ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ، اَلَا اِنَّهُ اَعْوَرُ، وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ، مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: ك ف ر». متفق عليه.

سے نہ ڈرایا ہو۔ خبردار (دجال) کانا ہے اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے۔ اور اس کی (دجال) کی آنکھوں کے درمیان ک۔ف۔ر لکھا ہوا ہے۔" (بخاری ومسلم)

۵۴۷۲ - (۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِيٌّ قَوْمَهٗ؟ اِنَّهُ اَعْوَرُ، وَاِنَّهُ يَجِيْءُ مَعَهُ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَالَّتِيْ يَقُوْلُ: اِنَّهَا الْجَنَّةُ. هِيَ النَّارُ، وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ». متفق عليه.

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کیا میں تم جو دجال کا حال بتاؤں کسی نبی نے آج تک اپنی قوم کو اس کا حال نہیں بتایا وہ کانا ہوگا۔ اور اپنے ساتھ دوزخ و جنت کی مانند دو چیزیں لائیگا وہ جس چیز کو جنت بتائیگا وہ حقیقت میں آگ ہوگی (اور جس کو دوزخ بتائیگا وہ جنت ہوگی) میں تم کو اس سے ڈراتا ہوں، جس طرح نوح نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا (بخاری ومسلم) دجال جس شخص کو مصیبت میں ڈالیگا وہ درحقیقت راحت میں ہوگا۔"

۵۴۷۳ - (۱۰) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ وَاِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا، فَاَمَّا الَّذِيْ يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تَحْرِقُ، وَاَمَّا الَّذِيْ يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ، فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِيْ يَرَاهُ نَارًا، فَاِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ». متفق عليه، وزاد مسلم: «وَاِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ، عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيْظَةٌ، مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، كَاتِبٌ وَغَيْرُ كَاتِبٍ».

ترجمہ: "حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے دجال اپنے ساتھ پانی اور آگ لے کر نکلے گا وہ چیز جس کو لوگ پانی سمجھیں گے حقیقت میں آگ ہوگی جھلسا دینے والی اور جس کو آگ خیال کریں گے وہ حقیقت میں پانی ہوگا ٹھنڈا اور شیریں پس تم میں سے جو شخص دجال کو پائے گا تو وہ اس چیز میں اپنا پڑنا یا ڈالا جانا پسند کرے جس کو وہ آگ دیکھتا ہے اس لئے کہ وہ آگ حقیقت میں میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہے (بخاری ومسلم) اور مسلم نے اس روایت میں یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ دجال کی ایک آنکھ بیٹھی ہوئی ہوگی اور دوسری آنکھ پر موٹا ناخن ہوگا۔ اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔ جس کو ہر مومن خواہ وہ لکھا پڑھا ہو یا نہ ہو پڑھ لے گا۔"

۵۴۷۴ - (۱۱) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: "حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَلدَّجَالُ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى، جُفَالُ الشَّعْرِ، مَعَهُ جَنَّتُهُ وَنَارُهُ، فَنَارُهُ جَنَّةٌ، وَجَنَّتُهُ نَارٌ». رواه مسلم.

ہے دجال کی بائیں آنکھ کانی ہوگی۔ بہت کثرت سے بال ہونگے اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی۔ اس کی آگ حقیقت میں جنت ہوگی اور جنت حقیقت میں آگ۔'' (مسلم)

٥٤٧٥ - (١٢) وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: «اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا فِيْكُمْ فَاَنَا حَجِيْجُهُ دُوْنَكُمْ، وَاِنْ يَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيْجُ نَفْسِهٖ، وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ، اِنَّهٗ شَابٌّ قَطَطٌ، عَيْنُهٗ طَافِيَةٌ، كَاَنِّيْ اُشَبِّهُهٗ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ، فَمَنْ اَدْرَكَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَاْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «فَلْيَقْرَاْ عَلَيْهِ بِفَوَاتِحِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ، فَاِنَّهَا جَوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهٖ، اِنَّهٗ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ، فَعَاثَ يَمِيْنًا، وَعَاثَ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوْا». قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا لُبْثُهٗ فِي الْاَرْضِ؟ قَالَ: «اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا، يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُمْ». قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ اَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلَاةُ يَوْمٍ؟ قَالَ: «لَا، اقْدُرُوْا لَهٗ قَدْرَهٗ». قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا اِسْرَاعُهٗ فِي الْاَرْضِ! قَالَ: «كَالْغَيْثِ اِسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ، فَيَاْتِيْ عَلَى الْقَوْمِ، فَيَدْعُوْهُمْ

ترجمہ: ''حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اگر دجال خروج کرے اور میں تمہارے درمیان موجود ہوں تو میں اس سے تمہارے سامنے بحث وگفتگو کرونگا اور اس پر غالب آؤنگا) اور اگر وہ اس وقت نکلے جب کہ میں تم میں موجود نہ ہوں تو تم میں سے ہر شخص اپنی طرف سے اس سے بحث وگفتگو کرنیوالا ہوگا۔ (یعنی اس کی برائیوں کو رفع کرنیوالا اور اپنے آپ کو اس سے بچانیوالا۔ اور میرا وکیل وخلیفہ ہر مسلمان پر خدا ہے۔ (یعنی خدا تعالیٰ ہر مسلمان کا محافظ اور مددگار ہے) دجال جوان ہوگا۔ گھونگریالے بال ہونگے اور اس کی آنکھ پھولی ہوئی ہوگی۔ گویا میں اس کو قطن کے بیٹے عبدالعزی سے تشبیہ دے سکتا ہوں تم میں سے جو شخص اس کو پائے وہ اس کے سامنے سورہ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے اس لئے کہ یہ آیتیں تم کو دجال کے فتنہ سے بچائیں گی۔ دجال اس راہ سے خروج کریگا جو شام اور عراق کے درمیان واقع ہے اور دائیں بائیں فساد پھیلائے گا اے اللہ کے بندو (اپنے دین پر) ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ کب تک زمین پر رہے گا؟ فرمایا چالیس دن، اس کا ایک دن تو ایک سال کے برابر ہوگا اور ایک دن ایک مہینہ کے برابر ہوگا اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن ہمارے دنوں کے برابر ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! اس کا جو دن ایک سال کے برابر ہوگا کیا اس روز ہماری ایک دن کی نماز کافی ہوگی؟ فرمایا

فَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ، فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ، وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ، فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى، وَاَسْبَغَهُ ضُرُوْعًا، وَاَمَدَّهُ خَوَاصِرَ، ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ، فَيَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ، فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ، فَيُصْبِحُوْنَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَيْءٌ مِنْ اَمْوَالِهِمْ، وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُوْلُ لَهَا: اَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوْزُهَا كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوْ رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ، ثُمَّ يَدْعُوْهُ، فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ، شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْ ذَتَيْنِ، وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ، اِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ، وَاِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ جُمَانٍ كَاللُّؤْلُؤِ، فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ مِنْ رِيْحِ نَفَسِهٖ اِلَّا مَاتَ، وَنَفَسُهُ يَنْتَهِيْ حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهُ، فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ، ثُمَّ يَأْتِيْ عِيْسٰى اِلٰى قَوْمٍ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ، فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوْهِهِمْ، وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى عِيْسٰى: اِنِّيْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ،

نہیں! بلکہ اس روز ایک دن کا اندازہ کر کے نماز پڑھنی ہوگی (یعنی ایک ایک دن کا اندازہ کر کے حسب معمول نماز پڑھنا ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ زمین پر کس قدر جلد چلے گا (یعنی اس کی رفتار کی کیفیت کیا ہوگی؟) فرمایا وہ اس ابر کے مانند تیز رفتار ہوگا جس کے پیچھے ہوا ہو۔ وہ ایک قوم کے پاس پہنچے گا اور اس کو اپنی دعوت دے دیگا۔ لوگ اس پر ایمان لے آئیں گے پھر وہ آسمان کو بارش کا حکم دیگا۔ ابر آسمان سے زمین پر مینہ برسائے گا۔ اور زمین کو حکم دیگا۔ زمین سبزہ اگا دے گی پھر شام کو اس قوم کے مواشی چر کے آئیں گے۔ ان کے کوہان بڑے بڑے ہو جائیں گے تھن بڑھ جائیں گے (یعنی تھن بڑے بڑے ہو جائیں گے اور دودھ سے بھرے ہوں گے) اور ان سے پہلو خوب کھنچے اور تنے ہوئے ہوں گے پھر دجال ایک اور قوم کے پاس پہنچے گا اور اس کو اپنی دعوت دیگا (یعنی اپنے خدا ہونے کی دعوت) وہ قوم اس کی دعوت رد کر دے گی اور وہ ان کو چھوڑ کر چلا جائیگا (یعنی خدا اس کو ان کی طرف سے پھیر دے گا) اور وہ قحط زدہ ہو جائیں گے۔ یعنی ان کے پاس کچھ نہ رہے گا۔ پھر دجال ایک ویرانہ یا خرابہ پر سے گزرے گا اور اس کو حکم دے گا کہ وہ اپنے خزانوں کو نکال دے۔ (چنانچہ وہ خرابہ اس کے حکم کے مطابق خزانوں کو نکال دیگا۔) اور وہ خزانے اس طرح اس کے پیچھے ہو لیں گے جس طرح شہد کی مکھیوں کے سردار کے پیچھے مکھیاں ہو لیتی ہیں پھر دجال ایک شخص کو جو شباب میں بھرا ہوگا اپنی دعوت دیگا۔ وہ اس کی دعوت کو رد کر دیگا۔ دجال غضب ناک ہو کر تلوار مارے گا اور اس جوان کے دو ٹکڑے ہو کر ایک دوسرے سے اتنی دور جا کر گریں گے کہ دونوں کے درمیان پھینکے ہوئے تیر کے برابر

فَحَرِّزْ عِبَادِیْ اِلَی الطُّوْرِ، وَیَبْعَثُ اللّٰہُ یَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ ﴿وَھُمْ مِنْ کُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ﴾، فَیَمُرُّ اَوَائِلُھُمْ عَلٰی بَحِیْرَۃِ طِبْرِیَّۃِ، فَیَشْرَبُوْنَ مَا فِیْھَا، وَیَمُرُّ آخِرُھُمْ وَیَقُوْلُ: لَقَدْ کَانَ بِھٰذِہٖ مَرَّۃً مَاءٌ، ثُمَّ یَسِیْرُوْنَ حَتّٰی یَنْتَھُوْا اِلٰی جَبَلِ الْخَمْرِ، وَھُوَ جَبَلُ بَیْتِ الْمَقْدَسِ، فَیَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِی الْاَرْضِ، ھَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِی السَّمَاءِ فَیَرْمُوْنَ بِنُشَّابِھِمْ اِلَی السَّمَاءِ، فَیَرُدُّ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ نُشَّابَھُمْ مَخْضُوْبَۃً دَمًا، وَیُحْصَرُ نَبِیُّ اللّٰہِ وَاَصْحَابُہٗ حَتّٰی یَکُوْنُ رَأْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِھِمْ خَیْرًا مِنْ مِائَۃِ دِیْنَارٍ لِاَحَدِکُمُ الْیَوْمَ، فَیَرْغَبُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی وَاَصْحَابُہٗ، فَیُرْسِلُ اللّٰہُ عَلَیْھِمُ النَّغَفَ فِیْ رِقَابِھِمْ، فَیُصْبِحُوْنَ فَرْسٰی کَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَۃٍ، ثُمَّ یَھْبِطُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی وَاَصْحَابُہٗ اِلَی الْاَرْضِ، فَلَا یَجِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَأَہٗ زَھَمُھُمْ وَنَتْنُھُمْ، فَیَرْغَبُ نَبِیُّ اللّٰہِ عِیْسٰی وَاَصْحَابُہٗ اِلَی اللّٰہِ، فَیُرْسِلُ اللّٰہُ طَیْرًا کَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ، فَتَحْمِلُھُمْ فَتَطْرَحُھُمْ حَیْثُ شَاءَ اللّٰہُ». وَفِیْ رِوَایَۃٍ «تَطْرَحُھُمْ بِالنَّھْبَلِ، وَیَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ قِسِیِّھِمْ وَنُشَّابِھِمْ وَجِعَابِھِمْ سَبْعَ سِنِیْنَ، ثُمَّ یُرْسِلُ اللّٰہُ مَطَرًا لَا یَکُنُّ مِنْہُ بَیْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ،

فاصلہ ہوگا پھر دجال ان ٹکڑوں کو بلائیگا اور وہ جوان زندہ ہوکر آجائیگا اس وقت دجال کا چہرہ بشاش ہوگا اور (وہ اپنی الوہیت کے اس کارنامہ پر) مسکراتا ہوگا۔ غرض دجال اسی طرح اپنے کاموں میں مشغول ہوگا کہ اچانک خداوند مسیح ابن مریم کو بھیجے گا جو دمشق کے مشرق میں سفید منارہ پر نازل ہونگے اس وقت حضرت عیسیٰ زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوں گے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوئے ہوں گے (یعنی مسیح فرشتوں کے پرّوں پر ہاتھ رکھے ہوئے آسمان سے نازل ہونگے) وہ اپنا سر جھکائیں گے تو پسینہ ٹپکے گا اور سر اٹھائیں گے تو ان کے سر سے چاندی کے دانوں کی مانند جو موتیوں جیسے ہونگے قطرے گریں گے جو کافر آپ کے سانس کی ہوا پائیگا مر جائیگا اور آپ کے سانس کی ہوا حد نظر تک جائے گی۔ پھر حضرت مسیح دجال کو تلاش کریں گے اور اس کو باب لد پر پائیں گے (شام میں ایک پہاڑ ہے) اور مار ڈالیں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ کے پاس ایک قوم آئے گی جس کو خدا تعالیٰ نے دجال کے مکر وفریب اور فتنہ سے محفوظ رکھا ہوگا۔ مسیح علیہ السلام ان کے چہرے سے گرد وغبار صاف کریں گے۔ اور ان درجات کی خوش خبری دیں گے جو انکو بہشت میں حاصل ہوں گے حضرت عیسیٰ اسی حال میں ہوں گے کہ خدا تعالیٰ ان کی طرف وحی بھیجے گا اور بتائے گا کہ میں نے اپنے بہت سے ایسے بندے پیدا کئے ہیں جن سے لڑنے کی طاقت کسی میں نہیں ہے۔ تم میرے بندوں کو کوہ طور کی طرف لے جاؤ اور وہاں ان کی حفاظت کرو۔ پھر خداوند یاجوج اور ماجوج کو بھیجے گا جو ہر بلند زمین سے اتریں گے اور دوڑیں گے ان کی سب سے پہلی جماعت طبریہ (واقع شام) کے تالاب پر پہنچے گی

فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ، ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ: اَنْبِتِيْ ثَمَرَتَكِ وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ، فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ، حَتّٰى اَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخْذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ، فَتَقْبِضُ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ، وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ فِيْهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ، فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ اِلَّا الرِّوَايَةَ الثَّانِيَةَ وَهِيَ قَوْلُهٗ: «تَطْرَحُهُمْ بِالنَّهْبَلِ اِلٰى قَوْلِهٖ: سَبْعَ سِنِيْنَ». رواهما الترمذی.

اور اس کا سارا پانی پی جائے گی۔ پھر یاجوج و ماجوج کی آخری جماعت ادھر سے گزرے گی اور (تالاب کو خالی دیکھ کر) کہے گی کہ اس میں کبھی پانی تھا۔ اس کے بعد یاجوج ماجوج آگے بڑھیں گے اور جبل خمر پر پہنچیں گے جو بیت المقدس کا ایک پہاڑ اور یہاں ٹھہر کر کہیں گے کہ زمین پر جو لوگ تھے ان کو ہم نے مار ڈالا۔ آؤ اب آسمان والوں کو قتل کریں۔ پس وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے اور خداوند تعالیٰ ان کے تیروں کو خون آلود کر کے گرا دے گا۔ اور خدا کے نبی (حضرت مسیح) اور ان کے ساتھی کوہ طور پر روکے جائیں گے یہاں تک کہ (بھوک اور غذا کی احتیاج میں) ان کی حالت اس درجہ کو پہنچ جائیگی کہ ان میں سے ہر شخص کے نزدیک بیل کا سر سو دیناروں سے بہتر ہوگا۔ ہاں ان دیناروں سے جو آج تمہارے نزدیک نہایت قیمتی ہیں (جب یہ حالت ہو جائیگی تو) خدا کے نبی عیسیٰ اور ان کے ہمراہی خدا تعالیٰ سے دعا کریں گے (کہ وہ یاجوج ماجوج کو ہلاک کر دے) خداوند یاجوج ماجوج پر کیڑوں کا عذاب نازل فرمائیگا۔ یعنی ان کی گردنوں میں کیڑے پڑ جائیں گے (اس قسم کے کیڑے جیسے کہ اونٹ اور بکری کی ناک میں پڑ جاتے ہیں) وہ ان کیڑوں سے سب کے سب ایک دم مر جائیں گے۔ پھر عیسیٰ اور ان کے ہمراہی پہاڑ سے زمین پر آئیں گے اور زمین پر ایک بالشت ٹکڑا ایسا نہ پائیں گے جو یاجوج اور ماجوج کی چربی اور بدبو سے محفوظ ہو۔ عیسیٰ اور ان کے ہمراہی پھر خدا تعالیٰ سے دعا کریں گے (کہ وہ ان کو اس مصیبت سے نجات دے) خداوند ایسے پرندوں کو بھیجے گا جن کی گردنیں بختی (خرسانی) اونٹ کی مانند ہوں گی۔ یہ پرندے یاجوج و ماجوج کی نعشوں کو اٹھائیں گے اور جہاں خدا کی

مرضی ہوگی وہاں پھینک دیں گے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ یہ پرندے ان نعشوں کو نہبل میں ڈال دیں گے (یعنی اس جگہ یہاں سے آفتاب طلوع ہوتا ہے) اور مسلمان یاجوج ماجوج کی کمانوں تیروں اور ترکشوں کو سات برس تک جلاتے رہیں گے۔ پھر خداوند تعالیٰ ایک بڑی بارش فرمائے گا جس سے کوئی آبادی خالی نہ رہے گی (یعنی یہ بارش سب جگہ ہوگی۔ اور زمین کا کوئی حصہ ایسا باقی نہ رہے گا جہاں بارش نہ ہوئی ہو یہ بارش زمین کو دھو کر صاف کر دے گی اور وہ آئینہ کے مانند ہو جائے گی۔ پھر زمین سے کہا جائیگا کہ اپنے پھلوں کو نکال اور اپنی برکت کو واپس لا چنانچہ ان ایام میں (دس سے لے کر چالیس آدمیوں تک کی) ایک جماعت انار کے ایک پھل سے سیراب ہو جائے گی اور انار کے چھلکے سے لوگ سایہ حاصل کریں گے اور دودھ میں برکت دی جائے گی یہاں تک کہ ایک اونٹنی کا دودھ ایک بڑی جماعت کو اور ایک گائے کا دودھ ایک قبیلہ کو اور بکری کا دودھ ایک چھوٹی سی جماعت کے لئے کفایت کرے گا۔ لوگ ایسی خوش حالی اور امن چین سے زندگی بسر کر رہے ہوں گے کہ خداوند تعالیٰ ایک خوشبودار ہوا بھیجے گا جو ہر مومن اور مسلم کی روح کو قبض کر لے گی اور صرف شریر و بدکار لوگ دنیا میں باقی رہ جائیں گے جو آپس میں گدھوں کی طرح مختلط ہو جائیں گے اور لڑیں گے اور انہیں لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔ اس کو مسلم نے روایت کیا مگر دوسری روایت یعنی ان کا قول "فطرحهم بالنهبل الخ" سبع سنین تک اس کو ترمذی نے روایت کیا۔"

٥٤٧٦ - (١٣) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

ترجمہ: "حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ دجال نکلے گا اور ایک مرد مسلمان اس کی طرف متوجہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَخْرُجُ الدَّجَّالُ، فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَيَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ. فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ: اَيْنَ تَعْمِدُ؟ فَيَقُوْلُ: اَعْمِدُ اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ خَرَجَ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ: اَوْ مَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا؟ فَيَقُوْلُ: مَا بِرَبِّنَا خِفَاءٌ. فَيَقُوْلُوْنَ: اُقْتُلُوْهُ. فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ اَنْ تَقْتُلُوْا اَحَدًا دُوْنَهُ». قَالَ: «فَيَنْطَلِقُوْنَ بِهِ اِلَى الدَّجَّالِ، فَاِذَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ! هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِيْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «فَيَأْمُرُ الدَّجَّالُ بِهِ فَيُشَبَّحُ. فَيَقُوْلُ: خُذُوْهُ وَشُجُّوْهُ، فَيُوْسَعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا». قَالَ: «فَيَقُوْلُ: اَوَمَا تُؤْمِنُ بِيْ؟» قَالَ: «فَيَقُوْلُ اَنْتَ الْمَسِيْحُ الْكَذَّابُ». قَالَ: «فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُؤْشَرُ بِالْمِنْشَارِ مِنْ مَفْرِقِهِ حَتّٰى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ». قَالَ: «ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُوْلُ لَهُ: قُمْ، فَيَسْتَوِيْ قَائِمًا، ثُمَّ يَقُوْلُ لَهُ: اَتُؤْمِنُ بِيْ؟ فَيَقُوْلُ: مَا ازْدَدْتُّ اِلَّا بَصِيْرَةً». قَالَ: «ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِيْ بِاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ» قَالَ: «فَيَأْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ، فَيُجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ اِلٰى تَرْقُوَتِهِ نُحَاسًا، فَلَا يَسْتَطِيْعُ اِلَيْهِ سَبِيْلًا». قَالَ: «فَيَأْخُذُهُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ،

ہوگا اور چند ہتھیار بند شخص دجال سے جاملیں گے جو اس کے محافظ ہونگے یہ محافظ ونگہبان لوگ اس مرد مسلمان سے پوچھیں گے کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ وہ کہیگا میں اس کی طرف جارہا ہوں جس نے خروج کیا ہے (یعنی دجال) رسول خدا نے فرمایا کہ یہ (سنکر) دجال کے محافظ اس شخص سے کہیں گے، تو ہمارے رب (یعنی دجال) پر ایمان کیوں نہیں لے آتا؟ وہ شخص کہے گا ہمارے پروردگار کی صفات کسی پر مخفی نہیں ہیں (یعنی ہر شخص پروردگار حقیقی کی صفات سے واقف ہے) دجال کے آدمی (یہ سنکر) آپس میں کہیں گے کہ اس کو مارڈالو لیکن بعض لوگ ظاہر کریں گے کہ کیا ہمارے پروردگار نے ہم کو یہ حکم نہیں دیا ہے کہ ہم کسی کو اس کی اجازت کے بغیر قتل نہ کریں لہٰذا وہ اس مرد مسلمان کو دجال کے پاس لے جائیں گے۔ یہ مرد مسلمان جب دجال کو دیکھے گا تو لوگوں کو مخاطب کر کے کہے گا۔ لوگو! یہ وہی دجال ہے جس کا ذکر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا (یہ سن کر) دجال مرد مسلمان کو چت لٹانے کا حکم دے گا۔ چنانچہ اس کو چت لٹایا جائیگا۔ پھر دجال حکم دے گا کہ اس کو پکڑو اور سر کچلو۔ چنانچہ خوب مار کر اس کی پشت اور پیٹ کو نرم کر دیا جائیگا اس کے بعد دجال اس سے پوچھے گا کہ تو مجھ پر ایمان نہیں لائے گا۔ وہ مرد مسلمان جواب میں کہے گا تو جھوٹا مسیح ہے پھر دجال کے حکم سے اس مرد مسلمان کو آرے سے چیرا جائیگا اور اس کے دو ٹکڑے کر دیئے جائیں گے اور دونوں ٹکڑوں کو علیحدہ علیحدہ رکھ دیا جائیگا۔ پھر دجال ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان چلے گا اور کہے گا کہ کھڑا ہو جا۔ وہ مرد مسلمان بالکل سیدھا کھڑا ہو جائیگا کہ دجال پھر اس سے کہے گا کہ کیا تو مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ وہ مرد مسلمان کہے گا اب تو میرا

فَيَقْذِفُ بِهِ، فَيَحْسَبُ النَّاسُ اِنَّمَا قَذَفَهُ اِلَى النَّارِ، وَاِنَّمَا اُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ» فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ». رواه مسلم.

یقین اور میری بصیرت بہت بڑھ گئی ہے (یعنی اب تو مجھ کو اس امر کا کامل یقین ہو گیا ہے کہ تو دجال اور جھوٹا مسیح ہے) اس کے بعد وہ مرد مسلمان لوگوں کو خطاب کریگا اور کہے گا۔ لوگو! یہ دجال جو کچھ میرے ساتھ کر چکا ہے اب کسی دوسرے آدمی کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتا۔ (یعنی قتل کر کے دوبارہ اب کسی کو زندہ نہیں کر سکتا) اس کے بعد دجال اس مرد مسلمان کو ذبح کرنے کے لئے پکڑ لے گا اور اس کی گردن تانبے کی بنا دی جائے گی (یعنی خداوند اس کی گردن کو تانبا بنا دیگا تا کہ دجال اس کو ذبح نہ کر سکے (دجال اس کو ذبح نہ کر سکے گا اور عاجز ہو کر اس کے ہاتھ پاؤں پکڑا کر اس کو اٹھائیگا اور آگ میں پھینک دیگا لوگ یہ خیال کریں گے کہ اس کو آگ میں ڈالا گیا ہے۔ لیکن حقیقت میں وہ جنت کے اندر پھینکا گیا ہوگا۔ یہ بیان کر کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ شخص خداوند بزرگ و برتر کی نظر میں شہادت کے اعتبار سے بہت بڑے درجہ کا آدمی ہوگا۔'' (مسلم)

٥٤٧٧ - (١٤) وَعَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ حَتّٰى يَلْحَقُوْا بِالْجِبَالِ» قَالَتْ اُمُّ شَرِيْكٍ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «هُمْ قَلِيْلٌ». رواه مسلم.

ترجمہ: ''حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے لوگ دجال سے (یعنی اس کے مکر و فریب اور فتنہ سے) بھاگیں گے اور پہاڑوں میں جا چھپیں گے۔ ام شریک کہتی ہیں یہ سن کر میں نے پوچھا یا رسول اللہ! عرب ان ایام میں کہاں ہونگے؟ آپ نے فرمایا عرب اس زمانہ میں بہت کم ہونگے۔''

٥٤٧٨ - (١٥) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُوْدِ اَصْفَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا، عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ». رواه مسلم.

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کی پیروی اور اطاعت اختیار کریں گے۔ جن کے سروں پر چادریں پڑی ہوں گی۔'' (مسلم)

٥٤٧٩ - (١٦) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «یَاتِی الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْهِ اَنْ یَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِیْنَةِ فَیَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِیْ تَلِی الْمَدِیْنَةَ، فَیَخْرُجُ اِلَیْهِ رَجُلٌ وَهُوَ خَیْرُ النَّاسِ، اَوْ مِنْ خِیَارِ النَّاسِ، فَیَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِیْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَهٗ، فَیَقُوْلُ الدَّجَّالُ: اَرَاَیْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْیَیْتُهٗ، هَلْ تَشُكُّوْنَ فِی الْاَمْرِ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: لَا، فَیَقْتُلُهٗ ثُمَّ یُحْیِیْهِ، فَیَقُوْلُ: وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ فِیْكَ اَشَدَّ بَصِیْرَةً مِنِّی الْیَوْمَ، فَیُرِیْدُ الدَّجَّالُ اَنْ یَّقْتُلَهٗ، فَلَا یُسَلَّطُ عَلَیْهِ». متفق علیه.

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے دجال مدینہ کی طرف متوجہ ہوگا لیکن خدا کے حکم سے وہ مدینہ کے راستوں میں داخل نہ ہو سکے گا۔ آخر وہ مدینہ کے قریب کی شورزمین میں ہی ٹھہر جائیگا اس کے پاس ایک شخص آئیگا جو اس زمانہ کے بہترین لوگوں میں سے ہوگا اور اس سے کہے گا میں شہادت دیتا ہوں کہ تو ہی دجال ہے جس کی خبر رسول اللہ نے ہم کو دی ہے۔ دجال اپنے لوگوں سے کہے گا اگر میں اس شخص کو قتل کر کے دوبارہ زندہ کر دوں، کیا پھر بھی تم میرے بارے میں شک کرو گے؟ (یعنی میرے خدا ہونے میں پھر بھی تم شک وشبہ میں پڑے رہو گے وہ لوگ کہیں ہم کو پھر کوئی شبہ باقی نہ رہے گا) دجال اس شخص کو مار ڈالے گا اور پھر اس کو زندہ کر دے گا وہ شخص زندہ ہو جانے کے بعد دجال سے کہے گا۔ خدا کی قسم اس وقت سے پہلے تیرے بارے میں مجھ کو اتنا وثوق ویقین نہ تھا۔ جتنا کہ اب ہے۔ (یعنی اب تو تیرے دجال اور مسیح کاذب ہونیکا پختہ یقین ہے) پھر دجال اس کو (دوبارہ) قتل کرنے کی کوشش کریگا لیکن اس پر قابو نہ پا سکے گا (یعنی اس کو مار ڈالنے کی قدرت اس میں نہ رہے گی۔) (بخاری ومسلم)

٥٤٨٠ - (١٧) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «یَاتِی الْمَسِیْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِیْنَةَ، حَتّٰی یَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ، ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ، وَهُنَالِكَ یَهْلِكُ». متفق علیه.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے مسیح (دجال) مشرق کی جانب سے آئے گا اور مدینہ کا رخ کریگا یہاں تک کہ وہ احد کے پیچھے پہنچ جائیگا۔ پھر فرشتے اس کا منہ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہ شام میں ہلاک کر دیا جائیگا۔'' (بخاری ومسلم)

۵۴۸۱ - (۱۸) وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَةَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ، لَهَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ، عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلْکَانِ». رواه البخاری.

تَرجَمہ: ”حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے مدینہ میں دجال کا رعب وخوف داخل نہ ہوگا۔ ان ایام میں مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوں گے۔“ (بخاری)

۵۴۸۲ - (۱۹) وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ مُنَادِیَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُنَادِیْ: اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَخَرَجْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَصَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَضٰی صَلَاتَهٗ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَهُوَ یَضْحَكُ، فَقَالَ: «لِیَلْزَمْ کُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ». ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُکُمْ؟». قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ: «اِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُکُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ، وَلٰکِنْ جَمَعْتُکُمْ لِاَنَّ تَمِیْمًا الدَّارِیَّ کَانَ رَجُلًا نَصْرَانِیًّا، فَجَاءَ فَبَایَعَ وَاَسْلَمَ، وَحَدَّثَنِیْ حَدِیْثًا وَافَقَ الَّذِیْ کُنْتُ اُحَدِّثُکُمْ بِهٖ عَنِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ، حَدَّثَنِیْ اَنَّهٗ رَکِبَ فِیْ سَفِیْنَةٍ بَحْرِیَّةٍ مَعَ ثَلَاثِیْنَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ، فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِی الْبَحْرِ فَاَرْفَأُوْا اِلٰی جَزِیْرَةٍ حِیْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ، فَجَلَسُوْا فِیْ اَقْرُبِ السَّفِیْنَةِ، فَدَخَلُوْا

تَرجَمہ: ”حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے منادی کو یہ اعلان کرتے سنا الصلوۃ جامعۃ (یعنی نماز جمع کرنے والی ہے یعنی نماز تیار ہے مسجد کو چلو) چنانچہ میں مسجد میں گئی اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی جب رسول خدا نماز سے فارغ ہوچکے تو منبر پر تشریف لے گئے اور مسکراتے ہوئے فرمایا جس آدمی نے جہاں نماز پڑھی ہے وہیں بیٹھا رہے اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا تم کو معلوم ہے میں نے تم کو کیوں جمع کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا خدا اور خدا کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا خدا کی قسم میں نے تم کو اس لئے جمع نہیں کیا ہے کہ میں تم کو کچھ دوں یا کوئی خوشخبری سناؤں۔ اور نہ اس لئے جمع کیا ہے کہ تم کو کسی دشمن سے ڈراؤں بلکہ میں نے تم کو تمیم داری کا واقعہ سنانے کے لئے جمع کیا ہے تمیم داری ایک مسیحی شخص تھا وہ آیا اور مسلمان ہوا اور مجھ کو ایک ایسی خبر دی جو ان خبروں سے مشابہ تھی جو میں نے تم کو مسیح دجال کی بابت سنائی ہیں۔ اس نے بیان کیا کہ وہ قبائل لخم و جدام کے تیس آدمیوں کے ساتھ دریا کی بڑی کشتی میں سوار ہوا۔ دریا کی موجوں نے کشتی کے ساتھ شوخیاں شروع کیں اور ایک ماہ تک وہ کشتی کو ادھر ادھر لئے پھرتی رہیں آخر موجیں کشتی کو آفتاب غروب ہونے کے وقت ایک جزیرہ میں لے گئیں ہم چھوٹی

الْجَزِيْرَةَ، فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعْرِ، لَا يَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ، قَالُوْا: وَيْلَكِ مَا اَنْتِ؟ قَالَتْ: اَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوْا: وَمَا الْجَسَّاسَةُ؟ قَالَتْ: اَيُّهَا الْقَوْمُ اِنْطَلِقُوْا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ، فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ، قَالَ: لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً قَالَ: فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ، فَاِذَا فِيْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ رَاَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا، وَاَشَدُّهٗ وَثَاقًا، مَجْمُوْعَةٌ يَدَاهُ اِلٰى عُنُقِهٖ، مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا: وَيْلَكَ مَا اَنْتَ؟ قَالَ: قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِيْ، فَاَخْبِرُوْنِيْ مَا اَنْتُمْ؟ قَالُوْا نَحْنُ اُنَاسٌ مِّنَ الْعَرَبِ، رَكِبْنَا فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ، فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا، فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ اَهْلَبُ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ اِعْمَدُوْا اِلٰى هٰذَا فِي الدَّيْرِ فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَزِعْنَا مِنْهَا. وَلَمْ نَأْمَنْ اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً، فَقَالَ: اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا: عَنْ اَيِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ اَسْاَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ تُثْمِرُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: اَمَا اِنَّهَا تُوْشِكُ اَنْ لَّا تُثْمِرَ. قَالَ: اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ قُلْنَا: عَنْ اَيِّ شَاْنِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: هَلْ فِيْهَا مَاءٌ؟ قُلْنَا هِيَ

کشتیوں میں سوار ہوئے اور جزیرہ میں پہنچے وہاں ہم کو ایک چار پا یہ ملا جس کے بڑے بڑے بال تھے اور اتنے زیادہ بال اس کے جسم پر تھے کہ اس کا آگا پیچھا معلوم نہ ہوتا تھا ہم لوگوں نے اس سے کہا تجھ پر افسوس ہے، تو کون ہے؟ اس نے کہا میں جاسوس ہوں تم اس شخص کے پاس چلو جو دیر (گرجے) میں ہے وہ تمھاری خبریں سننے کا بہت مشتاق ہے۔ تمیم داری کا بیان ہے کہ اس چار پایہ نے اس شخص کا ذکر کیا تو ہم اس سے ڈرے اور خیال کیا کہ ممکن ہے وہ (انسانی شکل وصورت میں) شیطان ہو۔ غرض ہم تیزی سے آگے بڑھے اور دیر میں پہنچے ہم نے وہاں ایک بڑا اور خوفناک آدمی دیکھا کہ ایسا آدمی آج تک ہماری نظروں سے نہ گزرا تھا۔ وہ نہایت مضبوط بندھا ہوا تھا اس کے ہاتھ گردن تک اور گھٹنے ٹخنوں تک زنجیر میں جکڑے ہوئے تھے ہم نے اس سے پوچھا تجھ پر افسوس ہے تو کون ہے؟ اس نے کہا تم نے مجھ کو پالیا اور معلوم کرلیا ہے (تو اب میں تم سے اپنا حال نہ چھپاؤں گا) پہلے تم یہ بتلاؤ کہ تم کون ہو؟ ہم نے کہا۔ ہم عرب کے لوگ ہیں۔ دریا میں کشتی پر سوار ہوئے تھے۔ دریا کی موجیں ایک مہینہ تک ہمارے ساتھ کھیلتی رہیں اور آخر کار ہم کو یہاں لا ڈالا۔ ہم جزیرہ کے اندر داخل ہوئے تو ہم کو ایک چار پایہ ملا جس کے بڑے بڑے بال تھے اس نے ہم سے کہا میں جاسوس ہوں تم اس شخص کے پاس جاؤ جو دیر میں ہے۔ پھر ہم تیرے پاس دوڑتے ہوئے آئے۔ پھر اس نے پوچھا کہ تم مجھے بیسان کے کھجور کے درختوں کے بارے میں بتاؤ کیا یہاں کی کھجوروں کے درخت پھل لاتے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں تو اس نے کہا کہ عنقریب وہ پھل نہیں لائیں گے (یعنی قرب قیامت کا زمانہ)

كَثِيْرَةُ الْمَاءِ قَالَ: اَمَا اِنَّ مَاءَ هَا يُوْشِكُ اَنْ يَّذْهَبَ. قَالَ: اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ. قَالُوْا: وَعَنْ اَيِّ شَانِهَا تَسْتَخْبِرُ؟ قَالَ: هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ؟ وَهَلْ يَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ؟ قُلْنَا لَهٗ: نَعَمْ، هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ، وَاَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَائِهَا. قَالَ: اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ نَبِيِّ الْاُمِّيِّيْنَ مَا فَعَلَ؟ قُلْنَا: قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ. قَالَ: اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ؟ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهٗ قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَلِيْهِ مِنَ الْعَرَبِ، وَاَطَاعُوْهُ. قَالَ لَهُمْ: قَدْ كَانَ ذٰلِكَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ اَمَا اِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّهُمْ اَنْ يُّطِيْعُوْهُ وَاِنِّيْ مُخْبِرُكُمْ عَنِّيْ: اِنِّيْ اَنَا الْمَسِيْحُ (الدَّجَّالُ) وَاِنِّيْ يُوْشِكُ اَنْ يُّؤْذَنَ لِيَ فِي الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجَ، فَاَسِيْرُ فِي الْاَرْضِ، فَلَا اَدَعُ قَرْيَةً اِلَّا هَبَطْتُّهَا فِيْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً، غَيْرَ مَكَّةَ وَطِيْبَةَ، هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا، كُلَّمَا اَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدَةً اَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِيْ مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِيْ عَنْهَا، وَاِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِّنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُوْنَهَا». قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهٖ فِي الْمِنْبَرِ: «هٰذِهٖ طِيْبَةُ، هٰذِهٖ طِيْبَةُ، هٰذِهٖ طِيْبَةُ» يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ «اَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ؟»

پھر اس نے پوچھا یہ بتلاؤ کہ بحیرہ طبریہ (طبریہ کے تالاب) میں پانی ہے یا نہیں۔ ہم نے کہا اس میں بہت پانی ہے۔ اس نے کہا عنقریب اس کا پانی خشک ہو جائیگا پھر اس نے پوچھا زغر کے چشمہ کا حال بتاؤ کیا اس چشمہ میں پانی ہے اور کیا اس کے قریب کے باشندے چشمہ کے پانی سے کاشتکاری کرتے ہیں؟ ہم نے کہا کہ ہاں اس نے کہا کہ پانی بہت زیادہ ہے اور اس کے قریب کے باشندے اس سے کاشتکاری کرتے ہیں پھر اس نے پوچھا امیوں کے نبی ﷺ (یعنی عرب کے ناخواندہ لوگوں کے نبی ﷺ) کی بابت بتاؤ کہ اس نے کیا کیا؟ ہم نے کہا وہ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ اس نے پوچھا کیا عرب ان سے لڑے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں۔ اس نے پوچھا انہوں نے عرب سے کیا معاملہ کیا؟ ہم نے تمام واقعات سے اس کو آگاہ کیا اور بتایا کہ عربوں میں سے جو لوگ آپ کے قریبی عزیز تھے ان پر آپ ﷺ نے غلبہ حاصل کر لیا ہے اور انہوں نے آپ ﷺ کی اطاعت قبول کر لی ہے۔ اس نے کہا تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ ان کا اطاعت کرنا ہی ان کے لئے بہتر ہے۔ اچھا اب میں اپنا حال بیان کرتا ہوں۔ میں مسیح (دجال) ہوں۔ عنقریب مجھ کو نکلنے کا حکم دیا جائیگا میں باہر نکلوں گا اور زمین پر پھرونگا یہاں تک کہ کوئی آبادی ایسی نہ چھوڑونگا جس میں داخل نہ ہوں چالیس راتیں برابر گشت میں رہوں گا۔ لیکن مکہ اور مدینہ میں نہ جاؤں گا کہ وہاں جانے کی مجھ کو ممانعت کی گئی ہے۔ میں جب ان شہروں میں سے کسی میں داخل ہونیکا ارادہ کروں گا تو ایک فرشتہ جس کے ہاتھ میں تلوار ہوگی مجھ کو داخل ہونے سے روکے گا اور ان شہروں میں سے ہر ایک کے راستہ پر

فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، «فَاِنَّهٗ اَعْجَبَنِىْ حَدِيْثُ تَمِيْمٍ اَنَّهٗ وَافَقَ الَّذِىْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِيْنَةِ وَمَكَّةَ. اَلَا اِنَّهٗ فِىْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ، لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ، مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ، مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ» وَ اَوْمَا بِيَدِهٖ اِلَى الْمَشْرِقِ رواه مسلم.

فرشتے مقرر ہونگے جو راستہ کی حفاظت کرتے ہوں گے اس کے بعد رسول اللہ نے اپنے عصا کو منبر پر مار کر فرمایا یہ ہے طیبہ۔ یہ ہے طیبہ یہ ہے طیبہ یعنی مدینہ۔ پھر آپ نے فرمایا خبردار کیا یہی میں تم کو نہ بتایا کرتا تھا؟ لوگوں نے عرض یا ہاں آپ نے فرمایا آگاہ رہو کہ دجال دریائے شام میں ہے یا دریائے یمن میں۔ نہیں بلکہ وہ مشرق ک جانب سے نکلے گا۔ یہ فرما کر آپ نے ہاتھ سے مشرق کی جانب اشارہ کیا۔" (مسلم)

۵۴۸۳ - (۲۰) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «رَاَيْتُنِى اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَرَاَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ، لَهٗ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا، فَهِىَ تَقْطُرُ مَاءً، مُتَّكِئًا عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ، يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ، فَسَاَلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: هٰذَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ: «ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ، اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى، كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، كَاَشْبَهِ مَنْ رَاَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَىْ رَجُلَيْنِ، يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ، فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ». متفق عليه. وَفِىْ رِوَايَةٍ: قَالَ فِى الدَّجَّالِ: «رَجُلٌ اَحْمَرُ جَسِيْمٌ، جَعْدُ الرَّاْسِ، اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى، اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے آپ کو (خواب میں) کعبہ کے پاس دیکھا۔ وہاں مجھ کو ایک گندم گوں شخص نظر آیا جو اس رنگ کے بہترین خوبصورت لوگوں میں سے تھا اس کے سر پر کاندھے تک بال تھے اور اس قسم کے بال رکھنے والوں میں وہ نہایت بہتر بال والے تھے۔ بالوں میں کنگھی کی گئی تھی اور بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ وہ شخص دو آدمیوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ مسیح بن مریم ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ نے فرمایا پھر میں ایک اور شخص کے پاس سے گزرا جس کے بال گھونگریالے تھے۔ داہنی آنکھ کانی تھی۔ گویا اس کی آنکھ انگور کا پھولا ہوا دانہ ہے۔ جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے ان میں سے یہ شخص ابن قطن سے بہت مشابہ تھا یہ شخص دو شخصوں کے مونڈھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ مسیح دجال ہے (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں دجال کے متعلق یہ الفاظ ہیں کہ وہ ایک آدمی ہے جس کی آنکھیں سرخ ہیں سر کے بال

شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ».

وذكر حديث ابى هريرة: «لا تقوم الساعة حتى تطلع الشمس من مغربها» فى «باب الملاحم».

وسنذكر حديث ابن عمر: قام رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الناس فى «باب قصة ابن صياد» ان شاء الله تعالى.

گھونگریالے ہیں۔ داہنی آنکھ کانی ہے۔ ابن قطن لوگوں میں اس سے بہت مشابہ ہے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث "لا تقوم الساعة الخ باب الملاحم" میں بیان کی گئی اور عنقریب ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث "قام رسول الله الخ" ابن صیاد کے قصہ میں بیان کریں گے۔"

الفصل الثانى

فصل دوم

٥٤٨٤ - (٢١) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فِيْ حَدِيْثِ تَمِيْمِ نِ الدَّارِيِّ: قَالَتْ قَالَ: «فَاِذَا اَنَا بِامْرَاَةٍ تَجُرُّ شَعْرَهَا قَالَ: مَا اَنْتِ؟ قَالَتْ: اَنَا الْجَسَّاسَةُ، اِذْ هَبْ اِلٰى ذٰلِكَ الْقَصْرِ، فَاَتَيْتُهُ، فَاِذَا رَجُلٌ يَجُرُّ شَعْرَهُ، مُسَلْسَلٌ فِى الْاَغْلَالِ، يَنْزُوْ فِيْمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، فَقُلْتُ: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا الدَّجَّالُ». رواه ابوداود.

تَرجَمَہ: "حضرت فاطمہ بنت قیس تمیم داری کی حدیث کے سلسلہ میں بیان کرتی ہیں کہ تمیم داری نے یہ بیان کیا کہ جزیرہ میں داخل ہوکر میں نے ایک عورت کو دیکھا جو اپنے سر کے بالوں کو گھسیٹتی تھی تمیم نے کہا تو کون ہے؟ عورت نے کہا میں جاسوسہ ہوں اس محل کی طرف جا تمیم کا بیان ہے کہ میں اس محل میں گیا تو وہاں ایک شخص کو دیکھا جو اپنے بالوں کو گھسیٹتا ہے۔ زنجیروں میں بندھا ہوا ہے اور طوق پڑے ہوئے ہیں اور آسمان و زمین کے درمیان اچھلتا کودتا ہے۔ میں نے کہا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں دجال ہوں۔" (ابوداؤد)

٥٤٨٥ - (٢٢) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِنِّيْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ لَا تَعْقِلُوْا. اِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ قَصِيْرٌ، اَفْحَجُ، جَعْدٌ، اَعْوَرُ،

تَرجَمَہ: "حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں نے تم سے دجال کا حال بار بار اس اندیشہ سے بیان کیا ہے کہ کہیں تم اس کو بھول نہ جاؤ۔ اس کی حقیقت سے ناآشنا نہ رہو تم کو یاد رکھنا چاہیے کہ مسیح دجال پستہ قد ہے۔ اس کے پاؤں نیچے چلنے میں قریب ہوتے ہیں اور ایڑیاں دور دور، بال

مَطْمُوْسُ الْعَيْنِ، لَيْسَتْ بِنَاتِئَةٍ وَلَا حَجْرَاءَ فَإِنْ أُلْبِسَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوْا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ». رواه ابوداود.

مڑے ہوئے ہیں ایک آنکھ سے کانا ہے۔ دوسری آنکھ ہموار ہے یعنی نہ ابھری ہوئی اور نہ دھنسی ہوئی۔ پھر بھی اگر تم شبہ میں پڑ جاؤ، تو اتنی بات یاد رکھو کہ تمھارا پروردگار کانا نہیں ہے۔" (ابوداؤد)

۵۴۸۶ - (۲۳) وَعَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوْحٍ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ الدَّجَّالَ قَوْمَهُ، وَإِنِّيْ أُنْذِرُكُمُوْهُ» فَوَصَفَهُ لَنَا قَالَ: «لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِيْ أَوْ سَمِعَ كَلَامِيْ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَكَيْفَ قُلُوْبُنَا يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «مِثْلُهَا» يَعْنِي الْيَوْمَ «أَوْ خَيْرٌ». رواه الترمذی، وابوداود.

ترجمہ: "حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے حضرت نوح علیہ السلام کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو اور میں بھی تم کو اس سے ڈراتا ہوں اور اس کی حقیقت بیان کئے دیتا ہوں، اس کے بعد آپ نے دجال کی کیفیت بیان کی اور پھر فرمایا شاید تم میں سے کوئی شخص جس نے مجھ کو دیکھا ہے یا میرا کلام سنا ہے اس کو پائے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ان ایام میں ہمارے قلوب کی کیا حالت ہوگی؟ آپ نے فرمایا بالکل ایسی ہی جیسی آج کل ہے یا اس سے بہتر۔" (ترمذی، ابوداؤد)

۵۴۸۷ - (۲٤) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اَلدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا: خُرَاسَانُ، يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ». رواه الترمذی.

ترجمہ: "عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔ کہ رسول اللہ نے ہم سے بیان کیا کہ دجال مشرق کی ایک زمین سے نکلے گا جس کا نام خراسان ہوگا۔ بہت سی قومیں جن کے چہرے ڈھال کی مانند تہ بہ تہ پھولے ہوئے ہوں گے اس کی اطاعت اختیار کرلیں گے۔" (ترمذی)

۵۴۸۸ - (۲۵) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنْأَ مِنْهُ، فَوَاللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيْهِ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ، فَيَتْبَعُهُ مِمَّا يُبْعَثُ بِهِ مِنَ

ترجمہ: "حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ہے جو شخص دجال کے نکلنے کی خبر سنے اس کو چاہیے کہ وہ اس سے دور رہے خدا کی قسم آدمی دجال کے پاس آئیگا اور وہ اپنے کو مومن خیال کرتا ہوگا لیکن پھر بھی اس کی اطاعت قبول کرلے گا۔ اس لئے کہ اس کو جو چیزیں دی گئی ہیں وہ ان سے شبہات میں پڑ

الشُّبُهَاتِ». رواه ابوداود.

جائیگا۔" (ابوداؤد)

۵٤٨٩ - (٢٦) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ بْنِ السَّكَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَمْكُثُ الدَّجَّالُ فِي الْاَرْضِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً، اَلسَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَالْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ، وَالْيَوْمُ كَاضْطِرَامِ السَّعَفَةِ فِي النَّارِ». رواه في «شرح السنة».

ترجمہ: "حضرت اسماء بنت یزید بن السکن کہتی ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہے دجال چالیس برس تک زمین پر رہے گا۔ سال مہینہ کے برابر ہوگا اور مہینہ ہفتہ کے برابر اور ہفتہ ایک دن کے برابر اور ایک دن اتنی دیر کا ہوگا جتنی دیر میں کہ کھجور کی خشک شاخ جل جائے۔" (شرح السنۃ)

۵٤٩٠ - (٢٧) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ السِّيْجَانُ». رواه في «شرح السنة».

ترجمہ: "حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے میری امت میں سے ستر ہزار آدمی جن کے سروں پر سبز چادریں پڑی ہوں گی دجال کی اطاعت قبول کرلیں گے۔" (شرح السنۃ)

۵٤٩١ - (٢٨) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ بَيْتِيْ، فَذَكَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: «اِنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ سِنِيْنَ: سَنَةٌ تُمْسِكُ السَّمَاءُ فِيْهَا ثُلُثَ قَطْرِهَا، وَالْاَرْضُ ثُلُثَ نَبَاتِهَا، وَالثَّانِيَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ ثُلُثَيْ قَطْرِهَا، وَالْاَرْضُ ثُلُثَيْ نَبَاتِهَا. وَالثَّالِثَةُ تُمْسِكُ السَّمَاءُ قَطْرَهَا كُلَّهُ، وَالْاَرْضُ نَبَاتَهَا كُلَّهُ. فَلَا يَبْقٰى ذَاتُ ظِلْفٍ وَلَا ذَاتُ ضِرْسٍ مِنَ الْبَهَائِمِ اِلَّا هَلَكَ، وَاِنَّ مِنْ اَشَدِّ فِتْنَتِهٖ اَنَّهٗ

ترجمہ: "حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تشریف فرما تھے کہ آپ نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا دجال کے نکلنے سے پہلے تین سال ایسے آئیں گے جن میں سے ایک سال میں آسمان تہائی بارش کو اور زمین تہائی پیداوار کو روک لے گی اور دوسرے سال میں آسمان دو تہائی بارش کو اور زمین دو تہائی پیداوار کو روک لے گی اور تیسرے سال میں نہ بارش ہوگی اور نہ پیداوار (اور قحط پڑ جائیگا) پھر نہ کوئی گھر والا جانور باقی رہے گا اور نہ دانت والا یعنی سب ہلاک ہو جائیں گے اور دجال کا سب سے بڑا فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک (سادہ لوح) دیہاتی کے پاس پہنچ کر کہے گا اگر میں تیرے ان اونٹوں کو زندہ کردوں جو مر گئے ہیں تو کیا

يَأْتِي الْاَعْرَابِيَّ فَيَقُوْلُ: اَرَاَيْتَ اِنْ اَحْيَيْتُ لَكَ اِبِلَكَ! اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ رَبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى، فَيُمَثِّلُ لَهُ الشَّيَاطِيْنَ نَحْوَ اِبِلِهِ كَاَحْسَنِ مَا يَكُوْنُ ضُرُوْعًا، وَاَعْظَمِهِ اَسْنِمَةً». قَالَ: «وَيَاتِي الرَّجُلَ قَدْ مَاتَ اَخُوْهُ، وَمَاتَ اَبُوْهُ، فَيَقُوْلُ: اَرَاَيْتَ اِنْ اَحْيَيْتُ لَكَ اَبَاكَ وَاَخَاكَ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ رَبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى، فَيُمَثِّلُ لَهُ الشَّيَاطِيْنَ نَحْوَ اَبِيْهِ وَنَحْوَ اَخِيْهِ». قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ، ثُمَّ رَجَعَ وَالْقَوْمُ فِيْ اِهْتِمَامٍ وَغَمٍّ مِمَّا حَدَّثَهُمْ. قَالَ: فَاَخَذَ بِلَحْمَتِي الْبَابِ فَقَالَ: «مَهْيَمْ اَسْمَاءُ» قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَقَدْ خَلَعْتَ اَفْئِدَتَنَا بِذِكْرِ الدَّجَّالِ. قَالَ: «اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا حَيٌّ، فَاَنَا حَجِيْجُهُ، وَاِلَّا فَاِنَّ رَبِّيْ خَلِيْفَتِيْ، عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ» فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ اِنَّا لَنَعْجِنُ عَجِيْنَنَا فَمَا نُخْبِزُهُ حَتّٰى نَجُوْعَ، فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «يُجْزِئُهُمْ مَا يُجْزِئُ اَهْلَ السَّمَاءِ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّقْدِيْسِ». رواه (احمد عن عبدالرزاق عن معمر، عن قتادة، عن شهر بن حوشب عنها و رواه محيى السنة فى معالم التنزيل).

تو مجھ کو اپنا پروردگار تسلیم کر لے گا؟ وہ دیہاتی کہے گا ہاں چنانچہ دجال اونٹوں کے مانند صورت بنا کر لائے گا (یعنی شیطان اونٹوں کی صورت اختیار کرلیں گے) اور یہ اونٹ تھنوں کی درازی اور کوہان کی بلندی کے اعتبار سے اس کے اونٹوں سے بہتر ہوں گے پھر دجال ایک اور شخص کے پاس آئیگا جس کا بھائی اور باپ مر گئے ہوں گے اور اس سے کہے گا اگر میں تیرے بھائی اور تیرے باپ کو زندہ کر دوں تو مجھ کو اپنا پروردگار مان لے گا؟ وہ کہے گا ہاں! دجال شیاطین کو اس کے بھائی اور باپ کی شکل میں پیش کر دے گا۔ اسماء بنت یزید کہتی ہیں کہ یہ فرما کر رسول اللہ کسی ضرورت سے تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر میں واپس آئے۔ لوگ دجال کا ذکر سن کر فکر وتردد میں بیٹھے تھے آپ نے دروازے کے دونوں کواڑوں کو پکڑ لیا اور فرمایا اسماء کیا حال ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے دجال کا ذکر فرما کر ہمارے دلوں کو نکال کر پھینک دیا ہے۔ (یعنی اس ذکر سے ہمارے دل مرعوب وخوف زدہ ہیں) آپ نے فرمایا گر وہ میری زندگی میں نکلا تو میں اپنے دلائل سے اس کو دفع کر دونگا (یعنی اس پر غلبہ حاصل کرلونگا) اور اگر میری زندگی میں نہ نکلا تو میرا پروردگار ہر مومن کے لئے میرا وکیل اور خلیفہ ہے۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! ہم اپنا آٹا گوندھتے ہیں اور روٹی پکا کر فارغ نہیں ہونے پاتے کہ بھوک سے ہم بے چین ہو جاتے ہیں۔ اس قحط سالی میں مومنوں کا کیا حال ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ان کی بھوک کو دفع کرنے کے لئے وہی چیز کافی ہوگی جو آسمان والوں کے لئے کافی ہوتی ہے۔ یعنی تسبیح و تقدیس باری تعالیٰ۔'' (احمد، ابوداؤد)

الفصل الثالث

فصل سوم

٥٤٩٢ - (٢٩) عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا سَأَلَ أَحَدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ، وَإِنَّهُ قَالَ لِيْ: «مَا يَضُرُّكَ؟» قُلْتُ: إِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ: إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهْرَ مَاءٍ. قَالَ: هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ». متفق عليه.

ترجمہ: ”حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں دجال کی بابت جس قدر میں نے رسول اللہ سے دریافت کیا ہے اتنا کسی نے نہیں پوچھا۔ رسول اللہ نے (ایک مرتبہ) مجھ سے فرمایا دجال تجھ کو ضرر نہ پہنچا سکے گا۔ میں نے عرض کیا لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہو گی۔ آپ نے فرمایا دجال خدا کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے (یعنی وہ جو کچھ دکھاتا ہے وہ بے حقیقت چیز ہے اس کو یہ قدرت حاصل نہیں کہ وہ کسی کو گمراہ کر سکے۔) (بخاری ومسلم)

٥٤٩٣ - (٣٠) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «يَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلٰى حِمَارٍ أَقْمَرَ، مَا بَيْنَ أُذُنَيْهِ سَبْعُوْنَ بَاعًا». رواه البيهقي في «كتاب البعث والنشور».

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے دجال ایک سفید گدھے پر سوار ہو کر نکلے گا جس کے دونوں کانوں کے درمیان کا حصہ ستر باع چوڑا ہوگا (ایک باع دونوں ہاتھوں کے برابر ہوتا ہے) (بیہقی)

(٤) باب قصة ابن صياد

ابن صیاد کا قصہ

الفصل الاول

٥٤٩٤ - (١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اِنْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ رَهْطٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ قِبَلَ ابْنِ الصَّيَّادِ، حَتّٰى وَجَدُوْهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فِيْ اُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ، وَقَدْ قَارَبَ ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ، فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ، ثُمَّ قَالَ: «اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟» فَنَظَرَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ. ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَرَصَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: «آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ» ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ: «مَا ذَا تَرٰى؟» قَالَ: يَاْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ. قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «خُلِّطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ». قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنِّيْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا»

فصل اول

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جماعت میں رسول اللہ کے ساتھ ابن صیاد کی طرف گئے۔ رسول اللہ نے اس کو یہودی قبیلہ بنی مغالہ کے محل میں بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا۔ اس وقت وہ بلوغ کے قریب پہنچ چکا تھا۔ ابن صیاد کو ہمارا آنا معلوم نہ ہوا۔ رسول اللہ نے اس کے قریب پہنچ کر اس کی پشت پر ہاتھ مارا اور فرمایا کیا تو اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں؟ بن صیاد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا اور کہا میں اس کی شہادت دیتا ہوں کہ تم ناخواندہ لوگوں کے رسول ہو! اس کے بعد ابن صیاد نے کہا کیا تم اس کی گواہی دیتے ہو کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ رسول اللہ نے اس کو پکڑ لیا اور خوب زور سے بھینچا اور دبایا اور پھر فرمایا میں خدا پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔ اس کے بعد ابن صیاد سے کہا۔ تو امور غیب میں سے کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا کبھی سچی خبردار کبھی جھوٹی (یعنی کبھی فرشتہ آ کر سچی خبریں دیتا ہے اور کبھی شیطان آ کر جھوٹی خبریں پہنچاتا ہے) رسول اللہ نے فرمایا تجھ پر امور کو مشتبہ کیا گیا ہے (یعنی جھوٹ اور سچ کو ملا کر تجھ کو مشتبہ کر دیا گیا ہے اور تو نبی نہیں ہوسکتا اس لئے کہ نبی کے پاس جھوٹی خبر نہیں آتی) اس کے

وَخَبَّأَلَهُ: ﴿يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ.﴾ فَقَالَ: هُوَ الدُّخُّ. فَقَالَ: «اِخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ». قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتَأْذَنُ لِيْ فِيْهِ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهُ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنْ يَكُنْ هُوَ لَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهِ». قَالَ ابْنُ عُمَرَ: اِنْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبِ نِ الْاَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ، فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ اَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ، وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهِ فِيْ قَطِيْفٍ لَهُ فِيْهَا زَمْزَمَةٌ، فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ. فَقَالَتْ: اَيْ صَافُ. وَهُوَ اِسْمُهُ. هٰذَا مُحَمَّدٌ. فَتَنَاهٰى ابْنُ صَيَّادٍ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ». قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ، فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: «اِنِّيْ اُنْذِرُكُمُوْهُ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهُ، لَقَدْ اَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَهُ، وَلٰكِنِّيْ سَاَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ

بعد رسول اللہ نے فرمایا میں نے اپنے دل میں ایک بات چھپائی ہے (تو اس کو ظاہر کر) اور حضور اکرم ﷺ نے اس آیت کو دل میں رکھا تھا ''یوم تاتی السماء بدخان مبین'' اس نے کہا ''وہ بات مردخ ہے۔'' آپ نے فرمایا ''نامراد تو اپنی حیثیت سے آگے نہ بڑھے گا۔'' عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ ﷺ مجھ کو اجازت دیتے ہیں کہ میں اس کی گردن اڑادوں؟ رسول اللہ نے فرمایا اگر یہ وہی دجال ہے (جس کی میں نے خبر دی ہے) تو تم اس پر قابو نہ پاسکو گے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اس کے قتل کرنے میں تمہارے لئے کوئی بھلائی نہیں ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ اور ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ کھجوروں کے ان درختوں کی طرف روانہ ہوئے جن میں ابن صیاد تھا۔ رسول اللہ ابن صیاد سے درختوں کی شاخوں میں چھپ کر اس کی باتیں سننا چاہتے تھے۔ تاکہ وہ یہ معلوم کر کے کہ یہاں کوئی نہیں ہے آزادی سے باتیں کرے۔ ابن صیاد چادر لپیٹے ہوئے بستر پر پڑا تھا۔ اور اس کی چادر میں سے ایسی آواز آتی تھی جو سمجھ میں نہ آتی تھی۔ ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ کو کھجوروں کی شاخوں میں چھپا ہوا دیکھ لیا اور کہا ''صاف (یہ ابن صیاد کا نام ہے) یہ (سامنے) محمد کھڑے ہیں'' ابن صیاد (یہ سن کر) خاموش ہوگیا رسول اللہ نے فرمایا اگر اس کی ماں اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیتی تو اس کا کچھ حال معلوم ہوجاتا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے خدا تعالیٰ کی حمد وثنا کی جس کا وہ مستحق ہے اور پھر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا میں تم کو دجال سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں ہے جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو اور سب سے پہلے نوح

قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهٖ، تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ، وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ». متفق عليه.

نے اپنی قوم کو ڈرایا۔ لیکن میں دجال کی بابت تم سے وہ بات کہتا ہوں جو کسی نبی نے آج تک اپنی قوم سے نہیں کہی تم آگاہ ہو جاؤ کہ دجال کانا ہے اور خداوند بزرگ و برتر کانا نہیں۔'' (بخاری و مسلم)

٥٤٩٥ - (٢) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقِيَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. يَعْنِي ابْنَ صَيَّادٍ . فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟» فَقَالَ هُوَ: اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ، مَاذَا تَرٰى؟». قَالَ: اَرٰى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «تَرٰى عَرْشَ اِبْلِيْسَ عَلَى الْبَحْرِ وَمَا تَرٰى؟» قَالَ: اَرٰى صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا، اَوْ كَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لُبِّسَ عَلَيْهِ، فدعوه». رواه مسلم.

ترجمہ: ''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ مدینہ کے ایک راستہ میں ابن صیاد سے ملے رسول اللہ نے اس سے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں؟ اس نے کہا کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ رسول اللہ نے فرمایا میں خدا پر اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔ اس کے بعد رسول اللہ نے اس سے پوچھا تو کیا چیز دیکھتا ہے؟ اس نے کہا میں ایک تخت کو پانی پر دیکھتا ہوں رسول اللہ صلعم نے فرمایا تو ابلیس کے تخت کو پانی پر دیکھتا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا تو اور کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا دو سچوں کو دیکھتا ہوں (جو سچی خبریں لاتے ہیں) اور ایک جھوٹے کو دیکھتا ہوں (جو جھوٹی خبریں لاتا ہے) یا اس نے یہ کہا کہ میں دو جھوٹوں کو دیکھتا ہوں اور ایک سچے کو رسول اللہ نے فرمایا امر کو اس پر مشتبہ کر دیا گیا ہے (یعنی کاہن ہے اور کہانت میں اس کو اشتباہ کے اندر ڈال دیا گیا ہے اس لئے اس کو چھوڑ دو۔'' (مسلم)

٥٤٩٦ - (٣) وَعَنْهُ، اَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ. فَقَالَ: «دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ، مِسْكٌ خَالِصٌ». رواه مسلم.

ترجمہ: ''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن صیاد نے رسول اللہ سے دریافت کیا کہ جنت کی مٹی کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا وہ میدہ کے مانند سفید اور مشک خالص کی مانند خوشبو ہے۔'' (مسلم)

٥٤٩٧ - (٤) وَعَنْ نَافِعٍ، قَالَ: لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَيَّادٍ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ لَهُ قَوْلًا اَغْضَبَهُ، فَانْتَفَخَ حَتّٰى مَلَأَ السِّكَّةَ، فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا، فَقَالَتْ لَهُ: رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا اَرَدْتَّ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ؟ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا». رواه مسلم.

ترجمہ: ''نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن عمر نے ابن صیاد سے مدینہ کے کسی راستہ پر ملاقات کی اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے ایک ایسی بات کہی جس سے وہ غضبناک ہوگیا اور اس کی رگیں پھول گئیں اس کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی بہن حضرت حفصہ کے پاس گئے ان کو اس واقعہ کی خبر پہنچ چکی تھی انہوں نے فرمایا ابن عمر! خدا تجھ پر رحم فرمائے تو نے ابن صیاد سے کیا چاہا تھا کیا تجھ کو معلوم نہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ نے فرمایا ہے کہ دجال کسی بات پر غضب ناک ہو کر نکلے گا (اور نبوت کا دعویٰ کرے گا) (مسلم)

٥٤٩٨ - (٥) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ اِلٰى مَكَّةَ، فَقَالَ لِيْ: مَا لَقِيْتُ مِنَ النَّاسِ؟! يَزْعُمُوْنَ اَنِّي الدَّجَّالُ اَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهُ لَا يُوْلَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِيْ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ: «هُوَ كَافِرٌ»؟ وَاَنَا مُسْلِمٌ، اَوَ لَيْسَ قَدْ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ وَلَا مَكَّةَ»؟ وَقَدْ اَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَاَنَا اُرِيْدُ مَكَّةَ. ثُمَّ قَالَ لِيْ فِيْ آخِرِ قَوْلِهٖ: اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ مَوْلِدَهٗ وَمَكَانَهٗ وَاَيْنَ هُوَ، وَاَعْرِفُ اَبَاهُ وَاُمَّهٗ قَالَ: فَلَبَّسَنِيْ، قَالَ: قُلْتُ لَهٗ: تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ. قَالَ: وَقِيْلَ لَهٗ: اَيَسُرُّكَ اَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ؟ قَالَ: فَقَالَ: لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ. رواه مسلم.

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرا اور ابن صیاد کا مکہ کے سفر میں ساتھ ہوا۔ ابن صیاد نے مجھ سے اس تکلیف کا حال بیان کیا جو لوگوں سے اس کو پہنچی تھی اور پھر کہا کہ لوگ مجھ کو دجال خیال کرتے ہیں کیا تم نے رسول اللہ سے یہ بات نہیں سنی کہ دجال لاولد ہوگا اور میرے اولاد موجود ہے اور کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہ ہوگا اور میں مدینہ سے آ رہا ہوں اور مکہ کی طرف جا رہا ہوں ابوسعید کہتے ہیں کہ ابن صیاد نے آخری بات مجھ سے یہ کہی کہ تم آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کی قسم میں دجال کی پیدائش کے وقت کو جانتا ہوں اس کا مکان جانتا ہوں (یعنی وہ کس جگہ پیدا ہوگا اور کہاں رہے گا اور یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ اس وقت کہاں ہے اور اس کے ماں باپ کے نام بھی جانتا ہوں ابوسعید کہتے ہیں کہ ابن صیاد کے آخری الفاظ نے مجھ کو شبہ میں ڈال دیا (یعنی یہ ممکن ہے آخری الفاظ سے اس نے اپنی ذات کو مراد لیا ہو) چنانچہ میں نے اس سے کہا تو ہمیشہ کے لیے ہلاک ہو۔ ابوسعید کہتے ہیں کہ کسی شخص نے ہمراہیوں میں سے اس سے

کہا کیا تجھ کو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ خود ہی دجال ہو؟ ابن صیاد نے کہا اگر مجھ کو وہ صفات دے دی جائیں جو دجال میں ہیں تو میں برا نہ سمجھوں۔" (مسلم)

٥٤٩٩ - (٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا، قَالَ: لَقِيْتُهُ وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ فَقُلْتُ: مَتٰى فَعَلَتْ عَيْنَكَ مَا اَرٰى؟ قَالَ: لَا اَدْرِيْ. قُلْتُ: لَا تَدْرِيْ وَهِيَ فِيْ رَأْسِكَ؟ قَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰه خَلَقَهَا فِيْ عَصَاكَ. قَالَ: فَنَخَرَ كَاَشَدِّ نَخِيْرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ. رواه مسلم.

ترجمہ: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ابن صیاد سے ملا جب کہ اس کی آنکھ ورم آلود تھی میں نے کہا تیری آنکھ کب سے ورم آلود ہے اس نے کہا میں نہیں جانتا کب سے ہے۔ میں نے کہا تجھ کو معلوم نہیں حالانکہ آنکھ تیرے سر میں ہے اس نے کہا اگر خدا چاہے تو آنکھ کو تیری لاٹھی میں پیدا کر دے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد ابن صیاد نے ناک سے گدھے کی سخت آواز کی مانند آواز نکالی اتنی سخت جتنی کہ میں نے سنی ہے۔" (مسلم)

٥٥٠٠ - (٧) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: رَاَيْتُ جَابِرَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَحْلِفُ بِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ الصَّيَّادِ الدَّجَّالُ. قُلْتَ تَحْلِفُ بِاللّٰهِ؟ قَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلٰى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. متفق عليه.

ترجمہ: "حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ کو دیکھا وہ قسم کھا کر یہ کہتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے میں نے ان سے کہا کیا تم قسم کھا کر کہتے ہو؟ انہوں نے کہا میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ وہ رسول اللہ کی موجودگی میں اس پر قسم کھاتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے انکار نہیں فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

الفصل الثاني

فصل دوم

٥٥٠١ - (٨) عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ مَا اَشُكُّ اَنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اِبْنُ صَيَّادٍ. رواه ابوداود،

ترجمہ: "حضرت نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ مجھ کو اس میں بالکل شک نہیں کہ مسیح دجال ابن صیاد ہی ہے۔" (بیہقی)

والبيهقي في «كتاب البعث والنشور».

٥٥٠٢ - (٩) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدْ فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ، يَوْمَ الْحَرَّةِ. رواه ابوداود.

ترجمہ: ”حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے حرہ کے واقعہ میں ابن صیاد کو غائب پایا۔“ (ابوداؤد)

٥٥٠٣ - (١٠) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «يَمْكُثُ اَبَوَا الدَّجَّالِ ثَلَاثِيْنَ عَامًا، لَا يُوْلَدُ لَهُمَا وَلَدٌ، ثُمَّ يُوْلَدُ لَهُمَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضْرَسُ، وَاَقَلُّهُ مَنْفَعَةً، تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ». ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَيْهِ فَقَالَ: «اَبُوْهُ طِوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ كَاَنَّ اَنْفَهُ مِنْقَارٌ، وَاُمُّهُ اِمْرَاَةٌ فَرْضَاخِيَّةٌ طَوِيْلَةُ الْيَدَيْنِ». فَقَالَ اَبُوْبَكْرَةَ: فَسَمِعْنَا بِمَوْلُوْدٍ فِي الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ، فَذَهَبْتُ اَنَا وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ، حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبَوَيْهِ، فَاِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا، فَقُلْنَا: هَلْ لَّكُمَا وَلَدٌ؟ فَقَالَا: مَكَثْنَا ثَلَاثِيْنَ عَامًا، لَا يُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ، ثُمَّ وُلِدَلَنَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضْرَسُ، وَاَقَلُّهُ مَنْفَعَةً، تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ. قَالَ: فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا، فَاِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِي الشَّمْسِ فِيْ قَطِيْفَةٍ، وَلَهُ هَمْهَمَةٌ، فَكَشَفَ عَنْ رَأْسِهٖ فَقَالَ: مَا قُلْتُمَا؟ قُلْنَا: وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا؟

ترجمہ: ”حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دجال کے ماں باپ تیس سال تک لاولد رہیں گے۔ پھر ان کے ہاں ایک کانا لڑکا پیدا کیا جائے گا۔ جس کے دانت بڑے بڑے ہونگے اور اس سے بہت کم فائدہ ہوگا (یعنی جس طرح لڑکوں سے گھر کے کام کاج میں فائدہ پہنچتا اس سے حاصل نہ ہوگا) اس کی آنکھیں سوئیں گی لیکن دل نہ سوئیگا (یعنی نیند کی حالت میں شیطان اس کے دل میں افکار فاسدہ پیدا کرتا رہے گا) اس کے بعد رسول اللہ نے اس کے ماں باپ کا حال بیان کرتے ہوئے فرمایا اس کا باپ لمبا دبلا ہوگا اس کی ناک ایسی ہوگی گویا کہ چونچ ہے اور اس کی ماں موٹی چوڑی اور لمبے ہاتھوں والی ہوگی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے مدینہ کے یہود میں ایک (ایسے ہی) بچہ کے پیدا ہونے کی خبر سنی (جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا) میں اور زبیر بن عوام اس کے ماں باپ کے پاس گئے، دیکھا تو وہ دونوں ایسے ہی تھے (جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق فرمایا تھا۔) ہم نے ان سے پوچھا کہ کیا تمھارا کوئی لڑکا ہے؟ انہوں نے بیان کیا کہ تیس سال تک ہم لاولد رہے پھر ایک کانا لڑکا پیدا ہوا جس سے ہم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ اس کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ان کے پاس سے چلے آئے ناگہاں ہم نے اس لڑکے (ابن صیاد) کو دیکھا جو دھوپ میں چادر

قَالَ: نَعَمْ، تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ. رواه الترمذی.

اوڑھے لیٹا تھا اور کچھ گنگنا رہا تھا۔ جو سمجھ میں نہ آتا تھا۔ اس نے سر سے چادر کو ہٹایا اور ہم سے کہا۔ تم نے کیا کہا؟ ہم نے کہا، جو کچھ ہم نے کہا، کیا تو نے سنا اس نے کہا ہاں۔ میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔" (ترمذی)

۵۵۰۴ - (۱۱) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ امْرَاَةً مِنَ الْيَهُوْدِيَّةِ بِالْمَدِيْنَةِ وَلَدَتْ غُلَامًا مَمْسُوْحَةً عَيْنُهُ طَالِعَةً نَابُهُ. فَاَشْفَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكُوْنَ الدَّجَّالُ، فَوَجَدَهُ تَحْتَ قَطِيْفَةٍ يُهَمْهِمُ. فَآذَنَتْهُ اُمُّهُ فَقَالَتْ: يَا عَبْدَاللّٰهِ! هٰذَا اَبُو الْقَاسِمِ فَخَرَجَ مِنَ الْقَطِيْفَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَا لَهَا قَاتَلَهَا اللّٰهُ؟ لَوْ تَرَكَتْهُ لَبَيَّنَ». فَذَكَرَ مِثْلَ مَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ائْذَنْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَسْتَ صَاحِبَهُ، اِنَّمَا صَاحِبُهُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَاِلَّا يَكُنْ هُوَ فَلَيْسَ لَكَ اَنْ تَقْتُلَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْعَهْدِ». فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْفِقًا اَنَّهُ هُوَ الدَّجَّالُ. رواه في «شرح السنة».

(وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ).

تَرجَمَہ: "حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مدینہ کی ایک یہودی عورت کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا جس کی ایک آنکھ پٹ تھی (یعنی ہموار نہ بیٹھی ہوئی اور نہ ابھری ہوئی) اور کچلیاں باہر نکلی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ ڈرے کہ کہیں یہ دجال نہ ہو (ایک روز رسول اللہ ﷺ اس کو دیکھنے تشریف لے گئے) وہ ایک چادر اوڑھے لیٹا تھا۔ اور آہستہ آہستہ کچھ کہہ رہا تھا جو سمجھ میں نہ آتا تھا۔ اس کی ماں نے اس سے کہا۔ عبداللہ یہ ابوالقاسم کھڑے ہیں۔ اس نے چادر سے سر نکال لیا رسول اللہ نے فرمایا اس عورت کو کیا ہوا۔ خدا اس کو ہلاک کرے (کہ اس نے اس کو آگاہ کر دیا) اگر وہ اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیتی (اور آگاہ نہ کرتی) تو وہ اپنا حال ظاہر کر دیتا اس کے بعد جابر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ ﷺ اجازت دیں تو میں اس کو مار ڈالوں؟ رسول اللہ نے فرمایا اگر یہ وہی دجال ہے تو تو اس کا قاتل نہیں بلکہ اس کے قاتل عیسیٰ بن مریم ہوں گے۔ اور اگر یہ وہی دجال نہیں ہے تو تجھ کو ایک ایسے آدمی کا قتل روا نہیں ہے جو ہمارے ذمہ میں ہے (یعنی ذمی ہے) رسول اللہ ﷺ ہمیشہ خائف رہتے تھے کہ کہیں یہ ابن صیاد دجال نہ ہو۔" (شرح السنہ)

(۵) باب نزول عیسی علیه السلام

عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کا بیان

الفصل الأول

فصل اول

۵۵۰۵ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ أَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ، حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيْضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ، حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا». ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ؟ فَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ﴾ الآية. متفق عليه.

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے عنقریب تمہارا دین و مذہب میں ابن مریم نازل ہوں گے جو ایک عادل حاکم ہوں گے صلیب کو توڑ دیں گے سور کو قتل کریں گے جزیہ کو اٹھا دیں گے (یعنی جزیہ کو باقی نہ رکھیں گے صرف اسلام قبول کر لینا باقی رہے گا) مال کو بڑھائیں گے (یعنی ان کے عہد میں مال کی بڑی کثرت ہوگی یہاں تک کہ کوئی اس کا خواہشمند نہ رہے گا یہاں تک کہ صرف ایک سجدہ کرنا اس وقت دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہوگا اس کے بعد ابو ہریرہ نے کہا کہ اگر تم کو اس میں کچھ شک و شبہ ہو تو اس آیت کو پڑھو ﴿وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ﴾ (یعنی کوئی اہل کتاب ایسا باقی نہ رہے گا جو حضرت عیسیٰ پر ان کی وفات سے پہلے ایمان نہ لے آئے گا) (مسلم)

۵۵۰٦ - (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَاللّٰهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا، فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيْبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيْرَ، وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ، وَلَيَتْرُكَنَّ الْقِلَاصَ، فَلَا يَسْعٰى عَلَيْهَا،

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کی قسم البتہ ابن مریم نازل ہوں گے جو ایک عادل حاکم ہوں گے وہ صلیب کو توڑیں گے سور کو قتل کریں گے جزیہ کو اٹھا دیں گے جوان اونٹنیوں کو چھوڑ دیا جائے گا یعنی ان سے سواری و باربرداری کا کوئی کام نہ لیا جائے گا اور لوگوں کے دلوں سے کینہ

وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ، وَلَيَدْعُوَنَّ اِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ اَحَدٌ». رواه مسلم. وفي رواية لهما قال: «كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ، وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ؟».

بغض اور حسد جاتا رہے گا اور حضرت عیسیٰ لوگوں کو مال و دولت کی طرف بلائیں گے (یعنی ان کو مال و دولت دینا چاہیں گے) لیکن مال و دولت کی کثرت کے سبب کوئی قبول نہ کرے گا۔ (مسلم)

۵۵۰۷ - (۳) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». قَالَ: فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ، فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَيَقُوْلُ: لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَاءُ، تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ». رواه مسلم.

(وهذا الباب خالٍ عن الفصل الثاني).

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق کے واسطے جنگ کرتی رہے گی اور قیامت کے دن تک دشمنوں پر غلبہ حاصل کرتی رہے گی پھر عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے اور میری امت کا امیر ان سے کہے گا ''آؤ ہم کو نماز پڑھاؤ''! حضرت عیسیٰ کہیں گے، میں امامت نہیں کرتا اس لئے کہ تم میں سے بعض لوگ بعض پر امیر و امام ہیں اور خداوند اس امت کو بزرگ و برتر سمجھتا ہے۔'' (مسلم)

اس باب میں نہیں ہے۔

الفصل الثالث

فصل سوم

۵۵۰۸ - (٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اِلَى الْاَرْضِ، فَيَتَزَوَّجُ، وَيُوْلَدُ لَهُ، وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَّاَرْبَعِيْنَ سَنَةً، ثُمَّ يَمُوْتُ، فَيُدْفَنُ مَعِيَ فِيْ قَبْرِيْ، فَاَقُوْمُ اَنَا وَعِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِيْ قَبْرٍ وَاحِدٍ بَيْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ». رواه ابن الجوزي في «كتاب الوفاء».

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ''عیسیٰ بن مریم زمین پر نازل ہوں گے، نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی۔ وہ ۴۵ برس تک دنیا میں رہیں گے پھر وہ وفات پائیں گے اور میری قبر میں دفن کئے جائیں گے۔ (قیامت کے دن) میں اور عیسیٰ بن مریم ایک قبر سے ابو بکر و عمر کے درمیان سے اٹھیں گے۔'' (کتاب الوفا)

(٦) باب قرب الساعة وان من مات فقد قامت قيامته

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت ﷺ کے روضۂ اقدس میں دفن کئے جائیں گے

الفصل الاول

فصل اوّل

۵۵۰۹ - (۱) عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ». قَالَ شُعْبَةُ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ فِيْ قَصَصِهٖ: كَفَضْلِ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى، فَلَا اَدْرِيْ اَذَكَرَهٗ عَنْ اَنَسٍ اَوْ قَالَهٗ قَتَادَةُ؟ متفق عليه.

ترجمہ: ''شعبہ، قتادہ اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اور قیامت دو انگلیوں کی مانند بھیجے گئے ہیں۔'' شعبہ نے بیان کیا کہ میں نے قتادہ سے حدیث کی تشریح کرتے ہوئے یہ سنا کہ جس طرح بیچ کی انگلی شہادت کی انگلی سے کچھ بڑی ہے اسی طرح قیامت میرے بعد اسی مناسبت سے یعنی توقف سے آئے گی۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ تشریح قتادہ نے کی ہے یا انس رضی اللہ عنہ سے اس کو سنا ہے۔'' (بخاری ومسلم)

۵۵۱۰ - (۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ بِشَهْرٍ: «تَسْاَلُوْنِّيْ عَنِ السَّاعَةِ؟ وَاِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَاللّٰهِ، وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ يَّاْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةٌ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ». رواه مسلم.

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو وفات سے ایک ماہ پہلے یہ فرماتے سنا ہے کہ تم مجھ سے قیامت قائم ہونے کا وقت پوچھا کرتے ہو۔ اس کا علم تو خدا ہی کو ہے اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ زمین پر اس وقت جو نفس موجود ہے یا جو پیدا کیا گیا ہے اس پر سو برس گزر جائیں اور وہ موجود رہے ایسا نہیں ہو سکتا یعنی دنیا میں اس وقت جو آدمی موجود ہیں یا جو آج کل میں پیدا ہوئے ہیں ان پر پورے سو برس نہ گزریں گے بلکہ وہ سو برس کے اندر ہی اندر مر جائیں گے)۔'' (مسلم)

۵۵۱۱ - (۳) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ

ترجمہ: ''حضرت سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَا يَأْتِيْ مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوْسَةٌ الْيَوْمَ». رواه مسلم.

ہے سو برس گزرنے سے پہلے جو لوگ اس وقت زمین پر موجود ہیں سب مر جائیں گے۔ (مسلم)

۵۵۱۲ - (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ يَاْتُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْاَلُوْنَهُ عَنِ السَّاعَةِ، فَكَانَ يَنْظُرُ اِلٰى اَصْغَرِ هِمْ فَيَقُوْلُ: «اِنْ يَّعِشْ هٰذَا لَا يُدْرِكُهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ». متفق عليه.

ترجمہ: ”حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ بہت سے لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر قیامت کا وقت پوچھا کرتے تھے آپ ﷺ ان پوچھنے والوں میں سے چھوٹی عمر کے شخص کی طرف دیکھتے اور فرماتے یہ لڑکا اگر زندہ رہا تو اس کے بڑھاپے کا وقت آنے سے پہلے تم پر تمہاری قیامت (یعنی تمہاری موت) قائم ہو جائے گی۔“ (بخاری و مسلم)

الفصل الثانی

فصل دوم

۵۵۱۳ - (٥) عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «بُعِثْتُ فِيْ نَفْسِ السَّاعَةِ، فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهٖ هٰذِهٖ» وَاَشَارَ بِاُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى. رواه الترمذی.

ترجمہ: ”حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں قیامت کے ابتداء میں بھیجا گیا ہوں۔ پھر میں قیامت سے اتنا بڑھ گیا جتنا کہ یہ انگلی (یعنی درمیانی انگلی) اس انگلی سے (یعنی شہادت کی انگلی سے) بڑھی ہوئی ہے یہ کہہ کر آپ نے درمیانی اور شہادت کی انگلیوں کی طرف اشارہ کیا۔“ (ترمذی)

۵۵۱٤ - (٦) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَعْجِزَ اُمَّتِيْ عِنْدَ رَبِّهَا اَنْ يُّؤَخِّرَهُمْ نِصْفَ يَوْمٍ». قِيْلَ لِسَعْدٍ: وَكَمْ نِصْفُ يَوْمٍ؟ قَالَ: خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ. رواه ابوداود.

ترجمہ: ”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”مجھ کو امید ہے کہ میری امت اپنے پروردگار کی نظر میں اتنی عاجز نہیں ہے کہ اس کا پروردگار اس کو آدھے دن کی اور مہلت دیدے۔“ (یعنی خداوند تعالیٰ میری امت کو اتنی مہلت اور دیدنے اور قیامت قائم نہ کرے) سعد بن وقاص سے پوچھا گیا کہ آدھا دن (جس کا ذکر نبی ﷺ نے کیا ہے) کتنا ہوتا ہے؟ انہوں نے کہا پانچ سو برس۔“ (ابوداود)

الفصل الثالث

۵۵۱۵ - (۷) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَثَلُ هٰذِهِ الدُّنْيَا مَثَلُ ثَوْبٍ شُقَّ مِنْ اَوَّلِهٖ اِلٰى آخِرِهٖ، فَبَقِيَ مُتَعَلِّقًا بِخَيْطٍ فِيْ آخِرِهٖ، فَيُوْشِكُ ذٰلِكَ الْخَيْطُ اَنْ يَّنْقَطِعَ» رواه البيهقى فى «شعب الايمان».

فصل سوم

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس دنیا کی مثال اس کپڑے کی سی ہے جس کو شروع سے آخر تک پھاڑ ڈالا گیا ہو اور صرف ایک دھاگے میں کپڑے کے دونوں ٹکڑے معلق ہوں اور قریب ہے کہ وہ دھاگہ ٹوٹ جائے۔''
(بیہقی)

(۷) باب لاتقوم الساعة إلاعلى شرار الناس

قیامت بڑے لوگوں پر قائم ہوگی

الفصل الأول

پہلی فصل

٥٥١٦ - (١) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ: اَللّٰهُ اَللّٰهُ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى أَحَدٍ يَقُوْلُ: اَللّٰهُ اَللّٰهُ». رواه مسلم.

ترجمہ: ''حضرت انس کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت اس وقت آئے گی جب زمین پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا اور ایک روایت میں ہے کہ قیامت اس شخص پر قائم نہ ہوگی جو اللہ اللہ کہتا ہوگا۔''

٥٥١٧ - (٢) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ». رواه مسلم.

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت شریروں اور بدکار لوگوں پر قائم ہوگی۔'' (مسلم)

٥٥١٨ - (٣) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ أَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ». وَذُو الْخَلَصَةِ: طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِيْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. متفق عليه.

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے قیامت نہ آئے گی مگر اس وقت جب کہ قبیلہ دوس کی عورتوں کی سرین ذوالخلصہ کے آگے پیچھے حرکت کریں گی اور ذوالخلصہ قبیلہ دوس والوں کا بت ہے جس کی وہ ایام جاہلیت میں عبادت کیا کرتے تھے۔'' (متفق علیہ)

٥٥١٩ - (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے رات اور دن کے فنا

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: «لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى يُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ حِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ اِنَّ ذٰلِكَ تَامًّا قَالَ: «اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَاشَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً، فَتَوَفّٰى كُلَّ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ، فَيَبْقٰى مَنْ لَا خَيْرَ فِيْهِ، فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى دِيْنِ آبَائِهِمْ». رواه مسلم.

ہونے سے پہلے لات اور عزیٰ کی پرستش کی جائے گی (یہ حدیث ہے زمانہ جاہلیت کی) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ (الآیۃ) وہ اللہ جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین دے کر بھیجا تا کہ وہ اس کے دین کو سارے ادیان باطلہ پر غالب کر دے اگرچہ مشرکین اس کو بڑا سمجھیں۔ تو میں نے یہ خیال قائم کر لیا تھا کہ بت پرستی کا خاتمہ ہونے والا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ایسا ہی ہوگا جب تک اللہ چاہے گا پھر خداوند ایک خوشبودار ہوا کو بھیجے گا جو ہر اس شخص کو ختم کر دے گی جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا اور صرف وہ شخص باقی رہ جائیں گے جن میں کوئی نیکی نہ ہوگی۔ آخر یہ لوگ اپنے باپوں کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔'' (مسلم)

۵۵۲۰ - (۵) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَمْكُثُ اَرْبَعِيْنَ» لَا اَدْرِيْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شَهْرًا اَوْ عَامًا «فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَاَنَّهٗ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، فَيَطْلُبُهٗ فَيُهْلِكُهٗ، ثُمَّ يَمْكُثُ فِي النَّاسِ سَبْعَ سِنِيْنَ، لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيْحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ اَوْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ، حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ دَخَلَ فِيْ كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهٗ» قَالَ: «فَيَبْقٰى

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دجال نکلے گا۔ اور چالیس دن تک رہے گا عبداللہ بن عمر کا بیان ہے مجھ کو یہ یاد نہیں رہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس دن فرمائے یا چالیس مہینے یا چالیس سال پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم کو بھیجیں گے گویا کہ وہ حضرت عروہ بن مسعود کی طرح ہیں وہ دجال کو تلاش کریں گے اس کو قتل کر ڈالیں گے پھر سات سال تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر رہیں گے۔ اور ان سالوں میں دو شخصوں کے درمیان بھی دشمنی نہیں ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ٹھنڈی ہوا چلائیں گے اور زمین پر ان لوگوں میں سے ایک بھی باقی نہ رہے گا جس کے دل میں رائی برابر بھی نیکی یا ایمان ہوگا۔ مگر یہ ہوا اس کو قبض کر لے گی یہاں تک کہ اگر تم میں سے کوئی پہاڑ کے اندر بھی ہوگا تو ہوا وہاں بھی داخل ہوگی۔ اور اس کی روح کو نکال لے گی اور صرف شریر

شِرَارُ النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ، لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا، وَلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا، فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ، فَيَقُوْلُ: اَلَا تَسْتَجِيْبُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ، وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ، حَسَنٌ عَيْشُهُمْ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ، فَلَا يَسْمَعُهٗ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰى لِيْتًا، وَرَفَعَ لِيْتًا» قَالَ: «وَاَوَّلُ مَنْ يَّسْمَعُهٗ رَجُلٌ يَلُوْطُ حَوْضَ اِبِلِهٖ، فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ، فَيَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ اُخْرٰى، فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ! هَلُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ، ﴿وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْؤُوْلُوْنَ﴾ فَيُقَالُ اَخْرِجُوْا بَعْثَ النَّارِ. فَيُقَالُ: مِنْ كَمْ؟ كَمْ؟ فَيُقَالُ: مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعُمِائَةٍ وَّتِسْعَةٌ وَّتِسْعِيْنَ» قَالَ: «فَذٰلِكَ يَوْمٌ يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا، وَذٰلِكَ يَوْمٌ يُّكْشَفُ عَنْ سَاقٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ مُعَاوِيَةَ: «لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ» فِيْ «بَابِ التَّوْبَةِ».

و بدکار لوگ باقی رہ جائیں گے جو فسق و فجور میں پرندوں کی طرح سبک رو اور تیز رفتار ہوں گے اور وہ امر بالمعروف سے واقف نہ ہوں گے اور بری باتوں سے انکار نہ کریں گے شیطان ایک صورت بنا کر ان کے پاس آئے گا اور کہے گا کہ تم کو شرم و حیاء نہیں آتی وہ اس کے جواب میں کہیں گے تو ہم کو کیا حکم دیتا ہے شیطان ان کو بتوں کی پرستش کا حکم دے گا اور اس حالت میں ان کے رزق کے اندر غیر معمولی زیادتی ہوگی اور وہ عیش و عشرت کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہوں گے پھر صور پھونکا جائے گا اور جو شخص ان کی آواز کو سنے گا وہ اپنی گردن کو ایک جانب سے جھکا لے گا اور دوسری جانب سے اونچا کرے گا سب سے پہلے صور کی آواز وہ شخص سنے گا جو اپنے اونٹوں کے پانی کی جگہ کو درست کر رہا ہوگا وہ شخص کام کرتے کرتے ہی مر جائے گا اور دوسرے لوگ بھی اسی طرح مر جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائے گا گویا وہ شبنم ہے یعنی (ہلکی بارش) اس بارش سے ان لوگوں کے بدن اگ آئیں گے (جو پہلے مر چکے ہوں گے) پھر دوسرا صور پھونکا جائے گا جس کو سن کر سب لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے پھر لوگوں سے کہا جائے گا اے لوگو اپنے پروردگار کی طرف آؤ پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ ان کو روکے رکھو۔ ان سے حساب لیا جائے گا پھر فرشتوں سے کہا جائے گا کہ ان لوگوں کو نکالو جو دوزخ کی آگ کا لشکر ہیں فرشتے اللہ تعالیٰ سے دریافت کریں گے کتنے لوگوں میں سے کتنے لوگوں کو جہنم کے لئے نکالا جائے؟ اللہ تعالیٰ حکم دیں گے ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے کو نکالو۔ یہ کہہ کر آپ نے ارشاد فرمایا یہ وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا اور یہ وہ دن ہے جس میں ظاہر کیا جائے گا امر عظیم۔ (مسلم) اور حضرت معاویہ کی حدیث لَا تَنْقَطِعُ الهجرة (باب توبہ میں بیان کر دی گئی)۔"